اللہ

قرآن

اللہ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

انجیل

توراة

القرآن پر ظلم کا باب بند کیا جائے

اللہ

زبور

اللہ

محمد اصغر

چک نمبر ۶۶ ج ب فیصل آباد

وَقف نامہ

اُن دلہانِ صِبغَۃَ اللّٰہ

وارفتگانِ دینِ ابراہیمیؑ

دلدادگانِ اخلاقِ مُصطفویؐ کے نام، جو :-

خُدا کو مقامِ احدیّت، واحدیّت اور اُلُوہیّت پر؛

مُرسلین علیہم السّلام کو مقامِ رسالت، حکمت اور مُوعظت پر؛

اَنزلَ اللّٰہ کو چیلنج، بے مثل، مُحکم اور مُفصّل کلام بطور؛

اَلقرآن کو رقیق منشُور، لوحِ محفوظ، صُحفِ مبین اور کتابِ مکنُون کی صُورت میں؛

اخلاق کو غایتِ دین، اشتراک کو ذریعۂ وحدتِ انسانیّت،

اختلاف کو خلافِ تعلیماتِ قرآن،

تفرقہ کو قوم و ملک و ملّت کے لئے زہرِ ہلاہل،

—— دیکھنا اور جاننا چاہتے ہیں۔

کچھ ہو کر بتانا چاہتے ہیں کہ —— "کیا ہونا چاہیئے"؛

کچھ کر کے دکھانا چاہتے ہیں کہ — "کیا کرنا ہے"؛

کچھ بن کر بنانا چاہتے ہیں کہ مطلوب "کیا بننا ہے"؛

جو فساد فی الارض، تخریب فی العمل اور بگاڑ فی النظر کے خلاف

منع رہتے ہوئے، منع کرتے ہوئے، مانع بنتے ہوئے

بَبانگِ دُہل "علمِ فلاح" تھامے ہیں۔ اور اپنے اقوال، افعال، احوال

اور تاثرات سے علی الاعلان 'اعلان' کر رہے ہیں :-

تعمیر زندگی ہے، زندگی تعمیر کے لئے ہے، تعمیر سے ہے اور تعمیر کی ہے

(مُصنّف کہتے ہیں کہ :- "جملہ حقوق بحقِ مُصنّف محفوظ ہیں" لیکن اس کتاب کے،

"جملہ حقوق بحقِ عوام، عام ہیں اور عام رہیں گے"۔ "محمد اصغر"

Marfat.com

ؔ گرچہ بُت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکمِ اذاں لَاۤ اِلٰہ اِلَّا اللہ (اقبالؒ)

آج :- خوش ہوں کہ طبیعت پہ ایک بارِ گراں سے سُبکدوش ہو کر روزِ محشر اپنے خُدا تعالےٰ اور اپنے مُحسنِ عظیم حضرت محمدؐ مصطفےٰ صَلی اللہ علیہ وسلّم کے سامنے جانے پر، شرمندہ نہ ہوں گا۔ مجھے جو پیغام پہنچانا تھا وہ میں نے صاحبانِ اِقتدار تک پہنچا دیا۔

اَب سُرخرو ہوں۔

اِسکے بعد ایک اَمانت' اور ہے، اور وہ
سہل التنفیذ، سہل التعمیل اور کم خرچ بالانشیں طریقہ ہائے کارِ نظامِ نیابتِ الٰھیہ، کا بیّن کرنا ہے۔ انشاءاللہ بفضلِ خُدا، باحسان مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم وہ بھی، اہلِ امانتداروں تک پہنچا دوں گا۔

اب،
"دستِ بدُعا" ہوں کہ اے میرے اَلھادِیْ و اَلکافِی خُدا:
انبیاءؑ و مُرسلینؑ اور نابغۂ روزگاران کو بھیجنے والے!
رسُولِ مَدنی (صلی اللہ علیہ وسلّم) کو رحمت لِلعالمین بنا کر کوثر عطا کرنیوالے!
اب تیرے آگے دست پھیلائے ہُوں کہ اپنا نظامِ نیابتِ الٰھیہ (خُدا کی بادشاہی) کا آئین وضع کرنے کی توفیق دے! آمین ثم آمین

Marfat.com

اور شَیدَایانِ "ملک و قوم" و ملّت کا۔ اُن کی سیّئات کو نظرانداز کرتے ہوئے
_____ ہاتھ تھام لے!

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقتِ دُعا ہے
اُمّت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے

(نظامِ نیابتِ اِلٰھیّہ کے لئے تجاویز کا خیر مقدم کروں گا)

"اے میرے خُدا"! میرا تجھ سے وعدہ ہے کہ میں تیرے نام کی بقا کے لئے
کام کروں گا۔ گرچہ تُو _____
بَاقی تھا، باقی ہے، باقی رہے گا
تیرے "اَلحق" ہونے پہ کام کروں گا۔ گرچہ تیرا
اَلحق، ہونا، ہر شک و شُبہ سے۔
"بَالا تھا، بَالا ہے، بَالا رہے گا"

کہتے ہیں کہ۔
"ذرا نَم ہو تو یہ مٹّی بہت زرخیز ہے سَاقی"
لیکن
اس کلمہ کو اپنی تاثیر میں کبھی _____ نہ بروئے عمل پایا ہے
نہ دیکھا ہے۔
وَاللہُ اَعْلَم
مُحمّد اَصغر

کتاب کے پیش اقدامات

۱ :- قرآن پر الصاقِ حشو و زوائد سے پردہ چاک ہوتا ہے۔

۲ :- قرآن پر ظلم کے بالواسطہ پہلو۔

۳ :- قرآن پر حرف مسائل کی نشاندہی۔

۴ :- اِفتراء علی اللہ مقامِ خطرہ ہے۔

۵ :- مقامِ الوہیت و نبوت کے ڈانڈے ملانے سے حبطِ اعمال کا اندیشہ ہے۔

۶ :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے پہلو نظر انداز کیوں؟

۷ :- حاملِ خُلقِ عظیم کی پیروی اور جہاد کی ترغیب۔

۸ :- مسئلہِ ناسخ و منسوخ کی حقیقت۔

۹ :- غلط عقائد کے ہلاکت آور نتائج کا اظہار۔

۱۰ :- مقامِ مسجد کی بحالی۔

۱۱ :- نیکی اور بدی کے دو جُداگانہ قالب۔

۱۲ :- نعت گوئی کے مقاماتِ لغزش

۱۳ :- اصل غایتِ دین۔

۱۴ :- فرقہ بندی کے خلاف جہاد۔

Marfat.com

۱۵ :- بے عملی اور بدعملی پر دو حرف ۔
۱۶ :- پاکستان کے شب و روز اور اپنے شہروں کا حال ۔
۱۷ :- ہم اور ہمارا معاشرہ
۱۸ :- عُلماء، عوام اور طبق اوسط کے شب و روز ۔
۱۹ :- ضرب الامثال کی نامُحکمیّت ۔
۲۰ :- چیلنج درپیش اور وقت کی پُکار کا اعلان ۔
۲۱ :- تعمیرِ قوم کے لیئے لازم بیدار آنکھ ۔
۲۲ :- قوم کو بامقصد، منظّم اور غیوّر ہونے کا پیغام
۲۳ :- القرآن نظرِ استحسان میں
۲۴ :- القرآن کا تصوّرِ مُسلم و مومن
۲۵ :- القرآن کی متصوّرہ مُسلِمہ و مومنہ
۲۶ :- خُود دریابی

Marfat.com

- یہ معاشی فکروں اور تدبیروں میں ناکامیوں کے تسلسل
- یہ معاشرتی اخلاق میں گراوٹوں کے تواتُر
- یہ سیاسی مسائل کے حل میں دُشواریوں کے عقدہ ہائے گنجلک اور لاینحل
- یہ اصلاحِ صحت کی کوششوں اور بحالی میں ناکامی در ناکامی۔
- یہ تعلیم میں تجارت کا درآنا اور مقاصد کے تعیّن کا نہ کرپانا۔
- یہ تربیّت میں خامیاں اور تربیّتی تشنگیوں کی پیداوار حسرتوں کا حسرت ہی رہ جانا
- یہ نظریاتی قطعیت کے فقدانوں میں بیہوش ہوتی دم توڑتی جان بلب زندگیوں کا ضیاع
- یہ عملی جدّوجہد میں گرد ہوکر دھول بنتی، بیکار و لاحاصل جاتی محنتوں کا ماتم۔
- یہ حالات میں مطلوب تقاضوں پر پورا نہ اُتر پانا اور احساسِ زیاں سے بھی عاری رہنا۔

ـــــ صرف اسلئے ہے کہ

ـــــ قرآن پر ظلم جاری ہے۔

اہلِ علم و دانشور (باخبر و باعلم ہونیکے باوجود)

عوام الناس و بےعلم (ناواقف و بےعلم ہونیکی وجہ سے)

اپنا وقت بچانے، اپنی محنت گھٹانے، اپنے فاصلے کم کرنے، اپنے سرمایہ میں بڑھ بڑھ چلنے، اپنا مقصدِ زندگی متعیّن کرنے یا حاصل کرنے، اپنی تعلیم و تعلم میں سُرخرو ہونے، اپنی صحت کی گرانیوں میں گرانبار رہنے، اپنے اعمالِ صالح میں استحکام دیکھنے ـــ میں ناکام اسلئے ہیں کہ

Marfat.com

انہوں نے ان کی صحت کے جو معیار مقرر کر رکھے ہیں وہ غلط ہیں اور غلط اسلئے ہیں کہ۔

ـــ قرآن پر ظلم جاری ہے۔

ہم :- اپنی پہچان، اپنی ہر چیز، اپنے ہر معاملہ کے

"کیا، کب، کہاں، کیوں، کیسے، کتنے، کسقدر، کون، کس کے، کسے؟"

کا صحیح جواب ۔ اختیاراً میں عمداً یا خطاءً، بے اختیاری میں مجبوراً یا مصلحتاً

حاصل کرنے سے قاصر رہے ہیں اس لئے کہ۔

ـــ قرآن پر ظلم جاری ہے۔

ظلم

لہ القرآن کو صرف پڑھنے پڑھانے، نظرِ عقیدت سے دیکھنے دکھانے، جلتے احترام پر بٹھائے رکھنے

اور تعویذ گنڈوں کی کتاب کے طور پر لیا گیا اور یہ نہ سمجھا گیا کہ۔

پڑھنے پڑھانے کے علاوہ بھی اسکی دنیائیں ہیں۔ جن کی سیر کرنا، جنہیں دیکھنا

ـــ ہر انسان کے اپنے حسنِ نظر و شعور پر موقوف ہے۔

میرے پیارے! اسکی پڑھ پڑھائی "بہت" ہو چکی۔ اب اسکے نازل ہونیکی غایت کی طرف بڑھ!

پڑھنا کس لئے؟ ۔ سمجھنے کے لئے، سمجھنا کس لئے؟ ۔ کرنے کیلئے، کرنا کس لئے؟ ۔ بننے کے لئے؛

بننا کس لئے؟ قائم کرنے کے لئے؛ قائم کس لئے کرتا ہے تاکہ۔

" ساری دنیا اسکے نور سے جگمگا اُٹھے " (ہدایت)

اب ذرا، اسکی سمجھ سمجھائی میں آکے دیکھ!

پھر، سمجھ سمجھائی سے آگے بڑھ کر کر کرائی کو غایت ٹھہرا کے دیکھ!

Marfat.com

گر کبھی، کرنے سے اُٹھ سکے، (اُمید تو نہیں، کیونکہ تو وجع المفاصل کا مریض ہے)

تو" مردِ القرآن" کے تصوّر پہ پُورا آکے دیکھ!

جو اس سے بڑھ کر بھی، خُدا توفیق دے (آمین، ثم آمین) تو اسکی تعلیم و تعلّم کی جامعیّت

کو ہر دل کی آواز، ہر جگر کا سوز، ہر ذہن کا ادراک بناتے ہوئے:۔

اسکی تقریر، تاثیر، تحدید، تقدیر کے جھنڈے ہمہ عالم (انفس و آفاق) میں لہرا کے دیکھ!

" اُسکی تلاوت کرو، جیسا تلاوت کرنے کا حق ہے۔ (۲/۱۲۱)"

اے القرآن کو اپنی وضاحت کیلئے " بیساکھیوں کی محتاج کتاب"

کے رُوپ میں پیش کیا گیا۔ اور یہ نہ جانا گیا کہ:۔

یہ اُس ہمہ غالب و ہمہ رنگ لَاَیحتاج اور اَلْغَنِی کی کتاب ہے:۔

جس سے اپنی احتیاجوں کے خاتمہ کی دُعائیں کی جاتی ہیں؛

جس کی ہر آیت محتاجیوں کا بھیجا نکال دیتی ہے؛

جس کی رحمت اور جس کا علم سب عالموں کو احاطہ کئے ہے؛

جس کے ہاں، " تنگدامانیاں:۔

اپنی وسعتوں میں وسیع ہو کر:۔

اپنی پہنائیوں میں پہنا کر:۔

اپنی گیرائیوں میں گیرا کر:۔

اپنی کُشادوں میں پھیل کر:۔

Marfat.com

اپنی جوانب واطراف میں، اپنی حدود واپنے ابعاد میں۔ بے حد وبے حساب

ہو جاتی ہیں۔

تو:۔ **تفصیل کل شئ** (ہر شئے کی تفصیل) 12/111 ۔ القرآن؛

تبیانا لکل شئ (تمام باتوں کو بیّن کرنے والا) 16/89 ۔ القرآن؛

مافرطنا فی الکتٰب من شئ (ہم نے کتاب میں کوئی شئے نہیں چھوڑی)

(6/38 ۔ القرآن)

یہ ان معنوں میں ..... بھاری کوئی جملہ ۔ **لاکے دکھا!**

سے القرآن کا

حسنِ ۔ "تدوین و ترتیب و تنظیم و ربط"

آج تک پردۂ **تاریکی** میں کیوں ہے؟

کسی صاحب کشف نے، کسی علاّمۂ علم نے، کسی روشن ضمیر نے:۔

آج تک

اپنے **وقف** اوقات؛

ایثار محنت؛

انفاق خیر؛

فصلِ شئے اور **لائقِ** ترجیح سے ہٹ کر:۔

Marfat.com

اِس حُسن کو نکھارنا، اپنی زندگی کا مقصد کیوں نہ بنالیا؟

اپنی تابانیوں میں تاباں **انوار** کی نظرِ **استحسان**۔

اِن تاریکیوں اور اِن دُجاؤں کو پھاڑنے، اُٹھانے، کشف کرنے پہ مبذول کیوں کی؟

— ذہن وسوسوں کی زدِ میں آکر چکرا ہی نہیں جاتا، ماؤف ہوجاتا ہے۔

پھر، اس چکرانے کی دورانیوں میں:۔

ترتیبِ توقیفی، ترتیبِ زمانی، ترتیبِ مقداری اور تدوین تعمیرِ اخلاق

ایک ہی صف میں باہم آن صف آراء ہوتی ہیں۔

القرآن شروع سے آخر تک مربوط ہے۔ (۲۸/۵۱ - القرآن)

یہ تمام اختلافات و کجیوں سے پاک ہے۔ (۴/۸۲ ، ۳۹/۲۸ - القرآن)

فَوقَ کُلِّ ذِی عِلمٍ عَلِیمٌ ۝ {ہر علم والے سے برتر ایک علم والا ہے۔ (۱۲/۷۶)}

کو پیشِ نظر رکھ کر، اپنے گریبان میں مُنہ ڈال کر،

— کبھی یہ بھی سوچا! کہ

ے کہیں جس بات کو "**قرآن کہتا ہے**" کہہ کر، میں بیان کر رہا ہوں۔ وہ میرے علمِ قرآن میں ناپختگی کی بناء پہ — **قرآن پہ اِفتراء** تو نہیں!

ے کہیں میں نے قرآن کی مُحافظت کے حُسنِ خیال کے تجمّل میں اپنا "**حفظِ قرآن**"۔

— اپنے پیٹ کی بھوک مٹانے، حفظ کو ذریعۂ نان و نفقہ بنانے پر قربان تو نہیں کر دیا!

Marfat.com

؎ کہیں میرا حالِ **وقال** اِس صداقت کی نفی تو نہیں کر رہا! کہ

قرآنی تعلیم و تعمیل کی کُنجیوں کا عکس و ظلّ بھی ۔

انفس و آفاق میں فراخیوں کے **باب**

"کھولتا ہی نہیں؛ بلکہ ۔ اُنہیں چوپٹ کھولتا ہے"

(تمہارا' دے جا سنحیا' راہِ خُدا ! کیا کہہ رہا ہے؟)

Heaven does with us as we with torches do.

(خُدا ہمارے ساتھ وہی کرتا ہے جو ہم ٹارچ(ہا) کی روشنیوں میں کرتے ہیں)

۴ - قرآن کی تبلیغ و ترویج و تنفیذ و نشر و اشاعت کے لئے بہترین" ذرائع و وسائل" کو نہ کام میں لایا گیا، نہ لایا جاتا ہے اور شاید لایا بھی نہ جا سکے گا۔ اس لئے کہ

اقتدار پہ لپکنے والوں اور

تحقیق کی بجائے تقلید کو سَروں کا تاج بنانے والوں

کے شور و غوغا میں محققین، متحققین اور مجتہدین کی آواز

ہمیشہ طوطی کی آواز ثابت ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہے گی

رسولِ خُدا کے بعد،

اِس کتابِ حکیم کا، اور اس میں دی گئی پُر حکمت تعلیم کا،

نہ کوئی جغرافیہ رہا، نہ کوئی تاریخ :-

اسکی تاریخ و جغرافیہ لکھنے والوں کو پریشان کر دیا گیا۔ (اصحابِ صُفّہ)

Marfat.com

قرآن کے

"کیا، کب، کہاں، کیوں، کیسے؟ ..." کو

زمانی تاریکیوں کی دست بُرد، اپنے ساتھ بہالے گئی۔ اِسکی

سُورتوں اور آیات میں **باہم نظم و ربط** پیدا کرنے والے ہی نہ رہے۔ اُنہیں

مُنتشر کر دیا گیا۔

'اب اُنہیں ڈھونڈ چراغِ رُخِ زیبا لے کر'

قرآن میں نظم پیدا کرنے کے لیے کسی 'ضابطے' کے دَر آنے پر:-

دَر بند، یہ کہہ کر، کر تو دیئے گئے کہ:-

قُرآن کی ترتیب، **توقیفی**، (ہدایتِ رَبّانی کے مطابق رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم

سے دی گئی) ہے۔ لیکن اِس ترتیبِ توقیفی کے "**حسُن ونظم**" پہ قلم اُٹھانے والوں

کی، **آج تک**؟ زبانیں گنگ کیوں ہیں؟

۵۔ قرآن

طاقوں میں سجایا، آنکھوں سے لگایا، تعویذ بنایا، دُھو دُھو کے پلایا جاتا ہے۔

بارانِ عطر میں بسایا، ہاتھوں پہ اُٹھایا، پڑھ پڑھ کے سُنایا جاتا ہے۔

—— اِسکے جُزدانوں میں سلمے، ستارے اور چاندی کے چاند ٹانکے جاتے ہیں۔

نوع نوع، طرح طرح کی رنگین خوشنما جلدوں میں مجلّد:-

طاقوں میں بند پڑی، یہ کتاب:-

Marfat.com

صرف ریاء کارانہ طور پر تقویٰ و تقدّس کے اظہار کا سبب بنی ہوئی ہے

نہ اسے اسکا مقام ملا، نہ اسے اسکی شان ملی،

نہ اسکا کوئی پرسان ہے، نہ یہ کسی کی حرزِ جان ہے۔

یہ کہنا غلط نہ ہوگا

کہ منزل من اللہ اخبار (اوامر ونواہی) کو بھی،

آج تک ــــ کسی کتابی صورت میں مدوّن نہیں کیا گیا:۔

چہ جائیکہ:۔

اُن اخبار کو مربوط کر کے کوئی اٹل، واضح، منضبط، سب انسان ساختہ نظریوں (نظریۂ جمہوریت، نظریۂ اشتراکیت وغیرہ) پہ غالب آتا، سب دستوروں کو اپنے میں جذب کرتا "**منشور ونظریۂ حیات**" وضع کیا جاتا۔ جو اپنے وجود میں:۔

"**قابلِ عمل، سہلُ التنفیذ و تعمیل اور کم خرچ و بالانشیں**" ہوتا۔

ہم قرآن سے کام کیا لیتے ہیں؟ صرف اتنا کہ۔

تکرار کی نوبت میں اِس سے '**قول وقسم**' لئے جاتے ہیں۔

قرآن سے عقیدت کے دعوے تو ضرور ہیں لیکن۔

اس میں دیئے گئے '**منشور**' کو بیّن کرنے۔

پھر، اُسکو کسی جغرافیہ میں، کسی تاریخ کے ساتھ:۔

جاری ونافذ کرنے پہ، نہ کوئی راضی ہے نہ آمادہ۔

قرآن کو۔ پڑھا اور پڑھایا، سُنا اور سُنایا اور اسکی تعظیم میں اظہاراً جھکا اور جھکایا جاتا ہے۔
— جھکنے کے اظہار کو پسند کیا جاتا ہے۔

اسکے پڑھنے کو سمجھنے کے لئے، سمجھنے کو کرنے کے لئے،
— کرنے پہ خود قائم ہونے اور اُسے عالم میں قائم کرنے کے لئے۔
— کوئی اقدام نہیں کیا جاتا۔

کوئی ایسے پُرکشش محرکات پیدا نہیں، جو قرآن کی طرف رجوع کرنے والے کو اپنی طرف کھینچ کر، اپنے میں جذب کرلیں۔ یا رجوع ہونے والا، خود ان میں جذب ہوجانے کو "غایتِ زندگی" سمجھے۔

مفسرینِ قرآن اور قرآن

باطل زعمِ علم؛ جان، مال اور آبرو کی حرص و آز۔ مفسرین کو میدانِ تاویل و تفسیر میں لے آئی۔
مفسرین نے قرآن کی قائم کردہ اور بتلائی گئی "مستقل اقدار و محکم آیات" کے رسوخ پر کام کرنے کی بجائے۔ قرآنی آیات کو۔

وقتی، سطحی، متبدل، انسان ساختہ اور ردِ عمل کی پیداوار؛
— نظریوں، مسلموں اور مفروضوں کی صدہا سال
پہلے بتلائی گئی مصدقہ ← صداقت کی۔ سند کے طور پر استعمال کیا۔
نہ رُکے، نہ ٹھہرے، نہ سوچا، نہ غور کیا؛
— بلاسوچے، سمجھے" نظریہ و مسلمہ کی قرآن سے تصدیق کرنے چل نکلے،
— جو "منع" تھی۔ ($\frac{۳۴}{۴۶}$)

Marfat.com

جبکہ

نئی نئی ایجادات کی کوششوں میں وقت کا دھارا ؛

— نئے نئے نظریے، مُسلّمے، مفروضے سامنے لاتا رہا، لا رہا ہے، لاتا رہے گا

انسان ساختہ — نظریے، مسلّمے اور مفروضے۔

— اٹل، قطعی، مُحکم اور غیر متبدّل تو ہیں نہیں۔

یہ۔ بدلتے، غلط ثابت ہوتے اور آزمائش پہ چڑھتے ہیں۔

— کبھی، — غلط ثابت ہونے پر "ہمیشہ کیلئے ترک" کر دیئے جاتے ہیں؛

— کبھی۔ "خُذ ما صفا ودع ما کدر" (جو صاف ہے وہ لے لو، جو گدلا ہے چھوڑ دو)

کہہ کر پسِ منظر رُو پوش ہو جاتے ہیں!

— کبھی۔ ردِّ عمل کے شکار انسان کو، مزید تلخیاں برداشت کرنے پر بضد کرتے ہیں

نظریہ بدلا، یا غلط ثابت ہُوا، تو مُفسّر سے دی گئی قرآنی آیت

کی تفسیر و تاویل بھی جُھٹلا دی گئی ؛

اس طرح، مُفسّر، قرآن کو پاژند (پارسیوں کی مذہبی کتاب

ژند کی تفسیر) بنانے کا مُجرم ٹھہرا۔ اور

قرآنی اخبار و صداقتیں :—

Marfat.com

تمسخر، مذاق، تضحیک تکذیب اور ظلم کا نشانہ بنیں۔

مفسّرِ قرآن ۔ یہ غلطی کر چکا ہے کہ

یہ قرآنی آیات کو وقتی طور پر تسلیم کئے جانیوالے

نظریوں، مسلّموں اور مفروضوں سے۔

تطبیق دیتا رہا اور ہر آنے والی نسل،

اپنی جدّتِ طبع اور حالات کے تقاضوں

کے تحت، انہیں "**قصّۂ پارینہ**" کرتی رہی۔

اسلئے کہ:-

اِن کی صحت کی بنیاد، انسان کا تجرباتی اندازِ چلن ہے۔

مُفَسّرِین نے :-

اپنی تفسیریں، انسان کو حال میں مَطلُوب، مستقبل میں درخورِ اِعتناء

تقاضوں کو۔

——— خاطر میں لائے بغیر، ایسے ثانوی اور بِلا جواز اقدار اور بنیادوں

پہ تحریر کیں، جو:-

اِنسانوں میں **اشتراک** کی بجائے **اِختلاف** اُبھارتی ہیں جبکہ

انبیاءؑ کی بعثت اور الہامی کتابوں کے نزول کی **غایت** ہی۔

اِتّحادِ اِنسانیت اور خاتمۂ نفاق واختلاف ہے (۲/۲۱۲، ۱۰/۱۹)

Marfat.com

هُدًى لِّلنَّاسِ (۲/۱۸۵ ، ۳/۱۳۷، ۳)؛

اَنْذَارِ لِّلنَّاس (۱۰/۲)

خطاب بہ نوعِ انسان (۴/۱۷۵ ، ۷/۱۵۸ ، ۱۰/۱۰۸)

اس جہان میں آغازِ کار، انسان کے ہاتھ میں ہے اور خدا کا 'امر بالحق' اس کا تعاقب کرتا ہے۔

Initiative lies with man and God's law follows him.

"خدا کسی قوم کے احوال و کوائف نہیں بدلتا تاوقتیکہ وہ قوم اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کر لے" ۱۳/۱۱

"انسان اُسی چیز کا مُستحق ہے جس کے لئے وہ کاوِش کرے" ۵۳/۳۹

"انسان اپنا آپ مُحتسِب ہے۔" ۷۵/۱۴

خالقِ کائنات نے انسان کو اپنی رُبوبیّت میں رکھ کر:۔

داخلی و خارجی طور پر ہدایتوں سے ممنون کر کے۔

اپنے "علم و خبر، بصر و سمع، رحم و رأف، عدل و حسن،

لطف و کرم، حلم و عظم، قبض و بسط، حکم و وسع۔

— میں مجسّم کر کے"۔

صلاحیّتوں، استعدادوں، پروازوں کی استطاعتوں سے نواز کر۔

منظّم، مُترتّب، مربُوط، متواتر، متغیّر، متبدّل جہاں میں۔

تسخیر کے لئے کھلے میدان میں۔

Marfat.com

— اپنی نیابتوں کے لئے بھیجا ہے۔

اگر یہاں :-

بدزبانی انسان کی زبان ؛
جاہلانہ انسان کا کلام ؛
دوسروں کو ادنیٰ، اپنے کو اعلیٰ سمجھنا انسان کی سوچ ؛
خودنمائی انسان کی چال ؛
کج ادائی انسان کا مسلک ؛
مصلحت انسان کی دانائی ؛
سرکشی انسان کا شیوہ ؛
گستاخی انسان کا انداز ؛
بےخبری انسان کا مقام
حسی، ادراکی قیاسی طور پہ اندھے انسان کے "امام"
تعوذ و تسمیہ پڑھنے ؛
تسبیح پہ انگلیاں دوڑانے ؛
اذانوں میں اذانیں دیئے جانے ؛
دوسرے مذہبوں اور فرقوں کو لعن طعن کرنے ؛

Marfat.com

اہلِ ایمان میں نفاق ڈالنے؛

فرقہ فرقہ ہوکر رہنے کا دِیا جلانے؛

چپاتی کیلئے محتاج، روٹی کو کڑی لگاکر ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھنے والے

— انسان کے "دینی پیشوا" ہوں تو۔

یہ کتنی ستم ظریفی ہے!

یہ تعلیم یافتوں کا رُوپ دھارے، اَن پڑھوں کے ٹولے؛

عَلّاموں جیسے پہنے جامے، چُغے، عمامے، چولے؛

بغیر سوچے، سمجھے، جانے، بغیر رُکے، ٹھہرے، تولے؛

جب کبھی بھی بولے تو — کفن ہی پھاڑ کے بولے؛

دَندَناتے پھر رہے ہیں

اِنہیں کوئی روک نہیں، کوئی ٹوک نہیں۔

اِن پہ کوئی قدغن نہیں، کوئی بندھن نہیں۔

یہ، تمدّنوں کی چما چم:-

تصوّفوں کے پیچ و خم:-

تکلّموں کے زیر و بم!:-

شریعتوں کے بیش و کم:-

— میں قدم قدم پہ ڈولے، یہاں تک کہ

Marfat.com

قومی و ملّی اِتحّاد

اِتحّاد کے جُزوں (نسل، مذہب، زبان اور جغرافیہ) میں بَٹ کر۔

بِکھرنے، مُنتَشِر ہونے اور ٹُوٹ جانے کے لیے۔

عالمِ نزع میں ہے:۔

یہ خُود **فرقہ بندی** کے ظُلمِ عظیم میں مُبتلا:۔

دوسروں کو اِبتلاؤں میں پھنسانے اُلجھانے کا انتظام کر رہے ہیں۔

اِن " **فرض کیا میں عالم** ہُوں:۔

تعلیم و تعلّم، نشر و اشاعت اور تبلیغ و تاویل سے بے بہرہ **خود سے خودِ مُبّلغ**

تربیّت، اخلاق، کردار، اصلاح، حفظ، تعمیر اور رزقِ حلال سے **عاری**؛

— قسم کے خطیبوں اور نا اہل ہونے کے باوجود:۔

مساجد کو معہ اپنی تمام تر ناپاکیوں کے **ناپاک کرنے** اور:۔

وقتی طور پر نان و نفقہ کی کفالت کا ذریعہ بنانے والوں۔

— کے پیدا کردہ **فرقہ بندی کے فِتنہ** سے عہدہ برآ ہونے کا۔

وقتی طور پر " واحد راستہ " یہ ہے کہ:۔

ہر سال کے لیے:۔

"قومی و ملّی اتحاد، اللہِ واحد پر یقین، مُحکمات پر قائم تنظیم" کی بنیاد پر

Marfat.com

ـــ تعلیم، تربیت، اخلاق، کردار کو نمایاں کرتے۔

ـــ تدارک، اصلاح، حفظ، تعمیر کی احتیاطوں میں بندھے۔

ـــ کیا، کب، کہاں، کیوں، کیسے کے سانچوں میں ڈھلے۔

ـــ وقت، محنت، فاصلہ، سرمایہ سے مطابق و ہم آہنگ۔

ـــ نسل، مذہب، زبان، جغرافیہ کی تفریقوں پہ خطِ تنسیخ کھینچتے۔

باون (۵۲) خطبات ـــ جمعہ وارانہ نشر و اشاعت کے لئے۔

ملک کی تمام مساجد میں،

ہر سہ ماہی بعد تیرہ کی تعداد میں،

بھجوائے جایا کریں اور۔

مساجد میں امامت کرنے والے خطیبوں پر، واضح اور لازم کیا جائے کہ

وہ اپنے خطاب میں، (مساجد سے دیگر ہر قسم کے اعلانات کی بندش کے ساتھ)

اُس جمعہ وارانہ خطبہ کی حدود سے تجاوز نہ کریں گے۔ اگر کہیں سے تجاوز کی خبر ملے تو۔

خطیب کو "عبرت ناک، عبرت انگیز، عبرت خیز" تعزیہ سے واسطہ

ضروری طور پر ہو۔

مسجد سے ہر قسم کے اعلانات کی بندش، کیوں؟

اسلیئے کہ

"سکوں محال ہے فطرتِ انسانی کے کارخانے میں"

Marfat.com

____ کا مصداق بنتے ہوئے، ہمارا معاشرہ۔

سنجیدہ، مُدَبِّر، پیش و پس بین، مطابقتوں اور ہم آہنگیوں میں دیکھنے والوں کی۔ زندگیاں پہلے ہی تنگ کر چکا ہے۔ سنجیدہ انسان سکون و اطمینان کی تلاش میں ہیں جو اُنہیں کہیں مُیسّر نہیں۔ وہ اپنے اِردگرد، لوگوں کے پیدا کردہ حالات سے بیزار ہیں ــ وہ،

- فرد فرد میں تنفّر،
- نفس نفس میں کشمکش،
- قدم قدم پر منافقت،
- طرف طرف میں قساوت،
- وَلد وَلد میں شراکت،
- بنت بنت میں مفارقت،
- بعض بعض میں عداوت،
- چیز چیز میں ملاوٹ

____ کے روبرُو ____

بھنچے، کسے، تنے، پسے اور بے بس بیٹھے ہیں۔ مساجد خاموش ہیں

اِدھر تنگ ہوتی پہنائیاں ہیں ____ اُدھر بھروسوں کا فقدان ہے؛ (توجہ: ہر ایک اپنے لیے)

اِدھر پھیلتی غلاظتیں ہیں ____ اُدھر پھولتی کثافتیں ہیں!

اِدھر سُکڑتے تعلقات ہیں! ـــــ اُدھر پھیلتی دُوریاں ہیں
اِدھر خاندان بکھر رہے ہیں ـــــ اُدھر اِتّحاد کمیاب ہیں!
اِدھر بدنظمی کا دور ہے! ـــــ اُدھر تعلیم میں تجارت ہے
اِدھر تُو تُو کی تُکار ہے! ـــــ اُدھر مَیں مَیں پر اصرار ہے
اِدھر یقین مُتزلزل ہے! ـــــ اُدھر خیر مُذبذب ہے
اِدھر تربیّت میں پالنا نہیں ـــــ اُدھر عمل میں آزادروی ہے

خاندانی وحدتیں بکھر رہی ہیں
جائیدادیں بَٹ کر، اپنا قابلِ مصرف ہونا کھو رہی ہیں
دَم دَم، قدم قدم پہ دھوکوں کے جال بچھے ہیں
تناؤ ہے، کھچاؤ ہے، بے بسی ہے
ضرب ہے، درد ہے، حسرت ہے مساجد خاموش ہیں
(بوجہ: عدم نفوذِ منشورِ الٰہیہ)

سنجیدہ و متین لوگ تنگ ہیں کہ :-

ء انسان نے **دولت** کو بنیاد بنا کر :-

ـــــ امیر و غریب کا سوال کھڑا کیا، لیکن غریب کے ماضی میں جھانکتے ہوئے، یہ نہ دیکھا کہ وہ اپنی گزشتہ زندگی پتنگ بازی، مُرغ بازی اور نشہ بازی کی نذر کرتا رہا۔ وہ وقت کا شہسوار ہونے کی بجائے، وقت کا شکار اپنے کرتُوتوں کی وجہ سے ہے؛

Marfat.com

ے محنت کو بنیاد بنا کر
حلال و حرام پہ مُعاشرتی اَخلاق کی بنیاد نہ رکھی

ے فاصلہ کو بنیاد بنا کر
قرب و بُعد میں فرق نہ کیا ؛

ے اخلاق کو بنیاد بنا کر۔
یہ نہ جانا کہ نیک و بد برابر نہ ہوں گے ؛

ے تعلیم کو بنیاد بنا کر۔
اسے معاش کا ذریعہ بنانے میں اُلجھ گیا۔
تعلیم سے اپنی تنگ دامانی کو کُشاد کی راہ نہ دکھائی ؛

ے تربیّت کو بنیاد بنا کر۔
زیرِ تربیّت پلنے والوں کو پالنا نہ سکھایا

تعلیمِ شُعیبؑ، سلیقۂ کلیمؑ، قرینۂ خلیلؑ، صدقِ مُصطفٰےؐ (صَلّی اللہ علیہ وَسلّم)
کو حرزِ جاں بنا کر، ۔اُس پر۔ وَارفتگی سے عمل پیرا ہونے پہ زور نہ دیا۔

ے انسان عقیدتوں میں ڈوبتا رہا ایک دوسرے سے چھوڑی گئی مثالوں کے حوالے ہوتا رہا۔ اِس نے مُحکم عقاید (مستقل اقدار) پہ اُستوار ہونے، کے لئے مُنزّل من اللہ کلام میں اخبار (اوامر و نواہی) کے سامنے سر نہ جھکایا

ـــ مساجد خاموش ہیں

(بوجہ : تعلیماتِ قرآن پر عدمِ یقین)

ہمارا ۔

ہر "قول" ۔ دوسروں کو زخم پہنچا رہا ہے اور اُن کے زخم پر نمک چھڑک رہا ہے

ہر "فعل" ۔ دوسروں کے لئے باعثِ ضرر اور سبب ایذاء ہے

ہر "حال" ۔ معاشی، معاشرتی، سیاسی، صحتی، تعلیمی، تربیتی، نظریاتی، عملی شر اللہ پھیلا رہا ہے

ہر "تاثر" ۔ دوسروں کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا رہا ہے اور اُن کے لئے ناسور بنا ہوا ہے

ـــ مساجد خاموش ہیں

(بوجہ : تقابلِ نظر)

ہمارے ۔

اقوال، افعال، احوال اور تاثرات

ہمیں رُسوا، افسردہ اور بے یار و مددگار کئے ہیں

ـــ مساجد خاموش ہیں

(بوجہ ۔ شرک) ($\frac{17}{22}$)

ہماری ۔

سوچوں کے زاویے "اُفقی و عمودی" طور پر "مثبت دائرہ کار" میں

کام کرنے سے ناکام رہے

ـــ مساجد خاموش ہیں

(بوجہ حرکتِ دوری)

Marfat.com

ٹے ہم، مقامِ اِنسانیت کی بلندیوں سے اس طرح گر گئے، جیسے کوئی آسمان کی بلندیوں سے زمین پر آ رہے

مساجد خاموش ہیں

(بوجہ شرک) ۲۲/۳۱

ثے ہم پر بھوک اور خوف کا عذاب مُسلّط ہے۔

مساجد خاموش ہیں

(بوجہ :۔ جمُود، بے عملی اور بد عملی)

ثلاثے ہم، دوسروں کو زندگی دینے، اور دوسروں کی زندگی بچانے کی بجائے۔
اُنہیں مُردہ بنانے، جان بلب کرنے اور گرانے یا پچھاڑنے پر بضِد، مُصِر اور اُدھار کھاتے بیٹھے ہیں۔

مساجد خاموش ہیں

(بوجہ:۔ قتلِ نفس بغیر الحق) ۵/۳۲
(عدمِ احترامِ انسان)

viiiے ہمیں
کفر، شرک، مُنافقت، فسق، ظلم، اِثم، عُدوان، فحش۔ کے بدنتائج کا سامنا ہے۔

مساجد خاموش ہیں

(بوجہ :۔ آزادروی)

Marfat.com

۵ ہمیں

تنبیہہ پر تنبیہہ ہو رہی ہے — ہم تکذیب کر رہے ہیں
ظلم، حکم جاری کر رہا ہے — ہم تعمیل کر رہے ہیں؛
فحش اپنی بوقلمونیوں میں پھیل رہا ہے — اور ہم
منع ہونے، منع کرنے اور مانع بننے سے باز ہیں۔

مساجد خاموش ہیں

(بوجہ :- عدم تعیّنِ مقامِ مسجد)

۷ ہمیں کیوں؛

تنگ دستی، نامساعدت، راہ تاریک اکیلے؛
غیر یقینی و غیر محفوظ حالات کے ریلے ؛
اتفاقات و حادثات کے بے توقع جھیلے؛
پرِ کاہ اور ڈھول بنائے؛
ذلتوں اور خواریوں میں اُڑائے؛
گھومتی گیند کی طرح گھمائے؛
کبھی اِدھر، کبھی اُدھر لڑھکائے پھر رہے ہیں

مساجد خاموش ہیں

(بوجہ : عدم تعیّنِ مقصدِ زندگی)

۸ ہم نے

"نواہی و ممانعات" سے :-

Marfat.com

منع نہ ہونے، منع نہ کرنے اور مانع نہ بننے کی قسم کھا رکھی ہے

مساجد خاموش ہیں

(بوجہ :۔ توہینِ حُرمات اللہ)

iixx ہم نے

انفسی طور پر "پلنے" اور آفاقی طور پر "پالنے" کو اپنا نقطۂ نگاہ نہ بنایا۔ حالانکہ، ہمارا اپنا بننا اور سنورنا بھی اسی نقطہ کا مرہُون تھا

مساجد خاموش ہیں

(بوجہ :۔ شُحِّ نفس)

iiixx ہمارا ہر حال میں،

اپنے "ہونے، کرنے اور بننے (Be, Do, Become) میں" اُٹھنے والا "ہر قدم"۔

دوسروں کے حال و مستقبل کے سنوّرنے اور سنوارنے میں نہ صرف حائل ہے بلکہ، اُن کے مُتوَقّع احساسِ سکوں کو بھی گھائل کر رہا ہے۔

مساجد خاموش ہیں

(بوجہ :۔ تقابلی سوچ)

ivxx ہم نے

صرف "خُود بننے" اور صرف "خُود سنوّرنے" میں اُلجھ کر

Marfat.com

"ایک طوائف کی مشابہت میں"

زبانِ حال سے یہ تو پکارا کہ

دیکھو !

مجھے دیکھو !

میں دیکھنے کی چیز ہوں !

دیکھنے کے لئے ہوں !

اور

دوسروں کو "بنانے" اور "سنوارنے" میں سُلجھ کر

ـــ خُود مُستقیم راہوں پہ ثابت قدم رہتے ہوئے ،

ثابت قدم رہنے والوں کے لئے باعثِ برکت نہ بنے

مساجد خاموش ہیں

(بوجہ : اپنی ذات تک محدود انفرادی سوچ)

لائے ہر نعمت کا کُفران ہو رہا ہے ؛

ہر تنبیہہ کو جُھٹلایا جا رہا ہے ؛

ہر عبرت کے سامان کو "ہونی" کہہ کر ٹال دیا جاتا ہے ۔

مساجد خاموش ہیں

(بوجہ : اِفتراءِ علی اللہ)

لائے انسان ، اُلجھ گیا ہے ۔ اور

اپنے اُلجھنے میں مزید اُلجھ کر مَنفیوں کے لئے بہک رہا ہے

Marfat.com

اپنے سُلجھنے میں مزید سُلجھ کر مُثبتوں کے لیئے جھک نہیں رہا

مساجد خاموش ہیں

بُوجہ : رِزقِ منشور سے فرار)

xviiے **انسان** نے اپنے " **علم و تجربہ** " کو بنیاد بنا کر ،

اپنی تمام تمناؤں کے پُورا کر لینے کو اپنے اختیار میں سمجھ لیا ہے جبکہ

" اسے وحی کے مقابلہ میں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے ($\frac{۲۰}{۱۱۱}$)

مساجد خاموش ہیں

(بُوجہ :۔ اپنے آپ کو عقلِ کُل سمجھ لینا)

xviiiے **انسان**

اَچھّوں میں سے بَرتر کی تعظیم و تکریم کے لیئے جادہ پیما ہونے کی بجائے

بُروں کو آگے لانے اور دو بُروں میں سے کمتر بُرے کے انتخاب کا مُجرم بنا

مساجد خاموش ہیں

(بُوجہ : اہل کو پچھاڑنا اور نا اہل کو آگے بڑھانا)

xixے **انسان**

جاہلانہ ، عیاشانہ ، مُسرفانہ ، مُترفانہ راہوں پہ چلا ؛

طاغی ، باغی ، سرکش ، گستاخ اور شوریدہ ہوا ؛

مصلحت بینی ، فرقہ پرستی اور نو فرقہ خیزی کی نذر ہوا ؛

فرضِ منصبی اور فرضِ مُوقّت کا مجرم ٹھہرا ! ؛

مساجد خاموش ہیں

Marfat.com

xx۔ انسان نے ۔ "ناسخ و منسوخ" جیسا 'عظیم فتنہ' پیدا کیا؛

جس کے نتیجے میں ماں ، باپ ، بہنوں ، بھائیوں کی تعظیم چھوڑی

بیٹوں ، بیٹیوں ، چھوٹی بہنوں ، چھوٹے بھائیوں کے سروں پر سے دستِ شفقت اٹھایا

ہر نوخیز کی تعلیم و تربیت و اخلاق سے لاپرواہی اختیار کی ؛

تنگیٔ رزق کو بہانہ بنا کر "قتلِ اولاد و قتل النفس بغیر الحق" کیا

(اولاد کی تعلیم و تربیت سے بیگانگی ؛ ذخیرہ اندوزی ، ملاوٹ ، شئے کو گراں کر کے بیچنا)

حرمات اللہ اور شعائر اللہ کی 'تعظیم' سے باز رہا ۔

مساجد خاموش ہیں

ixx۔ انسان نے

اِس جہانِ مکافاتِ عمل ، جہانِ تگ و تاز ، جہانِ سعی و جہد

جہانِ درستگی و تعمیر ، جہانِ ایجاب و تحسین ، جہانِ افادہ و فیضان کو

جہانِ باہم برسرِ پیکار ، جہانِ اختلاف و تخالف ، جہانِ پُرتضاد

کے طور پہ لیا ۔

—— ربط ، اشتراک اور تعاون کی سوچ کی بجائے

ٹکراؤ اور تضاد کی سوچ اپنائی ۔ اس سوچ نے

عالمِ کون و مکاں ، زمین و زماں ، جہت و سُو اور خلاء و پہنا کو

فساد کی آماجگاہ بنانا تھا ، سو عالم فساد کی آماجگاہ بن گیا ۔

اور انسان "فسادِ فی الارض" برپا کرنے میں ۔

فساد کی جڑ ، بنا

Marfat.com

مساجد خاموش ہیں

مسجدو!

— خاموش ہو جاؤ۔

مسجدوں سے جاری ہونیوالے اعلانو!

— خاموش ہو جاؤ۔

مسجدوں سے فارغ ہونیوالے علاّمو!

— خاموش ہو جاؤ۔

تُم سے نشر ہونے والے اعلانوں؛
تُم میں سجائی جانے والی انجمنوں؛
تُم سے جاری ہونے والے پیغاموں؛
اذانوں میں دی جانے والی اذانوں؛

"نیابتِ الٰہیہ، زندگی، اُمیّد، پاکیزگی" کا نہیں، ہیں
موت، یاس، خود غرضی اور جمُود — کا سندیسہ ہوتا ہے۔

ہمارے عالم اور قرآن

۱ قرآن کو اہلِ علم ہی سمجھتے ہیں۔ ۲۹/۴۳

قرآن نازل ہی اہلِ علم کے لئے ہُوا ہے۔ ۴۱/۳

بلا علم، حق سے اعراض کرتے ہیں۔ ۲۲/۲۱

بلا علم، خُدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ ۳/۶۶

Marfat.com

بلاعلم، خدا پر افتراء باندھتے ہیں۔ ۵/۱۰۳

بلاعلم، بدترین خلائق ہیں۔ ۸/۲۲

خُدا نے انسان کو بیان کے علم سے نوازا ۵۵/۴

صاحبِ علم اپنی قوّتوں کو جلا دیتا ہے۔ (پرانا عہدنامہ، واعظ ۹: ۱۶)

قرآن کو بیان کرنے کا اِستحقاق صرف "اُسے" حاصل ہے؛

قرآن سے مُجتہدانہ معانی اخذ کرنے کا "وُہ" مجاز ہے؛ جو بیان کی باریکیوں میں ظاہر و پنہاں۔

(i) تشبیہوں، استعاروں، کنایوں، مجازوں، مُرسلوں، تلمیحوں؛

(ii) صنائع بدائع کی نزاکتوں؛

(iii) تنزیہہ و تشبیہہ، تجسّم و تعطّل کی گہرائیوں؛

(iv) قرآنی وحدت کو واحد رکھنے کی رمزوں؛

(v) محکم و متشابہہ میں فرق کرنے والی تمیزوں؛

(vi) آیات کے موقع و محل کے بروقت استعمالوں؛

(vii) اقوال میں مکانی و زمانی و کیفیتی تقدیر کے تقاضوں؛

(ix) احوال میں مُثبت و منفی تحریکات، ترغیبات اور تاثرات؛

(x) تاثر کے ردِ عمل میں پیدا ہونے والے نتیجوں؛

— سے — نہ صرف، آگاہ ہو بلکہ۔ اُن میں "مُثبت بنیادوں" پہ عمل پیرا ہوکر؛ کامیاب ترین "زندگی کا، زندگی کے لئے" اُسوہ ہو۔

Marfat.com

ہمارے عُلماء (قرآنی آیات کی غلط تاویل در تاویل گھڑنے والے)

- اِفتراءِ علی اللہ، اور یجادِل فی اللہ بغیرِ علمٍ کے مُجرم۔ (۲۹/۲۸، ۲۲/۸)
- بَیْنَ النَّاسِ فِیْمَا اخْتَلَفُوْا میں حکم بننے کی بجائے۔ اختلافات اُبھارنے والے (۲/۲۱۳)
- کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا میں مجتہد (فاضل اجل)۔
- صِراطِ مُستقیم اختیار کرنے کی بجائے کج راہوں کے راہی۔
- سطحی سوچ و کم فکر، تنگ نظر و تنگ ظرف۔
- حُسنِ شعور اور حُسنِ عمل سے عاری۔
- حسّی، ادراکی اور قیاسی لذّتوں کے دلدادہ۔
- سوچنے، سمجھنے، تولنے کی صلاحیّتوں پہ بدنما داغ۔
- بصر، سمع، قلب و نظر کے اندھے، بہرے۔
- غلط اندیش، مقلّد، منجمد، لہو و لعب کے شیدائی۔
- اِسباب و علل کے تجزیہ سے قاصر۔
- تنبیہ در تنبیہ کی تکذیب کے بیچ میں پیچاں۔

(اپنی شہوانی شیفتگی کا پس نظر لیے)

جسم کو لبھانے،

دل کو لُبھانے،

رُوح کو بہکانے،

خون کو گرمانے،

نفس کو بہلانے،
ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے والے اور
حصول رزقِ حلال میں "زیرو"
جب ۔ عقاید کے میدان میں "ہیرو" بننے اُترے تو
جَنّت و دُوزخ اور آدم وابلیس کی مثالوں کی
"تجسیم" کر بیٹھے

مُفَسِرِیْن نے

قرآن کو "کلام اللہ" ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی
کا زور لگایا ۔ جب کہ، کلامِ الٰہی
"اپنی صداقت کی تصدیق کے لئے

اِن کے اِس زور،
اِن کی اِس **تائید**
اِن کی اِس **سَنَد**
کا محتاج نہیں تھا

ہ قرآن اپنی صداقتوں پہ آپ دلیل ہے؛
ہ یہ اپنے ہر دَعویٰ کے لئے **دَلیل** لاتا ہے اور بالبصیرت
ایمان لانے کا تقاضا کرتا ہے۔
ہ قرآن ۔ "**بَرحق تھا، بَرحق ہے، اور بَرحق رہے گا**

ـہ قرآن کی قطعی، اٹل، غیر متبدل اور محکم آیات کی توضیح ـ
کسی تفسیر و تاویل کی محتاج نہیں ـ
علماء اور اُن کے کاسہ برداران کی "وفا نما" جفائیں جو ـ
اُنہوں نے اسلام کی "حقانیت اور جاذبیت"
قرآن کی ـ محکمات، کمالیت
صداقت، تقدس، تعلیم، تبیان، ہدایت، رحمانیت اور
صحفِ مطہرہ ہونے پر ـ توڑیں، اگر انہیں سوز و دردِ دل سے بیان کیا جائے تو
پہاڑ کانپنے لگیں،
زمین لرزنے لگے،
سیارے اپنے دوائر بھول جائیں
صنم خانے اور صنم کدوں کے بت
(جو ساکت و صامت ہوتے ہیں)
"توبہ توبہ ہری ہری" پکار اٹھیں
آج ـ کسی "اُوتوا العلم" کا علم، کسی کا کچھ نہیں بگاڑتا؛
کسی "متقی" کا اپنے آپ کو ریاء کارانہ طور پہ پرہیزگار ظاہر کرنے کا تقدس
ـــ اُمید نہیں دلاتا بلکہ، ـــ اُلٹا مایوسی پھیلاتا ہے؛
کسی "نذیر" کی تنذیر پر کوئی کان نہیں دھرتا؛
کسی "ناصح" کی نصیحت کو گوشِ ہوش سے سُن کر ـ
اِس پر کوئی عمل نہیں کرتا

Marfat.com

کسی " **خود سے خود مبلّغ** " کی تبلیغ نفع بخش نہیں رہی ؛
کسی " **خرقہ پوش** " کا :-

صداقتوں پہ قائم رہنا ، یا -
صداقتوں کی تائید کرنا - موجب تحریک نہیں رہا

۱ے **علما** نے اپنے ربّ کو **عملاً** تسلیم کرنا تھا اور پھر اُسکے عملِ ربُوبیّت میں شامل ہوکر ، اخلاقِ الٰہی سے متخلّق ہونے کے لئے **مستقیم** رہنا تھا (یعنی :- خدا کے عملِ ربُوبیّت میں شامل ہوکر ، دوسروں کے :-
اوّل و آخر ، ظاہر و باطن ، انفس و آفاق ، داخل و خارج :-
میں **مُربّی** بننا تھا -) (القرآن ۴۱/۳۰ ، ۴۶/۱۶)

Action speaks louder than words.

۲ے اپنی خصال میں **حسنات** پہ قائم رہتے ہوئے ، لوگوں کو **سیّئات** سے باز رکھنے میں کوشاں رہنا تھا ؛ (۱۳/۲۲ ، ۲۳/۹۶)
۳ے خود **طیّبات** کو اپنا کر ، دوسروں کو **خبائث** سے اِکراہ کی تلقین کرنا تھی ؛ ۵/۴،۵ ، ۷/۱۵۷
۴ے اللہ پہ **ایمان** اور طاغوت سے **کُفر** پہ مُستعد رہنا تھا ؛ ۲/۲۵۷
۵ے خود **صدّیق** رہتے ہوئے ، **صدق** کی تصدیق کرنا تھی ؛ ۳۹/۳۳
۶ے **خوش خلقی** اور **خوش اخلاقی** کو پسند کرتے ہوئے ؛
بد خلقی اور بد اخلاقی پہ اظہارِ ناپسندیدگی کرنا تھا ؛ ۴/۸۵ ، ۵/۲
۷ے کسی معاملے کو اپنی " **اَنا کا سوال** " بنا لینے پر تنفّر کرنا تھا ؛ ۲۵/۶۳
۸ے اچھے کی **تصدیق و تائید** اور بُرے کی **تکذیب و تردید** کرتے ہوئے ،

Marfat.com

اچھائی سے کلیتہً محبت اور برائی سے مطلقاً نفرت و نبرد آزمائی

کا مظہر بننا تھا ؛ ۹۶/۱۱-۱۴

۹ قرآن کو صحف مطہر سمجھتے ہوئے، ۸۰/۱۴ ، ۹۸/۲

اِس صداقت پہ مہر ثبت کرنے کے لئے۔

اِس سے " انسان ساختہ نظاموں، دستوروں، آئینوں، ازموں"

— پہ حاوی و غالب آنا۔

"سہل التنفیذ و سہل التعمیل نظریہ حیات و منشور"

— نہ صرف وضع کرنا تھا بلکہ اُسے

عالم میں جاری کرنے کیلئے " جہاد کا حق ادا کرتے ہوئے جہاد" کرنا تھا؛

۱۰ علمائے، عوام الناس کو، "حرکت دَوری کے دور میں گرداں گردانی"

سے کھینچ باہر نکال کر — "یقینی، محفوظ، مثبت (اُفقی و عمودی)" مستقیم

راہوں کی طرف رہنمائی کرنا تھی۔ ۶/۱۵۱-۱۵۳

۱۱ یہ علماء و دانشوروں کا کام تھا کہ عوام الناس پہ بیّن کرتے، کہ۔

آئینِ فطرت اصلِ آئین نہیں، بلکہ

اَمرِ الٰہی ، اصلِ آئین ہے

"Nature is the true law." کہنے والو!

"آئینِ فطرت غیر مُبدّل ہے"؛ جب کہ،

اِنسان — جسمانی، ذہنی، عقلی، نفسیاتی، روحانی تقاضوں کے تحت۔

Marfat.com

اپنے بچپن، جوانی، بڑھاپے ہیں

ہر وقت، ہر لمحہ، ہر آن

"ایک بدلتا ہوا پیکر" ہے

فطرت کا عملِ تخلیق کبھی نہیں بدلتا ۔ القرآن ۳۰/۳۰

فطرت کے کلمات کو تبدیل کرنے والا کوئی نہیں القرآن ۶/۳۴

فطرت کے طریق میں کوئی تبدیلی نہیں ۔ ۴۸/۲۳

فطرت کی سُنّت میں کوئی تبدیلی نہیں ۱۷/۷۷

اِنسان

کہیں ۔ وحی کے تابع نہ رہ کر، حیوانی زندگی گزار رہا ہے اور بدترین خلائق میں شمار ہوتا ہے

کہیں ۔ اخبارِ الٰہی (اوامر و نواہیٔ الٰہیہ) پہ جادہ پیمائی میں پھولوں پہ چل رہا ہے ۱۲/۴۷، ۶،۶/۹۸

کہیں ۔ سرکش، باغی، طاغی ہو کر، اپنے جذبات کو الٰہ بنائے ہے؛

کہیں ۔ خوگرِ پیکرِ تسلیم کا کُشتہ ہو کر، نورِ الٰہی میں سکونِ خاطر کی بارانِ رحمت میں ہے ۶/۹۶

کہیں ۔ ناشکرا اور حاسد ہو کر، دوسروں کا شیرازہ بکھیرنے کی سوچ رہا ہے؛

کہیں ۔ تدارک، اصلاح، حفظ اور تعمیر کو غایتِ زندگی بنائے ہے ۱۶/۴۶، ۲۲/۲۲، ۴،۵/۱۱۴

کہیں ۔ دوسروں کے دل میں وساوس پیدا کر کے ۔

شر پھیلاتے ہوئے ۔

جذبات کو بیباک چھوڑ کر ۔

یہ سمجھے ہوئے ہے کہ

زندگی کیا ہے؟ عناصر میں ظہورِ ترتیب

موت کیا ہے؟ اِنہی اجزاء کا پریشاں ہونا

Marfat.com

کہیں - وساوس کے ازالہ کی تدابیر کئے ہے، کہیں شر سے مقابلہ و نبرد آزمائی میں ہے ۱۱۴/۴

۵ے کہیں - اپنی کہالت، جہالت اور خود بینی کے ٹیکسوں کے بوجھ تلے کراہ رہا ہے؛

کہیں اپنے تھوڑے سے تھوڑے سے خیر کو بھی بھرپور طور پر استعمال کرتے ہوئے

کہیں، اپنی احتیاجات کو محدود کئے جی رہا ہے - ۲/۳۲ ، ۷/۱۹۹ ، ۲۸/۵۵

No waste, no want.

۶ے کہیں - مال و دولت کی محبت میں اندھا ہو کر "پیش پا افتادہ مفادات" پہ لپک رہا ہے؛

کہیں - مال و دولت کو اپنا مستقبل و آخرت سنوارنے میں جوتے ہے۔

۷ے کہیں "اَلتَّانِیْ مِنَ الرَّحْمٰنِ وَالْعُجْلَةُ مِنَ الشَّیْطَان" (آہستگی رحمٰن سے اور جلدی شیطان سے)

کے قول صادق میں "اَلتَّانِی" پر عمل پیرا ہو کر مفادات و خوشحالیوں کی نعمتوں میں زندہ ہے؛

کہیں - اَلْعُجْلَة پہ چل کر اپنے پہلے منافع سے بھی ہاتھ دھو رہا ہے ۱۷/۱۱ ، ۲۱/۳۷

۸ے کہیں - تنگ دل و بے صبرا ہوتے ہوئے، دوسروں کی ہمدردی و استعانت سے محروم رہا ہے

کہیں - کشادہ ظرفی اور استقامت کے میٹھے پھلوں کی شیرینیوں میں مسرور ہے۔

۹ے کہیں - معمولی معمولی باتوں پر جھگڑ رہا ہے، کہیں بڑے سے بڑے حسد کو بھی درخورِ اعتنا نہیں لا رہا

{ آئینِ فطرت اور امرِ الٰہی کا مزید "تقابلی جائزہ"

اپنی کتاب "**نظام نیابت الٰہیہ**" (خدا کی بادشاہی)۔

میں پیش کر کے اس بارِ امانت اور بارِ گراں سے سرخرو ہونگا}

ے عوام الناس پہ یہ بات علماء نے واضح کرنا تھی کہ -

(i)، اَنفس و آفاق میں جاری قوتوں اور پیدا رزق کا صحیح مصرف کیا ہے؟

(ii)، اِن قوتوں اور پیدا رزق سے بھرپور طور پر کام لینے کے طریقے اور انداز کیا ہیں؟

Marfat.com

۳۱ عُلَماء و دانشوروں نے اِس قطعی اور اٹل صداقت کو تسلیم کیوں نہ کرلیا؟
تعلیم و تعلّم کا مُقدّم و ناسبق منشاء یہ ٹھہرا کیوں نہ لیا گیا؟ کہ۔
اِنسان؛۔ اِس عالم میں سہاروں کا محتاج ہو کر پیدا ہُوا۔ ۱۵/۳۵
سہاروں اور انحصاروں میں پروان چڑھا۔
اپنے دفن ہونے کے لیے بھی چار میت برداروں کے سہاروں کا محتاج ہے

اسلیئے آج

جتنے سہاروں میں ستُون بن کر۔
جتنے انحصاروں کے حصار توُڑ کر۔
جتنی ضرورتوں کو گھٹا کر۔
جتنی اُلجھنوں کو سُلجھا کر۔
جتنی تحریکوں کو حرکا کر۔
جتنی تحلیلوں کو گھُولا کر۔
جتنی تسکینوں کو سُکڑا کر۔
جتنی تحذیروں کو پگھلا کر۔
جتنی تحریصوں کو منہا کر۔
جتنی قُوّتوں کو احیاء کر۔
جتنی استعدادوں کو بڑھا کر۔
— جامد، ساکت اور صامت ہونے کے بِالمقابل آکر —
"زندہ زندگی" گزارلے، اتنا ہی وہ۔

خُدائے رحمٰن ، خُدائے عدل و احسان ؛
خُدائے مُنعِم ، خُدائے افادہ و فیضان ؛
—— کے قریب آ سکتا ہے۔
جتنے مُثبت پہلوؤں میں " زِندہ رہتے ہُوئے ، اَوروں کو زِندگی دیتے ہُوئے "
—— "زندہ زندگی" گزارے ؛ اُتنا ہی وہ ۔
اِثبات کے پھُول کھِلانے ،
مُسکراہٹوں میں مُثبت ہونے ؛
تبسّموں میں جان ڈالنے ؛
—— میں کامیاب رہ کر ۔
کلیمؑ کے سلیقے، خلیلؑ کے قرینے، مسیحؑ کی مسیحائی اور
محمد مُصطفٰےؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مُصطفائی
—— کے قریب آ سکتا ہے۔

عُلما و دانشور ـ عوام کو
اِتّفاقات و حادثات و مصائب کا سامنا کرنے کے لئے تیار کرتے ؛
اسراف و تبذیر کی راہوں پہ چل نکلنے کے نقصانات اور
تدارک، اصلاح و حفظ و تعمیر کے فوائد سے شناسا کراتے !
قوم و ملک و ملّت کو عالم میں " مُعزّز، باوقار اور غیُور بنانے کیلئے
" انسان ساختہ نظاموں ، اِزموں ، منشُوروں پہ غالب آتا منشُور" اخذ کرتے
لیکن یہ سب ——

Marfat.com

مثالی تصوّرات، تمثیلی بیانات، من گھڑت تاویلات، تفرقہ انگیزانہ اختلافات

— میں ایک دوسرے سے دست و گریباں ہیں اور

"نمعلوم" — کب تک اِن راہوں پر متفرق رہتے ہوئے۔

عوام کو فرقہ بندی اور نفاق کی نذر کیئے رہیں گے۔

اِن کی سوچوں کے زاویوں کو "سمت کی دُرستگی" درکار ہے۔

(i) یہ۔ امرِ الٰہی کی بجائے، آئینِ فطرت کو اصلِ آئین قرار دیتے آرہے ہیں۔

اگر آئینِ فطرت ہی اصل آئین ہے تو۔

اَنبیا، رُسل، مُرسلین اور اِلہامی کتابوں۔

(کے بھیجے جانے) (کے نازل کرنے)

کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔

(ii) یہ۔ قوّت و مال کے نکاس کے صحیح راستوں کی نشاندہی کرنے کی بجائے؛

— حصولِ قوّت کو، ہی غلط جانتے ہیں

اگر حصولِ قوّت و مال ہی غلط ہے تو۔

اِنسان کے پاس۔

- اپنی ضرورتوں کو پُورا کرنے؛
- اپنی احتیاجوں کا تدارک کرنے؛
- اپنے انحصاروں کا حصار توڑنے؛
- اپنے تعلقوں کو بخاطر لانے؛
- اپنی غرضوں کو حاصل کرنے؛
- اپنی صلاحیتوں کو جلا دینے؛
- اپنی استعدادوں کو بڑھانے؛

Marfat.com

کے اور ذرائع کیا ہیں؟

(iii) یہ ۔ (عُلما و دانشور)

اپنی محرومیوں پر (بباطن) شکوۂ خداوندی کی دم پُختی (گھٹن) میں ۔
اپنا ناشکرا ہونا — ثابت کرتے ہوئے ۔
احساسِ کمتری کا مارا ہوا — کرگس بنتے ہوئے ۔
اپنی پست خیالی کے اظہار کی بنا پر —

"Might is right" سے

یہ معانی تو اخذ کرتے ہیں کہ

جس کی لاٹھی اُس کی بھینس

اس قولِ صادق سے مُثبت اندازِ فکر میں یہ معانی کیوں نہیں لیتے؟ کہ :-

۱ے قوّت (سب کا) اِستحقاق ہے ؛

Might is Right

۲ے قوّت بالحق ہے ؛

یا

۳ے قوّت توازُن ہے !

یا

۴ے قوّت عدل ہے ۔ (قوّت صحیح رُخ میں استعمال ہو تو "عدل" ہے
یہی قوّت غلط رُخ پہ استعمال میں "ظلم" بن جاتی ہے)

Marfat.com

"God helps those who help themselves." (۷)

(خُدا ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔)

قِسم کی "غلط ضرب الامثال" کی تصدیق کرتے ہیں اور اسے

"ایک مُسلّمہ" مانتے اور جانتے ہیں۔

بھلا { کون ہے، جو اپنی مدد آپ نہیں کرنا چاہتا؟؛
کون ہے، جو صدقِ دل سے اپنی مدد آپ نہیں کرتا؟؛
کون ہے، جو اپنی مدد آپ کرنے سے "کبھی بھی" باز رہا؟؛ }

پھر، اکثر ناکام کیوں رہتا ہے؟ جب خُدا کی مدد بھی شامل حال ہوجاتی ہے۔

اُٹل صَداقت

"خُدا ان کی مَدد کرتا ہے جو خُدا کی مَدد کرتے ہیں"

(القرآن ۴۷/۷)

(یعنی :- اُسکے "عمل رَبُوبِیّت" میں شامل ہوتے ہیں۔

وہ :- (لوگ) :- آفاقی و انفسی (اوّل و آخر، ظاہر و باطن) داخلی خارجی

طور پر، اُسکے پالنے کے عمل میں مددگار بنتے ہیں۔

نہ کہ صرف :-

Marfat.com

طوائف کی مُشابہت میں
خُود پلنے، خُود بننے، خُود سنوّرنے کے لئے۔
حرکتِ دَوری میں گرداں رہتے ہیں۔
صلاحیت واستعداد بھر، اپنی مدد آپ نہ کرنا تو۔
کُفرانِ نعمت ہے۔
{• اپنی شام بتانے، میرا ایک دوست کے ڈیرے پر آنا جانا تھا۔
ایک دن، دوست کے بیٹے نے بتایا کہ ایک مہمان "حافظِ قرآن" (اُس کا تفریق اُبھارتا اور متفرّق کرتا مذہب بتائے بغیر، ۔ بات کرتا ہوں) نمازِ عصر ادا کرنے، اُن کے ڈیرے پر آتے ہیں۔
("جو اپنی بائیں آنکھ، کسی سُنّتِ الٰہی کی نافرمانی میں۔
آئینِ مکافاتِ عَمل کے تحت۔
اپنی بدعملی کی نذر کرچکے ہیں) اُن کا کہنا ہے کہ۔
تمُہارے گاؤں میں کوئی ایسا انسان ہی نہیں، جو میری بات کا جواب دے سکے۔"
"میں نے عُمر بھر متعلّم رہنے کے قصد کے پیشِ نظر۔
اپنے ہر ملاقی سے کچھُ نہ کچھ سیکھنے کو۔
اپنے تکلّم کا ذریعہ ٹھہرایا ہُوا ہے اور جان رکھا ہے کہ۔
جس شخص کے بھی ذہن میں کسی فخر ومباہات کا سودا سمایا ہوتا ہے اُسے راستے کا چکّر کاٹ کر بھی ملنا ہے، کیونکہ۔
ہر فخر کی بنیاد، کسی نہ کسی خاص امتیازی اندازِ فکر پر ہوتی ہے۔

Marfat.com

فَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ ۝ 12/76

ہر علم والے سے برتر دوسرا صاحبِ علم ہوتا ہے۔

(حیثیتاً نظر انداز محفلوں میں شامل ہو) Join cut-status projects:

چنانچہ دُوسرے دن، قبل از نمازِ عصر وہاں پہنچ گیا۔ چند منٹ بعد محترم مذکورہ حافظ صاحب بھی تشریف لے آئے۔ اُن کے ڈیرے پہنچنے کے بعد، جب اُن کے چارپائی پر براجمان ہوئے، چند ایک منٹ گزر گئے، تو میں نے بات چلائی۔

کیا حافظ صاحب آپ یہ کہتے ہیں کہ۔

"آپ کے گاؤں میں میرے ساتھ کوئی بات کرنے والا ہی نہیں"

حافظ صاحب :۔

(زبان سے) "ہاں، میں کہتا ہوں"

(حرکاتی اظہار میں) "سَر کو جھٹکا دے کر مُنہ دوسری طرف کر کے

(دُہلاً دُہراً اظہارِ انکار میں، ہاتھ میری طرف کر کے، انگلیاں پھیلا کر، تیزی سے دائیں بائیں حرکت دیتے ہوئے)

(فِی البدلیہ) کہا۔

"میں نئیں ناسخ منسوخ نُوں مَندا"

اب مجھ سے نہ رہا گیا، ـــــ چنانچہ جواباً کہا کہ۔

حافظ صاحب! میں نے تو آپ سے نہیں پُوچھا۔

کہ آپ ناسخ و منسوخ کو مانتے ہیں، یا نہیں۔

پھر اپنی روانی میں کچھ اِس طرح کہتا چلا گیا۔ اور

"حافظ صاحب!'
آپ تو یہ کہتے ہیں، کہ آپ کے گاؤں میں میرے ساتھ'
کوئی بات کرنے والا نہیں۔ لیکن، اصلیّت یہ ہے کہ
کوئی شکرگزار بندۂ اَلمُنعِم۔
آپ سے بات کرنا، اپنی شان ہی نہیں سمجھتا
حافظ صاحب' (الفاظ کو تیزی سے ادا کرتے ہوئے)۔
کیوں، میں مُسلمان نہیں؟
"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحمّدٌ رَسُولَ اللّٰہ"
پھر، جو الفاظ میری زُبان سے نِکلے' وہ یہ تھے:۔
"آپ خُدائے اَلوَھاب جل جلالہٗ کی وَہبی عطاؤں میں خیانتُ
کے مُرتکب ہو چکے ہیں۔ جب اُس نے اِس عالَمِ خلق میں آپکو بھیجا تھا تو
جیتی جاگتی، روشن و منوّر دو۔ آنکھیں عطا کی تھیں۔
اب جبکہ آپ کا آغاز دُور اور انجام بخیر نزدیک ہے۔
تو آپ، صرف دائیں آنکھ مٹکاتے ہوئے:۔
اُس کے سامنے ــ جانے کو تیّار بیٹھے ہیں۔
اگر، اُس نے جاتے ہی پُوچھ لیا۔
"اے میرے بندے! میں نے تجھے دُنیا میں "دو" روشن آنکھیں عطا کی تھیں'
تُو ایک کہاں چھوڑ آیا؟"
خُدا نے انسان کو۔

اِس **عالم** میں اسلئے نہیں بھیجا کہ ۔
"یہ اُسکی وَہبی عطاؤں کا **کُفرُان** کرے"

(انسان کو اِس عطائیہ جسم کی نعمت کا شُکر گزار رہنے کے لیئے ۔
اِس کی حفاظت و بقاء کا **مُکلّف** رہنا ہوگا ۔)

حافظ صاحب نے اپنی کھونٹی (کھنڈی) اُٹھائی اور ـــــ ٹیکتے ٹیکتے، گھر
کو جانے کے لیئے اُٹھ کھڑے ہوئے ۔ مَیں کہتا ہی رہ گیا ۔
حافظ جی ! بیٹھو، بیٹھو، لیکن،
حافظ صاحب کو؛ **نہ بیٹھنا تھا**، نہ بیٹھے ۔

{ میرا، اِس سے یہ مطلب، **ہرگز** نہیں کہ ۔
جو حضرات، اپنے کسی عضو کا؛
اپنی کسی غلطی یا سہو کی بناء پر ۔
نقصان کر بیٹھے ہیں ـــ اُن کا **مذاق** اُڑاؤں ۔
(خاکم بدہن ۔ گر ایسی سوچ بھی ہو)

مطلب
صرف اِتنا ہے کہ :۔
خُدا کا شُکر گزار رہنے کے لیئے؛
انسان کو خُدا کی عطاؤں پر ـــ ناشُکرا ہونے سے بچنے کے لیے
مقامِ شُکر میں رہنا ہوگا
(ہر **مُرغ**، زمین پر سے **"ایک"** دانہ اُٹھانے کے لیئے ۔ سَر کو زمین پر جُھکاتا ہے)

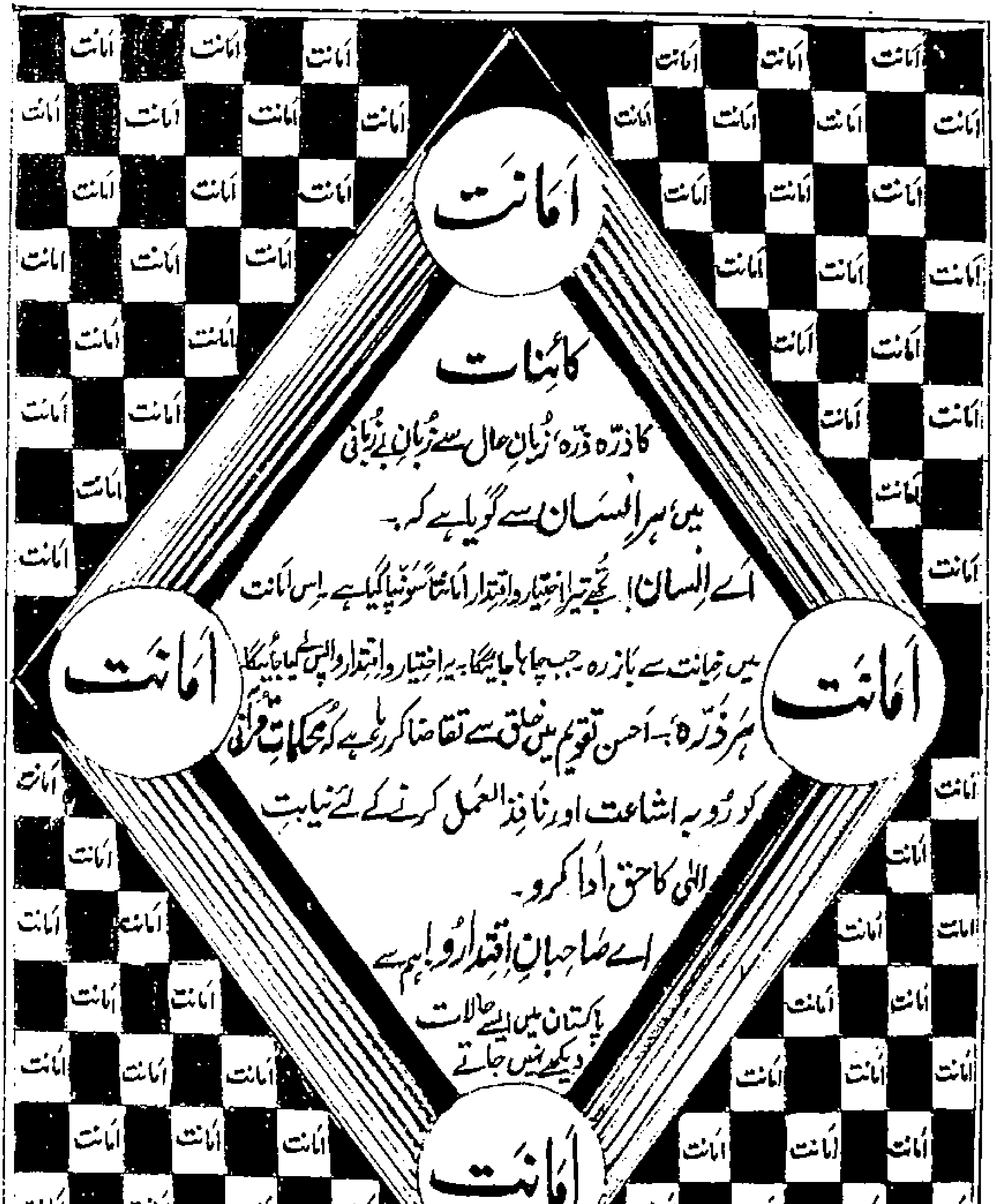
امانت
کائنات
کا ذرہ ذرہ زبانِ حال سے زبانِ بے زبانی
میں ہر انسان سے گویا ہے کہ۔
اے انسان! تجھے تیرا اختیار و اقتدار امانتاً سونپا گیا ہے اِس امانت
میں خیانت سے باز رہ جب چاہا جائیگا یہ اختیار و اقتدار واپس لے لیا جائیگا
ہر ذرہ بہ احسن تقویم میں خلق سے تقاضا کر رہا ہے کہ محکماتِ قرآنی
کو روبہ اشاعت اور نافذ العمل کرنے کے لئے نیابت
الٰہی کا حق ادا کرو۔
اے صاحبانِ اقتدار و اہم سے
پاکستان میں ایسے حالات
دیکھے نہیں جاتے
امانت
امانت
امانت

Marfat.com

اُن :-

عُلَماءِ کِرامؒ

مُفکّرینِ عظامؒ

مُدبرینِ ذوالاحترامؒ

پروفیسرانِ بالا احتشامؒ

پیش بینانِ رفتارِ ہنگامؒ

بہی خواہانِ مُلک واقوامؒ

— کے —

علم و دانش، فکر و تدبّر، پیش بینی؛

اور بہی خواہی - پر ————

"قُربانْ"

ہونے کو جی چاہتا ہے - جنہوں نے یہ معروف و مشہور

کہہ رکھا ہے کہ :-

Of two evils choose the lesser.

دو بُرائیوں میں سے کمتر بُرائی کو مُنتخب کرو -

Marfat.com

(یعنی ۔ جب آپ کو دو چیزوں ؛ یا،

دو معاملوں؛ یا،

دو مختلف طریقہ ہائے کار ۔ میں سے،

کسی ایک کو منتخب کرنا پڑے ۔ جب کہ دونوں میں سے، ایک کا انتخاب

بھی قبیح اور نقصان دِہ ہو؛ تو اُسے منتخب کرو۔

جو، کمتر ناگوار اور کمتر باعثِ تکلیف ہو۔)

یہاں، ذرا نظر کی کج سمتی کا ملاحظہ کریں ۔ جو بُرائی پر جمی ہے،

دو بُروں میں سے کسی ایک بُرے کے انتخاب پر اَٹکی ہے۔

اس قسم کے "شیطانی حربوں اور غلط ضرب الامثال" نے

بُرائی کو قائم رکھنے ؛

شر کو پھیلانے اور تھامنے؛

اپنی جھوٹی عزّت کو سہارا دیئے رہنے،

کے لئے، اِس طرح کے ستون فراہم کر رکھے ہیں۔

نظر کی سمت کو دُرست کریں، ۔۔

ذرا نظر کو اچھائی کی طرف لائیں اور ۔

بابانگِ دُھل اعلان کریں : ۔

ہ دو اچھائیوں میں سے برتر اچھائی کو منتخب کرو

یا

Marfat.com

بہترین ہونے، بہتر کو رہنما بنانے اور اچھے کو اختیار کرنے کے لیے چنو۔
دو برائیوں میں سے کمتر برائی کو قبول کرنے کا نظریہ **منفی نقطۂ نگاہ** ہے
آپ دو برائیوں میں سے کسی ایک برائی کو منتخب کرنے نکلے۔
دو اچھائیوں میں سے، کسی ایک برتر اچھائی کی تصدیق، کرنے کیوں نہ چلے؟
اچھے میدانِ محاذ میں، ایک دوسرے کے مدِ مقابل نہیں آتے۔
(وحدت و یگانگت پیدا کرنے کے لیے " **تقابلی نقطۂ نگاہ** " کا ہنا کرنا ہی تو۔
کُفر کا سامنا کرتا ہے، نہ کہ۔

"خُود محاذ پہ آکر صف آراء ہو جانا"

صف آرائی ۔ کُفر و شرک و مُنافقت سے ہو، تو۔ **کوئی چیز ہے!**)
اپنوں میں **تعاوُن** کو فروغ دنیا ہوتا ہے؛
اپنوں کے ساتھ **مُعاون** بن کر چلنا ہوتا ہے۔
"**خیر و غفر**" میں اللہ کی طرف دوڑ میں تیزی اور
محسن سے محسنِ عظیم بننے کا جذبہ۔
— (حسد و تقابل سے نہیں) رشک و تعاون کا متقاضی ہے۔
اچھے ایک چند، دوسرے اچھے ایک چند کے **بھی خواہ** ہوتے ہیں، نہ کہ۔
بالمُشافہ آکر ایک دوسرے کو پچھاڑتے ہیں۔

پچھاڑ اُکھاڑ، دُنیا کے دانشوروں اور فرزانوں کی کار ہے۔

• اچھے، نہ اپنی عزتِ نفس کا کسی سے مجرُوح کیا جانا پسند کرتے ہیں، نہ کسی

Marfat.com

کی عزّتِ نفس سے کھیلتے ہیں۔

- اچھّے، نہ کسی کے آگے دستِ سوال دراز کرتے ہیں، نہ کسی کے پاؤں پر گر کر گڑگڑاتے ہیں۔
- اچھے، مسرفانہ، جاہلانہ، لغویانہ اور متنفرانہ راہوں سے محترز ہوتے ہیں۔
- یہ اتحاد و تنظیم، یقین و تحفّظ، اصلاح و تدارک اور تعمیر و نشوونما پر ایمان رکھتے ہیں
- یہ طاغی، باغی، سرکش اور گستاخ نہیں ہوتے۔
- یہ کفر، شرک، منافقت اور فسق سے دُور رہتے ہیں۔ ظلم، اِثم، مصلحت بینی، فرقہ پرستی اور نوفرقہ خیزی کے، ـــــ کبھی روادار نہ ہوتے۔
- مقام و شخصیّت و عہدہ، ان کی شخصیّت کا مرہُونِ منّت ہوتا ہے۔
- یہ حُرمات اللہ اور شعائر اللہ کی تعظیم کو فرضِ عین سمجھنے کے ساتھ ساتھ، فرضِ موقّت پر بھی پورے اُترتے ہیں۔

ء دولت :۔ اِن کی غلام ہے۔

ء عزّت :۔ اِن کی لونڈی ہے۔

ء مقام :۔ اِن کا رہین ہے۔

ء عہدہ :۔ ان کا تشنہ ہے۔

یہ کسی حیثیّت و عہدہ و مقام کے طلبگار نہیں۔

حیثیت و عہدہ و مقام، اِن کے دَر پہ گدائی کرتے ہیں

یہ کشادہ رُوئی سے اِن کا استقبال کرلیں تو:۔

ء گرد و نواح و مضافات، خوشیوں سے جھوم اُٹھیں؛

Marfat.com

ـہ پھول، پھولوں سے گلے ملیں ؛

ـہ خوشیاں ، خوشیوں سے بغلگیر ہوں ؛

ـہ سلامتی و امن مصافحہ کریں ؛

ـہ خوشحالی اور نعمتیں معانقہ کریں ؛

ـہ مثبت مسکراہٹوں، تبسموں اور راحتوں کے گلہائے رنگارنگ کھل اٹھیں۔

امامت کے مستحق یہ لوگ ہیں :۔

ـہ جو خوشیاں بکھیریں ۔

راحتیں پھیلائیں ۔

تنگیاں اور افسردگیاں سمیٹیں ۔

مایوسیاں بھاگ جانیکے کے لئے راستہ تلاش کریں ۔

اندھیرے چھٹ جانیکے لئے بیقرار ہوں ۔

صراطِ مستقیم پہ چل نکلنے کے لئے لازم ہے کہ :۔

فرد فرد، جمع جمع ، بعض بعض، جز جز ، کل کل؛

یہ ۔ وہ ۔ تو ۔ تم ۔ میں ۔ ہم ۔

اپنے میں سے بہتر، اعلیٰ اور افضل کی بات ۔

"قبول" کرنے کے نظریہ سے سنیں اور اس پہ عمل پیرا ہوں ۔

بہتر ۔ بہترین ، افضل اور اعلیٰ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں ۔

بہترین کا احترام ، تعظیم اور تکریم ، سب پر لازم ٹھہرے ۔

اچھے مواقع پیدا ہونے یا پیدا کر دیئے جانے کے منتظر نہیں رہتے بلکہ مواقع خود

اِن کے اپنے پیدا کردہ ہوتے ہیں۔

• اچھّے کی ایک اور خُوبی :۔

سوچ و غور اور فکر و تدبّر سے زندہ رہنا اور جمع خاطر میں زندگی کو سنجیدگی سے لینا ہے۔

اچھّے،

- فکر و تدبّر کی دولت سے مالا مال،
- سوچ اور غور کے بعد راہِ عمل اختیار کرنے والے،
- زندگی کو بامقصد سمجھنے والے اور خُود بامقصد رہنے والے

اور

آفاق و انفس میں ہر ذرّے کو بالحقّ جاننے والے ہوتے ہیں

آپ دو بہتر میں سے ۔ ایک بر تر بہتر کو چُن کر ۔ بہترین کے درپئے کیوں نہیں ہوتے؟

آپ کو بزرگوں اور داناؤں کا اِحترام۔

اچھّوں اور بہتروں کی تعظیم۔

اور

اخیار اور مُدبّروں کو تسلیم۔

کرنا ہوگا ۔ تاکہ وہ ، آپ کی حفاظت و نشو و نما اور رُبوبیّت کے کاموں کو ترجیحی بنیادوں پر کرنے کے لئے آمادہ ہو جائیں۔

فقط، بُزرگوں کا اِحترام :۔ بزرگوں کے لئے وہ جذبۂ مُحرّکہ ہوگا

Marfat.com

جو، اُن کی ہمدردیاں آپ کے لیے خرید سکتا ہے اور اُن کی ہمدردیوں کو آپ سے مُنسلک کرسکتا ہے

(۱۷) اُن ۔

"بھیّن"، کے تو کہنے ہی کیا!

جن کی بہنوں نے بھائی کی شادی پر کبھی ۔ یہ گایا ہوگا۔

سیّونی! قرُبان ہو ہو جاؤ!

میرا بھیّن گھوڑی چڑھیا ۔(مُصنّف)

جنہوں نے ایسا بے داغ **قول** داغا۔

"میرا تو تجربہ ہے کہ زندگی کا لُطف تماشائی بن کر جینے میں ہے"،

شاباش کا معکوس، اُن "ضرب المِثل سازوں" پر۔

جنہوں نے ایسی **اَنمول** ضرب المِثل گھڑی، جس پر۔

مَیں صدقے! مَیں وارِی ۔ کذب، دل سے نکلتا ہے۔

Lookers-on see most of the game.

(زندگی کا لُطف تماشائی بن کر جینے میں ہے۔)

زندگی کا لُطف تماشائی بن کر جینے میں ہے ___ کی سوچ رکھنے والا، خود تماشا بن جاتا ہے

زندگی کھیل نہیں؛

کھیل کے اُصول، زندگی پر لاگو نہیں ہوتے۔

زندگی کے اُصول، کھیل پر لاگو ہوتے ہیں۔

Marfat.com

کھیل زندگی کو زندہ رکھنے کے لیے ہے

جس نے زندگی کو کھیل جانا ــــ زندگی اُس سے کھیل گئی ؛

جس نے زندگی کو ہاتھ دکھایا ــــ زندگی اُسے ہاتھ دکھا گئی ؛

جس نے زندگی کو کھیل بنایا ــــ زندگی نے اُسے کھیل بنا دیا ۔

زندگی بالحقیقت ہے ، یہ حقیقتِ نفس الامری ہے ۔ (۴/۱۹ ، ۶/۷۳ ۔ القرآن)

خُدا نے ارض وسمٰوات کی تخلیق بالحق کی (۱۴/۱۹ ، ۱۵/۸۴ ۔ القرآن)

زندگی کو باطل پیدا نہیں کیا گیا ۔ (۳۸/۲۷)

زندگی کو کھیل تماشا پیدا نہیں کیا گیا ۔ (۲۱/۱۶ ، ۴۴/۳۸ ۔ القرآن)

تخلیقِ ارض وسمٰوات بالحق ہوئی ہے اسلئے کہ ہر ایک کو اُسکے اعمال کا بدلہ مل سکے (۴۵/۲۲ ، ۵۳/۳۱)

یہ اعمال کی دُنیا ہے ، یہاں آئینِ مکافاتِ عمل جاری ہے (۴۶/۱۹)

انسان کو بے مقصد پیدا نہیں کیا گیا (۲۳/۱۱۵ ، ۷۵/۳۶-۴۰ ۔ القرآن)

خُدا تعالیٰ نے سچ لانے والوں (یعنی ۔ سچ کو ثابت کرنے والوں) کو ۔
اور سچ کی تصدیق کرنے والوں (یعنی ۔ زبان وقلب وعمل سے سچ کو سچ ثابت کرنے والوں) کو
مُتقی کہہ کر پکارا ہے ۔ (۳۹/۳۳)

اِن آیاتِ خُداوندی کو صدقِ زبان، صمیمِ قلب اور ثبتِ عمل سے تسلیم کروں تو ۔
اِس ضرب المثل ساز اور اسکی تصدیق کرنے والے کو ــ مجھے تو سُوجھتا نہیں ۔ کیا کہوں؟

پیشِ آئینِ مُکافاتِ عمل سجدہ گزار
زانکہ خیزد ز عمل دوزخ و اعراف و بہشت
(بھرتری ہری)

Marfat.com

ے تُمہارا ہر اُٹھنے والا قدم :۔ ایک تعمیر ہو؛

ے تُمہارا ہر بولا جانیوالا لفظ :۔ ایک نصیحت، ایک تدارک، ایک اصلاح ہو؛

ے تُمہارا ہر شروع ہونیوالا اوّل :۔ حفظ و یقین و عزمِ صمیم کا آئینہ دار ہو؛

ے تمہارا ہر ختم ہونیوالا آخر :۔ باقیاتُ الصّالحات میں سے ہو جائے، اور زندگی دیتا جائے

ے تمہارے ہر اظہار کا ظاہر :۔ دوسرے میں دُھوکہ دینے،

حَسَد کی نگاہ سے دیکھنے،

اور

تُم سے کچھ چھیننے کی ترغیب نہ دے۔

ے تمہارے ہر اندرون کا باطن۔

اِیصال، اِنتقال، تَغیُّر، ہَضم، دَوران خون، اِخراج کرتا ہو؛

تَسَلسُل، تَواتُر، تَوازُن، تَفصِیل، تَمیز، تَسلیم پہ مُہر لگاتا ہو؛

اِیجاب، تَحسِین، تَردِید، کَشش، تنفر کو طے کرتا ہو؛

اِنعِکاس، اِنعِطاف، اِظہار، اِدغام، اِبدال، اِظلال پیدا کرتا ہو؛

ـــ کیونکہ :۔ یہی مُکافاتِ عمل کے آلاتِ کار ہیں۔

ے کسی دیکھنے والے کے ذہن میں تمہارے مُضحک اور جاہل ہونے کا خیال تک نہ گزرے

ے اتنے اُجلے نہ بنو، کہ دُوسرے مَیلے دکھائی دیں؛ اتنے میلے نہ رہو کہ دوسرے اپنے آپ کو اُجلا سمجھیں

ے اپنا گھونسلا اتنا اونچا نہ بناؤ کہ دُوسرے بالشتیے دکھائی دیں؛

اتنا نیچا نہ بناؤ کہ دُوسرے تمہیں بالشتیہ جانیں۔

ے نئے ہوتے ہوئے زمانے کے ساتھ اظہار بھی نیا ہوتا رہے۔

Marfat.com

انسان نے

اپنے نیّت و ارادہ و اختیار و عمل کو کام میں لاکر

حق انتخاب و چناؤ و ترجیح استعمال کرتے ہوئے۔

اپنی فکری سمت کی درستی اور درست لائحہِ عمل کے لیۓ۔

یا۔ وحی کو چننا ہے۔

یا۔ تکبّر، حسد، اصرار، سرکشی، بغاء، اندھی تقلید ۔کو اپنا کر۔

اپنی خواہش کو اپنا الٰہ بنانا ہے۔

انسان، دنیا میں کچھ کھوتا ہے تو کچھ۔ زیادہ پانے کے لیۓ اور۔

کچھ زیادہ پاتا ہے تو۔

اپنی مادّی، کیفیتی، جذباتی ضرورتوں؛

آسائشوں، آرائشوں، نمائشوں میں۔

توسیع و استحکام کے لیۓ۔

—— نہ کہ اسلیئے، کہ ——

تخریب و ضیاع و ایذاء کے دروازے تو کھلے رہیں اور وہ۔

کاہلیت، جہالت، خود بینی، کثرت خواہی، راحت طلبی اور تعیش میں،

بد مست رہیۓ

بدمستی۔ تنزّل، رسوائی، غم، حزن، خوف، بھوک، یاس اور

مایوسی کو دعوت ہے۔

قلندریم و کراماتِ ما جہاں بینی است
زمانگاہ طلب کیمیا چہ می جوئی !

نگاہِ قلندر

(۱) اخلاقِ الٰہی پر جمی ہے ؛ صراطِ مُستقیم، صراطِ سَوِیا اور صراطِ اَقوم پر تھمی ہے

(۲) سیرتِ اَنبیاء کو اپنے لئے اُسوۂ حسنہ جانتا ہے ؛ صِدیقؓ، صالح اور شہید اُسکے رفیق حیات ہیں

(۳) وہ اللہ کو رَبّ کہتا ہے پھر اُس پر استقامت پکڑتا ہے۔

(۴) وہ اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے ہے اور فرقہ فرقہ ہونے کو نفرت سے دیکھتا ہے

(۵) وہ اللہ کو اَحد اور صَمد مانتا ہے، اُسے وَلِد و وَلدین سے مُبرّا جانتا ہے اور اُسکا ہمسر کسی کو نہیں ٹھہراتا۔

(۶) وہ ایمان و عمل صالح کی تصویر بنا، وَصیٰ بِالحق اور وَصیٰ بِالصَّبر کی تلقین کرتا ہے

(۷) اُسکی صلوٰۃ، اُسکا تزکیہ، اُس کی حیات، اُس کی موت اعلائے کلمۃُ الحق کے لئے ہے۔

(۸) اُسکا اُٹھنا بیٹھنا، رکوع و سجود، بسط و قبض، فراغ و استفراغ ۔ رضاءِ الٰہی کیلئے ہے۔

(۹) وہ عِبادؔ اور اَبرارؔ کی راہوں پہ قدم بڑھاتا ہے ؛ فَلاحؔ و فوزؔ کی راہ پر چلنے والوں کے قدم سے قدم ملاتا ہے۔

(۱۰) وہ حزب اللہ کی راہ پر گامزن رہ کر ۔ اللہ، رسُول اور جہاد کو سب پر عزیز رکھتا ہے۔

(۱۱) وہ خود صِدق لاکر، صِدق کی تصدیق کرکے تقویٰ کا دامن تھامے ہے۔

(۱۲) وہ ہر لمحہ اَنْعَمْتَ علیھم کی راہ پر چل کر، خُدا کی رحمت کا طلبگار ہے۔

(۱۳) وہ تاثرِ اسماء، مزاجِ اشیاء سے نہ صرف واقف ہے بلکہ انہیں نظر و فکر و عمل میں جاری دیکھتا ہے۔

(۱۴) وہ اَلْقُرآن اور اَلنَّفْس و آفاق میں جاری عوامل سے نصیحت؛
دوسروں کو اُن کی غلطیوں پر تَنَبُّہ اور اپنی لغزشوں پر تنبیہہ سے عبرت؛
قانونِ علّت و معلُول میں ہر فجائیّت پر اَلْقَدِیر کی قدرت پر شہادت؛
ہمہ جوانب پیدا و ہویدا ہر نوع کی شکل، صورت، ساخت کے مُنْفَرِد ہونے سے؛
اَلْوَاحِدُ کی وحدت؛
—— پر قرار پکڑتا ہے۔

زندگی کا لُطف تماشائی بن کر جینے میں، نہیں —— بلکہ۔
زندگی کو " بالحق نظرِ حقیقت " سے دیکھنے میں ہے۔

پھُول نے مُرجھانے سے پہلے —— کھِل کر
کَلی نے کُملانے سے پہلے —— چٹک کر
صُورت نے دہلانے سے پہلے —— بہلا کر
شکل نے بگڑنے سے پہلے —— لُبھا کر
ساخت نے گِٹنے سے پہلے —— لہرا کر
جسم نے گھلنے سے پہلے —— عَظَما کر
صحت نے ڈھلنے سے پہلے —— افزا کر
معاملہ نے پڑنے سے پہلے —— چونکا کر

Marfat.com

حال نے اُلجھنے سے پہلے ـــــ سُلجھا کر
ثابت کر دیا، کہ

مُرجھانے، کُملانے، دہلانے، بگڑنے، کٹنے، گھلنے، ڈھلنے، پڑنے، اُلجھنے ـــ
کی حیثیت ثانوی ہے۔

بچّہ روتا ہے تو ہنستا اور ہنساتا بھی ہے؛
راتیں اندھیری ہیں تو دن کھلے کھلے بھی ہیں؛
کانٹے چُبھتے ہیں تو پھُول ملائم بھی ہیں۔

زندگی کی پکار:۔ "خُوش رہو، اور خُوشیاں بکھیرو۔"

مسکراؤ:ـ تو ایسے مسکراؤ، کہ فضا میں "اثبات" کے پھُول کھِل اُٹھیں۔
تمہاری مُسکراہٹ:۔ تخریب، تحلیل، ضیاع کی سرحدوں
کو نہ چھُونے پائے۔

ہر پیغمبر:۔
اپنی وہبی و کسبی صلاحیتوں، استعدادوں، بصارتوں، بصیرتوں
سماعتوں اور جذبوں سے اَخذ کردہ اسباق کی روشنی میں اپنے آباؤ اجداد
کی تقلید چھوڑتا؛
تقلید کے شیوۂ ناخوب ہونے کی بناء پر اسے اپنے پیروؤں سے چھُڑواتا؛

Marfat.com

اٹل صداقتوں میں کی جانیوالی تحریفات پر خطِ تنسیخ کھینچتا اور
بدلتے زمانے کے ساتھ "مُستقِل اَقدار" کو بیّن اور واضح کرتا آیا ہے۔
مُجتہدانہ زندگی گزارنے پر اَوّلیاتِ صَحابہؓ صاد کرتی ہیں اور سند ہیں۔

فَریب دہی اور فَریب خُوردگی ــــ کی کُنڈی۔

ترغیب، تحریص، توقّع اور بھرُوسے

کی کڑی میں اٹکی ہے۔ گرچہ، فریب خُوردگی و حادثات سے بچنا، مُحالات و ناممکنات
میں سے ہے۔ لیکن قدم قدم پہ خطاء و سہو سے یہ دوچار ہوتا ہُوا پیکر۔
فریب دہی سے باز رہنے اور فریب خُوردگی کو تیلا کرنے کے لئے بیدار تو رہ سکتا ہے!
گفتگو میں طوالت و بے وَقری سے بگاڑ؛
اپنے نظریات و اعتقادات دوسروں پہ ٹھُونسنے کے لئے اصرار و تکرار؛
اپنی ضرورتوں، احتیاجوں، پستیوں، بے چارگیوں، بے بسیوں کیلئے دوسروں پہ اعتبار؛
اپنی شکایتوں، تکلیفوں، مُصیبتوں، گراوٹوں اور ٹھوکروں کا اظہار؛
سہاروں کی جُستجو میں مجہُولانہ تگ و دو و فکرِ بیکار؛
مُسلسل، پیہم، مُتواتر توجہ کہالت، ثبتِ عمل سے فرار؛
کیل و قسط و میزان وعدل میں ظالمانہ و قاتلانہ کار؛۔
فریب دہی و فریب خُوردگی کے لئے ترغیبات ہیں۔

فریب دہی کی حرص اُسوقت جاگتی ہے جب۔
ــ کسی کا اظہار، حسد اُبھارے یا

ے کسی کی جہالت، کہالت، خُود بینی اور خُوشامد کو:۔
کام میں لا کر اُسے آلۂ کار بنایا جا سکے یا:۔
کسی کا کردار و اخلاق مُضحکانہ اور جاہلانہ ہو۔
انسان مُضحک بنتا ہے جب شعُوری یا لاشعُوری طور پر۔
روانیوں سے مُطابقت و مُوافقت و ہم آہنگی
میں سدِّراہ آئے یا۔
امتیازی و بھڑکیلی شان کا دلدادہ ہو۔ یا:۔
عامیانہ زندگی کو اپنے معمُولات و ترجیحات کے لیے لازم
جاننے کی بجائے، ـــــ ممتاز ہونے یا امتیازی شان
میں رہنے یا دیکھے جانے کا مُتمنّی ہو۔
عوام کو اُن کی سطح پر اُتر کر ملنا۔
خندہ رُوئی سے پیش آنا۔
بنانے اور سنوارنے کے لیے اپنے آپ کو وقف رکھنا۔
ـــــ فریب دہی اور فریب خوردگی کے لیے ڈھال ہے۔

- اپنی منفیوں کے لیے منفی ہو کر "چُپ ہو جا، خُود بخُود چُپ ہو جائیگی"۔
- اپنی مثبتوں میں مثبت اُفقی و عمودی ہو کر "خُوشیوں کا مستقبل بن"۔

خُوشیاں تیرے اِستقبال کو آئیں گی۔
دوستوں کی خُوشیوں میں ضرب، اور غموں میں تقسیم رہ کے دیکھ!
تیرے سامنے پھُولوں سے مُرجھایا نہ جائے گا۔
جہات و جوانب، طرف و فوق،
اُذی و سنخر المزو جس
برأو برج سے نکل جاؤ ـــــ
ڈھوکے خُود ڈھوکہ کھا جائیں گے۔

"نہ"

نہ جھوٹ اپنا شیوہ بنا! — نہ حافظے کا بوجھ اُٹھا!
نہ تو غیبت و بخ بخ کر — نہ مُردے بھائی کا گوشت کھا!
نہ بدظنی کا ایماء دے — نہ بغض پہ مُہرِ کٹ بنا!
نہ نالِغات کا سوال داغ — نہ جھوٹ سُن، گھڑا گھڑا!
نہ بَر عہد، بَر خِلاف ہو — نہ اپنا تو اِعتبار گنوا!
نہ کھاتے پہ تو کھا کبھی — نہ تجخیز در پیش در آ!
نہ بن بُلائے تو جا کبھی — نہ اپنا اِستقبال گرا!
نہ دُوئی کا تو مظہر بن — نہ افسُردہ خاطر بن بُرا!
نہ طعن وطنز کے تیر چلا! — نہ تنفّر کے دریا بہا!
نہ تنابز سے تبسّم چھین — نہ شگفتگی پہ ضرب لگا!
نہ ضحک سے تو آڑے آ — نہ کمینہ و مُذِلّ کہلا!
نہ حیاتِ دُنی کو بس جان — نہ کشش و جذبِ عمل مِٹا!
نہ احسان سے تو باز آ — نہ دُہائی اضعاف کر منہاء!
نہ تجسّس پہ کوئی حرف رکھ — نہ سُن کرب خیز بول جھلاء!

جو دلآزاری، نہ زیرِ جامہ رہا!
کیل و قسط میں، نہ کم پیمانہ رہا!
تو امن و آشتی، ہر خانہ خانہ رہا!

Marfat.com

{ نہ یہ شعر ہیں، نہ میرا شاعر ہونے کا دعویٰ ؛
" مَن ندانم فاعلاتن فاعلاتن فاعلات" }

انسان :-

بذاتہٖ ــــ اپنے نفس پہ آپ بصیرۃ؛ (۷۵/۱۴ - القرآن)
بصفاتہٖ ــــ نائبِ الٰہی ؛ (۶/۱۶۶ ، ۱۰/۱۴ - القرآن)
بافعالہٖ ــــ پیکرِ تسخیر ؛ (۴۵/۱۲،۱۳ - القرآن)
بآثارہٖ ــــ مرکّب المزاج ؛ (گرم و سرد و تر و خشک) ۲۵/۵۴ ، ۳۷/۱۱ ، ۲۲/۵،۶ - القرآن)

زندگی :-

اپنے ہونے میں ــــ بالحقّ ؛ (۴۵/۲۲ - القرآن) (جیسی ہے ویسی دکھائی دیتی ہے)
اپنے کرنے میں ــــ بالعمل ؛ (۶۷/۲ - القرآن) (نتیجہ عمل پہ مرتّب ہوتا ہے۔)
اپنے بننے میں ــــ بالیقین و بالنظم ؛ (۴۱/۳۰-۳۲ ، ۵۴/۴۹) (یقین و نظم کے تفوّق میں زیرِ غلبہ ہے)
اپنے سنورنے میں ــــ بالاحسن تقویم ؛ (۸۷/۲،۳) (تخلیق، تسویہ، تقدیر، ہدایت)
اپنی مطابقتوں میں ــــ محفوظ، ہموار اور مستوی ؛
اپنی مخالفتوں میں ــــ مانع، روک اور حائل ؛
اپنے ابعادوں میں ــــ کشادہ، کافی اور وسیع ؛
اپنے آہنگوں میں ــــ چیلنج، دعوت اور للکار ؛

یہاں : نہ کوئی حکّ ہے، نہ کوئی اضافہ، نہ تخمین ؛
نہ کہیں عیب ہے، نہ کہیں نقص، نہ چوک ؛
نہ کچھ زائد ہے، نہ کچھ کم، نہ کج ۔
} (۳۲/۲۷ ، ۲۷/۶۴ - القرآن) (نہیں حکّ، حق ہے) "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ"

Marfat.com

ایک نظر ۔ یہ ہے کہ

ہائے! پھولوں کے ساتھ کانٹے کیوں ہیں؟

ایک نظر ۔ یہ ہے کہ

"واہ! خدا نے کانٹوں میں بھی پھول اُگا دیئے!"

انسان :-

شُکر اور شکوے کے دوراہے پر ۔

۔۔۔۔۔۔ بالاِختیار ۔۔۔۔۔۔

نیّت، اِرادہ اور مثبتِ عمل کی دولت سے مالا مال ۔

استعداد، صلاحیّت اور قویٰ کے تجسّم میں :-

ایسے مقام پر کھڑا ہے، جہاں سے :-

؎ شُکر کی راہ چلے تو ۔ اُمیّد، تبسّم، شگفتہ خاطری دو قدم پر ہے؛

؎ شکوے کی راہ چلے تو ۔ مُصیبتیں، اِحتیاجیں اور ضرورتیں دبوچ لیں۔

زُبان کو شکوے سے رُوکو، خُوشی حاصل ہوگی :-

؎ شِکوہ خُدا سے نہ کرو ۔۔۔۔۔ گنہگار کہلاؤ گے؛

بندوں سے نہ کرو ۔۔۔۔۔ مایُوسی ہوگی ؛

سماج سے نہ کرو ۔۔۔۔۔ اجازت نہیں؛

دوستوں سے نہ کرو ۔۔۔۔۔ ٹھکرا دیں گے؛

خُود سے نہ کرو ۔۔۔۔۔ پاگل کہلاؤ گے؛

تقدیر سے نہ کرو ۔۔۔۔۔ سُن نہیں سکتی۔

Marfat.com

کائنات :-

ایک کھلا آفاق ، ایک کھلا چیلنج ، ایک کھلی دعوت ، ایک کھلی للکار ہے ؛
یہاں کھلے اَبعاد ، کھلے مُوافق و ناموافق ، کھلے صعود ، کھلے نُزول ، کھلے خلاء ، کھلے اُبھار ، کھلی گراوٹیں ، کھلے بلند و لپت ، کھلے جوانب — اقدام کرنے کو ہیں ۔

سموٰات والارض کو خلق کیا تاکہ تُم کو آزمایا جائے کہ تم میں اَحسن عمل کرنیوالا کون ہے ؟ (۱۱/۷ ۔ القرآن)

زمین کی چیزوں کو اسلیئے باعثِ زینت بنایا تاکہ تُم کو آزمایا جائے اِن میں اَحسن عمل کرنے والا کون ہے ؟ (۱۸/۷ ۔ القرآن)

جس نے موت و حیات کو خلق کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے تم میں کون اَحسن عمل کرتا ہے ؟ (۶۷/۲ ۔ القرآن)

کائنات :-

اپنے اظہار میں ایک عالَم ' ایک تبصرہ ہے (۵۰/۸)

عالم :-

ــ تنوّع ، رَنگ ، ڈھنگ ـــ کُشادہ ' کافی ، تَنگ لیئے ؛
ــ صُورت ، شکل ، چال ـــ ساخت ، قد ، ڈھال لیئے ؛
ــ بناء ۔ تحریک ، تحلیل ، تسکین ، تحذیر ، تقویت لیئے ؛
تخریب ، اصلاح ، حفظ ، تدارک لیئے ،
فلاح ، فوز ، درجہ ، مرحلہ ، مُہلت ، قضا لیئے ؛

Marfat.com

مادّوں، کیفیّتوں، حرکتوں، علامتوں، بصارتوں، سماعتوں کے سامان کئے۔
ہر ایک اپنے خُدا، النفس، آفاق اور ناس سے وابستگی میں؛
ذات، صفت، فعل اور اثر میں؛
مطابق، موافق، مخالف اور ہم آہنگ ہو کر؛
قویٰ کے مُتصرّف ہونیکو تھامے؛
مغلُوب ہو کر (زیرِ غلبہ آکر) مُتصرّفہ ہونے کو؛
— سب کے لئے اور کسی کے لئے بھی نہیں؛
— بڑھ کر جو تھام لے۔ اُسی کے لئے؛
۔کی حالت میں مَوجُود ہے۔

یہاں۔ اظہار میں، **اِسماء** ہیں۔ ہر اسم، دوسرے اسم کے لئے **جِسْم** ہے۔

جو حرف کو تعلق حرف سے ہے
جو لفظ کو تعلّق لفظ سے ہے
جو فعل کو تعلّق فعل سے ہے
جو اثر کو تعلّق اثر سے ہے
} وہی **انسان** کو تعلق اپنے **انفُس و آفاق** سے ہے

اِسماء:۔

— اپنی تمام تر۔
ہ صفات، افعال اور آثار میں؛
ہ سمتوں، پہنائیوں اور گیرائیوں میں؛
ہ اضافتوں، نسبتوں اور تناسبوں میں؛

Marfat.com

ـہ یکتائیوں ، یگانگتوں اور حوالوں میں ؛

ـہ انفرادیتوں، نظیروں اور مثالوں میں ؛

ـہ تکویروں ، تصویروں اور تقدیروں میں ؛

ـہ تدریجوں، اُمہاوں اور قضاؤں میں ؛

تسویوں ، اعراضوں اور تکراروں میں ؛

ـ اپنی تمام تر ـ

زَبروں ، زِیروں ، پیشوں ، جزموں ؛

جمعوں، نفیوں ، ضربوں ، تقسیموں ؛

اشتراکوں، اختلافوں ، موافقتوں، مخالفتوں ؛

تنوینوں ، نقلوں، تشبعوں ، اَبدالوں ؛

اِظہاروں، اِدغاموں، قلبوں ، تحوّلوں ؛

ترادفوں ، تدریجوں ، سابقوں، لاحقوں ؛

ترخیموں ، حرکتوں ، سکونوں ، وقفوں ؛

کے ساتھ ـ

ـ تمام حرفوں ("Prepositions") میں جاری ہیں

یہاں ـــــ راستے :- دوری بھی ہیں ، مستقیم بھی ہیں، کج بھی ہیں، ہموار بھی ہیں منحنی بھی ہیں؛
مثبت بھی ہیں، منفی بھی ہیں، یقینی بھی ہیں ، محفوظ بھی ہیں، پرخطر بھی ہیں؛
معروف بھی ہیں ، مجہول بھی ہیں، اُفقی بھی ہیں، ہلاکت خیز بھی ہیں ؛
مومنانہ بھی ہیں، کافرانہ بھی ہیں، منافقانہ بھی ہیں، ظالمانہ بھی ہیں فاسقانہ بھی ہیں؛

Marfat.com

مُقلّدانہ بھی ہیں، مُسرِفانہ بھی ہیں، مُترفانہ بھی ہیں، مشکوک بھی ہیں، منتشر بھی ہیں،
نوپیدا بھی ہیں، پیچیدہ بھی ہیں، خمیدہ بھی ہیں، شوریدہ بھی ہیں، سرکشانہ بھی ہیں،

....

تجھے کس راہ پہ چلنا ہے ؟، کن راہوں کا راہی ہونا ہے ؟

رّبانی بن کر جینا ہے یا فتنہ سامانی کرنا ہے ؟

شاہین بن کر، رہ، یا کرگس ؛

سرکش ہو کر چل، یا کشتۂ تسلیم ___

___ یہ تیرے اپنے تیور پر ہے، اِسکا انحصار و مدار، تیری نیّت، تیرے قصد اور تیری ارادت، تیرے عمل پہ ہے۔

چاہے :- **عقل و شعور و تجربہ** کے بے سَنَد، ردِّ عمل سے جنم لینے والے، مفروضوں، نِظاموں، اِزموں (isms -) پر زندگی گزار لے ؛

چاہے :- وحی کی پُر از حسنات ہدایت کے آگے سراپا تسلیم ہو کر سرِ نیاز جھکا لے۔

انسان :-

اُلجھ جائے ، اُلجھ اُلجھ جائے یا ،

سُلجھ جائے ، سُلجھ سُلجھ جائے یا ،

اُلجھ کے سُلجھ جائے یا سُلجھ کر اُلجھ جائے ۔

___ اِسکا انحصار اِسکے اپنے اِختیار و اِنتخاب و ترجیح و تقبیل و تردید پر ہے

یہاں :-

نہ کوئی بلندی ہے نہ پستی ہے (ہر بلندی ایک پستی ہے اور ہر پستی ایک بلندی)

نہ کوئی اَندھیرا ہے نہ روشنی ۔ (اندھیرا، روشنی کی انتہائی کمی کا نام ہے)
نہ کوئی تطابق ہے نہ تخالف ۔ (تطابُق اور تخالُف اپنے ہی اندرون کا عکس ہے)
نہ کوئی دُوری ہے نہ نزدیکی ۔ (یہ پہنائی، بُعد اور کُشاد کی گیرائی ہے)
نہ کوئی خُوب ہے نہ ناخُوب ۔ (خُوب اور ناخُوب تقابلِ نظر کی پیداوار ہیں)
نہ کوئی اِفراط ہے نہ تفریط ۔ (افراط و تفریط راہِ اعتدال سے ہٹ جانیکا نام ہے)
نہ کوئی سابق ہے نہ لاحق ۔ (ہر سابق ایک لاحق ہے اور ہر لاحق ایک سابق)

انسان :-

نہ بُلندیوں کے لیے ہے نہ پستیوں کے لئے۔
تمام بُلندیاں اور پستیاں اسکی راہ گزر میں ہیں۔
اِسے جہات و جوانب کو ہی تو :-
اپنے نظریہ و عمل سے ہٹانا ہے۔
اِسے نظرِ تقابل کے مقابلہ میں "نظرِ تعاون" کو لانا ہے۔
ـــ اِسے فطر اور فطرت کے اِفادی و جمالی پہلوؤں کو مُؤثر سے مُؤثر تر بنانا ہے
ـــــ یہی اِسکا فرض اور یہی اِسکا واجب ہے۔
ـــ اِسے فطر اور فطرت کو نئے رنگ، نئے ڈھنگ، نئے آہنگ،
نئے رُخ، نئے زاویے، اور نئے اَدوار دینا ہیں۔
ـــــ یہی اِسکا منتہاء اور یہی اِسکی غایت ہے۔
ـــ اِسے فطر اور فطرت کی قوتوں کو مسخر کر کے۔
اُنہیں نئے تطابقوں، نئے توافقوں، نئے مُخالفوں،

Marfat.com

نئی سمتوں، نئی پہنائیوں اور نئی گیرائیوں

— یہ — اُستوار، ہموار اور متوازن کرنا ہے۔

یہی اِسکا لازم اور یہی اِسکا مقصد ہے۔

یہ فطر اور فطرت سے اَخذ واِستنباط کے لئے۔ مجبور، محتاج، مُکلّف اور مُسخّر نہیں

فطرت مجبور اشیاء کی ہوتی ہے — جو صاحبِ اِختیار ہو، وہ غلام فِطرۃ نہیں؛

فِطرت اُس کی غلام ہے۔

غُلام' — کیا سکھائیں گے قرینے، سلیقے اور انداز!

وہ تو خود غُلامِ گردش میں ہوتے ہیں۔

بچہ، ماں کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوتا ہے۔ یہ — ماں، باپ اور معاشرہ ہیں؛

جو دنیا میں ہر نئے آنے والے کو عقیدتوں، عقیدوں، رواجوں، رسموں، روایتوں،

خوفوں اور بھُوکوں میں مُبتلا کرتے ہیں۔

انسان کو فطرت سے کچھ اخذ و مُستنبط نہیں کرنا، بلکہ۔

فطرت کے قویٰ کو استعمال کرتے ہوئے۔

اَلقوِیُ پہ شہد و شہادت رکھنا اور

خود اَلقوِیُ پہ شہد و شہادت بننا ہے۔

انسان کو اپنے اخلاق میں تعلیمی، تربیتی، تفہیمی اور حُکمی طور پر اخلاق الٰہی سے مُتخلّق ہونا ہے

"الٰہی رنگ اور کس کا رنگ احسن ہے رنگ الٰہی سے" (۲/۳۸ - القرآن)

اَلبصیر — بصر اور بصارت کو خلق کر کے" اپنی بصارت پہ بطور شہد و شہادت"

انسانی مُشاہدہ و بصیرت کے لئے سامنے لا رہا ہے۔

Marfat.com

زندگی کے آئین کے لیے بھروسہ، صرف اُسی کی نازل کردہ اخبار (اوامر و نواہی)
پر کیا جا سکتا ہے۔

ذاتی شعور کی سطح تک — انسان کی دوڑ، فطرت کے قویٰ کو احسن طور پر
استعمال میں لانے تک ہے۔ زندگی کے لیے "**اصل آئین**" فطرت نہیں،
— انبیاء و مرسلین کی، کونی سطح پر "**وہبی و کسبی و مشاہداتی**" حاصل کردہ
بصیرت ہے جسے اُنہوں نے **وحی** کے نام سے پکارا ہے۔ اس لیے، وحی
کی ناگزیریت اٹل ہے۔

خُدا فاطر، خالق، بصیر اور علیم ہے۔ (۶/۱۴، ۲۰/۳، ۵۷/۴، ۵۷/۲ - القرآن)
انسان اُس کی فطر، خلق، بصر اور علم ہے۔

"الٰہی فطرت انسان کی فطر ہے، یہی **دین قیّم** ہے۔ (۳۰/۳۰)
انسان فاطر کی فطر، خالق کی خلق، بصیر کی بصر اور علیم کا علم ہے یعنی۔
"آلہ و وسیلہ و ذریعۂ فعل"۔

"جب اُنہیں کہا جاتا ہے کہ انفاق کرو اُس رزق سے جو اللہ نے تمہیں دیا ہے۔
تو کافر اہلِ ایمان سے کہتے ہیں کیا ہم اُنہیں کھانا کھلائیں جنہیں اگر اللہ چاہتا تو
خود کھلا دیتا، تم تو بالکل گمراہ ہو گئے۔ (۳۶/۴۷)

یعنی :- خُدا کا رزق بوساطت وسیلہ و آلہ پہنچتا ہے۔

بصر سے بصارت ہے اور بصارت سے مستنبط بصیرت ہے۔

"انسان اپنے **نفس** پہ آپ بصیرت ہے" (۷۵/۱۴ - القرآن)
ایک مقررہ خاص انتخاب و ترجیح میں ہے۔ (اختیاری)

Marfat.com

انسان، خُدا کی فطر میں بطور فطرت ؛
خُدا کی خلق میں بطور خلقت ؛
خُدا کی بصر میں بطور بصارت ؛
خُدا کے علم میں بطور علامت ؛
— ایک مُقرّرہ خاص شکل، صُورت اور ساخت میں ہے (نوعی)

انسان، ناس کی بصیرت سے دیکھنے والا اور دیکھا جانے والا ؛
ناس کی علمیّت سے سیکھنے والا اور سکھانیوالا ؛
ناس کی قدریّت سے اثر قبول کرنے والا اور اثر چھوڑنے والا ؛
— ایک مُقرّرہ خاص صَلاحیّت، اِستعداد اور استطاعت میں ہے (علمی)

"تمام اشیاء کو قدر میں (اثر قبول کرنے اور اثر چھوڑنے کے پیمانوں میں) خلق کیا"
(۲۵/۲ - القرآن)

ہر شے کا اثر دینا اور اثر لینا، اور مختلف شکلوں، صورتوں اور ساختوں میں موجود ہونا۔
شے کی **تقدیر** ہے۔

اشیاء حرکت دے بھی رہی ہیں، حرکت لے بھی رہی ہیں ؛
حَل کر بھی رہی ہیں، حَل ہو بھی رہی ہیں ؛
سکُون دے بھی رہی ہیں، سکُون چھین بھی رہی ہیں۔
جامد ہو بھی رہی ہیں، جمودُ توڑ بھی رہی ہیں۔
تقوّیت دے بھی رہی ہیں، تقویّت حبط بھی کر رہی ہیں۔
یہ مختلف شکلوں، صُورتوں اور ساختوں میں ڈھل بھی رہی ہیں اور ڈھال بھی رہی ہیں۔

Marfat.com

کوئی شے اپنی **فطرت** نہیں بدل سکتی۔

فِطرت سے اُسکا وجُود وابستہ ہے۔

آگ کی فِطرت ــــ جلانا !

پانی کی فِطرت ــــ نشیب کو بہنا ؛

ہوا کی فِطرت ــــ خُلاء پُر کرنا !

مٹی کی فِطرت ــــ مُستقر بننا ؛

شیر کی فطرت ــــ گوشت کھانا ؛

بکری کی فِطرت ــــ گھاس چرنا ؛

شیشے کی فِطرت ــــ ٹُوٹنا ؛

پتھر کی فِطرت ــــ توڑنا ہے۔

ــ اور ــ

انسان کی فطرت ؟ ..... ــ جو بننا ہے، بَن !

؎ یا بزی با ساز و برگِ دلبری
یا بمیراز ننگِ و عارِ کمتری
خاک شو! اندر ہوا سازد تُرا
سنگ شو! بر شیشہ اندازد تُرا
از کم آمیزیٔ تخیّل زِندہ تر
زِندہ تر جُوئندہ تر یا بندہ تر

Marfat.com

جو امیر کو تعلق، **امر** سے ہے ۔ وہی **امر** کو تعلق **اِمارت** سے ہے ۔

امارت، ۔ امر کے، اور امر ۔ **امیر** کے **رہین** ہے ؛

بصارت، ۔ بصر کے، اور بصر ۔ بصیر کے رَہین ہے ؛

علامت، ۔ علم کے، اور علم ۔ علیم کے گِرو ہے ۔

یہ حقیقت شک وشُبہ سے بالا ہے کہ انسانی زندگی کا ایک پہلُو **طبیعیات** سے وابستہ ہے ۔ اس سطح تک زندگی حیوانی سطح کی زندگی ہے ۔

کُفَّار ، ۔ حیوانی سطح پر زندگی گُزار تے ہیں اور **صاحب ایمان**

" **مُستقِل اَقدار** " پر

" اور جو لوگ کُفر کی رَوش اِختیار کرتے ہیں وہ سامانِ زیست سے مُتمتّع ہوتے ہیں اور حیوانوں کی طرح کھاتے ہیں ۔" (47/12 ۔ القرآن)

عقل کی بے لبسی :۔

عقل کی رہنمائی کافی تھی تو ۔

ـ **انسان نے آج تک**

اِنسانیت کو درپیش مسائل حل کیوں نہ کر لیے ؟

ـ **انسان** ۔ ہر چیز کے

" کیا ، کب ، کہاں ، کیوں ، کیسے ، کتنے ، کسقدر ، کون ، کس کا ، کسے ؟ کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ہے ۔

پھر ، ہر انسان کے ۔

Marfat.com

ایک "چاہیئے" کی دُنیا ہے۔

کیا وہ مذکورہ سوالوں کا **کافی و شافی** اور مُستند جواب ڈھونڈ نکالنے اور

ہر چاہیئے کو پالینے میں کامیاب ہوجاتا ہے؟

۔ ضرورتوں، اِحتیاجوں، آرزوؤں، تقاضوں، بے بسیوں، بے کسیوں کی اپنی دُنیائیں ہیں

کیا انسان۔ ضرورت، احتیاج، آرزو، تقاضے، بے بسی، بے کسی سے

باہر آسکتا ہے؟

۔ **انسان**۔ موت سے بدکتا ہے وہ آکر رہے گی۔ (۵۰/۹ - القرآن)

۔ **انسان** کی بقائے دوام اور حیاتِ جاودان کی آرزو تشنۂ تکمیل ہے۔

۔ **انسان**۔ تغیّر کی تقدیر بدلنے پر قادر نہیں۔

۔ **انسان**۔ آپ سے آپ' آوارد ہونے والی 'تحلیل' کو ہٹا کر دکھائے۔

۔ **انسان**۔ موت کو بے بس کرنے کا چیلنج قبول کرے۔

۔ **انسان** کی فکری جدّوجہد، اِس کا تدبّر، اسکا تفحّص، اپنے ماحول سے ستیزہ کاری

۔ لمبائیوں، چوڑائیوں، گہرائیوں، گیرائیوں، نامُساعدتوں، نامُوافقتوں، مُخالفتوں،

اَلعادوں میں ۔ احساسی، ادراکی، قیاسی، ارادی پروازیں۔

۔ سب ماندہ ہو کر اور تھک کر، دم بُختی (گُھٹن) کی صُورت اختیار کرلیتے ہیں۔

• "نشاۃِ ثانیہ کی ماہیّت کا انسان کو علم نہیں"۔ (۵۶/۶۲)

• ساعت یا ساعتوں میں توقّفات تک انسان کی رسائی نہیں ۳۳/۶۳

(انسان کو علم الاسماء سے نوازا گیا ہے۔) (۲/۳۱ - القرآن)

Marfat.com

ـــ انسانی فکر و تدبّر اگر اپنی

پس گزشتہ منزلوں کی ماندگیوں ؛

طے کردہ مسافتوں میں لغزشوں پہ تاسّف کی گرانیوں ؛

حال میں بیم و حزن کی کلفتوں اور پریشانیوں ؛

مستقبل میں متوقّع اور اتفاقی طور پر آوارد ہونے والے حادثوں، کے کس میں کستی تنگنائیوں ؛

بعدوں کو نزدیکیوں میں بدلنے کی کاوشوں ؛

فاصلوں کو سمیٹنے اور لپیٹنے کی سرگرمیوں ؛

محنت کی جان لیوا سختیوں کو گھٹانے کی تگ و دَو ؛

سرمایہ کی کمی کے باعث، دم توڑتی، خون کے آنسو رلاتی تمناؤں،

ضرورتوں، احتیاجوں، تقاضوں، مصیبتوں، پریشانیوں مطلوب سہاروں

ـــ کی پیدا کردہ حسرتوں ؛

گزرتے وقت اور پڑتے اتفاقات کی روک بننے، آگے بڑھ کر لگام تھامنے

ـــ اور سبقت لیجانے کی کوشش میں دوڑوں ؛

کا بنظرِ غائر جائزہ لے تو انسان نے۔

"کھویا" زیادہ ہے اور پایا کم ؛

برباد زیادہ کیا ہے اور پس انداز کم ؛

گرایا زیادہ ہے اور تھاما کم ؛

بگاڑا زیادہ ہے اور سنوارا کم ؛

Marfat.com

تاسُّف ہے اِس پر - کہ یہ پانے، پَس اَنداز کرنے، تھامنے اور سَنوارنے کی سمت میں گامزن رہا!
تمنّا ہے - کہ یہ اب بھی لَوٹ آئے، اور پھر اِسطرح نشیمن پہ نشیمن تعمیر کرتا جائے کہ -
آفات، اِتفاقات اور حادثات کی بجلیاں گِرتے گِرتے خود بیزار ہو جائیں -

حواس و عقل :- اپنی کارفرمائی میں، **بے سَنَد** ہیں - انسان کے لئے،
ایسے سرچشمۂ علم کی تلاش میں بِلا تَذبذُب نکل کھڑے ہونا لازِم ہے جو نہ صرف
عقل سے ماوراء، اعلیٰ، مُعتبر، دلیل و بُرہان کی کسوٹی پہ پُورا اُترنے کے ساتھ ساتھ
مُستَنَد بھی ہو، بلکہ:- انسان کو ایسی **مُستَقِل اقدار** سے رُوشناس کرائے جِن کو
لائحۂ عمل بنا کر چلنے سے، مسائل و مُشکِلات کی گُتھّیاں سُلجھتی اور کُھلتی چلی جائیں
اور جو تجربہ سے اَٹل **صداقت** ثابت ہوں۔

معاشی، معاشرتی، سیاسی، تعلیمی، اخلاقی، تربیتی، صحتی، عقایدی، تعصبی
عمرانی، طبیعاتی اور نظریاتی طور پر اِختلافات سے جنم لینے والے زندگی کے
مسائل "تنہا عقل" نے کبھی حل نہ کئے۔
عقل کی نظر ذرائع و اسباب پر ہے، یہ مَقاصِد و اَقدار سے بالکل بیگانہ ہے۔

اب:- دو راستے ہیں:-
۱ـہ شکایتِ زمانہ و گِلۂ دوستاں؛
(مایوس، افسُردہ خاطر اور بے یار و مددگار رہ جانا - ۱۷/۲۲)
۲ـہ حق گوئی و بیباکی؛
(نہ کوئی خوف نہ غم - ۲/۴۶)

Marfat.com

صِدقِ مقال اور اکلِ حلال

جوانمردوں کا آئین ہے۔

آئینِ جوانمرداں

(نہ کوئی خوف نہ کوئی غم ۲/۱۳۸)

- ۱۔ اخلاقِ الٰہی سے متخلّق ہونا ← ۱۰/۶۲
- ۲۔ امرِ الٰہی کا اِتّباع کرنا ← ۲۱/۳۶
- ۳۔ انبیاء مرسلینؑ کا پیروکار بننا ← ۷/۳۵
- ۴۔ اللہ کی طرف دوڑنا، پُراحسان زندگی گزارنا ← ۲/۱۱۲
- ۵۔ باللہ و بالیومِ الآخر ایمان اور عملِ صالح کرنا ← ۶/۴۸
- ۶۔ اللہ کو ربّ تسلیم کرنا اور پھر اس پر قائم ہو جانا ← ۴۱/۳۰، ۴۶/۱۳
- ۷۔ خُدا اُن کی مدد کرتا ہے جو خدا کی مدد کرتے ہیں ← ۴۷/۷
  ـــــ کی تصدیق کرنا

انسان، ماضی کے تجربوں کو مُستقبل کے فیصلوں کی دلیل بناتا ہے لیکن یہ تجربے۔
بے سَنَد، بے دَلیل اور لُودے ہوتے ہیں۔ اسلئے کہ۔
اِن کی بنیاد کسی 'مُستقِل قَدر' پر نہیں ہوتی۔
اسلئے کہ۔

انسان کا محدود علم و خبر۔ - احساسی، ادراکی اور تجرباتی ہے۔

شعور کی کوئی وسطح پر فائز، انبیاءؑ و مرسلینؑ کے زندگی بخش پیغام میں۔

زندگی کے مشکل و حل طلب مسائل کا احسن ترین حل ہے۔

انسان، سراپا فکر ہے، فطرت اسکی مسخر ہے اور مسخر کرنے کے لئے ہے۔

اسے فطرت کے قویٰ سے مطابق و ہم آہنگ ہوکر۔

اُنہیں نئے مطلوب رُخوں اور زاویوں پر ڈھال کر۔

زیرِ غلبہ رکھتے ہوئے۔

اُن کو احسن ترین طور پر استعمال کر کے کام میں لانا ہے۔ نہ کہ۔

— اسکی دوری تسبیح کو اپنانا، اور اس میں جاری "بدء و اعادہ کے نظام"
میں اُلجھ کے رہ جانا۔

طبیعات

طبیعات میں انسان نے جو معرکہ سَر کیا ہے یا جو تیر مارا ہے؛
وہ صرف اتنا ہے کہ یہ۔
ہر شے کے تجزیہ سے چلا، اور شے کو توانائی ثابت کرنے کی جہد میں
۔ انسان پر تباہیوں اور بربادیوں کے پہاڑ توڑتا رہا،
اور توڑ رہا ہے۔

اور

اُمید کرتے ہیں کہ:۔

توڑے گا، کی بجائے۔

Marfat.com

اب اِس دریافت کردہ توانائی کو
اپنی تعمیر کے رُخ پہ موڑ دے گا۔
کیا ہی خُوب ہوتا ! - اگر یہ مادہ کو توانائی ثابت کرنے پہ اِصرار کو چھوڑ کر،
اسے رَبُوبیّت کے سامان تصوّر کرتے ہُوئے،
اپنے رَبّ کا شُکر گزار بندہ ہوتا !
کیا ہی بہتر ہوتا ! - اگر یہ قوے اکو "اَلْقَوِیُّ" پہ شہادت مانتے ہوتے۔
اَلنّفسْ میں جاری عوامل (انتقال، تغیّر، ہضم، دوران، جذب، اخراج) میں
پیدا ہو جانے والے نقائص کے تدارک، تنقیح اور تنقیہ کو۔
بہتر سے بہتر اور اَحسَن سے اَحسَن ترین صورت دیتا۔
آفاق میں اندرُونی و بیرُونی، صَعُودی و نزُولی، داخلی و خارجی طور پر۔
پیدا ہو جانیوالی غلاظتوں، کثافتوں، میلوں کے۔
خوب سے خوب تر نکاس کے انصرام و انتظام کرتا؛
کائنات میں پیدا اِفادی و جمالی پہلوؤں کی نہ صرف خبر مناتا،
بلکہ اُنہیں تسکینِ نظر و جذب کے مناظر و جذبوں میں بدلتا؛
اَلْاَرض کو جنّت الفردوس کا نمُونہ بنا کر قیام و اِستقرار دے دیتا۔
نا ش میں خُود اخلاقِ الٰہی سے متخلّق ہو کر، اخلاقی اقدار کے روشن مینار قائم کرتا
انسان انسان میں پیدا ہونے والے فاصلوں کو لپیٹا اور سمیٹتا !
محنتوں کی جان لیوا سختیوں کو کم کرتا؛
وقت میں بے وقعتوں کو گھٹاتا چلا جاتا۔

Marfat.com

سرمایہ کی کمی کے شکووں کو شکروں میں بدلتا ؛

کیفیتّوں کی شِدّتوں کے کَس بَل ڈھیلے کرتا ؛

نَامُوَافِقتوں اور نَامُسَاعَدتوں میں موافق و سعید بنتا ،

بَصَارتوں میں تیزی ، بَصِیرتوں میں جِلا ، اِستعدادوں میں اَفزاء

اور اِستِطَاعتوں میں پھیلا کے لئے کام کرتا ۔

کیا ہی بہترین ہوتا ! ۔ اگر انسان ایک دوسرے سے حسد کرنے کی بجائے ،

ایک دوسرے کے رزق کا وسیلہ و ذریعہ و آلہ بنا ہوتا ۲۶/۴

ہ ایک دوسرے کے لئے تنگیاں پیدا کرنے کی بجائے ،

ایک دوسرے کی کُشادہ ہوتا !

ہ ایک دوسرے کی معاشرت میں فخر و ختل چھوڑ کر ڈھال بنتا !

ہ جغرافیائی بَندھنوں کو کسنے کی بجائے ،

نسل ، مذہب ، زُبان اور جغرافیہ میں پھٹنے کی بجائے ، ۔

ذات ، فرقہ ، رنگت اور صُوبہ کی دَوجائیوں میں بَٹنے کی بجائے ، ۔

ایک دوسرے کو تعصّب ، چھُوت اور دُر دُر میں رکھنے کی بجائے ؛ ۔

۔ آگے بڑھ کر ایک دُوسرے سے گلے ملتا ، مُحبّتیں پھیلاتا ،

پیار بڑھاتا اور کرب گھٹاتا !

ہ خُود پلنے اور شُحِّ نفس میں رہنے کی بجائے ، ـــــ

خُدا کے رَبّ ہونے پر ایقان رکھتے ہوئے ، ۔

دوسروں کی رُبُوبیّت اور اپنے آپ پر دُوسروں کو ؛ ۔

ترجیح دینے کو ترجیح دیتا!

ـ اصولِ شِفاء سے وقوف حاصل کرکے، شِفاء کے موتیوں کو
عام کرتے ہوئے زندہ رہتا!

ـ انسان کی کمیاں، نقائص، عدم توازن دُور کرنے کے لئے۔
مادّوں، کیفیتوں اور جذبوں کو،
افراط و تفریط سے پیدا ہونے والی شدّتوں کے لئے قاطع بنا لیتا

ـ یہ مادّہ سے حاصل کردہ قوّت کے ذریعے:-

- ایک طرف، اپنا نائبِ الٰہی ہونا، ثابت کرتا اور،
- دُوسری طرف، انسانی فوائد کے لیے، انہیں مزید کھولتا چلا جاتا
- اِدھر، اپنے اَنفس کی حفظ و تعمیر، میں اسے کام میں لاتا۔
- اُدھر، کائنات کے افادی و جمالی پہلوؤں کو بیّن کرتے ہوئے،
روشن سے روشن تر بنانے میں مگن ہوجاتا۔

ـ یہ جماداتی ذرائع (نباتی اور حیوانی کیوں نہیں؟) کو کام میں لاکر،
مادّہ کو استعمال کرتے ہوئے۔
انسان کی بیرونی دنیا میں ــ انسان کی زندگی کے لئے ایک ضروری گیس (آکسیجن)
بنانے میں تو کامیاب ہوا، لیکن۔
انسان کی اَندرونی دُنیا میں ۔ نبات و حیوان کو ذریعہ بنا کر ـ (اندر سے)
اِکسیجن برپا کرکے "اِنسانی اِصلاح و حِفظ و تعمیر و نشو و نماء" کے لئے۔
کم کم اقدام کرسکا۔

۔ انسان ۔ ایک دوسرے کے لئے دُوریوں کو پھیلانے؛

بعدوں کو بڑھانے؛ !

حسد کی آگ جلانے؛ !

تنفّر کے دریا بہانے؛ !

خودغرضی کی چمک چمکانے؛

میں مسرور ہے۔

یہ کیسا انسان ہے؟ ۔ اسے انسان کہلانے کا حق ہی کیا ہے؟

انسان کا تو مجرّد ثلاثی بھی 'اِنس' ہے، جس کے معنی ۔

" محبّت، رفاقت اور اظہارِ کشش " کے ہیں۔

قرآن کا خُدا ــــ 'ربّ النّاس' ہے ۔ یہاں ایک دوسرے سے تنفّر کا تو خیال و قیاس و ظن بھی منع، قبیح اور گُنہ ہے۔

چہ جائیکہ:۔

تنفّر کے دریا بہانا؛

بدزبانی کی زبان چلانا؛

شحّ کا ڈرامہ رچانا؛

اور فتنہ سامانی کا قصد فرمانا؛

شعور کی حیوانی سطح پر ــــــــ اثیم کفّار جیتے ہیں؛ (۴۷/۱۲)

شعور کی ذاتی سطح پر ــــــــ شحّ کے بیمار جیتے ہیں؛ (۵۹/۹)

شعور کی کونی سطح پر ــــــــ اُمّتوں کے سردار جیتے ہیں؛ (۹/۹۱)

شعور کی سلطانی سطح پر ــــــــ خُدا کے ذُو وقار جیتے ہیں؛ (۱/۱۲)

Marfat.com

یا العظیم ! | یا الرازق | یا المجیب

یا الاعلیٰ | یا الخالق | یا الہادی

یا الکافی ! | یا الکافی ! | یا الکافی !

سائنس ، اشیاء کا تجزیہ کرتی ہے ۔ یہ خیر و شر کی مستقل اقدار اور
نصب العین حیات اخذ کرنے سے قاصر ہے ۔

اشیاء کی حقیقت اور اُن میں جاری قوتوں کے وظیفوں کو جاننا اور
پھر ۔ اُن اشیاء اور قویٰ کو احسن ترین صورت و انداز میں ۔
تدارک ، اصلاح اور فلاح کے لئے کام میں لانا ۔

انسان کی نظر سے اُوجھل ہے ۔ حالانکہ ، اشیاء کے اثرات
جاننے اور اُن سے کام لینے ، ۔ میں ہی ۔ صحت بحال رکھنے
اور بڑھاپے کو دُور تر لیجانے کا راز پنہاں ہے ۔

Marfat.com

معاشیات :۔ معاشی مسائل کے حل کے لیے اِنسانی تدبُّر :۔ضروریاتِ زندگی کو محدود جانتے ہوئے "دو حل" سامنے لایا :۔

۱۔ جمہوری حل :۔ ہر فرد کے لیے اُسکی محنت، صَلاحیت اور اِستعداد سے کمایا ہُوا کافی ہے

۲۔ اشتراکی حل :۔ ہر فرد سے بھرپُور کام لیا جائے اور اُسے اُس کی ضُروریات کیمطابق دیا جائے

اِن دونوں حلوں کے ہوتے ہوئے، پھر بھی ' ایسے مسائل سامنے آتے رہے؛ اور آئیں گے ۔ جو ۔ انسان کی زندگی کو ناگوار، دُوبھر (نہ جینے کے قابل) اور اذیّت دہ بناتے ہیں۔

اب یہ مُتحَیّر کھڑا ہے کہ :۔

کرے تو کیا کرے ؟'

جائے تو کہاں جائے ؟۔

انسانی ۔ مُعاش کا اِنحصار :۔

ترکہ
کسب
غصب
اور
عطاء پر ہے۔

اِن چار میں سے ہر ایک کے پس منظر میں :۔

فَلاح وفوزِ انسانیّت کے لیے ۔

قانُوناً "زندہ وبیدار آنکھ" لانا ہو گی ۔

ترکہ، کسب، غصب اور عطاء کے لیے قانوناً بیدار آنکھ بالتّرتیب :۔

حقِّ وصیّت، ذاتی مِلکیّت، تبیانِ حُرمیّت اور اِستحقاقِ عطیّت ہے۔

وَصیّت :۔ مُتقی پر فرض ہے ۔ ($\frac{۲}{۱۸۰}$ ۔ القرآن)

(قوم کی بدقسمتی کہ، اِس نعمتِ عظیم سے قوم کو عُلَمَا کی تاوِیلَات نے مَحرُوم رکھا ہُوا ہے)

مِلکیّت۔ ہر ایک کا حَق ہے۔ (۷/۱۰۰،۱۰۱ ، ۵۵/۱۰)

(کُفر، اس حق پر خطِ تنسیخ کھینچنے کے لئے مختلف طریقوں سے ٹکرا رہا ہے)

حُرمیّت ۔ حُرمات اللہ کا تعیّن ہو چکا ۔ اِن کی تعظیم و احترام کرنا انسان کا کام ہے۔ (۲۲/۳۰)

خبائث سب حرام ہیں۔ (۵/۴،۵)

ــ کھانے کے حرام :۔ (۲/۱۷۳ ، ۵/۳ ، ۶/۱۴۶ ، ۱۶/۱۱۵) {ان میں بھی تاویلات کے رخنے ڈھونڈے}

ــ کرنے کے حرام :۔ ۶/۱۵۱-۱۵۲ {جو کبھی کسی عالم کے موضوعِ بحث ہی نہیں آتے۔}

ــ رشتہ داری کے حرام ۴/۲۲-۲۴ {جو اکثر پامال ہوتے رہے، اخبارات گواہ ہیں}

ــ کہنے کے حرام : {انبیاءؑ کو کُفّار و مشرکین و منافقین و مُترفین کے جوابات}

ــ عقاید کے حرام :۔ ــ بالیوم الآخر انکار :۔ ۲/۶۲ ، ۵/۶۹ ،

ــ خُدا کی اولاد کا عقیدہ :۔ ۲۱/۹۲

ــ فرقہ بندی : ۳۰/۳۱ ، ۴۲/۱۳ ــ اِستِقامت سے فرار ۴۱/۳۰،۳۱

ــ جبت و طاغوت پر ایمان ۴/۵۱ ۴۶/۱۳،۱۴

ــ شرک ۶/۱۵۲ ، ۷/۳۳

ــ مُشرکانہ رسُومات : ۴/۱۹

ــ مظاہرِ فطرت کو سجدے : ۴۱/۳۷

ــ تثلیث = ۱۶/۵۱ ، ۴/۱۷۳ ، ۵/۷۲

ــ ثنویّت = ۱۶/۵۱

Marfat.com

ہ رہبانیت = ۵۷/۲۷

ہ اپنے جذبات کو معبود بنانا ۲۵/۴۳ ، ۴۵/۲۳،۲۴

انسان ۔ اگر اپنی فلاح وفوزِ و تعمیر چاہتا ہے تو اسے کلامِ الٰہی (توراہ، زبور، انجیل، قرآن) سے پھوٹتی، چکاچوند کرتی، تسکینِ قلب و نظر بخشتی ہدایت اور تجربے پہ اٹل صداقت ثابت ہوتی، روشنی میں چلنا ہوگا۔

{عُلَمائے کے لیے اذان !

قُرآن کے پڑھنے کی دُنیا سے آگے بڑھو !

قرآن کو سمجھنے، اس پر عمل کرنے، اس میں دیئے گئے قالبوں میں ڈھلنے، اور اسے بطورِ مُحکَم آئین قبول کرنے کی دنیائیں تمہاری مُنتَظِر ہیں۔

خُدا کا انقلاب قریب ہے }

عَطیَّت ۔ عطاء پہ مُعطٰی کی نظر کو جاگتا رکھنے کے لیے۔

نَاشُکری و کُفر کرنے کی حالت میں

"عطاء واپس لینے کا اِستحقاق"

باقی ہے۔

- عطائے رب پہ بند نہیں لگائے جاسکتے ۔ (۱۷/۲۰)
- شُکر سے نعماء میں اضافہ اور کفر سے عذاب (۱۴/۷)
- عطاء کے کُفر پہ نعمت کا چھِننا اور عذاب (۳۴/۱۵-۱۷ ، ۱۶/۱۱۲)

Marfat.com

- وحی، اپنی آپ سند ہے۔
- یہ نتیجہ کے لحاظ سے، اپنی صداقت پہ آپ دلیل ہے۔

ہمہ تن گوش ہو جاؤ!

اسکے مقابلہ میں اپنے آپ کو خاموش کرلو!

وحی کی تعلیمات پہ اپنے تجربات کو اہم گردانا بند کرو!

- بڑھ کر ذات کی طرف دوڑ میں تیزی کے لئے، ذات کے اخبار (اوامر و نواہی) کا دامن تھام لو!
- بڑھ کر اُسکی پسندوں سے اپنی پسند؛ اسکی ناپسندوں سے اپنی ناپسند مطابق و ہم آہنگ کرلو!
- بڑھ کر۔ اُن امر ــــــــ کے میں

مُتشکّل، مُترتّب اور مُنضبط ہو جاؤ، جو الہامی کتابوں میں جا بہ جا۔

مُوتیوں کی طرح جڑے ہوئے ہیں۔

"آپ فرما دیجئے کہ میری صلوٰۃ، میرے نسک، میری حیات میری موت۔

ـــ اللہ ربّ العالمین کے لئے ہے۔ (۶/۱۶۲ - القرآن)

"انسان صرف روٹی سے ہی جیتا نہیں رہتا بلکہ ہر بات سے جو خُداوند کے مُنہ سے نکلتی ہے۔

وہ جیتا رہتا ہے۔ (پُرانا عہدنامہ، استثناء ۸ : ۳)

اے انسان!۔ــ تجھے ان تمام کششوں، جذبوں اور دوروں؛

ظِلّوں، عکسوں اور عطفوں؛

ــــــ کو مسخّر کرکے، زیرِ غلبہ لاکر ــــــ

صراطِ مستقیم، صراطِ سویّا اور صراطِ اقوم اختیار کرنا ہے۔

Marfat.com

"جو شخص انزل اللہ کے مطابق حکم نہیں کرتا تو ایسے ہی لوگ کافر، ظالم اور فاسق ہیں"
(القرآن - ۵ / ۴۴، ۴۵، ۴۷)

Extremes meet.

(viii) نہایتیں ملتی ہیں۔

مقامِ عدل

نہایت — تلازم ⟷ تلازم — نہایت

نہایتوں کا وجود توہمی ہے۔ نہایتوں کو جنم ہی تلازم اور مقامِ عدل دیتے ہیں
تلازم کے درمیان سے اُٹھتے ہی نہایات اپنا وجود کھو دیتی ہیں۔
مقامِ عدل سے ہٹتے ہی۔ ایک نہایت، بدایت میں بدل جاتی ہے۔
وہم کا خلاق ہونا بذاتہٖ ایک وہم ہے۔
دائرے میں نہ کوئی نہایات ہیں، نہ کوئی بدایات۔
مثبت و منفی۔ اپنے اثرات میں جدا ہیں
صعود و نزول۔ کی دنیائیں، ایک دوسرے سے مختلف ہیں
داخل و خارج۔ کے اپنے اپنے مقام ہیں
ظاہر و باطن۔ اپنے عمل و اثر میں کبھی ملے ہی نہیں۔
شرک کو، خدا تعالیٰ نے ظلم عظیم کہا۔ اگر اس ضرب المثل کو
کذبِ عظیم کہوں، تو یہ وہم و ظن سے اعراض ہوگا۔

Marfat.com

نہایتوں کا ملنا تو دُور کی بات ہے، دو متوازی خطوط نہیں ملتے۔

دریا کے دو کنارے نہیں ملتے؛

تیل اور پانی نہیں ملتے؛

نیک اور بد نہیں ملتے؛

اَندھا اور بِینا مُساوی نہیں، عِزّت اور ذِلّت یکساں نہیں، خیر اور شَر برابر نہیں۔

حرکت دَوری میں گرداں رہنے والو!

دَور کی دَورانیوں میں تڑپتے ہوئے 'نعمتِ زندگی' کی ناشکری کرنیوالو!

کولہو کے بیل کی زندگی پر صاد کرتے ہوئے، حیوانی سطح پر جینے والو!

"جیسا تھا ویسا ہی ہونا۔ "As it were"

زندگی کا مُنتہا اور غایت قرار دینے والو!

دائرے کے مُحیط پر، ایک دوسرے کے مُخالف دور میں نہایتیں ضرور ملتی ہیں۔

لیکن مُحیط کے احاطہ پر سے، ہٹتے ہی، مِلنے میں فرق اور جُدائی میں فاصلے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

تم نے سُورج کو مَشرق سے نکلتے دیکھا کہ۔

سُورج مشرق سے نکلا تھا۔ مغرب میں غروب ہونے کے بعد،

دوسرے دن مشرق سے ہی آن طلُوع ہُوا تو کہہ دیا کہ۔

______ نہایتیں ملتی ہیں۔

تُم دائرے کے مُحیط پر، ایک دوسرے کے مُخالف دور میں، ایک ہی اِحاطہ پر

چلے اور ایک دوسرے سے آن ملے، تو کہہ دیا کہ

______ نہایتیں ملتی ہیں۔

Marfat.com

تُم نے نُجُوم کی دوسری رات، دَوری حرکت کو دیکھا اور کہہ دیا کہ:۔

———— نہایتیں ملتی ہیں۔

تُم نے دیکھا کہ:۔

انسان مرا، انسان پیدا ہُوا؛

انسان آیا، انسان گیا!

انسان نے مشینی دَور کو اپنا کر، اپنی ساری زندگی، بے مقصدی و بے دَوقری کی نذر کر دی۔ تم نے کہہ دیا کہ:۔

———— نہایتیں ملتی ہیں۔

"اگر وہ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ (۲۶/۲۸، ۴۳/۹) ہے تو:۔

رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ (۵۵/۱۷) بھی ہے اور

رَبُّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ (۳۷/۵، ۷۰/۴۰) بھی۔

زمین کی ایک مَشرِق اور ایک مَغرِب لیں تو وہ:۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ہے۔

کیفیّت کو دو حصّوں (گرمی سردی) کی نظر سے دیکھیں تو وہ:۔

رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ ہے۔

کون و مکاں میں امر کی کارفرمائی کو "روزانہ" کی نظر دیں تو وہ۔

رَبُّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ ہے۔

گرمیوں، سردیوں، بہاروں، خزاؤں کے ہر دن کی مشرقیں جُدا ہیں۔

سردیوں کی مشرقیں گرمیوں کی مشرقوں سے مختلف ہیں۔

Marfat.com

مَشرِق، مَشرِقین اور مُشارِق کی طرح۔ ــــــــ یہی کارفرمائی مغربوں پر واقع ہے۔

بخُوم کا بھی ہر دَور، ہر روز نیا ہوتا ہے، نیا کیا جاتا ہے۔

ان میں بھی نیا بننا، نیا بنایا جانا اور نیا دور اختیار کرنا۔ ــــــــ جاری ہے۔

یہ روزانہ، اپنے مَنبَع کی کشش سے فاصلہ یکساں رکھتے ہیں۔

واضح ہو! کہ:۔

زمیں ــــ دَوُر میں ہے؛ !

فلک ــــ دَوُر میں ہے؛ !

شمس ــــ دَوُر میں ہے؛

قمر ــــ دَوُر میں ہے؛

فضاء ــــ دَوُر میں ہے؛

خلاء ــــ دَوُر میں ہے؛

جماد ــــ دَوُر میں ہے؛

نبات ــــ دَوُر میں ہے؛

حیوان ــــ دَوُر میں ہے؛

اِنسان ــــ دَوُر میں ہے؛

یہاں راستے لاتعدّ ہیں۔

لاحصر اور لاعوُدْ بھی ہیں؛

Marfat.com

لاَظاہر اور لاَباطِنْ بھی ہیں ؛

لاَ اَوّلْ اور لاآخِرْ بھی ہیں؛

لا داخِلْ اور لاخارِجْ بھی ہیں؛

جو راہیں تجھے مَرغُوبْ ہیں، وہ اپنے لئے تُو چُن لے !

بات سٹیشنوں کی ہے۔ عظیم ذہنوں کے سٹیشن بھی عظیم ہوتے ہیں اور چھوٹے بھی کسی نہ کسی کی منزل بنتے ہیں

(viii) **Better bend than break.**

(ٹُوٹنے سے جُھکنا بہتر)

خطِ مُستَقیم۔ اُسوقت تک خطِ مُستَقیم ہے، جب تک اُس میں خَمْ نہیں۔

خَم اور خمیدگی کے آتے ہی راستی اور استقامت وِدَع ہو جاتی ہے۔

مُستَقیم۔ خمیدہ سے سرفراز، اپنی راستی اور استقامت کیوجہ سے ہے۔

خمیدہ۔ مُستَقیم سے ممتاز، اپنے خَمْ اور خمیدگی کی بنا، پر ہے۔

خَمْ۔ لچک ہے، خَمْ مصلحت ہے، خَمْ استقامت کی شکست ہے۔

راست۔ ثبت ہے، راست اٹل ہے، راست یکتائی کی فتح ہے۔

انسان ، شِدّتوں کے مقابل جب غیر مُسلّح ہوکر آتا ہے، تو ٹوٹتا ہے۔

افراط و تفریط کی راہوں پر چل کر ' آپ اپنا دُشمن ' بنتا ہے۔

جُھکتے وُہی ہیں:۔

جو شِدّتوں، تُندیوں اور تیزیوں کے بالمقابل نہ ٹھہر سکیں ؛

جنہیں اپنی صَلاحِیّتوں ، اِستِعدادوں اور ثابت قدمی پہ بھروسہ نہ ہو؛

Marfat.com

جن پر مصلحتوں کے تقاضے غالب ہوں ؛
جن کا دین کوئی نہ ہو ؛
جن کا ایمان کوئی نہ ہو ؛
جو دیجور اندھیروں میں غیر متعین، غیر محفوظ، غیر یقینی
راہوں میں کھوئے ہوں ۔
انبیاء، صدیقین، شہداء اور اخیار کیا جھکیں گے !
زندگی کو بالحقیقت جاننے والوں ؛
بالمقصد، اپنی زندگی کے لئے منزل رکھنے والوں ؛
بالصلاحیّت، اپنی صلاحیتوں پر بھروسہ رکھنے والوں ؛
بالاستعداد، اپنی استعداد پہ مستعد رہنے والوں ؛
—— کے لئے ۔ جھکنا، موت، ہے ۔
اگر شدّتوں کے نکاس کے راستے کھلے رکھے جائیں ؛
اگر استقامت پہ ثابت رہا جائے ؛
اگر افراط و تفریط کی بجائے اعتدال کو گلے لگایا جائے ؛
اگر صدق پہ صدیق بن کر اور صدق کے مصدق بن کر جیا جائے ؛ (۳۹/۳۲)
اگر پالنے والے ربّ کو اپنا ربّ کہا جائے اور اس پر استقامت کرلی جائے (۴۱/۳۰)
تو ۔ ٹوٹنا تو درکنار —— انسان، صداقتوں پر حرفِ ثابت بن جاتا ہے ۔
مسلّمہ ہے کہ ۔
ے اگر ہوا مشرق سے مغرب کو چل رہی ہے اور آپ مشرق کی

Marfat.com

سمت چلنا شروع کرتے ہیں تو ۔

آپ کو قوّت بھی زیادہ صرف کرنا پڑے گی ۔

اور رفتار بھی مُتاثّر ہوگی ۔

ہوا مغرب سے مشرق کو چل رہی ہے اور آپ جھاڑو مشرق سے مغرب کو دینا شروع کرتے ہیں تو ۔

جھاڑو سے اُڑنے والی آلودگی میں سے حصّہ آپ کو بھی ملے گا ۔

تیز رفتار پانیوں کے خلاف تیرنا شروع کرتے ہیں تو ۔

زیادہ زور آزمائی کرنا ہوگی ۔

اور رفتار بھی مدہّم رہے گی ۔

طَبیعَت سے کام لینے ــ اور ــ اُسکی شِدّتوں سے پیدا ہونیوالی قوتوں کی تحلیل کو ممکن حد تک کم کرنے کا انحصار، زیادہ تر بہتر مُیسّر ذرائع و وسائل پر ہے ۔

طَبیعَت کی قوّتوں سے کام لینا ، آپکے حُسنِ شعُور پر موقُوف ہے ۔

" میں نے اپنے گھر کے صحن میں، زمین میں چند ایک گملے بنا رکھے ہیں جن میں ۔

موسمی لحاظ سے پھُولوں کو کھِلتا دیکھنے ؛

تسکینِ نظر پیدا رکھنے ؛

گھر میں داخل ہوتے ہی ایک تسکین کا احساس محسُوس کرنے کے لیے ۔ انواع و اقسام کے پودے لگانے کا سامان کرتا رہتا ہوں

ایک دفعہ گملوں میں نئی مٹی بدلنے اور مٹی زیادہ کرنے کا تقاضا تھا ۔

کئی ایک دِنوں سے پودوں کو پانی بھی نہ دے سکا تھا ۔

Marfat.com

ارادہ کیا کہ :۔

مٹی کی ایک ریڑھی منگوا کر، اِن میں مٹی ڈال کر اِنہیں پانی دیدوں ۔

چنانچہ، ایک ریڑھی والے سے مٹی کی ایک ریڑھی منگوائی ۔

ریڑھی والا، مٹی ایسی لایا۔ جو روڑ آمیزہ اور نم خوردہ تھی ۔

اُدھر موسم مرطوب اور فضا اَبر آلود تھی ۔

دل نے چاہا، کہ مٹی میں سے روڑ نکالنے کا سامان کروں ۔

کسی بڑی سی چھلنی کی تلاش میں نکلا ۔ ایک واقف دُوکاندار کے پاس پہنچا۔

جو اِس قسم کے سامان بیچتا تھا ۔

چھلنی کا پُوچھنے پر اُس نے جواب دیا کہ :۔

'ایسی چھلنی تو ہے نہیں، البتہ ۔ میرے گھر پر ٹین کا سُوراخ دار چھاج ہے ۔

وہ کہو، تو لا دُوں ۔

اُسے "چلو، وُہی لا دو"۔ کہہ کر گھر کو لوٹا

اب، اِدھر مٹی کو سُکھانا درکار ہے کہ سُوکھے گی ۔ تو چھنے گی ؛

اُدھر موسم ناسازگار ہے کہ بادل چھٹیں گے ۔ تو سُورج نکلے گا ؛

اِدھر چھلنی کی بجائے، چھاج مُیسّر ہے کہ پھٹکا جائیگا ۔ تو مٹی سے روڑ علیحدہ ہونگے ؛

اُدھر مٹی گیلی ہے کہ چھاج سے اُس کا پھٹکا جانا مُشکل ہے ۔

اسی سوچ میں غلطاں و پیچاں، گھر کے دروازے پر پہنچا تو ایک اَور ہی خیال ذہن میں کَوند گیا کہ :۔

تو قُدرت کی وُہی، جاری اور آمادہ بہ عمل قُوّتوں میں سے ۔

Marfat.com

سُورج کی حرارت اور فضا کی کھُلاہٹ کا کیوں منتظر ہے ؟

کیا قدُرت نے صرف ، سُورج کی حرارت ہی کی قوُتّ پیدا کی ہے ؟

کیا قدُرت کی کسی اور قوُتّ کو کام میں نہیں لایا جاسکتا ؟

اِس خیال کا آنا تھا اور آنا گیا کہ :۔

مٹّی کے پانی میں گھُلنے اور گھُلانے کی قوُتّ کو استعمال کرو۔

اب کیا تھا ! ۔ بالٹی میں پانی ڈالا، اُس میں مٹّی کو گھُلایا ، پانی کی قوُتّ تحلیل نے مٹّی کو اپنے میں حل کرلیا ۔ روڑوں پہ بوَجہ بوُجھل ہونے کے ، پانی کی تہہ میں بیٹھ جانے کی تقدیر وارد ہوئی ۔

ایک طرف، میرے انتظار پہ خطِ تنسیخ کھنچا ؛

دوسری طرف، پانی میں گھُلی مٹّی پودوں میں پہنچ گئی ۔

گملوں میں مٹّی بڑھی ، پودے پانی سے سیراب ہوئے ؛

میری غلطانی و بیچاِنی دُور ہوئی ۔ وقت بچا ، محنت کم ہوئی ؛

دوسرے کے بارِ احسان ہو کر ممنُون ہونے کی ظِلّیت جاتی رہی

جب اس خیال پر عمل کر چکا :۔

مٹّی کو روڑوں سے علیحدہ کرکے ، مٹّی پودوں میں اور روڑ باہر چھت کے پرنالے کے نیچے پھینک چُکا تو دُوکاندار کا چھاج ، کسی شخص کی وَساطت سے پہنچا ۔

اب چھاج لانے والے کو یہ کہنے کے لیے اِستغناء کی حالت میں تھا کہ :۔

' اب چھاج کی ضرورت نہیں ؛

اَلْمُنْعِمْ ___ کی وہبی عطاؤں ؛

کسبی صلاحیّتوں اور استعدادوں کی داد ؛

اور صحیح راہ کی طرف ہدایتوں ؛

___ کے لئے ___

شُکر میں انسان کو سَر جُھکانا ہے۔

شُکر کا تقاضا ہے کہ سَر اُسکے ہر انعام

کی حمد کرتے ہُوئے جُھکتا رہے۔

اللہ! میرے اللہ ___ تُو اَلْمُحْسِنْ ہے، تو اَلْعَظِیْم ہے۔

تُو غیرِ مَمنُون اَلْمُحْسِنْ ہے، تُو بِغیرِ دُعاً اَلْمُجِیْبْ" ہے

انسان صرف بدلِ مَایتحلّل کے سامان فراہم کرنے کے لئے۔

— اپنی وہبی وکسبی صَلاحیّتوں اور استعدادوں کو ہی برُوئے کار لاسکتا ہے

اِختیار و جبر میں عدل واحسان اور میزان وقِسط ہی کا راستہ ثمر آور ہے۔

رہی مَصلحَت تو ۔

ے کیا دو اور دو : چار، کسی مَصلحَت کے تحت ۔

— پانچ یا تین بن سکتے ہیں ؟

ے قریش کے تُند و تیز، جُھکانے کے لئے آنے والے سَیل کے سامنے ۔

- کیا اپنے ارادوں پہ ثابت قدم، نبیِّ آخر الزّماں (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم) جُھک گئے ؟
- کیوں، آپ نے اپنے چچا کو ایک ہی مُسکِتْ جواب سے خاموش کردیا ؟

"چچا ! ۔ اگر یہ میرے ایک ہاتھ پر چاند اور دوسرے پر سُورج بھی

Marfat.com

لا کر رکھدیں۔ تو بھی میں اپنے مشن سے باز نہ آؤنگا"

• وہ مُحسنِ انسانیت، کیوں، اپنی آبائی مانُوس گلیوں کا تصوّر لیے،
اُنہیں چھوڑکر، دُور۔ دُور۔ دُوریوں میں دُور۔ مدینہ کو
جاتی راہوں پہ نِکل کھڑا ہُوا؟ اور پھر مدینہ اور
مدینہ کے گِردونواح ہی کا ہو کر رہ گیا۔

• کیوں، وہ قریش سے بار بار ٹکراتا رہا؟
— اسلیئے، اور صرف اسلیئے کہ۔
وہ زہرِ ہلاہل غلط اطوار اور جاہلانہ انداز کو۔
— قند کہنے کو تیار نہ تھا۔

ہ شہنشاہ نمرُود کی شوکت و رُعب و سطوت کے سامنے ابراہیم علیہ السّلام کیوں نہ جھکے؟
• کیوں، اُنہوں نے ترکِ وطن کو ترجیح دی؟
ہ داؤد علیہ السّلام، کیوں، آہن و زِرہ سے کھیلتے رہے؟
ہ موسیٰ علیہ السّلام، کیوں، فرعون کے اپنی امداد کے لئے پکار کر بُلائے گئے جادوگروں
— کے سامنے ڈٹ گئے؟
ہ عیسیٰ علیہ السّلام نے کیوں، پھانسی کے پھندے کو خُوش آمدید کہا؟
یہ ٹُوٹنا، یہ جُھکنا، یہ مصلحت بینی، یہ مصلحت کوشی —
اُسوقت کہاں دفن تھیں؟ (اگر روا ہیں)
تُجھے تیرے اختیار و جبر کے میدان میں " ایمان و احسان" بُلاتا ہے۔

نگاہِ تسلیم میں :۔ اوامرِ الٰہی، فرائضِ عین وکفایہ، فرائضِ منصبی، اطوارِ مدنیت، آئینِ فطرت، نظریاتی پس منظر، موعُوداتِ ذہنی، عمل و ردِّ عمل میں پیدا ہونے والے مسلموں اور مفروضاتِ خیالی کا ۔ (بالترتیب و بالتدریج و بالتعمیل) ۔ اپنا اپنا موقع، محل اور "کیوں ؟" ہے ۔ ان سب میں "اوامر" کو فوقیت اور ترجیحی بنیادوں پر پرکھے جانے کا تعلم حاصل ہے ۔

امرِ الٰہی اور آئینِ فطرت :۔

امرِ الٰہی بوساطت وحی ۔ مستند اور ہمہ گیر ہونے کے مقام پر فائز ہے ۔ آئینِ فطرت، نظامِ بداء و اعادہ کے تقیدات میں رہتے ہوئے، نسبت و تناسب کے زیرِ گیرائیوں پہ شہادتِ صدق ہونے کے لئے، حرف ثابت رہتا ہے ۔

ضرب الامثال ۔ گزرے زمانے کی دانائیوں پر برحق شاہد ہیں لیکن یہ دانائیاں گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ عمومی سوچ کا حصہ بن جاتی ہیں ۔

امرِ الٰہی میں :۔ صراطِ مستقیم، صراطِ سویا اور صراطِ اقوم پر چلنے کی ہدایت ملتی ہے ۔ یہ اُفق و عمود میں طبقً عن طبقً بڑھنے کی تصدیق پر صاد کرتا ہے ۔ اس پر نظر، مبادلہ، تشریک اور آفلیت وارد نہیں ۔ آئینِ فطرت، دور میں رہتے ہوئے "کوہلو کے بیل کی زندگی" کا نمائندہ ہے ۔ اس پر ساعت، جانب، تدریج، تغیر اور نسخ کا اجارہ ہے ۔ یہ صرف باہمگیوں میں پلتا ہے ـــــ اس سے بے ہمی اور باہمی مترشح نہیں ہوتی ۔

ضرب الامثال ۔ متعدی ہیں، ان کا سچ ہونا اور لازم و لابد ہونا ـــــ مشکوک ہے ۔

پھر، جہاں یہ حقیقت ہے کہ بعض ضرب الامثال کو لفظی و معنوی طور پہ ۔

Marfat.com

مُستقِل اَقدار کا آئینہ ہونے کی بناء پر" اُنہیں جیسی ہیں ویسی استعمال کرتے ہیں":

{ ہر ذرّہ کارآمد ہے۔ Erery little helps.

گزشتہ راصلوات۔ Let bygones be bygones.

ایک کا طعام، دُوسرے کا زہر۔

One man's meat is another man's poison.

One man's rubbish is another man's treasure

وہاں یہ بھی برحق ہے کہ اکثر ضرب الامثال صریحاً غلط، جان لیوا، ناکافی اور معنوی طور پر تعلیم و تعلّمِ مرسلینؑ علیہم السّلام کے خلاف جاتی ہیں اور آج پُرانے زمانے کی متروک دانائی ٹھہر چکی ہیں اور صحیح عقلی معیار پر بھی پُورا نہیں اُترتیں۔

ضرب الامثال :- مختصر، پُرمغز جوامع الکلم

استعمال :- جوامع الکلم، روزانہ خبر رسانی میں باقاعدگی سے مُستعمل ہیں۔ ایسے بھی جامع قسم کے کلمات ہیں، جو ہمیں کسی چیز کے " کیوں؟" سے آگاہی بخشتے ہیں۔

معرُوف ہے :-

- پُرانے اَقوال سچ بولتے ہیں؛
- مختصر کلام دانائی کی رُوح ہے؛
- جامع الکلم کبھی بے موسم نہیں ہوتا۔

Marfat.com

• مُجمل ترین قول سے اِنسان کی دلجوئی ہوتی ہے۔

عمومی طور پر مُسلّم ہے کہ ضرب المثل کی اظہارِ بیان کے لئے وہی حیثیت ہے جو کھانے کے لئے نمکینی کی۔ ضرب المثل کو کسی خیال کے برموقع و محل اظہارِ بیان میں مدد دینے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اِسے یہ ثابت کرنے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں کہ جو اظہار ہم کر رہے ہیں، اُسکی بنیاد گزرے زمانے کے داناؤں کی زیرکی پر ہے۔

تقریروں اور تحریروں میں ضرب الامثال مختلف طریقوں سے استعمال کی جاتی ہیں۔ کہی جانے والی بات میں رنگ، مزاح، وقار، باریک بینی بھرنے کے لئے بھی یہ مستعمل ہیں۔ ضرب الامثال معروف، مفید اور دلچسپ اظہارِ بیان کا آلہ ضرور ہیں لیکن اِن کے اِستعمال کے موقع، محل اور اظہارِ "کیوں؟" کو پیشِ نظر رکھے بغیر، اِنہیں استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

ضرب المثل کے ایک "چھوٹے حِصّہ" کو۔ ضرب المثل کے اصل معانی کے متضاد معنوں کے اظہار کے لئے لایا جاتا ہے۔ کونسی ضرب المثل کو مُخفّف کیا جا سکتا ہے یا کونسی ضرب المثل یقینی، محفوظ اور قابلِ عمل ہے۔ اسکے لئے کوئی ایسا اُصول وضع کرنا، ممکن ہی نہیں؛ جو سادہ، صاف اور منطقی طور پر دُرست، صحیح اور مُستند گردانا جا سکے۔

غلط ضرب الامثال

ALL roads lead to Rome. سب شاہراہیں ایشیائے کوچک کو جاتی ہیں۔

The end justifies The means. اِنجام تندرست، خوب و نا خوب پسِ پُشت۔

Man proposes God disposes. تدبیر کُند بندہ، تقدیر کُند خندہ۔

Like father, like son. جیسا باپ، ویسا بیٹا۔

Let not the sun go down on your wrath. اپنے غصہ پر سورج نہ ڈوبنے دو۔

جان لیوا ضرب الامثال

ہر یک اپنےتک اسیر۔ مؤخر حوالۂ تقدیر۔

Every man for himself and The devil take the hindmost.

حالات، چلن کا دھارا بدلتے ہیں۔

circumstances alter cases.

بڑے نہ ہوتے، جو چھوٹے نہ ہوتے۔

There would be no great-ones if there were no little-ones.

بڑی مچھلی چھوٹی مچھلیوں کو نگلتی ہے۔

The great fish eat up The small.

ایک باپ، صد آقاؤں پہ بھاری ہے۔

one father is more Than a hundred masters.

ناکافی ضرب الامثال

Every medal has two sides. ہر سکے کے دو رُخ ہوتے ہیں۔

Moderation in all Things. سب اشیاء میں اعتدال۔

Live and let live. جیو اور جینے دو۔

مال کی محبت سب برائیوں کی جڑ ہے۔

The love of money is The root of all evil.

Now is now, and Then is Than. اب اب ہے اور تب تب۔

Marfat.com

عُلماء کے شب و روز

عُلماء کی نشست و برخاست ، ان کا رکوع و سجود؛

اِن کا زبر، زیر اور پیش ، ان کا شدّ ، مدّ، وقف؛

اِن کے جمع ، تفریق، ضرب ، اِن کا اِشتراک، اِختلاف، اضعاف؛

اِن کا تطابق، توافق، تخالف ، اِن کا بُعد، اعراض ، تعلق؛

اِن کا تبصُّر، تنفُّر ، مقال ، اِن کا اکول، ملبوس، قیام؛

—سب مثالی تصوّرات، تمثیلی بیانات اور ترغیبی میثاقات کے گرد گھومتے ہیں۔

عوام کے شب و روز

مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوکر، نام کے مُسلِم ۔ اپنی بے عِلمانہ بے خبریوں، رسمی بندھنوں کی بَجبریوں، ریاء کارانہ اظہاروں، عیّارانہ تجاہلوں کے تحت۔ بغیرِ تحقیق ۔ "ہاں، ہاں" کی ڈگڈگی بجاتے ہُوئے —عُلماء کے ساتھ ہیں۔

عوام کا ۔حیات آور و حیات بخش حکمتِ قرآنی ۔ سے واسطہ صرف لِسانی، یٰسین پڑھنے میں موت کی آسانی اور آیات کی وِردِ زبانی تک محدُود ہے ۔

عوام :- مُلّا، صوفی ، قاضی ، فقیہہ ، پیر؛ سرمایہ دار کے دامِ تزویر؛ غاصبانِ جاگیر کے غضب و تقصیر؛ حریص صنعتکار کے کُشتنِ ستم گیر۔ کے ۔

چُنگل و درندگی ، دُھوکہ و فریب ، جَور و جفا ، اور زیادتی و بیگار میں اسطرح زہیر؛

قانونِ مکافات ، تقدیم و تاخیر، محو و ثبات، تدریج و امہال ، قضاء و قدر، فناء و بقاء کے اندھیروں میں اس طرح اسیر؛

وضعی روایتوں ، متروک رسموں ، گرانبار رواجوں میں اسطرح دگیر؛

کارِ بیکاراں مشاغل، ہلاکت خیز عادات ، نا پُرسانِ حال سابقوں لاحقوں میں اس طرح پا بہ زنجیر؛

تنگدستیوں ، ذِلتوں، خواریوں، مایُوسیوں ، اِضمحلالوں میں اسطرح حوالۂ تقدیر۔ ہیں کہ۔

Marfat.com

زندگی کے آخری دمِ انتقال سے پہلے ۔ بار بار مر رہے ہیں اور بار بار جی رہے ہیں ۔
اِن کی دُنیا کو ۔ جاں بلبوں اور مُردوں کی، "بے دَم، بے خُود، بے حاصل" دُنیا کہنا ۔ کسی طرح بھی بے جا نہ ہو گا ۔

طبقِ اوسط کے شب و روز

(کوئی صُبح ہمارے لئے "زندگی" کا پیغام نہیں لاتی ۔)

صُبح ۔ پَو پھٹتے ہی سویرے سویرے ؛ ۔ مُنہ اَندھیرے ؛ **موت** ۔ پھریرے اُڑاتی ، مایُوسیوں کے گھیرے تنگ کرتی ؛ (بستر چھُوڑنے کے لئے ، بستروں پہ کروٹیں بدلنے والے ۔ کسوں کو ۔ اپنی دن بھر کی تگ و تاز میں ، **مایُوسی و حرماں نصیبی** کا رُونا رُولانے کے لئے) ۔ مسجدوں کے سپیکروں سے چیخ رہی ہوتی ہے ۔

(ا) ایک ضروری ، **اعلان** ، سُنیئے :۔

(رات فتّے کی والدہ قضاءِ الٰہی سے فوت ہو گئی ، ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. ۲/۱۵۶

— جنازے کا اعلان بعد میں کیا جائے گا ۔)

(ب) کل نتھّے کا والد قضاءِ الٰہی سے **فوت** ہو گیا تھا ۔ اُسکی رسمِ قُل (قرآن خوانی) ۔ آج صُبح ۸ بجے ، گُوجراں والی مسجد ۔ (جامع مسجد غوثیہ رضویہ) میں ۔ پڑھی جائے گی ۔ مرحُوم کی رُوح کو ثواب پہنچانے کے لئے جس نے **تلاوت** کرنی ہو وہ پہلے تشریف لے آئے ۔

اِن اعلانوں ، قُل قرآنیوں اور قرآن خوانیوں کے بعد جنازوں کے اعلانوں کی باری آجاتی ہے ۔

فتّے کی والدہ مرحُومہ کا جنازہ بالکل تیار ہے جس نے جنازے میں شامل ہونا ہو ، وہ اُن کے گھر یا قبرستان پہنچ جائے ۔ سب مُسلمان بھائیوں سے **اپیل** ہے کہ ۔ جنازے میں شرکت فرما کر "**ثوابِ دارین**!" حاصل کریں ۔

Marfat.com

(خ) پھر:- **موت کا تصوُّر** (چالیس دنوں تک کے لئے) - مرنے والے کے گھر والوں (اہالیانِ خانہ) اور اُن کے رشتہ داروں (لواحقین) پر:- **مُسَلَّط رکھنے کے لئے:- غُسّال** (ہر شام، دُودھ کا گلاس بِالجماعت مُرغَنّ خُوش خُوراک لیجانا) کی **آمدن و رفتن**، کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔

(ٹُکڑ بُوچوں کی قائم کردہ اور مرحُوم کی موت کے بعد گھر والوں پر موت مُسَلَّط رکھنے کی یہ رسم:- دین میں اکراہ کی ضامن ہے۔ (۲/۲۵۶)

—مرنے والے کی یاد کو تازہ، مرنے والے کے چُھوڑے گئے "باقیاتُ الصّالحات" رکھتے ہیں)

"چند ایک سال قبل، جب والدِ محترم اِس جہان سے گُزرے تو:- ناپسندِ خاطر غُسّال کی **آمدن و رفتن**، اور کھانا آگے رکھ کر دُعائیہ انداز میں تلاوتِ قرآن کرنے والے میری سمع خراشی کا فریضہ بھی پُورا پُورا ادا کیا۔

غُسّال:- تعوُّذ و تسمیہ کے بعد جس سُورتِ قرآنی سے تلاوت شروع کرتا۔ وہ سورۃ "اَلکٰفِرُوْنَ" ہے جس کے واضح اور دو ٹوک مُخاطب کافر ہیں۔ (۱۰۹/۱-۶)

غُسّال کے دو دن تک اِس معمُول کے بعد مجھ سے نہ رہا گیا۔

اوملّا (اَبلہ از اَبلہان):- کیا اسیں تینوں **کافر** دِکھدے آں؟

مُلّا (کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے، میری طرف پھٹے دِیدوں سے تکتے ہوئے):- تُوبہ، تُوبہ جی، میں تاں اَیداں دی کوئی گل نئیں کیتی!

پھر، جو الفاظ میرے مُنہ سے نکلے، - وہ یہ تھے:-

"تم جو کُھلتے ہی سُورت پڑھتے ہو، اُس سے یہی مطلب نکلتا ہے۔

کیا تھوانوں قرآنِ پاک دی کوئی ایسی سُورۃ نئیں آوندی۔

Marfat.com

جس دے وِچ :۔ خُدا دے اِک ہونے دا، کسے بشارت دا، کسے رحمت دا۔
ذکر ہو وے ؟

تسیں لوکاں نے، ہر موقعے لئیں " **عذاب اور زحمت** "
یاد دلونے والی سورتاں نوں ہی کیوں ازبر کیتا ہویا؟

(سچ تو یہ ہے، کہ رسوم کو پورا کرنے کے لیئے۔ (بے فائدہ، بیکار یا بکار رسوم)
ان نادانوں کے منہ سے جو کچھ نکلتا ہے۔ اسکے معانی سے یہ خود بھی
واقف نہیں۔ یعنی :۔
یہ جو کچھ کہتے ہیں'۔ نہیں جانتے، کہ کیا کہہ رہے ہیں ؟؛
بس کہہ رہے ہیں ۔ کہنے کے لیئے کہہ رہے ہیں۔)

اگر موت کو یاد رکھنا ضروری ہے تو۔
زندگی کو یاد رکھنا، کیوں ضروری نہیں؟
جس میں کیئے گئے خیر و شر میزانِ عدل پہ تُلیں گے۔ فیصلہ ہوگا، کہ۔
تمہاری موت کے بعد کی دائمی زندگی کیسی ہو؟

ذرا دِن چڑھا :۔

اب گھروں کے دروازوں کے آگے ۔۔
شور مچاتے ۔۔ چمٹوں یا ڈھول کے زیور سے آراستہ۔۔
بناوٹی بھاری یا تیز آواز میں چلاتے ہوئے ۔۔
ہاتھ میں کاسۂ گدائی (یا سلور دا کولا) لیئے ۔۔
کندھے پہ ۔ گرسنہ، منہ کھولے، پیٹ میں نیم لقمہ اُتارے جھولی لٹکائے۔

وضع عاجزانہ ، شکل زہر خندانہ میں ، کسی نوجوان پیشہ ور گداگر کی آواز
— کانوں کے پردے پھاڑتی ہوئی سنائی دیتی ہے ۔
"دال روٹی دا سوال اے"
تیری خیر ۔ تیرے ہر سال نئے ماڈل میں لائے گئے قلندروں کی خیر۔
آئندہ ۔ ہر سال نئے نئے ماڈلوں میں ، متوقع مچھندروں کے لانے کیلئے عزم بالجزم کی خیر۔
"دال روٹی دا سوال اے"
پھر ، دال روٹی دا سوال اے ! ۔ کی مکرر تکرار ۔

احساس کو مجروح ؛
ادراک کو گھائل ؛
ارادہ کو لرزاں ؛
ذہن کو ماؤف ؛
جگر کو سوزاں ؛
دل کو بریاں ؛
سمع کو بیزار ؛
بصر کو بیقرار ؛
جان کو منجمد ؛ — اور
روح کو زِچ کر دیتی ہے ۔
اپنے اندرون میں ناطقہ کی تنگی کے ساتھ ، زبانِ بے زبانی میں گویا ۔
دل وجان کے سوال وجواب میں ؛

Marfat.com

تخیّل کی پرواز، ہمہ جوانب محصُور ہونیکے باوجُود؛

"بے ہمہ شو" ہوتے ہوئے — ایک انجانی دُنیا میں پہنچ جاتی ہے۔

جس کے مقابلے میں — یہ دُنیا، نہ رہنے کے قابل،

اور،۔ اِس دُنیا کے سامان — عارضی ہیچ اور فریب دہ،

معلوم ہونے لگتے ہیں۔

باہر نظر دوڑتی ہے تو:۔

(i) گداگر کے آنکھ جگانے کے جواب میں کوئی زوجہ محترمہ:۔

— اُسکے کاسہ یا جھولی میں "مٹھی بھر آٹے" سے صدقہ اُتارتے ہوئے:۔

- کسی یتیم کے سر پر دستِ شفقت پھیرنے،
- کسی مسکین کا سکُون لوٹانے،
- کسی محرُوم کی محرُومی کو اُمید میں بدلنے،
- کسی اسیر کا دَم بھرنے،
- کسی بیوہ کا پیٹ بھرنے، سر ڈھانکنے،
- کسی بیکس کی مدد کرنے،
- کسی مسافر کے سفر کو حضر بنانے،

— کے احساس سے بیگانہ ہوتے ہوئے:۔

— سخاوت کی ٹانگ توڑ رہی ہوتی ہے۔ یا

(ii) اس غیر مستحقِ خیرات کی صدا کے جواب میں:۔

کسی ہیجڑے، آزاد رَو، مقصدِ زندگی سے بے بہرہ وبدقماش کی:۔

Marfat.com

ے بے لگام، بدزبان، تمام ناپاکیوں میں ناپاک تر بیوی۔
گھر کے بندھن وحصار توڑتے ہوئے۔ باہر تاک جھانک کے لیے۔
روٹی پہ اچار کی ایک پھانک دھرے، یا دو عدد بھنے آلو کے نیچے چپاتی رکھے۔
دروازے کا ایک پٹ نیم وا کر کے۔
— ہاتھ آگے کو بڑھا کر، گردن گردونواح میں گھما کر، جاتے راہی سے آنکھ لڑا کر۔
— گداگروں کی تعداد میں اضافہ کو شہہ دیتے ہوئے۔
— رزقِ حلال کے لئے کسب کی اہمیت کی عملاً تغلیط کرنے والوں
کی صف میں سے ایک بنتے ہوئے۔
— حاتم طائی پہ سبقت لے جا رہی ہوتی ہے۔

جبکہ کہتے ہیں کہ۔
سوال کے انسداد کو رسولؐ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مُہتم بالشّان کہا ہے۔
اَلکاسِبُ حَبِیبُ اللّٰہ (روزی کما کر کھانے والا اللہ کا حبیب ہے۔)
ے بڑے آدمیوں کی بڑی پہچان یہ ہے کہ وہ بدلہ دیئے بغیر کسی سے کچھ لینا گوارا نہیں کرتے
(غیر مستحق سائلوں کی داد و دہش سے یک قلم ہاتھ روک لو۔)

ذرا دن اور چڑھا:۔
دُو کانوں میں لگے۔
حشر کا سا سماں و شور پیدا کرنے والے۔
شُورِ دِہ و شُور زدہ سپیکروں سے۔
فحش، عُریاں، غمگین، بے حیا اور شرم و حیا کو بالائے طاق رکھنے والے گانے۔

Marfat.com

۔ اتنی اُونچی آواز سے بجنا شروع کرتے ہیں کہ ۔

۔ سپیکر چیخ چیخ اُٹھتے ہیں۔

کوئی بیمار ہو ،

کوئی مُتعَلِّم ہو ،

کوئی تھکن سے چُور ، سکُون کا خواہاں ہو ۔

کسی کے لئے ۔ کسی دُوسرے کی ایذاء و تکلیف ، بے معنی ہے ۔

معاشرے پر دِلوں میں جھانکنے والا عذابِ اَلیم مُسَلَّط ہے ۔

دُوکانیں کھُلیں تو :۔

زندگی کا دریا بہنے لگا ۔

انسان ، چرندے ، پرندے ، درندے ، گزندے اور پرندے ۔

۔ سب اپنے اپنے مُستَقروں سے ایسے حال میں ۔

نِکل کھڑے ہوئے کہ ۔

صرف ، چند ایک کو اپنی منزل معلوم ہے ؛

بہت چند ۔ کچھ نہیں جانتے ، کہ رات ہونے تک وہ کہاں ہونگے ؛

- کچھ ۔ بھُوکوں کی تسکین کے لئے ؛
- کچھ ۔ ضرُوریات میں کفالت کے لئے ؛
- کچھ ۔ احتیاجات میں سہاروں کے لئے ؛
- کچھ ۔ ریاکارانہ تقدّسوں اور نمائشوں میں تفخر اور اظہاروں کے لئے ؛
- کچھ ۔ آرام نما زیبائشوں اور آرائشوں میں تفوّق کے لئے ۔

Marfat.com

• کچھ ــ حیثیت نما آسائشوں میں مسابقت کے لیے۔
• کچھ ــ دُوریاں نزدیکیاں اور نزدیکیاں دُوریاں بنانے کو؛
• کچھ ــ تقاضوں میں ہموار اور ہمواریوں میں کھُردرا ہونے کو؛

ـ رواں ہیں، دواں ہیں، سرپٹ ہیں، پویہ ہیں۔
غرض، نفسا نفسی کے عالم میں، کشاکش کی ستیز میں اُلجھے۔ـ

کوئی ۔ـ ٹکراتا ہے ــــ ٹکرا کر ٹوٹ جانے یا توڑ دینے کے لئے؛
کوئی ۔ـ بچلاتا ہے ــــ بچلا کر گزر جانے یا گزار دینے کے لئے؛
کوئی ۔ـ پھلانگتا ہے ــــ پُرشوری کے بعد بے شور ہونے کے لئے؛
کوئی ۔ـ مڑتا ہے ــــ مُڑ کر موڑوں میں گم رہنے کے لئے؛
کوئی ۔ـ بہتا ہے ــــ بہہ کر نشیبوں کو پُر کرنے کے لئے؛
کوئی ۔ـ چلتا ہے ــــ چل کر خلاؤں کو برابر کرنے کے لئے؛
کوئی ۔ـ جمتا ہے ــــ جم کر ۔ ہموار، کھُردرا، بلند یا پست ہونے کو؛
کوئی ۔ـ جلتا ہے ــــ جل کر راکھ، خاک اور نذرِ ہوا ہونے کو؛
کوئی ۔ـ پرانی راہیں پیٹتے پیٹتے، خود پِٹ جاتا ہے۔

لہ انسان کو وجُود اسلیئے تو نہیں عطا کیا گیا تھا کہ یہ اِسے اِسکے **غلط** ۔
کیا، کب، کہاں، کیوں، کیسے؟ ۔ـ میں استعمال کرے۔

ـــ یا ـــ

اِسے غلیظ رکھ کر اور دُوسروں کو غلیظ کر کے۔
غلاظت سمیٹ کر نہیں، غلاظت پھیلا کر۔

Marfat.com

اِس نعمتِ عظمیٰ کا کُفران کرے۔

روزِ محشر کہ پردہ کُشائی بود۔ اوّلیں پُرسشِ صفائی بود

۲ے انسان کو اِس "جامع صفت تجسیم" سے اس لئے نہیں نوازا گیا کہ۔ (۴۰/۴۴، ۶۴/۲)

پیدا ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ کرکے؛

— غیر پیداواری رہ کر؛

— پیداواروں کا دُشمن ثابت ہوتے ہوئے؛

— دُوسروں کیلئے پیداواروں میں تقسیم در تقسیم کے مسائل کھڑے کرے

بلکہ، اس لئے کہ۔

- پیداواروں میں اضافہ کرکے۔
- کائنات میں جاری "بداء واعادہ اور افادہ وفیضان" کے نظاموں کے لئے باعثِ برکت بنا کر
- خلقِ الٰہی کا مظہر ہوکر "اپنے کل کے لئے کیا بھیجا ہے؛ (۵۹/۸) کے حساب میں
- دوسروں پہ کُشادگی کی راہیں کھولتے ہوئے، دوسروں کے کام آتے ہوئے۔
- اپنے رَبّ کی رُبُوبیّت کی تحسین وتحمید پہ استقامت پکڑ کر۔ (۴۱/۳۰، ۴۶/۱۳)
- ہر آنے والے کا استقبال تبسّم سے، اور
- ہر جانیوالے کو اُسکے ودئع سے پیدا ہونیوالے خلاؤں کو،
- پُر رکھنے کی اُمید دلاتے ہوئے؛
- زندہ زندگی گزار دے۔

۳ے انسان کو اَحسن تقویم، (۹۵/۴)، خاص ترکیب (۸۲/۷-۹) اور کبد (الحرکۃ جار) میں خلق اسلئے نہیں کیا گیا کہ۔

یہ حُسنِ وترتیب اور ضبطِ تخلیق پہ بار، بوجھ اور بگاڑ رہے۔
(۔ آج کا انسان پھولوں کو مَسلتا ہی نہیں۔ قتل کر رہا ہے۔

— جبکہ —

کون ومکاں و زمان کے خالق کی زمین کو ذرا چھیڑو، تو۔
یہ ہنس کے موتی بکھیر دیتی ہے۔)

Tickle the earth and it laughs in harvest

۴؎ زندگی کو بالحق (۴/۱۹، ۶/۷۳) جاننے کی بجائے۔ اسے باطل، لہو، کھیل (۲۸/۲۷، ۲۱/۱۶، ۴۴/۳۸) جاننے کے لئے نہیں بنایا گیا۔

نہ ہی اسلئے کہ۔ انسان خود بے مقصد، بے منزل اور بے مقام رہے (۲۳/۱۱۵، ۷۵/۳۶-۴۰)
نہ ہی اسلئے کہ۔ اسے اَللّے تللّوں میں گزار دے۔ (۹۰/۵-۱۰)

۱۔ یہ پتنگ بازیاں (ساری بازیاں)؛
— یہ ٹھاہ ٹھاہ، تڑتڑ، ڈز، ڈز؛
— یہ کارِ بیکاراں مشاغل؛
— یہ ہلاکت آور عادات؛
— یہ اسراف و تبذیر؛
— یہ ہاؤ ہو؛ — سکون وقرار چھین رہے ہیں۔ معزز، محترم اور متین ہو کر زندہ رہنے کی راہوں میں مانع، جانگسل اور پیغام موت ہیں۔)

۵؎ ہر شئے کو ایک ترتیب، ایک نظم، ایک ضبط، ایک پیمانے، اور ایک مخصوص

تَسبیح و خُلقَت میں دیکھ کر بھی۔

— اپنی زندگی کو غیر مرتّب، غیر مُنظّم، غیر مُنضبط، غیر مُتعیّن اطوار و انداز و عادات کے حوالے کئے رہے۔

بلکہ اس لئے کہ جان لے کہ:۔

"قدرِ خُود، فہمِ خُود اور ضبطِ خُود" کی قوّت، خدا تعالےٰ نے انسان میں ودیعت کی ہے۔

مَرد :۔

اپنے خدا سے وَقَار کا طالب ہوتا ہے؛ (۱۷/۱۲ - القرآن)

اپنے خُود کی سَلطنت پر حکومت کرتا ہے؛

اپنے میں حیوانیّت کو کُچلتا ہے؛

اپنے سرکش جذبات و رُجحانات کو کچل ڈالتا ہے؛

اپنے وقت پر حاکم ہو کر جیتا ہے؛

اپنی محنت میں مشقّت کو سہل کرتا ہے؛

اپنے فاصلوں کو سمیٹتا، پلٹتا اور کم کرتا ہے؛

اپنے سرمایے میں اسراف و تبذیر سے باز رہتا ہے؛

اپنے مقصد، مقام، درجے، حیثیّت میں بُلند سے بلند تر ہوتا جاتا ہے؛ اور اپنے مَغلوب کرتے احساسات، مَحکوم بنانے ادراکات اور بُزدِل بناتے قیاسات پر حاوی آتا ہے۔

انسان میں "اَمرِ رَبّی" کارفرما ہے:۔ (۱۷/۸۵)

کوئی بُلندی ایسی نہیں ۔۔ جس پر یہ فائز نہ ہو سکے ۔ بلندیاں اور پستیاں اسکی رہ گزر میں ہیں
کوئی کارنامہ ایسا نہیں ۔۔ جسے یہ سرانجام نہ دے سکے ۔ سب کارنامے اِسکے منتظر ہیں ؛
کوئی فتح ایسی نہیں ۔۔ جو اِسکے قدموں میں نہ آن گرے ۔ سب فتوحات ؛ ۔
اِسکی جدوجہد، یقینِ محکم اور عملِ پیہم کی رہین ہیں ۔
ذلیل بن کر، سر جُھکا کر، مضحک ٹھہر کر زندہ رہنا ۔ شانِ شرف و امتیاز و احترام نہیں
خود دریابی پہ مُستعِد ہو کر، استعداد و استقامت کی دولت سے مالا مال ہو کر ۔
شر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ ! ۔ کہ ۔
خیر کے سامنے، شر کو دُم دبا کر بھاگنے کے سوا چارۂ کار نہ ہوگا ۔
اپنی قوتوں پہ بھروسہ کر ۔ تیرا خُدا تیرے ساتھ ہے ۔
ے انسان کو زیبا نہیں کہ ۔
حرکتِ دوری میں دوراں وگرداں رہتے ہوئے :۔
ے صراطِ مُستقیم ؛ ($\frac{6}{151-153}$)
ے صراطِ سَوِیّا ($\frac{20}{135}$) ۔
ے صراطِ اَقْوَم ؛ ($\frac{17}{9}$) ۔
ـــ سے ہٹ کر چلے اور اپنے ۔
راست و چپ ؛
پس و وسط و پیش ؛
گرد و نواح و مضاف ؛
عُلو و بین و سِفل کو ؛

نظر انداز کئے رہے :-

تیرا :-

رَاست وخُود وجِہت ؛ ــــ نزد و النفس، فصل و بُعد کا راکب ہے؛
پس و پیش و وَسط ؛ ــــ حال و ماضی، مستقبل و مَوجُود کا امین ہے؛
گرد و نواح و مُضاف ــــ ہم و باہم، بے ہم و ناہم پر غالب ہے؛
عُلو و سِفل و بَین ــــ زمین و فضا، خلاء و فلک کا نگران ہے۔

تُو راکب ہے، امین ہے، غالب ہے، نگران ہے۔

اے انسان !

تیری راہیں، دوری نہیں ــــ بلکہ مُستقیم، مُثبت اُفقی و عَمُودی ہیں؛
تیرا مُقدّر، مَحرُومی نہیں ــــ بلکہ، تسخیر، تقدیم، تنویر اور اضعاف ہے؛
تیری تقدیر، محکومی نہیں ــــ بلکہ، تحکّم، تحقیق، تجدید اور تحمید ہے؛
تیرا مقام، خوف، حُزن، جُوع نہیں۔ بلکہ بیباکی، شگفتگی، سکینت اور امن ہے؛
تیری منزل پستی ضُعف اضمحلال نہیں۔ بلکہ عُلو، قوّت، نشو اور فزاء ہے؛
تیرا مقصد جمُود، تعطّل، تقلید نہیں۔ بلکہ، تحرّک، توسّط، توسُّل اور تعلّم ہے۔

کہ انسان کا لازم و متعدّی، گزیر و ممکن، محال و مشکل، فعال و انفعال۔
ایسا خِلقت نہیں کیا گیا کہ۔
یہ اپنے سمع و بصر و فواد پہ۔ سماعتوں، بصارتوں، بصیرتوں اور علامتوں کے
دروازے بند رکھے (۴۷/۱۲)

اِسے اپنی سماعتوں کو ___ حُسنِ سماعت کے لئے ؛
اپنی بصارتوں کو ___ تسکینِ نظر کے لئے ؛
اپنی بصیرتوں کو ___ زندہ ہونے، زندہ کرنے، زندہ بننے کے لئے ؛
اپنی علامتوں کو ___ تعلیم و تعلّم اور رُبوبیّت کے لئے۔
___ کُھلا رکھنا ہے۔

اے انسان !

اپنی سماعتوں سے ہوش پکڑ !
اپنی بصارتوں کا ادراک کر !
اپنی بصیرتوں پہ شاہد بن !
اپنے جذبوں کو لگام دے !

۸ـ انسان اپنے فرض و واجب میں اِسکے لئے مُکلّف نہیں کہ،
یہ اپنے انتقالوں، تغیّروں، دورانوں، ہضموں، جذبوں، اخراجوں کو۔
اپنی ذات تک محدود رکھتے ہوئے گُھٹن اور بندش میں رکھے اِسکے،
ہاں اور نہ کی دُنیائیں جُدا جُدا ہیں۔

ذات، صفات، افعال، آثار
اقوال، اعمال، احوال، تاثرات } میں، سے، کو... تمام جَرولَ امین۔

تعداد و شمار سے باہر، اَن گِنت عوالم ہیں۔

راستے :۔

تنزیہات و تشبیہات
توقّفات و تعطّلات
تحقیقات و ترجیحات } ۔ میں سے ہوکر جاتے ہیں۔

Marfat.com

ے عقاید کے رسوخ میں کھو جا!
عقیدتوں کے مبالغوں میں گم ہو!
مثالوں کو جواز بنا کر چل !
اصولوں پر قائم رہ کر مستقیم رہ!

—— یہ تیری اپنی رضاء پر ہے۔

کن کن محکم و مستقل اقدار کا اقرار کرنا ہے؟
کن کن مبہم و مشکوک توہمات کا انکار کرنا ہے؟
کن کن ناحاصل ولاحاصل پہلوؤں سے اعراض کرنا ہے؟
کن کن صدقوں اور عفروں کی تصدیق کرنا ہے؟

—— یہ تیری اپنی ترجیح پر ہے۔

ے
- وقت کو ٹھکرا کر اپنے آپ کو دھوکے میں رکھ لے!
- محنت سے جی چرا کر تنگدستی کو دعوت دے!
- فاصلوں کو بڑھا کر تنہائیاں خرید لے!
- سرمایے کا سراً واعلانیہ انفاق گھٹا کر، تقدیرِ حاصل پر لات مار!
- زندگی کے عدم تعینِ مقصد سے، ذلت و خواری کا قصد کر!
- "تکلف باناںِ آسان یا شان باتقدّم جان"۔ کے خلاف چل کر اپنی صحت آبرو گرا لے!
  بعد عصرانہ، ٹھہر دو پل،
  بعد عشائیہ میل ایک چل —— کے خلاف نکل!
- نصیحت جب جہاں مطلوب۔ توجہ تب وہاں مفقود (یا۔ جب جب جہاں تب تب وہاں)

______ کا مصداق بن!

- ضروری جائے حضر سے، غائب رہ کر متہم گردانا جا!
- صلاحیت نوخیز را اسد قبیح۔ ہر لمحہ کار، بدوں تفریح ۔ پر عمل پیرا ہوکر (یا طفل کہ ہر لحظہ کار کند، شود غبی الذہن ابلہ مرد) ۔ بچوں کی تربیت کا قاتل کہلا

______ یہ تیری اپنی توفیق پر ہے۔

(۱) بہترین اشیاء وہبی طور پر میسر ہیں۔
(۲) اسلحہ اندر کو مڑتے ہیں۔
(۳) جب جاگو تب سویرا ہوتا ہے۔
(۴) عمل، نصیحت سے بلند تر آواز میں بولتا ہے۔
(۵) مانعات کا سوال کر کے، جھوٹ نہ سن۔
(۶) نزاع میں تیری خاموشی، دوسرے کو تیری رضا پر لائیگی۔
(۷) مصیبت کو راہ میں نہیں لینا ہے۔
(۸) یقینی راہوں کا راہی پر یقین رہتا ہے۔
(۹) زندگی کی بتی دونوں سروں پہ نہ جلاؤ۔
(۱۰) بیوقوف کو باندھنے کے لئے کوئی حسین سا وعدہ کافی ہے۔
(۱۱) روزانہ کسی پھل کا استعمال صحتمند رکھتا ہے۔
(۱۲) نصیحت کو منصوح کی زبان سے اگلوانا مؤثر ترین ہے۔
(۱۳) غصہ بغیر استطاعت بیوقوفی ہے۔
(۱۴) افتادیں انجانے محبوب بناتی ہیں۔

Marfat.com

انسان کو ۔ اِضمحلالوں کے خلاف اعلان جنگ کی حالت میں رہتے ہوئے ۔
۔۔ "اَمن وسَلَم" کے عَوالم آراستہ کرنا ہے ۔

انسان ۔

"تجربہ ومُشاہدہ" پر بھروسہ کئے ، غلط اور انتشار پیدا کرنے والے نظریات قائم کرکے ۔ اور اُن کے ردّ عمل میں پیدا ہونے والے نظریہ پر اِصرار کرکے ۔ اَنفُس و آفاق میں دِگر مخلوقات کے لئے عذاب بنا ہوا ہے ۔

جبکہ ، اِسکے تمام تر مُشاہدے اور تجربے ۔ ظاہری دُھوکوں ، باطنی جَانبدَاریوں اور اِفادی مَصلحتوں کی زَد میں ہوتے ہیں ۔

انسان نے ۔ وحی کی ہدایت اور مُنزّل من اللہ پر اِستقامت پکڑتے ہوئے ۔
۔ خُود غرضی پہ مائل اور آلام انگیزیوں پہ آمادہ ،
نظروں کی کجی کو صحیح سمت پر ڈالتے ہُوئے ۔
تَحَفُّظات (استغفاروں) کے قالبوں میں ڈھلنا ہے ۔

اپنے خیال و فکر کو " تعمیر " کے لئے وقف رکھو !

وحی اَلعلم ہے ۔ ($\frac{2}{120}$)

انسان کو وحی کے مقابلے میں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے ۔ ($\frac{17}{85}$)

بہاریں انسان سے ہیں ، چمن انسان سے ہیں ۔
وہ مالی ہی کیا ! ۔ جس کے سامنے پھول مرجھا جائیں ۔
مایُوسیاں ، مایُوس دِل پھیلایا کرتے ہیں ۔

Marfat.com

اے مُحسِن! اِحسان سے تیرا پیوند نہ ٹُوٹے!
جھُوٹوں سے کیا مِلنا کھُوٹے ہیں سب جھُوٹے!

جنہوں نے بَرحق بات نہ سُنی، وہ ضَلالتوں میں اپنی چل بسے،
جنہوں نے فائق حق دِگر رکھا، وہ قَباحتوں میں گم گُم، گُم بسے۔

جب بنانے کی ہمّت ہو، بڑھ ہمّت دکھایا کر،
اُٹھنے کے لمحوں میں، تُو اُٹھ اُٹھ اُٹھایا کر،
قرار سے بہکوں کو، تُو بَرقرار لایا کر؛
زخموں پہ مَرہم رکھ، کسک زخم سہلایا کر!
وَصلوں میں فصلوں کی، دُوجائی یکتا یا کر!
صِراط سے بھٹکوں پہ، صِراطِ ربّی کوندایا کر!

بھٹکنا۔ کھنڈروں میں ہے، تب بھی بھٹکنا ہے؛
محلوّں کی غلام گردشوں میں ہے، تب بھی بھٹکنا ہے۔

آج۔ انسان نوعِ انسان کا شکاری ہے؛
انسان دَرِندوں ہی دَرِندوں میں گھرا ہے۔
انسان کی طبیعت میں بغاوت اور ظُلم بھرا ہے۔
دُنیا میں جو شخص ایک روپیہ چُرائے، وہ چُور ہے؛
جو ایک لاکھ چُرائے، وہ فنکار ہے!

انسان دم توڑ چکا :-

اب ہندو رہ گئے ہیں، یا مسلمان :-

مُسلمان (عام تعریف) :-

جو نمازیں پڑھے، روزے رکھے، بزرگوں کے مزاروں پر ماتھا ٹیکے۔

مُسلمان (خاص تعریف)

مسلمان ایک کردار ہے، ایک نقطۂ نگاہ ہے، ایک روّیہ ہے۔

اخلاق الٰہی سے مُتخلّق ہونا مقصودِ زندگی ہے :-

وہ "رَبّ" ہے۔ پالتا ہے، تُم بھی پالنے کے عمل میں اُسکے معاون بن جاؤ

وہ "اَلھادِیْ" ہے۔ ہدایتوں کی طرف مُنہ کرکے چلو؛

اَندھیرے، سایوں کی مُشابہت میں، تمہارے قدموں کے نیچے روندے جانے سے بھی گُریزاں ہوں گے۔ اندھیرے، تمہارے سامنے ٹھہرنے کی جُرأت نہ پائیں گے۔

Marfat.com

خودکلامی

(Soliloquy)

چل اے دلِ مہرباں !

وحی کی متابعت میں ؛
تحریفوں اور مصلحتوں سے باہر ؛
— اک دُنیا اپنی آباد کریں۔

جہاں :۔
"اِیجابات" تیرے اپنے ہوں ؛ "اِمتناعات" تیرے اپنے ہوں ؛
"گریزات" تیری اپنی ہوں ؛ "اِعتراضات" تیرے اپنے ہوں ؛
"تعیّنات" تیری اپنی ہوں ؛ "اِعتبارات" تیرے اپنے ہوں ؛
"معلومات" تیری اپنی ہوں ؛ "معقولات" تیری اپنی ہوں ؛
"مَشارِق" تیرے اپنے ہوں ؛ "مَغارِب" تیرے اپنے ہوں ؛
"مَطالِع" تیرے اپنے ہوں ؛ "مُقاطِع" تیرے اپنے ہوں ؛
اے رات کے رَاہی ! تھک مت جانا ، صُبح کی منزل دُور نہیں ،
کرچکے آہِ سحر بھی ، اور نالۂ شبگیر بھی !

ہم نے دیکھا چُوکتے - یہ تیر بھی وہ تیر بھی !
گُلشن کے طائروں نے کیا بے مُرَوّتی کی !
اِک برگِ گُل قفس میں ہم تک نہ کوئی لایا۔

Marfat.com

خُدا :۔

نہ جسم ہے نہ جسمانی ؛ نہ زماں ہے نہ زمانی ؛

نہ مکاں ہے نہ مکانی ؛ نہ علّت ہے نہ معلول ؛

نہ سبب ہے نہ اثر ؛ نہ جُز ہے نہ کُل ؛

نہ بَعض ہے نہ نوَع ؛ نہ اَصل ہے نہ فرَع ؛

نہ جِنس ہے نہ قِسم ؛

۔۔ اُسکے تصوّر کے لئے انسان کی بیچارگیوں پر ۔ مُسکرایا کرو۔

اُسے ، اپنے اَنفُس میں جاری عوامل کے مُحیطوں میں دیکھو!

اُسے ، اپنے آفاق میں اِسکے اِحاطہ کردہ ۔

اَبعادوں ، پہنائیوں ، تَوافُقوں ، تخالُفوں ، اِشتراکوں ،

اِعراضوں ، پَسندوں ، نَاپسندوں ۔ میں ڈھونڈو ۔

وہ صراطِ مُستقیم پر ہے ۔ (۱۱/۵۶)

انبیاءَ علیہم السّلام صِراطِ مُستَقیم پر تھے ۔ (۶/۸۷)

مُومنینِ صِراطِ مُستَقیم کی ہدایت کی تمنا کرتے ہیں ۔ (۱/۵)

مذہب ، اپنے عقاید کے پہلو پر ۔ "عمُومی صداقتوں" کا مجمُوعہ ہے ۔

دین ، علم ، اخلاق ۔ سب "رفعِ اضداد" کی کوششیں ہیں ۔

اخلاقِ اِلٰہی سے مُتخلّق ہونا ۔ اسلام ہے ؛

حُرماتَ اللّٰہ اور شعائرَ اللّٰہ کی تعظیم کرنا ۔ اسلام ہے ؛

حَسنات کو سیئات پر غالب رکھنا ۔ اسلام ہے ؛

سُنَنِ الٰہی کو بنیادِ نظر و عمل بنانا ۔ اسلام ہے ؛

Marfat.com

بِرّ و تقویٰ میں تعاوُن اور اِثم و عُدوان میں عدم تعاوُن ۔ اسلام ہے؛
قرآنی قالبوں میں سے زیادہ سے زیادہ قالبوں میں ڈھلنا ۔ اسلام ہے۔

"جب تک جسم میں حرکت کی سکت ہے، مُتحرّک رہتے ہوئے
تحرّک سے اَفادہ اُٹھاؤ اور اَفاضات برساؤ۔ خدا کے پیدا کردہ
مُحرّکات میں تناسب برپا کر کے اپنی فلاح و فوز اور
اصلاح و تدارک کے سامان کرو۔"

- اپنے اچھے دنوں میں، بُرے دنوں کے لئے منصُوبہ بندی کر لو۔
- اپنی اِستعداد و صَلاحیّت جمع کر کے، ایک مرکز، پر لگا دو۔
- حکمت عملی قوّتِ بازُو سے زیادہ کام کرتی ہے۔
- آلائش سے پاک دل سے بڑھ کر کوئی دفاع نہیں۔

زندگی :- معرُوف، محفُوظ اور یقینی راہوں پہ چلنے؛
اِنحصار کو کم سے کم تر اور پھر کمترین کرنے؛
سہارے ڈھونڈنے کی بجائے، سہاروں کا سہارا بننے؛
فاصلوں کو سمیٹنے؛
نقصوں کو گھٹانے؛
مایُوسیاں ہٹانے؛
محنتوں میں مشقّت کو سہل بنانے؛
سرمایے کے اصراف میں بَین بَین چلنے، اور
اَنفس سے آگے اَنفس اور آفاق سے آگے آفاق میں،
—— قدم بڑھانے کا نام ہے۔

زندگی کو تکرار کی خُو پسند نہیں۔
اِسے سُلجھ کر مزید سُلجھتے چلے جانے میں لذّت ہے۔
نئے نئے تعیّنات اِسکے لئے باعثِ فرحت ہیں۔
جان لو! کہ تمہیں اپنے پس منظر کے لئے نزاع کھڑا نہیں کرنا ہے۔
(Learn, not to fight your background.)
سیکھ لو!
کن اشخاص پر بھروسہ کرنا ہے؟
کن اشخاص کے قریب تک نہیں پھٹکنا؟
زندگی احسن طور پر کیسے گزارنا ہے؟
مُتلوّن مزاجی اور بے اِستقلالی کے ظاہر عیب کا تدارُک کیا ہے؟
خُودگر و خُودنگر۔ "زِندہ سے زِندہ تر" ہو جانے کی راہوں پہ گامزن رہتے ہیں۔
خُدا نے ساری دُنیا کو ایک بنایا تھا؛۔
انسانوں نے اِس دُنیا میں مُلک بنالئے، تو گویا۔
جُغرافیہ انسانوں نے بنایا،
پرانے انسانوں کو یہ جُغرافیہ بنانے کا حق تھا،
نئے انسانوں کو یہ جُغرافیہ مٹانے کا حق کیوں نہیں!
جواب نہ دو؛۔
بیوقوف کو؛
بُرا کلمہ کہنے والے کو؛
جس چیز کا عِلم نہ ہو؛
جب تمہیں کسی غلطی، زیادتی یا سُستی پر مَلامت کی جائے۔

انسانوں میں بُرا وہ ہے، جس کی تعظیم اُسکے شر کے خوف سے کی جائے۔
بُلند ہونے کا تقاضا۔ پھیلاؤ کو سمیٹنا؛
وَقار کا تقاضا۔ آہستہ رَوِی، اظہارِ اطمینان اور استغناء۔
رَفاقت میں مُفارَقت پر نظر رہے۔
جس سے تُم کو نفرت ہو، اُس پر نظر رکھو۔
کسی کے غُصّہ میں کہے ہُوئے الفاظ فراموش نہ کرو۔
گفتگو میں۔ ٹھہراؤ اور مَتانَت کا عُنصر غالِب رہے۔
نہ تیرِ الزام چلا، نہ سنگِ دُشنام کھا!
گر رات اَندھیری ہے، تُو اپنی ہمتوں کی مشعل جلا
زمانے کے گرم و سرد میں کَم ہمت انسان۔
اپنی عِزّت نفس کھو بیٹھتے ہیں لیکن باہِمّت،
عزّت کے آبگینوں کو چُور چُور نہیں ہونے دیتے۔
بُلند بینی۔ بُلند کرداری کا پہلا زینہ ہے۔
مُصمّم ارادوں کو راستے پیدا رہتے ہیں۔
زندگی کی سہُولتیں اور آسانیاں حاصل کرنا چاہتے ہو تو مُشکلات کا سامنا کرو۔ ($\frac{94}{5}$)
(آسانیاں دُوسروں کے لیے چھوڑ دو اور مُشکلات اپنے لیے چُن لو۔)
راہ فرار پُرخار ہے، نمعلُوم مقام پر پاؤں فگار ہو جاتے ہیں۔
پیٹ کے تقاضے۔ یقین و حفظ کے تقاضوں پر غالب نہ آنے پائیں۔
مخصُوص اوقاتِ کار سے، مخصُوص عادات جنم لیتی ہیں۔
ناکامی جرم نہیں، "گھٹیا مقصد" جرم ہے۔

Marfat.com

زندگی آرام اور خوشی کے لیے نہیں، بلکہ "حصول (Achievement)" کے لیے ہے۔

اصول اور روپے میں سے "اصول" اور

جھوٹ بولنے سے "چُپ" بہتر ہے۔

اُن پھولوں سے لطف اندوز ہو، جو "آج" تمہاری کھڑکی سے باہر کھلے ہیں۔

پیشِ نظر تقابل کی بجائے "بَر میں تعاوُن" رہے۔

دُوسروں کی زندگی سے مقابلہ کیے بغیر، اپنی زندگی سے لطف اُٹھاؤ۔

کسی جگہ جانے سے پہلے "آنے" کا انتظام کر لو۔

عوام سے زیادہ اختلاط۔ کبھی احسن نتیجہ پر منتج نہیں ہُوا۔

عوام کو اُن کی سطح پر اُتر کر ملو۔

کسی آدمی کو یہ محسوس کرانا، کہ وہ جاہلِ مطلق ہے، اپنے خلاف
ایک "شکایت کنندہ" کھڑا کرنے کے مترادف ہے۔

دُنیا میں کوئی چیز خاموش نہیں۔ اگر تمہاری رائے میں کوئی چیز
خاموش ہے، تو تم بہرے ہو۔

"بے زبان درختوں کی بھی زبان ہے، بہتی ندیوں کی خاموش
سطح قدرت کی کتاب ہے۔ پہاڑوں کے پتھر وعظ
سُناتے ہیں۔ کائنات کی ہر شے میں بھلائی ہی
بھلائی ہے۔"

اُس وقت تک بات نہ کرو، جب تک یہ نہ جان لو، کہ تمہارا بات کرنا۔
تمہاری خاموشی سے بہتر ہے۔

گفتگو میں مختصر رہو، جب عقل کامل ہو جاتی ہے تو کلام کم ہو جاتا ہے۔

کلام باوقار، گفتگو باصواب، خاموشی طویل اور قول بلیغ رہے۔

لایعنی باتوں کو چھوڑ دو۔

استفہامیہ اندازِ تکلّم "باب العلم" ہے۔

اپنے کانوں کو چھلنی نہ بناؤ کہ بھوسہ رکھ لیتی ہے اور آٹا گرا دیتی ہے۔

کمینوں کے جواب کے لئے "حلم" لشکر ہے۔

لوگ بُرائی سے نہیں، بُرائی کے بد اثرات سے بچنا چاہتے ہیں۔

ہماری اجتماعی اور انفرادی زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ

بیکاری نہیں، غلط کاری ہے۔

لذیذ کھانوں کے ساتھ ــــــ بدہضمی؛

عیاشی کے ساتھ ــــــ کمزوری؛

کاہلی کے ساتھ ــــــ مفلسی؛

ــــ کی کُنڈیاں اَڑی ہیں۔

ایسی پالیسی اختیار کرو کہ "مخالفت" خود بخود دم توڑ دے۔

اپنے دشمن کو نظر انداز کرنے والے کا حشر "دیدنی" ہوتا ہے۔

دشمن کے ہر وار کو سنجیدگی سے بے اثر کرو۔

دشمن کے حسنِ سلوک پر بھروسہ نہ کرو۔

دشمن کو شک لوٹاتے جاؤ۔

Marfat.com

کسی اہم منزل کی طرف سفر۔ دو۔ تین قسطوں میں کریں،
دشمن کو آپ تک پہنچنے میں دقّت ہوگی۔
وعدہ کرنے میں دیری اور پورا کرنے میں جلدی کرو، مقدّم
یہ ہے کہ وعدہ کرو ہی نہیں۔
اپنے کاموں پر برداشت، راز داری اور حفظی و تعمیری اندازِ فکر
سے مدد چاہو۔
ہلکے پیندے والے برتن، ذرا سی آنچ نہیں سہ سکتے۔
تنگ دل شخص۔ جس چیز سے خود محروم ہو، اُس سے دوسروں
کو لطف اندوز ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔
دوسروں کی جان، مال اور آبرو کی حفاظت "اپنی حفاظت" ہے۔
عظمت مایوس حالات کی گود میں پرورش پاتی ہے۔
ماضی سے لگاؤ۔ صرف ہماری بے آسرگی اور عدمِ تحفّظ کا نتیجہ ہے۔
ہر اُبھرنے والا جذبہ۔ اظہار کی راہ نہ پاکر ضِد بن جاتا ہے۔
عدمِ اعتماد اور قوّتِ فیصلہ کی کمی کے شکار لوگ۔
اپنے آپ سے باتیں کرتے ہیں۔
خوشی کا انحصار۔ اچھّی صحت اور بُری یادداشت پر ہے۔
بے صبری و جلد بازی۔ خام کاری کی دلیل ہے۔
انسان۔ طبقاً عن طبقاً حادی آتی تدریج کا ایک منتہا ہے۔
انسان کو زندہ رکھنا۔ کائنات کی غایت ہے۔

Marfat.com

انسان اُصولوں کے لئے ہے، نہ مثالوں کے لئے۔

انسان زندگی کے لئے ہے، زندگی انسان کے لئے۔

انسان فرض و واجب کا مقروض ہے۔

انسان کو حُسنِ خیال پر حُسنِ عمل کا دُھوکہ ہوتا ہے۔

انسان کے اکتسابات و تصرفات تحصیل حاصل نہیں ہوتے۔

انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ۔

"جو بات سُنے، اُسے بغیرِ تحقیق آگے پھیلا دے"

انسان اپنی بربادی کے اسباب خُود پیدا کرتا ہے۔

بچو!:۔ معاشی و معاشرتی مفاد کے لئے سرگرم بہروپیوں سے؛

عمامہ و جُبّہ پہنے بُوزنوں سے؛

رہبروں کے بھیس میں رہزنوں سے؛

دوستوں کے رُوپ میں دُشمنوں سے؛

ہمدردوں کے لباس میں رقیبوں سے؛

مُخلصوں کی شکل میں قاتلوں سے؛

مُحسنوں کو چھوڑ آنے والوں سے؛

تضادِ قول و فعل کے شکار مُنافقوں سے؛

بوقتِ ضرورت آن" السّلام علیکم" لینے والوں سے؛

کاہلی، جاہلی اور خُود بینی کے ٹیکس بھرنے سے۔

Marfat.com

گریز کرو :-

کسی دعوت میں بِن بُلائے جانے سے ؛

کسی مجلس میں اپنے مرتبہ سے بُلند ہو بیٹھنے سے ؛

مہمان بن کر میزبان پر حکم چلانے سے ؛

جو سُننے کے لئے تیار نہ ہوں، انہیں سُنانے سے ؛

بد چلن کو دوست بنانے سے ؛

تنگ دِل کے آگے ہاتھ پھیلانے سے ؛

ہُجُوم میں کھڑے ہو کر نصیحت کرنے سے ؛

کسی کو جاہلِ مُطلق کہنے سے ؛

لنگڑے کے آگے لنگڑا کر چلنے سے ؛

کسی مُسلّمہ کو ثابت کرنے سے ۔

حیات اور **موت** کے اَٹل قانون ہیں، اِن سے کسی کو مُضر نہیں۔

موت :-

صرف انسان کے تَن کو چھُوتی ہے، تن کو نڈھال کرتی ہے،

انسان، موت کو ٹال تو نہیں سکتا، لیکن :-

تَن کی درستی کے لئے :-

نڈھال پن کی رفتار کو سُست ترین رکھنے کیلئے

___ ممکن و دستیاب چارہ ہائے کار تو اختیار کر سکتا ہے۔

آؤ! وہ طریقہ ہائے کار سیکھ لیں، ۔ جو تن کی مُضمحل ہوتی صلاحیتوں،
اِستعدادوں اور قابلیتوں کے لئے بدلِ مایتحلل کا کام دیں ۔

موت کو یاد رکھو! ___ (قولِ دانایاں)

زندگی کو یاد رکھو! ___ (قولِ فرزانہ)

موت ۔ ایک ساعت ہے، ایک نقاب ہے، ایک فجاء ہے ۔
___ خلق جدید میں مُنتقِل ہونے کو " ایک اِنتقال" ہے ۔

موت سے کیا ڈرنا! ۔ رُکنا نہیں " بڑھنا ہے بڑھنا"۔
ڈھلنے کو بھی بننے کی تقدیروں میں جکڑ کر بڑھنا ہے ۔

آبِ حیات پی کر کوئی نہیں آیا ۔ انسان زیادہ سے زیادہ دیر تک زندہ رہنا
چاہتا ہے ۔ اور بُوڑھا کہلانا اور سُننا پسند نہیں کرتا ۔
اگر اس پسند و ناپسند پر فکر کے رہوار کو دوڑاؤں، تو جو لوازِم سامنے آتے ہیں؛
اُن میں سب سے اہم لازِمہ یہ ہے کہ ۔

" تجھے بڑھاپے کے خلاف برسرِ پیکار رہنا ہے "
(بڑھاپے کے خلاف اعلانِ جنگ کئے رہو ۔ تندرست رہنا سیکھتے ہوئے،
بڑھاپوں اور اِضمحلالوں پر ضربیں لگاؤ ۔)

موت کسی کے نام کو نہیں مٹا سکتی ۔ اگر کوئی شخص ایسا کام کر جائے،
جو رہتی دُنیا تک باقی رہے ۔ تو موت اُس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی ۔
موت ۔ کسی کے باقیات الصّالحات کے آثار، غیر مؤثر نہیں کر سکتی؛
موت ۔ سابقُون الاوّلون کی اوّلیات کی تقدیم پر ملنے والی تکریم کو ۔
کاٹنے سے قاصر ہے؛

Marfat.com

انسان ۔ جس نے انسان کو فضا میں اُڑایا ؛

انسان ۔ جس نے رُوشنی کو ایجاد کیا ؛

انسان ۔ جس نے ہزاروں من وٹن لوہے اور لکڑی کو آب وخاک پر دَوڑایا۔

" مَارو !" اِن کے ناموں کو کون مَار سکتا ہے ؟

موت میں یہ طاقت نہیں، کہ اِن کے ناموں کو دُنیا کے ذہن سے محو کردے

انسان کے زندگی بخش اعمال کے اثرات تک موت کا ہاتھ نہیں پہنچتا ۔

افعال کے اثرات ۔ جو زمانے کی لوحِ پر کَندہ اور مُرتسِم کردیئے گئے موت

اِن اثرات کو مَیلا بھی نہیں کرپاتی ۔

موت سے کہو، کہ ۔

یہ حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام کے نشانات سے پیدا آثار مٹائے ؛

موت سے کہو، کہ ۔

یہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی قُربانی کی رُوح کو زائل کرے ؛

موت سے کہو، کہ

یہ حضرت مُحمّد مُصطفےٰ (صَلّی اللہ عَلیہ وَسَلّم) کی رَحْمَۃٌ لِلعَالمِین کے تذکروں کی تالابندی کرے ؛

قائدِاعظمؒ محمد علی جناح کے افعال اور اُن کے اثرات ، موت دُھوکر دکھائے ؛

عَلاّمہ اقبالؒ کی خُود داری کے اسباق کو ۔

اِن اسباق کے اثرات کو ۔

۔ زہق کرنے کی موت میں صَلاحیّت نہیں ؛

رُوحِ کائنات میں جاری قوانین کا "بَدل" لانا، موت پر بھاری ہے ؛
بَداء واِعادہ کے نظام میں موت خلل ڈال کر دکھائے ۔

قرآن !

— قرآن تو ، ۔ اَلْبَاقِی" کا باقی رہنے والا کلام ہے ۔
موت اس کلام کے اور اس کلام کے اثرات کے قریب نہیں پھٹک سکتی ۔

موت سے کیا ڈرنا !

"اگر تُم میں ہمّت ہے تو بڑھ کر موت سے زندگی چھین لو !"

• وَقت، اَجل اور قَضاء و قَدر کی زد میں ۔
خَلق و خِلقَت ہے — خالق، اعجاز اور تَسبیق نہیں ؛
• محو و ثبات کے قوانین، خَلق و خِلقَت پہ وارد ہیں ۔
ذاتِ اِلٰہ ان قوانین سے بُلند ہے ۔

خُلق و اخلاقِ الٰہی میں جیو ۔ موت تُم سے زندگی چھین نہ سکے گی ۔

تَدریج و اَمہال کے دَرجات اور مُہلتوں کے تَوَقّفات ۔
بَعض بَعض، نَوع نَوع اور قِسم قِسم کی "تَجسِیْم" پر لاگو ہیں ۔
اَلاَحَدُ اَلْوَاحِد ۔ دَرجوں اور تَوَقّفوں سے وَراء، ثُم وراء الوراء ہے ۔
خُدا ۔ اَلرَّشِیْد، ہے، تو اِرشاد کے عَوالم میں بسیرا کر ؛
رُشدی تقالیب کے لیے وقف رہ ؛
— موت کی تجھ تک رسائی نہ ہو گی ۔

Marfat.com

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں۔

کرنے کی دُنیائیں ہیں، خُلق کی دُنیائیں ہیں؛

مثال کی دنیائیں ہیں، اخلاق کی دُنیائیں ہیں؛

اسلام اور اسلام کی تعلیمات کو حُسنِ خیال سے نِکالکر حُسنِ عمل میں لانے کی دنیائیں ہیں۔

ہمارے عُلماءِ و دانشور، ـــ اِس قسم کے سوالوں میں اُلجھے رہتے ہیں۔

(اُلجھ کر سُلجھنے کے لیے نہیں، بلکہ مزید اُلجھنے کے لیے)

کہ :-

کائنات کیا ہے؟

انسان کیا ہے؟

انسان کا کائنات میں مقام کیا ہے؟

انسان کی زندگی کی غایت کیا ہے؟

انبیاءِ مرسلینؑ کیوں آئے؟ (انہیں اُن کے آنے پر اعتراض ہے کہ اُنہوں نے آکر

اِنہیں اصلاح و فلاح و فوز کا راستہ کیوں دکھا دیا؟

اِنہیں آزادروی کے لیے کھُلا کیوں نہ چھوڑا؟

تاکہ یہ جی بھر کر علی الاعلان ارمان نکالنے میں آزاد ہوتے!

اور فتنہ و فساد برپا کرکے اَلاُرض کو جہنّم زار بنا دیتے!)

قرآن کے نُزُول کا مقصد کیا ہے؟- {اپنے اندرون میں سوچتے ہیں کہ ہم

اِسکے اخبار (اَوَامر و نَوَاہی) کو منسُوخ کیسے کریں؟}

یہ اِتّحادِ انسانیّت اور فلاحِ بنی نوعِ انسان کی طرف کب لوٹیں گے؟

علماء و دانشوروں کیلئے۔

چیلنج اور وقت کی پکار

کیا کوئی ہے! — جو یہ چیلنج بالعمل قبول کرے!
کیا کوئی ہے! — جو اس کا جواب "مثبت افقی و عمودی انداز" میں بالعمل دے!

(ایسے فرزندانِ مبارک ۔ مائیں کم کم جنتی ہیں۔)

۱؎ انسان ساختہ نظاموں (نظامِ جمہوریت، نظامِ اشتراکیت، اشتمالیت، اجتماعیت، فاشزم، نازی ازم اور سب ازموں ... وغیرہ) پر۔ غالب آتا، رواج بکڑتا، جذب کرتا "نظامِ نیابتِ الٰہیہ" وضع کرنا۔

۲؎ القرآن کو ایک مربوط، منظم، مترتب، سہل التنفیذ و سہل التعمیل "رقِ منشور" کے طور پر بین کرنا۔

۳؎ ملک میں "قرآنی محکم اقدار" کو رسوخ دیتے ہوئے، ایسا قرآنی معاشرہ تخلیق کرنا، جس میں طاغوتی و سرکش قوتوں کو ٹھہرنے کے لئے ٹھکانہ نہ ملے۔

۴؎ انسان کے "متخلق بہ اخلاقِ الٰہی" ہونے، کرنے اور بننے کے لئے مستقل اقدار

Marfat.com

کے قیام کے لئے جہاد کرنا۔

۵۔ لَآ اِلٰہَ اِلّاَ اللّٰہ کی روشن مشعل سے، عالمِ کون ومکاں میں ہدایت پھیلانا اور مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَسَلَّم) کے بدست برداشتہ علم کو، خِطّہ ارض کے کونے کونے میں لہرانا اور گاڑنا۔

۶۔ پاکستان میں ایسے ماحول کا تَسَلُّط قائم کرنا، جس کے تصوّر سے ہی۔

کُفر و شِرک،

ظُلم و فسق،

نفاق و اسراف،

اِثم وعُدوان کانپنے لگیں۔

۷۔ نسلی، مذہبی، لسانی، جغرافیائی حدود و تعصّبات پہ ضرب کاری لگانے کے ذرائع و وسائل کی کُشاد کے راستوں میں حائل دُجاؤں اور رُکاوٹوں کو، قوّتِ ایمانی کی روشن ہدایت سے، شعُور کونی میں پیدا کردہ روشنی سے۔

مطابق، موافق اور ہم آہنگ کرنا۔

۸۔ جس میں حُرمت اللّٰہ اور شَعائر اللّٰہ کی تعظیم سب پر لازم اور لابُد ہو۔

۹۔ جس میں خُوگران پیکرِ تسلیم، ایک دوسرے کے لئے باعثِ رحمت ہوں۔

۱۰۔ جس میں ہر ایک کے لئے۔

صلاحیتوں کو جِلا دینے؛

استعدادوں کو بڑھانے، اور

ذُو وَقار و مُحتَرم ہونے کے سامان (۱۳۱)

سب جہتوں میں وافر طور پر پیدا اور کُھلے ہوں۔
۱۱ے جہاں **غلاظت** کو کریہہ، **کثافت** کو قبیح اور **ایذاء** وہی کو شنیع سمجھا جائے۔
۱۲ے جہاں **وہبی مسائل**۔ سب کے لئے عام اور مُفت ہوں (۱/۱۲)
۱۳ے جہاں **ترکہ کے خیر**۔ محفوظ اور اضعافوں میں بڑھنے کے لئے کام میں لائے جائیں۔
۱۴ے جہاں **کسب کے مال**۔ حسنی پیمانوں میں۔
کیل وقسط و میزان میں رہیں اور
بچتوں کو بیت المال میں جمع کرائے بغیر چارۂ کار نہ ہو۔
۱۵ے جہاں **عطاء کے انعام**۔ شکر کی حدود سے تجاوز نہ کرنے پائیں۔
۱۶ے جہاں **غصب کے حرام**۔ رکھنے کے لئے جا نہ ملے۔
۱۷ے جہاں **فرضِ منصبی** اور **فرضِ مؤقت** پہ پورا تُلنے کے لئے ہر کوئی مُستعد ہو۔
۱۸ے جہاں ہر کوئی **وقت** کے مُنہ زور گھوڑے کی لگام پر ہاتھ رکھے ہو۔
۱۹ے جہاں ہر کسی کی **محنت** کا پورا پورا صلہ اُسے بروقت و برمحل، بأحسن طور و انداز ملے۔
۲۰ے جہاں ہر کسی کی **فاصلہ** کو گھٹانے اور سمیٹنے پر نظر ہو۔
۲۱ے جہاں ہر ایک اپنے **سرمایہ** کو محفوظ سمجھے۔
۲۲ے جہاں ہر ایک پہ اپنے **مقاصد کے حصُول** کے لئے دروازے کُھلے ہوں۔
۲۳ے **معاشی ذرائع و وسائل** میں تنگی کا زبانوں پر شکوہ نہ ہو۔
۲۴ے **معاشرتی اخلاق** کی بنیاد "**محکماتِ قرآنی**" ہوں۔
۲۵ے جہاں **سیاسی بساط** میں (پر) ذاتی مفاد پر ملکی و قومی و ملّی مفاد کو ترجیح دینا پڑے۔
۲۶ے جہاں **صحت** کی تعلیم اور اُسکا تعلّم عام ہو۔

Marfat.com

۲۷۔ جہاں تعلیم میں تجارت دَر نہ آئے۔

۲۸۔ جہاں تربیّت میں " پلنے " پر " پالنے " کا تفوّق قائم رکھنا پڑے۔

۲۹۔ جہاں فن کار اور صنعت کار۔ دوسروں کو فن وصنعت سکھانے میں، اپنے فن وصنعت کی وُسعت وکُشادِ کار دیکھیں۔

۳۰۔ جہاں تجارتی اُصُول " اعلیٰ بناؤ، زیادہ کھپاؤ، کم کماؤ " ہو۔

۳۱۔ جہاں ہر چیز اور ہر معاملہ۔ کیا، کب، کہاں، کیوں، کیسے، کتنے، کسقدر، کون، کسے، کس کو، کی کسوٹی پر تُلنے کے بعد بروئے عمل آئے۔

۳۲۔ جہاں " ضیاع، اسراف، ایذاء دہی "، کو ظُلمِ عظیم سمجھا جائے۔

۳۳۔ جہاں، قومی بچت کا ہر پیسہ، ہر لمحہ قوم کے کام آنے کے لئے مَوجُود وحاضر رہے۔

۳۴۔ جہاں سُود۔ نہ کوئی دے سکے نہ لے سکے۔

۳۵۔ جہاں۔

تَرکَہ کے پیچھے بیدار آنکھ (مُتّقی کی وصیّت)؛

کَسَب کے پیچھے بیدار آنکھ (ذاتی ملکیّت)؛

غصَب کے پیچھے بیدار آنکھ (تِبیانِ حُرمیّت)؛

عَطاء کے پیچھے بیدار آنکھ (اِستحقاق عطیت)؛

____ جاگ رہی ہو۔

۳۶۔ جس میں یتامیٰ، مساکین، محرُومین، بیوائیں، مسافر اور اسیر۔ ____ اپنے آپ کو محفُوظ ومَامُون سمجھیں۔ اُن کے اثاثوں کو نظرِ استحسان کے علاوہ کسی اور نظر سے دیکھنا ممکن ہی نہ رہے۔

Marfat.com

۳۷ے جہاں نظریۂ حیات۔ زندگی بناتا، سنوارتا، زندگی بخشتا اور زندہ کرتا ہو۔
۳۸ے جہاں عقیدتوں کی بجائے "عقائد و اصول" کی سرسبزی و شادابی، باعثِ تسکین و تلذذ ہو۔
۳۹ے جہاں "لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ" ہر ایک کی زبان و قلب و عمل میں جاری ہو۔
۴۰ے جہاں "فی سبیل اللہ رُوکنا" ناجائز ہو۔
۴۱ے جہاں ہر ایک کی نظر اپنے "اوّل، آخر، ظاہر، باطن، داخل، خارج" پر بیدار رہے۔
۴۲ے جہاں ہر ایک مُثبت، مُستقیم، اُفقی و عمودی" راہوں پر گامزن ہونے کے لئے بیتاب ہو
۴۳ے جہاں افادہ و فیضان کے لئے:۔

بیتابیاں، سمٹ کر؛
ضرورتیں، سُکڑ کر؛
احتیاجیں، کٹ کر؛
پریشانیاں، چھٹ کر؛
مُشکلیں، کُھل کر؛
رنج، اُڑ کر؛

—— انسان جنم لیں۔

۴۴ے جہاں مساجد آباد، مسکن دلشاد، احول صاف، کشادہ اور خود دریاب ہو۔

اے عُلماء و دانشورانِ پاکستان!

گر ہمّت ہے، تو چیلنج قبول کرو اور

اُن تشنۂ تکمیل عوالم میں سیر کنانِ سیادت و سیاحت میں سے ہو۔ جن عوالم کی منتظر فضائیں کسی السّیّد اور السّائح کے انتظار میں ہیں۔ اور اپنے خُدا

Marfat.com

سے دستِ بدُعا ہیں کہ :-

اے خالقِ عوالم !

تُو نے ہمیں تو پیدا کیا، لیکن ہم میں سیر کرنے والے کیوں پیدا نہ کئے ؟
ہمارے نہاں خانوں میں گنجینے دفن کئے جنہیں کھودنے والا کوئی نہیں !
تحقیق کے لئے مُحقّق پیدا ہوئے جو سو گئے یا سُلا دیئے گئے !
بُعدوں کو نزدیکیوں میں بدلنے والے مسافر، بُعدوں کے سفر پہ
روانہ ہوئے لیکن اپنے عزم میں ناپختگی یا تزلزُل کی وجہ سے لڑکھڑا گئے۔
یا تھک کر جمُود کی منزل میں رُک گئے۔
اُولوا العزم نے اِن نہاں خانوں کی کھُدائی کا عزم تو باندھا لیکن
اُن کا حُسنِ تخیّل حُسنِ عمل تک نہ پہنچ پایا۔

تشنۂ تکمیل عوالم :-

۱ے تنزیہہ کی افضلیت اور تشبیہہ کے پیداوار تنزّل (جس پہ ہندو گھُٹنا ٹیکے بیٹھے ہیں)
پہ حرف گیری و اختلاف کی بجائے حق درآئی اور حقیقت شناسی ثابت کرنا۔
یعنی : (تنزیہہ کے خُوب اور تشبیہہ کے ناخُوب کا جائزہ)
۲ے وحدت کے حُسن کی تحسین اور ژندو پاژند و اوستا (مجوسیوں کی مُقدّس کتاب)
سے غلط اخذ کردہ ثنویّت کے تقیداتی کراہت کو روشن کرنا۔
یعنی : (توحید کے روشن رخوں اور ثنویّت کے تاریک پہلوؤں کا تبیان)
۳ے توراۃ و انجیل سے، نصاریٰ کی جعل وضع کردہ، تثلیث کی گرانیوں پہ،

Marfat.com

توحید کی آشائشوں کو مُسلّم کروانا۔
یعنی : (توحید کی آسائشوں اور تثلیث کی گرانیوں کی توجیہہ)
کہ کتاب وحکمت ونبوّت کے وہبی۔
خُدا کے اُصطِفا اور عطاء سے حاصل ہونے کی۔
تصدیق وشہادت - یہ ثابت کرتے ہوئے کرنا، کہ۔
نبوّت دُعاؤں اور دُھوکوں سے نہیں (یہودیوں میں جاری روایت)
بلکہ، ہمہ گیرائیوں اور عطاؤں پر، ___
اَحکَمِ الحاکمین کی دَین ہے۔
جسکے سامنے سب دُھوکے، دُھوکہ کھاجاتے ہیں۔ ($\frac{8}{40}$ - القرآن)
جسکے (حضرت) یعقوبؑ "برداشت کے پیکر" ہوتے ہیں؛
جسکے (حضرت) یوسفؑ کے پہناوے، آنکھوں سے لگانے پر بینائیاں لوٹ آتی ہیں؛
جسکے (حضرت) مُوسیٰؑ کی ضرب سے پتھروں میں چشمے جاری ہوتے ہیں؛
جسکے (حضرت) مسیحؑ کی مسیحائی، مُردوں کو زندہ، جذامیوں کو صحت اور بیماروں کو شفاء عطا کرتی ہے
جسکے (حضرت) مُحمّدؐ کی مصطفائیؐ۔
ایک طرف ۔ اَبُوجہلوں کو روندتی، اَبُولہبوں کے ہاتھ توڑتی، اِبن الوقتوں کو مزہ چکھاتی
اہلِ صفا کو گرماتی، اِبنَ الہیثم جیسے مناظروں کو دعوتوں میں بھگاتی ہے؛
دوسری طرف ۔ ہمہ عالم کو اپنے نُور سے مَنوّر، بصیرت سے بینا، اشارے سے چاند کو
شَق کرتی ہے - اپنے اُصطِفا (انتخاب) سے۔
اَبُوبکر صدیقؓ جیسے ___ پیکرِ صِدق؛

Marfat.com

عمر فاروقؓ جیسے ـــــ مجسّم فرق ؛
عثمان غنیؓ جیسے ـــــ سراپا غنا ؛
علی ولیؓ جیسے ـــــ شیرِ خدا ؛
اپنے رفیق تخلیق کرتی ہے۔

مُباہلہ کی ایک جھلک :-

(مباہلہ :- اصطلاحِ شریعت میں کسی متنازعہ فیہ مسئلے کو، خدا پر چھوڑتے ہوئے بددعا اور نفرین کرنا کہ جو جھوٹا ہو، وہ برباد ہو جائے)

سنہ ۱۰ ہجری میں نجران کا ایک وفد مدینہ منورہ میں حضورؐ سے مباحثہ و مقابلہ کے لئے آیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعوت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اسلام کے نظریات اُن پر واضح کئے۔ وہ ان باتوں کو تسلیم نہیں کر رہے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بن باپ کی پیدائش کو اس بات کی دلیل بناتے تھے کہ آپ خُدا یا خُدا کے بیٹے ہیں۔

قرآن کریم اِن عقاید کی واضح تردید فرماتا ہے۔ کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام کے خُدا ہونیکی یہی دلیل ہے تو پھر آدم علیہ السلام کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے ؟ - اُن کا تو نہ کوئی باپ تھا اور نہ کوئی ماں۔ اگر اُن کو تُم انسان مانتے ہو، تو عیسیٰ علیہ السلام کو کیوں خُدا یا اُس کا بیٹا بنا رکھا ہے ؟

جب بنی نجران کے وفد نے دعوتِ توحید کو رَدّ کیا تو اُن پر حُجّت قائم کرنے کے لئے خُدائی حکم آ گیا۔

"پھر جو شخص حُجّت کرے آپ سے، اس بارے میں اِسکے بعد کہ آ گیا آپ کے پاس علم تو کہہ دیجئے کہ آؤ ہم بلائیں اپنے ابناء کو اور تمہارے ابناء کو، اپنی نساء کو اور تمہاری

Marfat.com

نساء کو اپنے انفس کو اور تمہارے انفس کو پھر اللہ تعالےٰ کے حضور التجاء کریں
پھر بھیجیں اللہ تعالےٰ کی لعنت کاذبین پر (سورہ آل عمران ۶۱ - القرآن)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد نجران کو مباہلہ کی دعوت دی - جب انہوں نے نورانی چہرے دیکھے تو اُن کے اُسقف (لاٹ پادری) نے کہا کہ اگر تم نے اِن سے مباہلہ کیا تو یاد رکھو، تمہارا نام ونشان مٹ جائے گا چنانچہ انہوں نے صلاح مشورے کی مہلت طلب کی اور پھر گئے ہی گئے}

۵ے **ماہا پارانب** اور **بدھا چاریتا** (بدھ مذہب کی مقدس کتابیں) میں دی گئی تعلیم اور اُن میں مہاتما بدھ کی تعلیمات میں تصریف و بگاڑ و اضافہ کی خبر لینا۔

واضح کرنا، کہ :-

"صحیح نظریہ، صحیح عزم، صحیح گفتار، صحیح کردار، صحیح کوشش، صحیح زندگی
صحیح سوچ، صحیح دھیان ــــ "فرد" کی دُنیا ہے۔

فرد کی دُنیا سے آگے۔

تربیت، عدل، اِحسان، ربط، تحفظ، اصلاح، تعاون اور بین بین چلنے کی
لاحصر ولاتعد کشادہ راہیں ہیں۔

اُصولِ ہشتگانہ میں صرف، فرد کی تعمیر سے وابستہ! ــــ اُصولوں میں سے چند اصولوں پر بحث ہے۔ فرد سے آگے وسط وجمع کا کُش دیں اَن گنت ہیں۔
جن میں مزاحمتوں، نامساعدتوں اور رکاوٹوں سے دوچار ہوتے ہوئے۔ معاونتوں، مساعدتوں اور فراخیوں میں قدم آگے بڑھانا ہوتا ہے۔ جہاں سے 'اِنسانیت' کی دنیا شروع ہوتی ہے۔

انسان ہے تو ــــ اِنسانیت میں آ!

Marfat.com

نائب ہے تو ـــــ نیابت کر!

تجھے اِس حقیقت کا مصدّق بننا ہے کر ۔ (قول وقلب وعمل سے)

صحیح راستہ ۔ دُنیا سے "کٹنے" میں نہیں۔ بلکہ دنیا سے مربُوط ہوکر ترتیب، تنظیم، تیقّن، توکّل اور توحید سے "بندھنے" میں ہے۔

فردی سوچ ۔ شحّ، جہالت، کہالت، خُود بینی اور بے راہ روی کی سوچ ہے۔

جمعی فکر ۔ فلاح، اصلاح، تحفّظ، فوز، خیر، تفضیل، تسخیر اور رنگِ الٰہی ہے۔

(جمعیّت کے کام اخفاء کے تقاضوں کو پیشِ نظر رکھ کر کرنا ہوتے ہیں ۶۸، ۱۲/۶۷)

ے دھر میں ۔

دھر کے تزویر و تزئین و تمتّع میں غرق؛ (۲/۲۱۲)

تخیّل، توہّم، تعزّلے طریقِ طرق؛

علم، حکمت، تدبّر بناء چمک؛

ـــ کی بناء کو اُکھاڑنے پہ کمر بستہ ہونا۔

(بادلیل و برہان اور بعملِ احسان دھریوں کے بناءِ عقاید کی بیخ کنی)

ے تہذیبِ حاضر کے شیدائیوں کو ماضی میں لیجانے کی بجائے، حاضر کی مشکلات کا درک دیتے ہوئے، روشن مستقبل کا پیغام دینا۔

(رواج پکڑتی، متانتوں کا مذاق اُڑاتی، بے راہ روی کی راہوں کا ۔

خودکُشی کی منزلوں کو پہنچانے سے پہلے تدارک -)

یہ وہ احیاءِ حیات اور اسلام کو غالب کرنے کی راہیں ہیں، جن راہوں میں تمہیں روشنی کے مینار قائم کرنا ہیں۔

Marfat.com

بصُورتِ دیگر :-

"کسی دوسری قوم کو تمہاری جگہ لے آنے کا وقت قریب آن پہنچا

(۹/۳۹ ، ۴۷/۳۸)

اگر مذکورہ قالب کا بنانا، بیّن کرنا اور اپنے ملک میں نافذ و جاری کرنا، تمہارے لئے

(۶/۴۵،۴۷ ، ۷/۷،۲)

دُشوار اور بوجھل ہے (اور ۱۲۰ بڑ اُمید ہے کہ بہت بُوجھل ہے)

اگر تشنۂ تکمیل عوالم کی تکمیل کے لئے اپنے وقت و محنت و سرمایہ کے ایثار کو، تضیع و اسراف جانتے ہو (اور اغلب اُمید یہی ہے کہ یہ تمہارے خیال و درک اور ارادوں سے آگے کی دُنیا ئیں ہیں)۔ تو

راستے میں رکاوٹ بننے اور حائل آنے سے ہٹ جاؤ!

- اگر نہیں، تو

لے روزِ محشر:

اُس اَلعَظِیمُ اَلھَادِیُ ۔ خُدا کے سامنے جوابدہی کے لئے تیار رہو، کہ :-

ے تم تک اصلاح و فلاح کا پیغام پہنچا۔

ے تمہیں اُس پر لبّیک کہنے کے لئے پُکارا گیا۔

لیکن

تم نے جواب " سرکشانہ و باغیانہ " دیا۔

ے زندگی میں۔ تنبیہہ پر تنبیہہ، تنبیہہ در تنبیہہ اور عذاب جوع وخوف و الم

Marfat.com

کے لیے خبردار رہو :۔

ء اِتفاقات آن ملیں گے ؛

ء حادثے مُسلّط ہو جائیں گے ؛

ء احتیاجیں بغلگیر ہوں گی ؛

ء تمنائیں تشنہ رہیں گی ؛

ء ضرورتیں پُوری نہ ہوں گی ؛

ء رہا سہا وقار بھی، گھوڑے پر سوار ہو کر اَلوداع ہو جائیگا۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ (۵۵/۱۳ ۔ اَلقرآن)

ء تم ہمارے کس کس اٰلآ (تنبیہہ تنبّہ) کو جھٹلاؤ گے؟ (۱۰/۶۲)

ء کس کس 'اِعلَموا' کو نظرانداز کرو گے؟ (۹/۲)

ء کس کس 'قُل' کے مُنکر ہو گے؟ (۶/۱۵۱ - ۱۵۲)

ء کس کس 'قُولُوا' کا مذاق اُڑاؤ گے؟ (۳۲/۷)

ء کن کن حُرُماتَ اللہ کی تعظیم سے باز رہو گے؟ (۲۲/۳۰)

ء کن کن شعائرَ اللہ کی بے حُرمتی کرو گے؟ (۲۲/۳۲)

• اگر ہے، تو۔

تسلیم کر لو، کہ ۔

ء ہمارے طور ناصحانہ اور انداز فضیحتانہ ہیں ؛

ء ہمارے قول وفعل میں تضاد ہے ؛ (۶۱/۲)

ء ہماری تبلیغ وتلقین کی تدبیریں ناکام ہیں ؛

Marfat.com

ے ہماری صَلاح و فَلاح و فوز کے دعوے جھوٹے ہیں ؛

ے ہمارا ہر تاثر، پتھر پہ بُوند ہے ؛

ے ہمارا یہ کہنا، کہ :-

"میرے کرنے کو نہ دیکھ! میرے کہنے پر عمل کر"۔

ایک دُھوکا، ایک فَریب، ایک چمک ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ :-

ایسا معاشرہ کیسے معرضِ وجود میں آئے گا ؛

تو ۔ اس کا جواب صرف **"نظامِ نیابتِ الٰہیہ"** کا قیام ہے۔ جس پر قلم ۔

بفضلِ خدا اور بصدقِ مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم)

بشرطِ زندگی، اس کتاب کے حاملانِ کتاب تک پہنچانے کے بعد اُٹھاؤں گا۔

۸ے اَلقرآن ۔ نظرِ حقیقت کی بجائے، نظرِ عقیدت کی زد میں :-

قرآن کو نظرِ حقیقت سے دیکھنے ؛

توجہ اور گوشِ ہوش سے سُننے ؛

کامیاب زندگی کے لئے حرفِ آخر احسن ترین **دستور** خیال کرنے ؛

— اور —

اِس پر عمل کرنیکے لئے اِسے جاننے اور سمجھنے ۔

— کی بجائے —

Marfat.com

مُبالغہ آرانہ اور عقیدت مَندانہ نظروں سے دیکھنے یا پڑھنے تک محدُود رکھنا۔

ــ قرآنِ پاک کو اِس کا "صحیح مقام" نہ دینا ہے۔ جس کا یہ کلامِ پاک اِستحقاق رکھتا ہے۔

عقیدتوں میں ڈُوبے ہوئے عَوامُ النَّاس تو ایک طرف۔

عُلماء تک ۔۔

قرآن کی جامعیّت کا اقرار کرتے ہیں ۔

قرآن کو ــــ مذہبی، رُوحانی، مادّی، جسمانی، عائلی، خاندانی، معاشی، معاشرتی، سیاسی، تعلیمی، ثقافتی۔

غرضیکہ ــــ زندگی کے سب پہلوؤں پر "جامع کتاب" تو مانتے ہیں؛

اس پر دعویٰ یہ بھی ہے کہ۔

قرآن کو طبقاتِ انسانی کے تنازعات و مُعاملات میں "واحد مُنصف حکم" کا مقام حاصل ہے؛

قرآن میں اقوامِ عالم کے باہمی تعلقات اُستوار رکھنے کے اُصولوں کا ہونا بھی تسلیم کرتے ہیں۔

ــــ لیکن ــــ

جب قرآن میں سے احسن ترین "طریقِ زندگی" اور اس طریقِ زندگی کو مفادِ عامہ کے لئے اَخذ کرنے اور کھولنے کا مَرحلہ آتا ہے تو خود تحقیق میں دَر آنے کی بجائے۔ مُسَجَّع، مُقفیٰ، اِصطلاحی اور صَرف و نحو کے بکھیڑوں میں اُلجھی ہوئی عبارتوں کے پُل باندھتے ہیں۔ بجائے اسکے کہ۔

Marfat.com

اسکے آوامر و نواہی (مُثبت و منفی اخبار) کو مُنضبط کرکے کوئی ۔

مربُوط ، قابلِ عمل نظریہِ حیات

وضع کرنے یا واضح کرنے کو لازم سمجھیں ، صرف ۔

"روایتی و تعیمی طور پہ معرُوف" قسم کی وضاحتوں اور توضیحات پہ اکتفاء کرتے ہیں ۔

عُلماء کے اِس طرزِ عمل سے ___ معمُولی سمجھ رکھنے والا بھی اِس نتیجہ پہ پُہنچتا ہے کہ یہ :۔

بالقلب و بالعمل دعوٰی دارانِ دین اور اجارہ دارانِ مذہب، قرآن کو ۔ مُطلق دستُورِ زندگی، تسلیم کرنے سے گُریزاں ہیں ۔

یہ زبانی طور پہ اقرار ___ عملاً ، صریحاً ؛ ۔ قرآن سے انکار ہے ۔

یہ اقرار کہ ۔ ہر مسئلے میں اُصولی رہنمائی قرآن سے مُیسّر آتی ہے ۔

___ **کس کام کا !**

جب ۔ جُوتا جاپانی، پتلُون انگلستانی، روایت ایرانی
رسم ہندوستانی، شہریّت پاکستانی اور زبان پہ
کلمہ اسلامی کی مُسدّس میں زندگانی ___
___ ہرزہ گردی اور خُودستانی کی نذر ہو رہی ہو ۔

اس اُصولی رہنمائی کا ، دنیا کے کسی خطہ و مقام میں " آج تک " رائج نہ ہو پانا ۔

اس بات کا غمّاز ہے کہ اِسے مقدّس و اُصولی کہنے والوں کا ظاہر و باطن متضاد ہے

مُحَقِّقینِ قرآن ۔ تحقیق کے میدان میں

قرآن میں کائنات پر غور و فکر کی دعوت، رسوخ کی حدِ تکرار تک دی گئی ہے:

ـ ارض و سمٰوٰت میں غور و فکر (۱۰/۱۰۱)

ـ اجرامِ فلکی کی تخلیق پر غور و فکر (۱۴/۱۹)

ـ تخلیقِ انسانی اور سامانِ زیست میں غور و فکر (۶/۱۰۰، ۱۰/۸۶، ۴۵/۴)

ـ غور کرو کہ سب کچھ کیسے ہو رہا ہے؟ (۲۹/۱۹،۲۰)

مومنین کا شیوہ — غور و فکر (۳/۱۸۹ - ۱۹۱)

کائنات پر ایک اچٹتی سی نگاہ بھی ڈالیں، تو اس حقیقت کے وا ہونے میں ذرا بھی دیر نہیں لگتی کہ:۔

اِس عالمِ کون و مکاں، زمین و زماں اور جہت و سُو کا کوئی ذرّہ بھی پیمانوں سے باہر نہیں

ہم نے ہر شے کو پیمانوں میں خلق کیا۔ (۱۱/۱۴، ۲۵/۲، ۴۱/۲۹)

ارض کو فرش اور سماء کو چھت بنایا۔ (۴۰/۶۴، ۵۲/۵)

سُورج کو ضیاء اور چاند کو نُور (منازل کے پیمانوں میں) خلق کیا۔ (۱۰/۵، ۱۷/۱۶)

نجوم کو برّ و بحر کے ظلمات میں راہِ ہدایت کے لئے مزیّن کیا۔ (۶/۹۷)

میزان قائم کی۔ (۵۵/۷)

یہ مقرّرہ پیمانے انسان کی تسخیر کے لئے ہیں۔

میدانِ تسخیر میں قدم بڑھانے کے لئے، کسی معاملہ کی حقیقتِ حال جاننے کے لئے بھی،

کوئی ایسا "پیمانہ" مقرّر کرنا ہوگا، جس پر پیمائی سے (وزن کرنے سے) شئے، ——

Marfat.com

"جیسی کہ ہے، کھل کر سامنے آجائے"

وہ پیمانہ، اُس شے پر **خصوصی سوالات** کا ہے:-

وہ پیمانہ:- { کیا؟ کب؟ کہاں؟ کیوں؟ کیسے؟ / کون؟ کس؟ کیسے؟ کس کا؟ کسقدر؟ / کتنے؟ } ہونا، کرنا، بننا

کے شئے یا معاملہ پر وارد کرنے کا ہے۔

(کون ومکاں میں شئے یا معاملہ:-

وقت، مقام، وجہ، طریق، فاعل، نوع، مفعول، ملک، مقدار، تعداد، x

وُجود، تاثر اور کارفرمائی۔- اپنے بداء، اعادہ اور عواقب میں بروئے عمل ہیں۔

ہمارے عُلمائے کرام، قرآن کی حقیقتِ حال جاننے چلے۔

"کتنے؟" — کا سوال اِن کے لئے انتہائی پُرکشش بن گیا۔

پھر، اِس 'کتنے؟' نے اِن کا یہ حال کیا، جس حال میں یہ "آج" ہیں۔

اِس 'کتنے؟' کا جو حال اِنہوں نے کیا۔- اُس تصویر کو ذرا سامنے لاکر

خُود ہی دیکھ لیں۔- کہ **کون جیتا؟، کون ہارا؟**۔

شئے یا معاملہ کی حقیقتِ حال جاننے کے لئے۔

غور وفکر کرنا اور اُسے اُسکے مقامِ تکمیل تک پہنچانے کے لئے

نظم ونسق کرنا "تدبیرِ امر" کہلاتا ہے۔ تدبیرِ امر کی تاحدِ

امکان وصلاحیت و اِستعداد۔

Marfat.com

"تاکید و وصیّت" ۔ بار بار کی گئی ہے ۔

"تو کیا پھر قرآن میں تدبّر نہیں کرتے اور اگر یہ غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو اس میں کثرت سے اختلاف پایا جاتا" (۴/۸۲ ، ۴۷/۲۴ ، ۲۳/۶۸ ۔ القرآن)

"قلب و نظر و سمع سے کام نہ لینے والے انسان نہیں، حیوان ہیں" (۷/۱۷۹)

"یہ **بدترین خلائق** ہیں" (۸/۲۲ ، ۲۵/۴۴)

بلا علم شرک کرتے ہیں ۔ (۲۲/۷)

بلا علم، حق سے اعراض کرتے ہیں (۲۱/۲۴)

نشاۃ ثانیہ کی ہیئت کا انسان کو علم نہیں (۵۶/۶۱)

منافقین تفقہ سے کام نہیں لیتے (۴۸/۱۵ ، ۵۹/۱۴ ، ۶۳/۷)

شے کی حقیقت حال جاننے کے بعد، انسان کسی غایت کے لئے ۔ کوئی راہِ عمل اختیار کرتا ہے اُس راہِ عمل پہ گامزن ہونے کے لئے، ذرائع و وسائل تلاش کرتا ہے ۔ پھر، ذرائع و وسائل کو ممکن بہتر صورت میں استعمال کرتے ہوئے، اپنے مطلوبہ مقصد کے حصول میں کبھی کامیاب ہوتا ہے، کبھی ناکام ۔

کامیاب اس لئے کہ ۔

اُس نے جو راہِ عمل چُنا،

جس طرح میسّر ذرائع و وسائل کو استعمال کیا ۔

وہ، اُس مقصد میں کامیابی کے تقاضے تھے ۔

کوئی بھی راہِ عمل اختیار کرنے سے پہلے دیکھنا پڑتا ہے کہ ۔

مُعاملہ کیا ہے ؟

پھر اُسکے ‘ — **کب ؟ ‘ کہاں ؟ ‘کیوں ‘ کیسے ؟** — کے لئے ‘
وقت ‘ مقام ‘ سبب ‘ طریقۂ کار سے سابقہ پڑتا ہے۔
اِس پر مُستزاد ‘ کون ؟ کسے ‘ کِس کا ؟ کِسقدر ؟ **کتنے** ؟ کے تقاضے سامنے آتے ہیں۔
اُسے ‘ اُسکے ہونے ‘ کرنے اور **بننے** میں دیکھنا پڑتا ہے۔
تب کہیں جاکر واضح ہوتا ہے کہ — **اصلیّت کیا ہے ؟**

اَلقُرآن

— عُلَما کے سامنے تھا۔

○ اِنہوں نے اِسکو **۳۰ پاروں** (ٹکڑوں) میں تقسیم کیا۔
(ماہ وار وِرد کے لئے) ؛

○ سُورتوں کی تعداد ۱۱۴ مُقرّر کی۔
(تلاش وِرد میں آسانی کے لئے) ؛

○ رکُوع کی منازل کا تعیّن ۵۴۰ ہُوَا۔
(آگے چلیں گے دَم لے کر) ؛

○ آیات کی تعداد ۶۶۶۶ بتلائی گئی۔
(تاکہ گنتی یاد رہے) ؛

ہفتہ وارنہ تلاوت کے لئے ۷ منازل مُقرّر کیں۔
(اپنے اظہارِ تقدّس کے لئے، تاکہ ظاہر کیا جاسکے کہ قرآن کی قرآت کے شیدائی، قرآن سے غفلت کے ساتے سے بھی دُور بھاگتے ہیں۔)

قرآنی آیات کو تعداد آ :-

آیاتِ وعدہ ۱۰۰۰، آیاتِ وعید ۱۰۰۰، آیاتِ نہی ۱۰۰۰، آیاتِ امر ۱۰۰۰، آیاتِ مثال ۱۰۰۰، آیاتِ قصص ۱۰۰۰ میں تقسیم کیا،

— کیوں ؟ اس لئے کہ :-

ہمارا عالم :-

آیاتِ وعدہ کے تحت :- ادرا کی دُنیا کی نیرنگیوں میں کھو کر، عملی دنیا کی اشکال سے بچنا چاہتا تھا؛
آیاتِ وعید کے تحت :- اپنے آپ کو دھمکانے پر، دھکا سٹارٹ ظاہر کرنا چاہتا تھا؛
آیاتِ نہی کے تحت :- اپنے آپ پر سے اختیار و ذمہ داری کا بار اُتار پھینکنے کا خواہشمند تھا؛
(اخلاق کیوں ؟ - پر صاد کرنے سے انکار)
آیاتِ امر کے تحت :- جوابدہی میں مجبورِ محض بننے کا متمنی تھا؛
آیاتِ مثال کے تحت :- متشابہات سے غلط معانی اخذ کر کے، انہیں اپنی اغراض کیلئے آلۂ کار بنانے پر مُصر تھا؛
آیاتِ قصص کے تحت :- قرآن کو در پردہ اساطیر الاولین کہنے سے باز نہ رہنے پر بضد تھا (۶/۲۵، ۸/۳۱)

آیاتِ تحریم ۲۵۰ آیاتِ تحلیل ۲۵۰،

— کیوں ؟ اسلئے کہ :-

اپنے آپ کو امتناعوں اور اجازتوں کا پرکھا، قیدی پرندہ ظاہر کر سکے؛

آیاتِ تسبیح ۱۰۰،

— کیوں ؟ اسلئے کہ :-

عمل سے عاری ہو کر، تسبیح کے دانوں کی مالا میں دوراں و سرگرداں رہے۔

Marfat.com

آیاتِ مُتفرِقہ ٦٦ ، کو فرق فرق پہ رکھا ، اسلئے کہ۔
قرآن کو غیر مُرتّب اور بے ربط کتاب کہہ سکے اور اسے پوچھنے والا بھی کوئی نہ ہو
پھر ، تفصیلِ حرُوفِ قرآن (ا تا ی) ۔ اس اظہار کے لیے دی گئی کہ۔
ہم وہ پیکرانِ تسلیم ہیں جو اسکے ایک ایک حرف پر پہرہ دیتے ہیں۔
سب سے بڑھ کر ، حرکاتِ قرآن (زبروں ، زیروں ، پیشوں اور لفظوں کی تعداد
تک گن لی۔
ان ہی حرکاتِ قرآن میں ہمارے " خُود بخُود عالِم " ایسے اُلجھے کہ۔
اُلجھتے ہی چلے گئے اور سب کو اُلجھا گئے۔
اب سُلجھنے کی کوئی صورت نظر ہی نہیں آتی۔
یہ تمام تقسیمیں قرآن کی غایت پر تفکّر (غور و فکر) سے باز رکھنے کے لئے ہیں۔
تاکہ اِس مُقدّس و مُحکم " منشورِ زندگی ، کو جادو ، ٹونوں اور وِردوں کی کتاب
بنا دیا جائے۔
قرآن کی اصل حقیقت جاننے کے لئے۔ کتنے ؟ کے علاوہ ، بقیہ نو (9) سوالوں
سے ، ہمارے عُلمائے کرام نے ، اور فاضلانِ دین نے کوئی سروکار ہی نہ رکھا۔
تعدادِ آیات ٦٦٦٦ اور اقسامِ آیات (وعدہ ، وعید ۔ وغیرہ ، ہر یک یک ہزار) کی تعداد پر
دل میں اُٹھنے والے سوالات " وجہِ محلِ نظر " بنے :۔
(۱) کیا خدائے مُطلق ۔ آیاتِ قرآنی کے نُزُول ۔ ۴ چھکوں (٦٦٦٦) ۔
سے بیش و کم پر ، نعرۂ فتح (تکمیلِ دین اور اِتمامِ نعمت کا) بلند کرنے پہ قادر نہ تھا ؟
(۲) آیات ۔ وعدہ ، وعید ، نہی ، امر ، مثال ، قصص میں ہزار (۱۰۰۰) کا ہندسہ کیوں لازم رہا ؟

Marfat.com

(۳) کیا ہمارے عُلماءِ کرام نے، پُورے قرآن حکیم کو۔ آیات کی "اس" بیان کردہ تقسیم کے تحت، کبھی چھانٹا ہے؟

جب اِن سوالات کا جواب دل نے "نفی" میں دیا، تو پُورے قرآن کی آیات گِننے پر معلوم ہُوا کہ:۔

اصلاً آیاتِ قرآنی کی تعداد "۶۲۳۶" ہے۔

اب، مجھے یہ کہنے میں قطعاً باک نہ رہا، کہ قرآنِ مجید ۶۲۳۶ آیات پر مُشتمل، وہ **صحیفۂ مُقدّس** ہے جس کی عُلماء کرام۔

اِسکے :۔ کیا؟، کب؟، کہاں؟ کیوں؟ کیسے؟، کون؟ کس کا؟ کِسے؟ کتقدر؟

کو نظر انداز کر کے **توہین** کے مُرتکب ہوتے ہیں۔

جس کتاب کے اوامر و نواہی (**مثبت و منفی اخبار**) کو "**آج تک**"۔

کسی ترتیب میں مرتّب ہی نہیں کیا گیا، چہ جائیکہ:۔ (ترتیب آنے پر زندگی اہم بنتی ہے)

اُن خبروں کو، "مربُوط، **قابلِ عمل نظریۂ حیات**" کے ربط میں لاکر،۔

اُسکے "**مبادی، اِعادوں اور عواقب**" کو مثال بنا کر۔

نافذ کرنے کے لیے کسی **جُغرافیہ** میں کسی مقام و تاریخ کے حُصُول کے لیے جہاد کیا جاتا

اور اُس ملک میں **قرآنی نظریۂ حیات** کی صداقتوں کو تجرباً عالم سے تسلیم کرایا جاتا!

قرآن کے، بنی نوعِ انسان کے لیے "**خدا کی آخری مُصدِق** (صداقتوں کی تصدیق کرنے والی)

کتاب ہونے کی تصدیق کی جاتی!۔ تو یہ، زبانی جمع خرچ کی بجائے۔ اسلام اور

خدائے اسلام کی سچّی "**عبادت**" ہوتی۔

وحدتِ فکر و نظر و عمل کے پس منظر میں۔

Marfat.com

رُسلؑ ، انبیاءؑ، مرسلینؑ، مہاآتماؤں اور نابغۂ روزگار پہ نازل کردہ۔
مُنزّل مِن اللہ کلام (توراۃ، زبُور، انجیل، قرآن، گیتا، بُدھ چاریتا) کو۔
پڑھنے کے لئے ـــــ جسم، لباس، زبان، نیّت، خیال کی۔ ” صفائی “؛
سمجھنے کے لئے ـــــ احساس، ادراک، شعورؔ، ارادہ کی۔ ” بلُوغت “؛
کرنے کے لئے ـــــ عزم، اِعتِصام، ثابت قدمی اور استقامت کا۔ ” خُلق “؛
ـــــ درکار ہے۔

لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۝ (٥٦/٧٩)

(اسے مَس نہیں کرتے مگر مُطہّر)

منزّل من اللہ کلام کو سمجھنے کے لئے۔
بصر و سمع، خیال و فکر، جسم و لباس، قلب و ذہن کی ـــ نہ صرف غیر آلُودگی
بلکہ پاکیزگی ضروری ہے۔
جانبدارانہ اور اِنسانیّت سُوز خیالات رکھنے والے۔
عقاید (صداقتوں) کی بجائے عقیدتوں میں غرق۔
سَرکش، تفرِقہ انگیز، دادِ طلب، خُوشامد خواہ زعیم۔ اور
دُنیوی فرزانے، کلامِ الٰہی سے اِستِفادہ نہیں کرسکتے۔
منزّل مِن اللہ کلام کو۔

وعدوں، وعیدوں، اوامر، نواہی، مثالوں، قِصّوں
تحلیلوں، تحریموں، تسبیحوں اور متفرّق کلام
کی آیات کہنا۔

اِسے پس پُشت ڈالنا، نظر انداز کرنا، اِسکی تضحیک اور توہین کرنا ہے۔

یہ توہین آمیز تقسیم۔

نظر کی کجی، فہم کی کمی،
دل کے عدم اطمینان اور اِکراہ،
جاں کے بارِ خاطر اور مُقیَّد،
رُوح کے فِرار اور اِغماض کی آئینہ دار ہے۔

قرآنی آیات کی اِس تقسیم کے لئے ایک کسوٹی دیتے ہوئے اور اِن پر مَعمُولی تبصرے کے ساتھ اسے صرفِ نظر کرتا ہُوں:۔

۱۔ وعدہ

(کیا؟ کب؟ کہاں کیوں؟ کیسے؟ اسم فاعل اسم مفعول)

× (ہونا، کرنا، بننا) × (ذات، صفت، فعل، اثر) × .....

وعدہ (قول وقرار):۔

خُدا کو تُم سے وعدہ کر کے خود مشکُوک ہونے۔
خُود آزمائش میں پڑنے۔
تمہیں آلۂ کار بنانے۔
تمہیں انتظار کی شِدّتوں میں ڈالنے۔

—— کی ضرورت کیا ہے ؟

جب کہ دین تو اکراہ سے پاک ہونے کے ساتھ ساتھ، انسان پر آسائشوں، فراخیوں اور کشادگیوں کے دروازے وا کرتا ہے۔

قرآن اسلئے نازل نہیں کیا گیا کہ تو مشکلات میں اُلجھ جائے۔ (۲۰/۲)

قرآن آسان ہے، آسانیاں لاتا ہے (۱۹/۹۷ ، ۴۴/۵۸)

اِس سے اِعراض برتنے پر رزق کی تنگی ہوتی ہے۔ (۲۰/۱۲۴)

وعدے کا ایک تقاضا **انتظار** ہے، جس میں تناؤ کو **موت سے بھی شدید** گردانتے ہیں۔

عقلمند۔۔ وعدہ کرکے، اپنے آپ کو دُوسروں کی نگاہوں میں مشکوک ہونے اور خُود کو آزمائش میں ڈالنے کے پیشِ نظر، وعدہ کرتا ہی نہیں

بیوقُوف۔۔ سے وعدہ، صرف اُسے باندھے رکھنے کے لئے کیا جاتا ہے۔

خُدا کا وعدہ سچّا ہے —— یعنی۔ بَرروئے عمل ہے۔

خُدا کے وعدے کا سچّا ثابت کرنے والا اور اُس کا مُصدِّق کون ہوگا؟

”نائبِ خُدا“

خُدا وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ (۱۸/۲۱ ، ۳۰/۶ ، ۵۱/۵)

اپنے وعدوں کو پُورا کرو (۵/۱)

اپنے عہدوں کو پُورا کرو، توڑو نہیں۔ (۱۶/۹۱)

نیکی اُن کی ہے جو وعدوں کو پُورا کرتے ہیں (۲/۱۷۷)

Marfat.com

اپنے عہد کو پورا کرو اسکے متعلق پوچھا جائے گا (۳۴/۱۵ ، ۱۷/۳۴)

روزِ محشر کہ روزِ تلافی بود ۔ اوّلیں پرسشِ عہد خلافی بود

عہد شکنی کرنے والے ، شرّ الدّواب ہیں (۸/۵۵) (بدترین خلائق)

(وعدہ کہی جانے والی آیات ۔ تمہیں پاکیزہ اخلاق سے متخلق کرنے کے لئے اصل میں ۔

"ترغیبات" ہیں)

۲ ۔ وعید

(کیا؟ کب؟ کہاں؟ کیوں کیسے؟ اسم فاعل؛ اسم مفعول؟)

× (ہونا ، کرنا ، بننا) × (ذات ، صفت ، فعل ، اثر) × ۔۔۔

وعید (سزا کی دھمکی) ۔

کسی بات کو جبراً منوانے ؛

نقصان پہنچانے پہ آمادگی ظاہر کرنے ؛

انتقاماً حسد کی آگ بجھانے ؛

اپنی برگشتگی اور برافروختگی کی تصدیق کرنے ۔ کے لئے دی جاتی ہے

وعید سنانے میں دشمن کو "تیاری کے لئے مہلت" کے لمحات میسّر آتے ہیں ۔

دوست کو **وعید** سنائی ہی نہیں جاتی ۔

قرآن میں بار بار وعید لاتے گئے ہیں (۲۰/۱۱۳)

خدا نے پہلے سے تنبیہہ (وعیدا) دے رکھی تھی ۔ (۵۰/۲۸)

Marfat.com

خُدا کی طرف سے وَعِید نہیں "تَنبِیہہ" آیا کرتی ہے۔

(وعید سمجھی جانے والی آیات، اصل میں۔

—— "تنبیہات (قبل از وقت آگاہی) ہیں

۴۳۔ اَوَامِرُ و نَوَاہِی

(کیا؟ کب؟ کہاں؟ کیوں؟ کیسے؟ اسم فاعل؟ اسم مفعول؟)

× (ہونا، کرنا، بننا) × (ذات، صفت، فعل، اثر) × ...۔

اوامر و نواہی (احکامات و ممنوعات)

اوامر و نواہی، اتمامِ حجّت کے لئے وہ "مثبت و منفی" خبریں ہیں۔ جن سے انسان اپنے تجربہ و عقل کی بنا پر مطّلع ہونے میں بہت دیر لگاتا ہے۔ یا پھر قطعاً ناکام رہتا ہے۔

نواہی (منفی اخبار، اسلئے نواہی نہیں کہ۔

اِنہیں خُدا نے منع کر دیا ہے بلکہ وہ، اسلئے نواہی ہیں کہ اِن سے انسان کی رُبُوبیّت اور تعمیر میں، رکاوٹ و جمُود، دَر آتے ہیں)

- اِتّبَاعِ رسولؐ کرنے والوں کا "امر بالمعرُوف اور نہی عن المنکر" فریضہ ہے $\left(\frac{7}{157}\right)$
- اُمّت کا فریضہ اَمر بالمعرُوف اور نہی عن المنکر ہے۔ $\left(\frac{3}{109}\right.$ ، $\left.\frac{9}{112}\right)$
- معرُوف کے مطابق وصیّت فرض ہے۔ $\left(\frac{2}{180}\right)$
- امر بالمعرُوف کے لئے خُفیہ مشورے بھی جائز ہیں۔ $\left(\frac{4}{114}\right)$

ـہ دوستوں سے مَعرُوف کے مطابق اچھا سُلوک کرو (۳۳/۶)

ـہ جو لوگ دُوسروں کو بُرائیوں سے روکتے تھے اُنہیں بچالیا گیا (۷/۱۶۵، ۱۱/۱۱۶)

ـہ اِن کے عُلمائ و مشائخ انہیں بُرائیوں سے نہیں روکتے تھے (۵/۶۳) (برائیوں سے روکو)

ـہ یہ لوگ دوسروں کو اَچھّے کاموں کی تاکید کرتے تھے لیکن اپنے اَنفس کو بُھلاتے تھے (۲/۴۴)

(اَچھّے کاموں کی تاکید میں اپنے انفس کو نہ بُھولو۔)

ـہ اطاعت مَعرُوف میں ہے، نجی معاملات میں ضروری نہیں (حضرت زیدؓ کا واقعہ (۳۳/۳۷، ۶۰/۱۲)

ـہ خُدا فحشاء و مُنکر سے روکتا ہے (۱۶/۹۰)، شیطان فحشا و مُنکر کا حکم دیتا ہے (۲۴/۲۱)

(اوامر و نواہی اصل میں مثبت و منفی خبریں ہیں۔

۵۔ آیاتِ مِثال

(کیا؟ کب؟ کہاں؟ کیوں؟ کیسے؟ اسم فاعل؟ اسم مفعول؟)

× (ہونا، کرنا، بننا) × (ذات، صفت، فعل، اثر) × ....

مثال، مَقصُود بالذّات نہیں ہوتی ۔ بلکہ، غور و فکر سے اصل مقصد تک پہنچنے کا ذریعہ ہوتی ہے۔

مثالوں کو اربابِ علم سمجھتے ہیں (۲۹/۴۳، ۵۹/۲۱) مومن غور و فکر سے صحیح بات تک پہنچتے ہیں (۲/۲۶)

لہ ذاتِ خُداوندی کی حقیقت و کُنہ کے لئے کسی مثال لانے سے منع کیا گیا ہے (۴۲/۱۱، ۱۶/۷۴)

البتہ، ۔ اللہ کو آسمانوں اور زمین کا نُور کہا گیا۔ پھر نُور کی مثال بیان ہوئی ہے۔

" اللہ نُور ہے آسمانوں اور زمین کا، اِس نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق میں چراغ ہو،

اور چراغ زُجاج (فانوس) میں ہو۔ وہ زُجاج گویا ایک ستارہ ہے جو مُوتی کی طرح چمک رہا ہے

Marfat.com

جو روشن کیا گیا ہے۔ برکت والے زیتون کے درخت سے، جو نہ شرقی ہے

نہ غربی۔ قریب ہے اُس کا تیل روشن ہو جائے۔ (۲۴/۸۵)

۲ **مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ** (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم) اور **وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ**

محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور وہ جو آپؐ کے ساتھ ہیں۔ کفار پر شدید اور

آپس میں رحمت ہیں ... (۴۸/۲۹)

۳ **کافر و مومن** کی مثال (اندھا و بہرہ ۔ دانا و بینا)۔ (۶/۱۲۲ ، ۱۱/۲۴)

۴ **کلمۂ طیّب** اور **کلمۂ خبیث** کی مثال (۱۴/۲۴-۲۷)

۵ **وحی** کی مثال (ایک جگمگاتا ہوا چراغ) (۲۴/۳۵)

۶ **مُردوں کو زندگی** عطا کرنے کی مثال (بنجر زمین کو سرسبز بنانا) (۷/۵۷)

۷ **دُنیاوی زندگی** کی مثال (۱۰/۲۴ ، ۱۸/۴۵)

۸ **دنیاوی متاع** اور **باقیات الصالحات** کی مثال (۱۳/۱۷) (اُصولِ بقاءِ انفع)

۹ **کُفرانِ نعمت** کی مثال (۱۶/۱۱۲)

۱۰ **شیطان کی مثال** (۵۹/۱۶)

۱۱ **مُشرک** کی مثال (۲۲/۳۱)

۱۲ **عالِم بے عمل** کی مثال (۶۲/۵)

۱۳ **غیبت کرنے والے** کی مثال (مُردہ بھائی کا گوشت کھانا) (۴۹/۱۲)

امثال کی گیرائیوں اور اصل معانی تک،۔

صرف وحدتِ فکر و نظر رکھنے والے اربابِ علم اور راسخون فی العلم پہنچتے ہیں۔

مُنتشر الخیال کے لیے قطعی حکم یہ ہے کہ اِن آیات کے اجتہاداً معانی

Marfat.com

اخذ کرنے کے لئے اُن "اُولُوالعلم" سے رابطہ کریں جن کا علم رسُوخ کو پہنچا ہُوا ہے۔

پھر، ـــــ مثالوں کا بیان، عام خطیب کا قرآن کی "**تعلیمی وحدت**" سے شناسائی کا

ایک ایسا "**دعویٰ**" ہے۔ جو راسخون فی العلم کی وضاحت کے بغیر تشنۂ **دلیل** رہتا ہے۔

(**آیات مثال**۔ مجرّد تصوّرات یا "تجریدی تصوّرات" کی کھینچی گئی وہ تصاویر ہیں،

ـــــ جن سے بہتر تصویر کھینچنا، امکانِ حال سے باہر ہے)

آیاتِ قصص

کیا؟ کب؟ کہاں؟ کیوں؟ کیسے؟ اسم فاعل؟ اسم مفعول؟

× (ہونا، کرنا، بننا) × (**ذات، صفت، فعل، اثر**) × ... ۔

مُنزّل من اللہ کلام۔ ـ قصّے کہانیوں کی کتابیں نہیں ہیں۔

یہ اخلاق کی تاریخ کا وہ حصّہ ہیں، جن تک انسان کا ذہن، ماضی میں جھانکنے کی

عدمِ استطاعت کی وجہ سے ناکام رہتا ہے۔ اخلاقی تاریخ کے اس تبیان کے ذریعے،

ـ **ماضی کی تاریخِ اخلاق کو،** ـ **حال کی تاریخِ اخلاق سے**۔

مربُوط کیا گیا ہے۔

اِن کا مقصد، اخلاقِ الٰہی پر ثابت قدم رہنے والوں کو پُرعزم رکھنا ہے (۱۱/۱۲۰، ۲۰/۹۹)

حضرت یُوسف ؑ (علیہ السلام) کے ذکرِ بیان میں اربابِ بصیرت کے لئے سامانِ عبرت ہے (۱۲/۱۱۱)

(اِن کو "**آیاتِ تاریخِ اخلاق**" کہہ سکتے ہیں)

Marfat.com

۸،۷۔ آیاتِ تحریم و تحلیل

(کیا؟ کب؟ کہاں؟ کیوں؟ کیسے؟ اسم فاعل؟ اسم مفعول؟)
× (ہونا، کرنا، بننا) × (ذات، صفت، فعل، اثر) × ... ۔

یہ جن آیات کو آیاتِ تحریم و تحلیل کا نام دیتے ہیں، وہ ضروری "حُرمات اللہ اور شعائر اللہ" ہیں (۲۲/۳۰، ۳۲) جن کی تعظیم انسان کو اخلاق، تقویٰ اور شکر کی حدود میں رکھنے کے لئے لازم ہے۔ تاکہ انسان فَسَادٌ فِی الْاَرْض کا باعث نہ بنے اور دنیا امن کا گہوارہ رہے۔

(انہیں آیاتِ حُرمات اللہ اور آیاتِ شعائر اللہ کے نام سے یاد رکھ سکتے ہیں)

۹۔ آیات تسبیح (وِرد وظیفے)

(کیا؟ کب؟ کہاں؟ کیوں؟ کیسے؟ اسم فاعل؟ اسم مفعول؟)
(ہونا، کرنا، بننا) × (ذات، صفت، فعل، اثر) × ... ۔

زبان سے قرآنی آیات کا وِرد۔ تسبیح کے اقرار کا اظہار ہے۔
اَنْزَلَ اللہ پر عمل پیرا ہونا، اور اَنْزَلَ اللہ کا حُکم کرنا اصل تسبیح ہے۔ نہ کہ، ریاکارانہ طور پر اپنے اظہارِ تقدّس کے لئے، مالا کے دانوں پر انگوٹھا اور انگشتِ شہادت دوڑانا۔

(انہیں "مانع الحاد آیاتِ" کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہے۔) (۲/۴۴، ۲۴/۴۱، ۳۳/۴۲)

Marfat.com

۱۰- آیاتِ مُتفرِّقہ

(کیا؟ کب؟ کہاں؟ کیوں؟ کیسے؟ اسم فاعل؟ اسم مفعول؟)

× (ہونا، کرنا، بننا) × (ذات، صفت، فعل، اثر) × ... -

آیاتِ مُتفرِّقہ (غیر مربُوط آیات):-

آیاتِ مُتفرِّقہ کے نام سے ہی یہ بات واضح ہے کہ:-

آیاتِ قُرآنی کو "قِسم قِسم" میں تقسیم کرنے والے کا ذہن۔

— اِن آیات میں — اور — اِن آیات کا باقی قرآن سے۔

"ربط" ڈھونڈنے میں ناکام رہا ہے۔

"ہم نے شروع سے آخر تک وحی کی تعلیم میں ایک ربط رکھا ہے۔ (۲۸/۵۱)"

علماءِ کرام، اپنی "**مذکور و معرُوف**" تقسیمِ آیاتِ قرآنی کے تحت

قرآن کو احاطہ کرنے سے قاصر رہیں گے۔ کیونکہ:-

۱ قرآن میں کل آیاتِ قرآنی، اپنے مجمُوعے میں **۶۲۳۶** ہیں،

نہ کہ **۶۶۶۶** ___ -

۲ قرآن کو بلحاظ قرآنی آیات کے:-

- وعدہ، وعید، امر، نہی، مثال، قِصص (بلحاظ تعداد ایک ہزار ہر یک)۔
- تحلیل و تحریم (بتعداد ۲۵۰، ۲۵۰، ہر یک)۔
- تسبیح (بتعداد یک صد)۔
- آیاتِ متفرِّقہ (بتعداد چھیاسٹھ (۶۶))۔

— میں آج تک ، نہ کسی نے تقسیم کرکے دکھلایا اور
نہ کوئی دکھلا سکے گا۔

تم قرآن کو بلحاظ تقسیمِ آیات " ۶۶۶۶ " کے تفصیلی احاطہ میں لاکر دکھاؤ !
— اگر تم سچے ہو۔

القرآن کی چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ **آیات** پوری کرو ؛
ورنہ ، چُلّو بھر پانی میں **ڈوب مرو**۔

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

نورِ العظیم کا تصور قائم کرتے ہوئے۔ (آیاتِ مانع الحاد)

زندگی بخش نظریۂ حیات کا علم اٹھائے۔ خلق و اخلاقِ الٰہی میں رنگنے کے لئے

جاں بلب، عالمِ نزع میں، دم توڑتی انسانیت کو۔

مرغوب ترغیبات کی رغبت دلاتے۔ (آیاتِ ترغیبات)

بالاحسان فہمائش و تلقین کرتے۔ (آیاتِ تنبیہات)

خوب و ناخوب کے تجریدی تصورات بندھاتے۔ (آیاتِ تجریدی تصورات)

ماضی و حال کی تاریخ اخلاق مربوط کرتے۔ (آیاتِ تاریخ اخلاق)

رحمۃ للعالمین کے روپ میں۔ مخبرِ صادق ہو کر۔ نفع بخش و نقصان دہ خبریں بہ طلبہ آیاتِ اخبار

فرض و واجب کی پہچان کراتے۔ سوئے حرم۔ (حرمات اللہ، شعائر اللہ)

— لے چلا

اَلقُرآن

۔ ایک وَحدَت ہے، ایک کُلّ ہے، ایک جمعْ ہے۔

جب اِس وحدت کو تقسیم اور پارہ پارہ کرنے والے؛

جب اِس کُل کو فرد فرد اور بعض بعض کرنے والے؛

جب اِس جمع میں حکّ و اضافہ کرنے والے؛

نکلے تھے تو۔

غیرت کے پیکرانِ تسلیم؛

اسلام کو فقرِ غیورؔ کہنے والے؛

اسلام اور قرآن کو بطورِ فخر لینے والے؛

قرآن کو اَلواحِد کی رموزِ توحید بیّن کرنے والی کتاب کا نام دینے والے؛

مُسلم، مؤمن، جانباز، مُجاہد، غازی اور شہید کہلانے والے۔ کفن بردوش ہو کر؛

اُنہیں کفن پہنانے، زیرِ لحد سُلانے، جہنّم پہنچانے ۔ کیوں نہ نکلے؟

اُن کی غیرت نے اُنہیں کیوں نہ للکارا؟

اُن کے فخر کی کلغی میں خم کیوں آیا؟

یہ مجاہد، یہ غازی، یہ اَلواحِد کے پُر اسرار بندے ۔ جنہیں ذوقِ خُدائی بخشا گیا تھا،

صحرا و دریا جن کی ٹھوکروں میں تھے۔

یہ اُسوقت کیوں سوتے رہے؛

قُرانی وحدت کو تقسیم کرنے والے، گھروں سے نکل کر ـــــ

ـــــ واپس زندہ اپنے گھروں میں کیوں چلے گئے؟

اے مومن و مسلم!

تجھے الواحد کی واحد کتاب کی "وحدت" کو بیّن، مفصّل اور پُر حکمت ثابت کرنا ہے

اے مومن و مسلم!

تجھے اس بات کا ثبوت لانا ہے کہ:۔

الْقُرآن پر:۔

کوئی تفریق، کوئی ضرب، کوئی تقسیم؛

کوئی اشتراک، کوئی ساقط، کوئی ترک

کوئی حک، کوئی اضافہ، کوئی کجی، کوئی منزل ... وارد نہیں

ء تجھے مجوس کی نظر ثنویت کے غلط ہونے کا، باطل کی دوئی پسندی کا مصدق بننا ہے؛

ء تجھے الحق کے لاشریک ہونے کا شاہد ہوتے ہوئے، ایسی صادق، صداقتیں پیش کرنا ہیں

جن کے سامنے باطل اور دوئی کو زہر خندانی کے سوا چارۂ کار نہ ہو؛

ء تجھے نصاریٰ کی نظر تثلیث کے کج نظری ہونے پر ایسا گواہ قطعی ثابت ہونا ہے جس کے

ہر قول و فعل و حال و تاثر سے یہ ٹپکتا ہو کہ، جہاں میں:۔

— نہ کوئی ابن اللہ ہے، نہ کوئی بنت اللہ؛

ء تجھے الْقُرآن پر سے:۔

تمام وارد تقسیموں کو؛

تمام مضروب ضربوں کو؛

تمام فاروق فرقوں کو؛

تمام مختلف اختلافوں کو؛

Marfat.com

تمام مخالف تحالفوں کو؛

تمام اضعافی اضعافوں کو!

تمام تقابلی، حوالانہ، عذر خواہانہ، کج نظروں کو ... **ہٹانا ہے۔**

اور — **یہ اذان دینا ہے کہ:۔**

القرآن، الواحد کی وہ واحد کتاب ہے، جو:۔

ہمہ **تنزیہوں**، ہمہ **پاکیزگیوں**، ہمہ **حسنات**، ہمہ **طیبات** کو بیّن کرتی ہے

اور یہ کہ ہم:۔

اَلقُرآن کو ایک **رقِ منشور** اور **لوحِ محفوظ** کے طور پر پڑھتے ہیں۔

اَلقُرآن کو ایک **کتابِ مُبین** کے طور پر جانتے ہیں اور اِسے:۔

اَلحکیم کی **پُرحکمت کتاب** مانتے ہیں۔

اے مومن و مسلم! — کہہ اُٹھ؛ — کہ

تیس (۳۰) ایک سو چودہ (۱۱۴) پانچ سو چالیس (۵۴۰) اور **چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ** (۶۶۶۶)

کی — کوئی **معنوی حیثیت** نہیں۔

یہ **دو چھکے** (آیاتِ متفرقہ = ۶۶)؛

چار چھکے (مجموعۂ آیات = ۶۶۶۶)؛

چھ چھکے {بزبانِ ہزار، ہر یک = آیاتِ وعدہ (۱۰۰۰)، آیاتِ وعید (۱۰۰۰)،
آیاتِ امر (۱۰۰۰)، آیاتِ نہی (۱۰۰۰)، آیاتِ مثال (۱۰۰۰) آیاتِ قصص (۱۰۰۰)}

سات منزلے (منازل) **دو ڈھائی صدے** (آیاتِ تحلیل ۲۵۰، آیاتِ تحریم ۲۵۰)؛ اور

یک یک صدے (آیاتِ تسبیح ۱۰۰) — **موضوعی، تعارفی** اور **مفروضی** ہیں

Marfat.com

یہ سب بٹوارے ۔ انسان کو اس کتاب میں سے نظریۂ حیات وضع کرنے پڑے ہیں
یہ سب تقسیمیں ۔ اَلقُرآن کو ۔ ایک وحدت، ایک کُل، ایک جمع دیکھنے میں مانع ہیں ۔
"میں تُم سے ایک پُرحکمت بات کہتا ہُوں، تُم خُدا کے لئے (غیر جانبدار ہو کر) ایک ایک
دو دو کر کے کھڑے ہو جاؤ اور پھر سوچو ($\frac{۳۴}{۴۶}$)"

بقرہ (گائے) **نساء** (عورت) **مائدہ** (دسترخوان)
انعام (جانور) **رعد** (بجلی) **حجر یا حجرات** (پتھر)
نحل (مگس) **نمل** (چیونٹی) **جاثیہ** (پتھروں کا ڈھیر)
عنکبُوت (مکڑی) **دُخان** (دھواں) **زخرف** (سونا)
ذاریات (بکھرنا) **نجم** (ستارہ) **قمر** (چاند)
مجادلہ (ہنگامہ) **منافقون** (منافق) **تغابن** (غبن)

— کے معانی تمہیں کہاں کہاں بھٹکائے پھرتے ہیں؟

اَلقُرآن کو — مُحکم، مُبین، کتابِ اَلحکیم کی نظرِ تحسین سے دیکھا جا سکتا ہے ۔
— کسی اور نظر کو، یہاں دخل نہیں ۔

یہ ایک مربُوط رقِ منشُور، محفوظ لوحِ محفُوظ اور تذکرہ ہے ۔ ($\frac{۵۲}{۲،۳}$، $\frac{۸۵}{۲۲}$، $\frac{۵۶}{۷۳}$)
اِس میں مُحکمات کے علاوہ، دوسری ہر قسم کی آیات
مُحکمات میں دی گئی اور بتلائی گئی اقدار کی توثیق، تصدیق اور تائید کرتی ہیں ۔
کسی جعلی ثنوئیت، تثلیث اور تقابل کے لئے اِس میں کوئی جگہ نہیں ۔ اِس کی
آیات انسان کی رہنمائی "زندہ و قابلِ عمل نظریۂ حیات" کی طرف کرتی ہیں ۔
قرآن مُحکمات پر حرفِ آخر کتاب ہے ۔ اِسے حرفِ آخر سمجھتے ہوئے، خُدا کی

آخری کتاب مان لو۔

آیاتِ **مُتشابہات** ۔ آیاتِ مُحکمات کی توضیح ورسُوخ کے لئے لائی گئی ہیں ۔ یہ قرآنی صداقتوں کو استحکام ورسُوخ بخشنے اور اُن کی تصدیق کرنے کے لئے بطور اِستِناد لائی گئی ہیں ۔ اسکی آیات کو **تقابلی** ، **اختلافی** ، اور **تبدّلی** نظر سے دیکھنا ہرگز مُستحسن نہیں ۔

اِسکی کوئی آیت ، کسی دُوسری آیت میں ، کسی مُحکم قدر پر **حرفِ تردید** نہیں ۔

کج نظر ، کج بین ، کم فہم ۔

وحدتِ قرآن کو نہ جان پانے والے ۔

آیاتِ قرآنی میں باہمی ربط کا ذہنِ نارسا رکھنے والے

فتنہ برپا کرنے یا اپنی اغراض کا سامان ڈھونڈنے والے

— **مُتشابہات** کے پیچھے ہو لیتے ہیں ۔

حالانکہ ، ان کی **صحیح تاویل** کا علم اللہ تعالےٰ کے پاس ہے یا وہ لوگ ۔

جو علم میں راسخ ہیں ، اِن سے معانی اخذ کرنے کے مجاز ہیں ۔

رَاسِخُونَ فِی الْعِلْمِ پر بھی ، قرآنی وحدت اور قرآنی مُحکمات کو قائم رکھنے کے لئے ۔

اجتہاداً ، یہ **فرض** ہے کہ ۔

وہ آیاتِ مُتشابہات سے وہ معانی اخذ کریں ، جو قرآنی مُحکمات سے مطابق اور ہم آہنگ ہوں ۔

رہی یہ بات کہ :۔

وعدہ ، وعید ، امر ، نہی ، مثال ، قصص وغیرہ کے الفاظ

قرآنی آیات میں آئے ہیں تو یہ انسان کے لئے نظرِ خداوندی کی معنویت کے غماز ہیں۔

اپنے خُدا کو معبودِ حقیقی جانتے ہوئے۔

(یعنی۔ اُسکی صفات کے رنگ میں اپنے خُلق و اخلاق کو رنگتے ہوئے)

اپنے اقوال، اعمال، احوال، تاثرات اور خلق و اخلاق میں مُعلّم بن کر اُٹھو!

——اور——

سُننِ الٰہیہ اور مُحکم اقدار کے قیام کے لئے زندہ رہو۔

قُرآنی مُحکمات کے گرد بنائے گئے، عَالمانہ اظہارِ تقدّس کے حصار

۱۔ قرآن کی تیس پاروں میں تقسیم؛

۲۔ قرآن کی سات منازِل میں تقسیم؛

۳۔ قرآن کی ایک سو چودہ سُورتوں میں تقسیم؛

۴۔ پانچ سو چالیس رکوع میں تقسیم؛

۵۔ شانِ نزول کا ڈھونگ؛

۶۔ نماز کی تفصیل قرآن میں نہ ہونے کا حربہ؛

۷۔ سُورتہائے قرآنی کی مکی مدنی تقسیم؛

۸۔ چھکّوں کی برسات؛ ۹۔ مسئلۂ بِسمِ اللّٰہ الرّحمٰنِ الرّحیم"۔

— یہ سب تقسیم در تقسیمیں۔

قرآن پاک کو ایک وحدت، ایک کُل، ایک جمع کی صورت میں دیکھنے میں مانع اور سدِّ راہ ہیں

قرآن؛ برحق تھا، برحق ہے، برحق رہے گا۔

Marfat.com

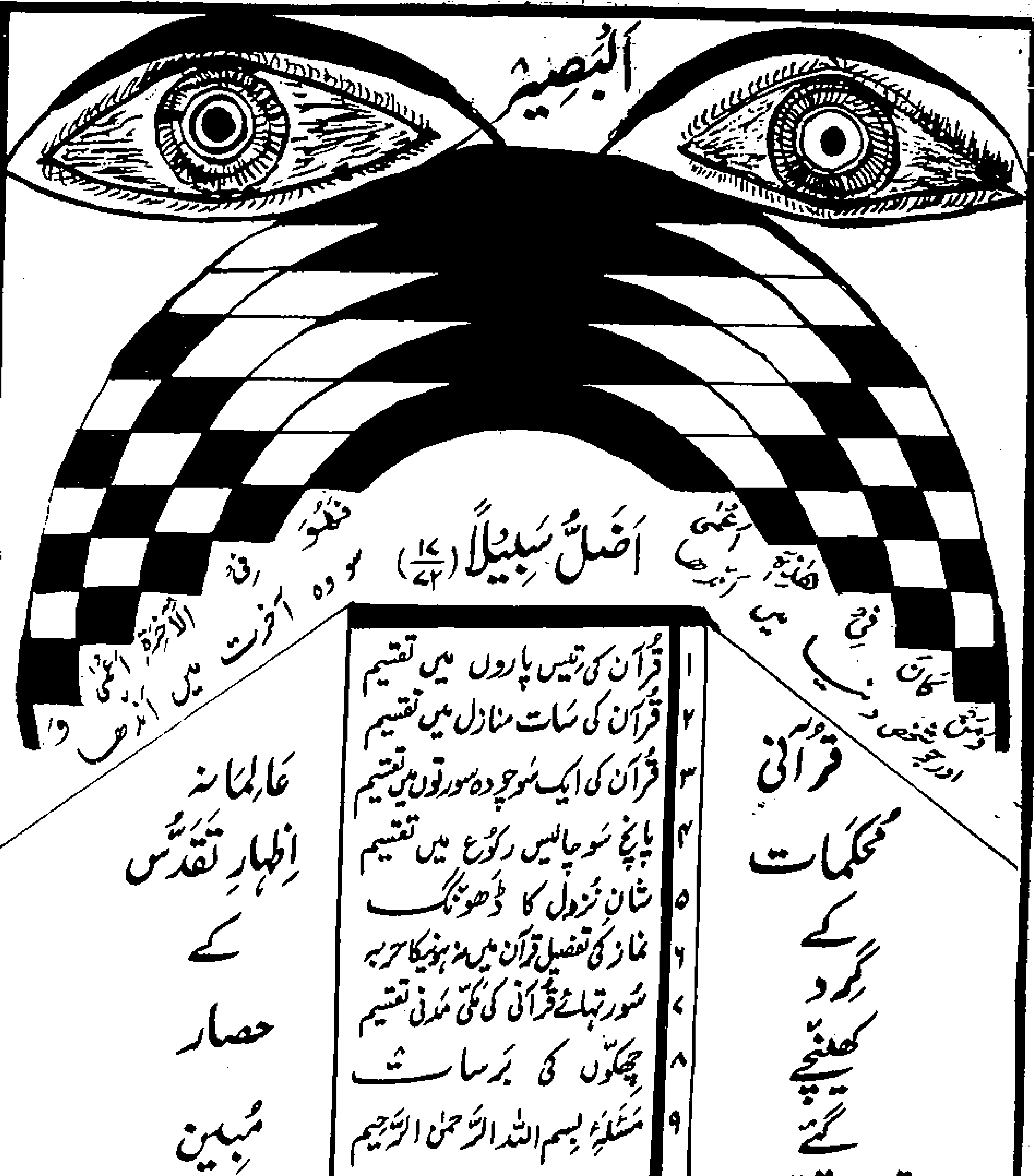

یہ سب تقسیم در تقسیمیں ہیں۔
قرآنِ پاک کو ایک وحدت، ایک کل، ایک جمع کی صورت میں دیکھنے میں مانع اور سدِ راہ ہیں

قرآن۔ برحق تھا، برحق ہے، برحق رہے گا۔

Marfat.com

یہ :- ایک وحدت ہے، ایک کُل ہے، ایک جمع ہے۔
قرآن کو پڑھ پڑھائی تک محدود رکھنا؛
اسے وعدوں، دھمکیوں، اوامرونواہی، مثالوں اور قصّوں کی کتاب جاننا؛
اب اِس سے زیادہ گوارا نہیں۔

تیس پاروں میں تقسیم :-

پارہ تو کہتے ہی "ٹکڑے" کو ہیں۔
الواحدُ کی قائم کردہ، نازل کردہ **وحدت** کو
انسان، پارہ پارہ کرنے والا کون ہے؟

"ہر طرف سے مُنہ موڑ کر دین کی طرف متوجّہ ہو جاؤ ___ یا پھر، اپنی خواہشات کو
الٰہ بنا کر وحی کی ناگزیریّت سے انکار کر دو $\frac{۲۹}{۲۰۲}$، $\frac{۳۰}{۳۰،۴۲}$

تیس میں تقسیم :- (بلحاظ مہینے کے دن)

{مقصد:- قرآنی تعلیم کی غایت سے دُور لیجانا؛
صرف اِسکی قرآت کو منزلِ مقصود ٹھہرانا؛
اِسے تعویذ گنڈوں کی کتاب بنانا}

یہ پارہ پارہ کرنے :- انسان کو قرآنی تعلیمات پر مکمل طور سے عمل نہ کرنے،
مقصدِ نزولِ قرآن سے دُور لیجانے؛
قرآن کو تعویذ گنڈوں کی کتاب بنانے؛
کے لئے قرآت خوانوں کے اپنی عظمتوں کو قائم کرنے کے ایسے حربے ہیں۔
جنہوں نے قرآن کے کتابِ الٰہی ہونے کو بُرقعہ پہنا رکھا ہے۔

Marfat.com

قرآن کی صداقتوں کو سچ ثابت ہونے دو۔
قرآن کو ایک رقِ منشور اور لوحِ محفوظ ثابت ہونے میں حائل نہ آؤ۔

۷۔ سات منازِل میں تقسیم :-

منزل راہی کے لئے ہوتی ہے۔ راستے کو منزلوں میں تقسیم راہی کی نگاہ کرتی ہے۔ منزل توقف ہے۔ راستے کو منزلوں میں تقسیم، پیچھے آنے والوں کو شک میں ڈالنے کے لئے کرتے ہیں۔

صِراطِ مُستَقِیم کو اپنانا، پھر **توقُّف** کیسا!
خُدا کا قُرب چاہنا، پھر **توقُّف** کیسا!
خُدا صراطِ مُستَقِیم پر ہے۔ $\frac{11}{56}$

صِراطِ مُستَقِیم پہ چلتے رہو، اگر آلام و مصائب کے لئے ڈھال (عفر) مہیا رکھنا ہے۔
صِراطِ مُستَقِیم میں **توقُّف** تم پہ آلام و مصائب کے باب کھول دے گا۔
آپ نے ایسی راہوں کو اپنایا ہی کیوں ہے؟
کہ آپ کو اُن پہ قائم رہتے ہوئے، اپنے پیچھے آنے والوں پہ، اپنے راستے مشکوک کرنے پڑ رہے ہیں۔

وہ **الکِتاب**، جو صِراطِ مُستَقِیم مبیّن کرتی ہے، اُس کا منزلوں اور رُموزِ علتوں اور تشابہوں سکونوں اور تشدیدوں، حذفوں اور ترخیموں، اِدغاموں اور اِبدالوں اشتراکوں اور ترادفوں سے کیا واسطہ؟

قرآن کے بتائے گئے، صِراطِ مُستَقِیم ($\frac{6}{112}$) صراطِ سَوِیّا ($\frac{19}{44}$) اور صراطِ اَقوَم ($\frac{17}{9}$)
—— پہ سب منزلیں اور سب راہیں قُربان ہیں۔

Marfat.com

قرآن:۔ برحق تھا، برحق ہے، برحق رہے گا۔

یہ صراطِ مستقیم کا مبین کرنے والا ہے۔ جو اسکی بتائی ہوئی صراط پہ چلے گا، سب منزلیں اُسکی ہیں، سب راہیں اُس پہ آکر ختم ہو جائیں گی۔
اُس میں ضم ہو جائیں گی اور اپنے غلط ہونے کو واضح کرتے ہوئے۔
اپنی ہست کھو دیں گی۔

صراطِ مستقیم۔ صراطِ اَقوم ہے

اَلقرآن کی ۱۱۴، ۵۴۰ اور ۶۶۶۶ میں تقسیم ۸۰۴۶

جب :۔ اَلقرآن کو رقِ منشور، لوحِ محفوظ، کتابِ مکنون، صُحفِ مطہرہ کے طور پہ دیکھنے کی بجائے۔ (۵۲/۲، ۸۵/۲۲، ۵۶/۷۸، ۹۸/۲،۳)

۱۱۴، ۵۴۰ اور ۶۶۶۶ کی تقسیم وانتشار میں مُنقسِم اور مُنتشِر کر کے دیکھا گیا۔

جب :۔ سائیکل کو اُسکے پہیوں، فریویلوں، گراریوں، ٹائروں، ٹیوبوں، نٹوں میں بکھیر لیا گیا اور پھر، اس انتشار اور اُلٹ پلٹ کو۔
ایک وحدت (ترتیب ونظم) میں لانے کے لیے،
ایک سائیکل بنا کھڑا کرنے کے لیے،
اسے چلتا رکھنے اور اِس سے کام لینے کے لئے :۔ جوڑنا چاہا۔ تو،
تمہاری کوئی، خُود سے خُود دی گئی، جعلی اِفتراء کردہ،
ترتیبِ توقیفی (غلط طور پہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کردہ)؛
ترتیبِ زمانی (بلحاظ نزولِ وقت و زمانہ ترتیب)؛

ترتیبِ مقداری (بلحاظ تعداد و مقدار آیاتِ قرآنی کی مساوی تقسیم)
— اِسے ترتیب میں لاکر، واحد، نہ کرسکی۔

تُم اپنے خود بکھیرے گئے۔ — پہیوں، فریویلوں، گراریوں، تاروں، ٹیوبوں، نیٹوں
کو ملاکر سائیکل نہ بنا سکے۔

ترتیب، انتشار کے لئے ہوتی ہے اور بدنظمی کے لئے۔ **نظم** ہے۔

اَلقُرآن کو کسی ترتیب و نظم میں لانے کی تمہاری کوششیں ' دَرپردہ '

تمہارے اِس اقرار کا اظہار ہیں کہ۔

القرآن ـــــ ایک **مُنتشر** کتاب ہے؛

القرآن ـــــ کسی بھی **نظم** میں نہیں۔

یہ قرآن پر ہی نہیں، خُدا پر بھی ایک حرف **نقص** ہے۔

تم اِسکے لئے کوئی ' ترتیب ' خُود نہ بنا سکو گے، کیونکہ۔

اَلقُرآن پر کوئی حَک، کوئی اضافہ، کوئی تغیّر، کوئی تبدّل وارد نہیں ہوتا۔

وقت ہے۔ کہ اپنی خُود ساختہ ترتیبوں کی دنیاؤں سے لوٹ آؤ، اور **مان لو** کہ۔

اَلقُرآن

رِقِّ منشُور ہے ($\frac{52}{3}$) (سہل التعمیل، سہل التنفیذ،
کثافتوں کی تغلیط کرتا منشُور۔ بحوالہ "رِقّ"؛
زمانہ و جغرافیہ و اسباب و عِلَل پہ غالب آتا۔
بحوالہ "فِی")

لَوحِ محفُوظ ہے ($\frac{85}{22}$) (اس میں کسی باطل کو در آنے کی اجازت نہیں ($\frac{41}{42}$))

Marfat.com

صُحُف مُطہّرہ ہے (۹۸/۲،۲ ، ۸۰/۱۴)، کِتابِ مَکنُون ہے (۵۶/۷۸)۔

• اِسکے مُحکمات واقدار، اسکے مُتشابہات واِسرار، اِسکے سَربستہ اَنوار۔
کے معانی کا علم وخبر، ہر کس وناکس کو نہیں بخشا گیا۔ یہ صرف اُن مُتلاشیانِ فلاح وفوز کا حِصّہ ہے۔

جن کا ظاہر وباطن مُتضاد نہیں (۶۱/۲)
جن کا دل وذہن اَلم آباد نہیں (۱۰/۶۲)
جن کے نیّت وارادہ اِثم پہ شاد نہیں (۵/۲)

• عالم کون ومکاں کی ہر شے، جو قوانینِ فطرت کی آئینہ داری کرتی ہے۔ اس میں جاری قوانین نظر کے اَندھوں کے لئے غلاف میں ہیں۔ وہ قوانین، قرآن کی صداقتوں پہ مُہرِ تصدیق ثبت کرتے ہیں اور لمحہ بہ لمحہ شان میں، ہر آن میں، لاحصر ساعتوں کے دَوائر میں، حرفِ شہادت بن کر مَشہُود ہوتے رہے ہیں، ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ اِن ہی ساعتوں کی تسخیر سے اَفادہ فیضان کے لئے رہنما کتاب "اَلقُرآن" ہے۔

اپنی تقسیموں اور ترتیبوں کو پس پُشت ڈالتے ہوئے۔
اَلقرآن کو اَلواحدؔ کی کتاب (توحید کو بیّن کرنے والی) مانتے ہوئے۔
اِسے اکمل دین اور اُتمّ نعمت گردانتے ہوئے۔

اِسکی آباد دنیاؤں میں آباد ہو جاؤ۔ سب کمالوں، سب آبادیوں، سب نعمتوں کی تم پر بُہتات اور برسات ہوگی۔

رہا سوال، اِسکی آیات کے آگے پیچھے آنے کا:۔ تو ترتیبِ زمانی تو نہ دی جا سکی،

Marfat.com

القرآن کی ہر آیت وہ پھولوں کا **گلدستہ** ہے۔ جسے جہاں بھی رکھ دو گے، وہ سج جائیگا۔
اور اپنے اِردگرد کو سجا اور مہکا دے گا۔

پھول کہیں بھی ہو، **پھول** ہے

۵۔ شانِ نزول

شانِ نزول کے لئے یہ تصوّر نہ باندھو، کہ کسی آیت یا سورت کے نزول کا سبب، کوئی واقعہ یا نتیجہ بنا۔ بلکہ اِس سے مراد، وہ موجود حالت وکیفیت ہے جس حالت وکیفیّت پر، وہ کلام حاوی ہے۔ ہر سورت یا آیت میں خاص اُمور یا کسی خاص اَمر کو پیشِ نظر رکھ کر کلام کیا گیا ہے۔ شانِ نزول معلوم کرنے کی ٹھانتے ہو تو۔ اِسے اس سورت یا آیت میں تلاش کرو۔ کہ کِن حالات وکیفیات کو وہ کلام احاطہ کرتا ہے جس طرح:۔

نسخہ سے ماہر طبیب بیماری جان لیتا ہے؛
آثار سے اسباب کو پہنچتے ہیں؛
موسمی کیفیت سے بارانِ رحمت کا اندازہ کرتے ہیں؛
جس طرح، **آسان سے مشکل**، کی طرف چلتے ہو؛
تعقّل سے **تفکّر**، پر پہنچتے ہو؛
اور **تفکّر** سے **تدبّر** کی طرف بڑھتے ہو۔ اِسی طرح۔
حاضر کے ربط سے غائب کے **تعیّنات** کو کھولو۔

قرآنی تعلیمات اور اُسکی نشرواشاعت کے لئے آپ کو **تخصیص** سے **تعمیم** کی طرف بڑھنا ہے کیونکہ۔ **اَلقُرآن**، بنی نوعِ انسان سے تا حشر پیدا ہونیوالے عوام۔ کی ہدایت کیلئے آیا ہے

Marfat.com

اِسکی تعلیمات اور اِسکی آیات میں دی گئی مُحکم اقدار کو جاری و نافذ کرنے کیلئے اِسکو،
'خاص کرنیکی بجائے عام' کرنا ہے۔ (۲۲/۶۷ ، ۲۸/۸۷ ، ۴۲/۱۵)
'اِختلاف کی بجائے اِشتراک' کو منتخب کرنا ہے (۳/۶۴ ، ۲۹/۴۶)
فروع کی بجائے اصُولوں کی' اجارہ داری قائم کرنا ہے (۲۱/۱۰۵)
بڑھو! ۔

۱ خاص سے عام کی طرف ؛

۲ خبر سے نظر کی طرف ؛

۳ نقل سے عقل کی طرف ؛

۴ عقل سے فکر کی طرف ؛

۵ فکر سے عمل کی طرف ؛

۶ تدبّر سے تعمّل کی طرف ؛

۷ تقلید سے تحقیق کی طرف ؛

۸ تحقیق سے بصیرت کی طرف ؛

۹ روایت سے درایت کی طرف ؛

۱۰ بے یقینی سے یقین کی طرف ؛

۱۱ حاضر سے غائب کی طرف ؛

۱۲ جہالت سے علم کی طرف، ۱۳ تکثّر سے وحدت کی طرف۔

نماز کی تفصیل، قرآن میں نہ ہونے کی حقیقت

اَلقرآن اُن مُحکم و غیر مُتبدّل اصُولوں کو تفصیلاً بیان کرنے والا،

Marfat.com

وہ صحیفۂ مطہّرہ ہے ۔ جن اُصولوں کو کوئی حکّ و اضافہ، کوئی تغیّر و تبدّل میلا تک نہیں کرسکتا اصُولوں کے فروع (یعنی ۔ اصُولوں کو بروئے عمل لانے کے طریقہ ہائے کار) پر بحث کا تقاضا قرآن سے کرنے کو منع کیا گیا ہے ۔

"اے جماعتِ مومنین! جن اُمور کو ہم نے بتایا نہیں کُرید کرید کر مت پوچھو، اگر اُن اُمور کو واضح کردیا جائے تو تم مشکل میں پڑجاؤ گے ۔ اُن کے قرآن میں آجانے کا مطلب یہ ہوگا کہ اُن میں کبھی تبدیلی نہیں ہوگی اور جب تغیّرِ حالات کی بنا پر وہ نا قابل عمل ہوجائیں گے تو تمہارے لیے اُن کا نباہنا مشکل ہوگا۔" ($\frac{5}{101، 102}$)

فروعی اُمور کو دانستہ انسان کے انتخاب پر چھوڑا گیا ہے ۔ انہیں حالات و ادوار کے تحت بدلتے ہوئے، بدلتے زمانے کے ساتھ مطابق و ہم آہنگ ہونا ہوتا ہے ۔ بچّہ ہونے کی حیثیت میں جو غذا موزوں تھی اُسی غذا کو جوانی میں بھی حسبِ حال ٹھہرانا دانائی نہیں ۔

شرعی طریقِ نماز ۔ اُن غیر متبدّل اُصولوں کے تصدیق و تسلیم کا، وہ حرکاتی اعلان ہے، وہ فروعی اظہار ہے ۔ جس کو بدلتے ہوئے حالات و ادوار بدلنے کا تُم سے تقاضا کرتے ہوئے، اپنے گوارا و ناگوارا اثرات مُرتّب کرتے رہیں گے ۔ اگر حرکاتی اظہارِ شرعی طریق کی صُورت نا قابلِ بدل ہوتی تو وہ خُدائے اَلعلیم جو جسمانی صفائی کے ضروری اور فرض قرار دینے کو مُحکم قدر جانتے ہوئے، وُضو میں سَر کے مَسح اور پاؤں کے ٹخنوں تک دھونے کو فرض ٹھہرا رہا ہے اور وُضو کی پوری تفصیل، احسن حدیث کی صورت میں قرآن کا جزو بنا رہا ہے ۔ وہ نماز کی دیگر تفاصیل (اوقاتِ

نماز یا رکعتوں کا بیان وغیرہ) کبھی تشنۂ تفصیل نہ چھوڑتا ۔ اِس بیان کو دانستہ تشنۂ تکمیل یا نا تمام اسلیئے چھوڑا گیا ہے کہ شرعی طریقِ نماز کی صُورت قابلِ بدل ہے ۔

ہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام (۱۵۷۱ - ۱۴۵۱ ق ۔م) کے شرعی طریقِ نماز کو حضرت داوٗد علیہ السّلام (۱۰۰۰ ق ۔م) کے شرعی طریقِ نماز نے بدلا ۔

ہ حضرت داوٗد علیہ السّلام کے شرعی طریقِ نماز کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام (۸-۴ ق م) کے شرعی طریقِ نماز نے بدلا ۔

ہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے شرعی طریقِ نماز کو حضرت مُحمّد مُصطفےٰ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) (۲۰ اپریل ۵۷۱ء) کے شرعی طریقِ نماز نے بدلا ۔

یہی بات ، اس حقیقت کو ثابت کر رہی ہے کہ شرعی طریقِ نماز **قابل بدل** ہے ۔

مُسلِم اِس دعوے پر نظریاتی طور پر قائم رہ سکتے ہیں کہ چونکہ ۔ خُدا کی طرف سے اُلقُرآن کے بعد کوئی کلام نازل ہونے والا نہیں ، اور نہ ہی حضرت مُحمّد مُصطفےٰ (صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد کوئی اور نبی ؑ آنے والا ہے اس لئے آپ ؐ کا قائم کردہ شرعی طریقِ نماز اب قابلِ بدل نہیں ۔ لیکن جو چیز (شرع) ، ہر نئے رسُول کے آنے پر بدلتی رہی ہے ۔ وہ قابلِ بدل تو ہے ۔

شریعتِ مُحمّدیؐ نے آکر ، پہلی شریعتوں کا قابلِ بدل ہونا ثابت کر دیا ہے ۔ اب بدل لو گے ، تو یہ قابلِ بدل ہے ۔

نہیں بدلو گے ، تو یہ خُدا کی طرف سے آنے والی آخری شرع ہے ۔

اُلقُرآن ۔ **مُحکمات** کی کتاب ہے ۔

Marfat.com

۷- آیات وسورتوں کی مکی مدنی تقسیم

قرآنی آیات وسورتوں پر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے "مقامی قیام" کو وارد کر کے اس کی آیات کو تقسیم کیا، لیکن ـ

۔ القرآن کے قُل (عقاید، نظریات اور صداقتوں)	کُتِبَ (فرائض) ؛
قُولُوا (حروف اظہار بیان) ؛	حُسنَات (اخلاق وخُلق) ؛
اَلَا (تنبیہ، تنبیہات) ؛	طَیِّبَات (تحلیل) ؛
اِعلَمُوا (فہم وتفہیم) ؛	مُحرّمات (تحریم) ؛

اور اسکے "نزول کی غایت" (مقصدِ نزول) پر زور کیوں نہ دیا؟

۔ اسکے "لَیْسَ" اور لَمْ کو پس پشت کیوں ڈالا؟

۔ اسکے مردِ مومن کے تصور کو اجاگر کیوں نہ کیا؟

۔ قران بھیجنے والے اَحکم الحاکمین کے حکم کا قطعی، آخری اور ناقابلِ بدل ہونا تسلیم کیوں نہ کیا؟

وہ مکے کا مکین، جب غارِ ثور میں "اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا" سننے والے رفیق وہم نشین، کے ہمراہ، اپنی آبائی مانوس گلیوں اور بازاروں ـ مربوط ومتعلق غمخواروں کو چھوڑ کر، پُر حسرت نظروں سے "اَلوداع!" کہتے ہوئے، وہاں سے نکل جانے پر مجبور کر دیا گیا ـ اس وقت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خدا،

القرآن کی وحی کرنے والا اَلفتّاح،

ایسا نہ تھا کہ ـ

مدینے میں پہنچنے والے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو چھوڑ دیتا ـ

Marfat.com

محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جو خدا مکہ میں تھا؛
وہی خدا، مدینہ منورہ میں بھی محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خدا تھا۔
اُس پر نازل ہونے والے اُلقرآن کی سورتوں یا آیتوں کو دو کی صورت میں تقسیم (مکی، مدنی)
میں دیکھنا، ۔ نہ کسی کے لئے جائز تھا، نہ روا رتھا۔
اُس پہ 'اُلقرآن' نازل ہوا، جو توحید کی گرہوں کو اپنی ہر سورت اور
اپنی ہر آیت بھی اشاروں سے بھی کھولتا ہے۔
خدا ایک ہے ۔ اُسکے سب رسول محترم و مکرم ہیں۔
وہ سب ـــ اُس ایک کا، ایک ہی پیغام لاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اُلقرآن کی کوئی سالم آیت نہیں۔
یہ الفاظ، سورہ نمل کی آیت نمبر تیس (۳۰) میں آئے ہیں۔ اِن الفاظ کے جدا ہونے
کے بعد، سورہ نمل کی یہ آیت، نصف رہ جاتی ہے۔ پورے قرآن کو تیس (۳۰) اور
ایک سو چودہ (۱۱۴) میں تقسیم کر کے بھی شاید تقسیم کرنیوالوں کا دل نہیں بھرا۔ کہ آیاتِ قرآنی
کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر اُترے۔
پھر، اِس حصۂ آیت کو، قرآن کو سورتوں میں تقسیم رکھنے کے لئے۔
فرق کو قائم کرنے کے لئے، استعمال کیا گیا۔
مومن و مسلم! تو فرق و تفریق سے نکلتا کیوں نہیں! 'فرق و تفریق نے کبھی کسی
ـــ کو فیض نہیں پہنچایا۔

Marfat.com

قرآن کا خُدا تو **اَلْوَاحِدُ** ہے۔ جس پر ایمان لانے کی پہلی شرط، اُس کی **توحید**

پر ایمان لانا ہے۔

کائنات کا ہر ذرّہ :۔ **توحید** کا اعلان کرتے ہُوئے اپنی جگہ پر قائم ہے۔

مومن کی دنیا تو:۔

اَلْوَاحِدُ کی دُنیا ہے؛

وحدت کی دُنیا ہے؛

توحید کی دُنیا ہے؛

وحدتِ فکر و نظر میں رہنا، اِس کے عقیدے کی دُنیا ہے۔

ہر ذرّہ :۔ اپنی جگہ پر واحد ہو کر زندہ رہا اور وحدتوں کے

تکثّر کو پیچھے چھوڑتا ــــ خلقِ جدید میں مُنتقل ہونے کو اِنتقال کر جاتا ہے۔

ہر ذرّہ :۔ افادہ و فیضان کی دُنیا بساتے، اپنی یک رنگ نمائی میں حُسنِ احسان

دکھلاتے، ــــ مُحسن بن کر جینے کا سبق یاد دِلاتے ہے۔ اَحسن تر کیلئے جگہ خالی کرتا ہے۔

وحدتِ فکر و نظر و عمل میں زندگی ، **اَلْوَاحِدِ** کی پسندیدہ زندگی ہے۔

اِبتغاءِ وجہِ اللہ میں زندگی ، انتہائی حُسنِ صورت میں مقبول زندگی ہے۔

القرآن ۔ **اَلْوَاحِدِ** کے عقیدۂ توحید پہ وہ مُستند سَنَد ہے۔ جس پر کوئی

"حرفِ کٹ" نہیں۔

تیرا عقیدہ ابھی ناتمام ہے، ناداں !

جو آ رہی ہے دَمادم تنبیہہ پر تنبیہہ ۔

Marfat.com

"کرنے" میں ۔ "علّت ومعلول" ہے؛

"ہونے" میں علّت ومعلول سے "معانقہ اور مدافعہ" بھی ہے

"بننے" میں "علّتِ غائی" ۔ نمائندہ ہُوا کرتی ہے ۔

اَلواحِد کی توحید میں ۔ "شہدِ شہُود" تک پہنچو! (شہادت دینے والے کی شہادت)؛

مُرسلین کی تلقین میں ۔ "طہرِ طہُور" تک پہنچو! (پاک کرنے والے کی پاکیزگی)؛

قرآن کی تصریف میں ۔ "اثرِ رسُوخ" تک پہنچو! (راسخ کرنیوالے کے اثر)

اخلاق کی تعمیر میں ۔ "صدقِ خلوص" تک پہنچو! (خلوص کی انتہائی بلندیوں)

Marfat.com

مسئلہ ناسخ و منسوخ
(قرآنی آیات کا تقابلی جائزہ)

یہ وہ مسئلہ ہے، جس کی علمائے اسلام۔
اپنی من گھڑت تاویلوں سے، اُمّت کی ہلاکت کا سامان کرتے رہے۔
اُمّت ہلاکت کے گڑھوں میں گرتی گئی۔ اُمّت کی اِس گراوٹ و ذلّت پہ بھی عُلماء کا دِل نہ پسیجا۔ یہ اپنی قرآنی آیات کی پہلی توجیہات کی ضد لئے اور اِس توجیہہ کو اپنی انا کا مسئلہ بنائے، زخم آور دلائل لاکر، جاں بلب اُمّت کا حُلیہ مزید بگاڑتے رہے۔
اُمّت اپنے تن کی بقیہ رمق بچانے کے لئے، اب۔
قدم قدم پہ پسپائی میں؛

Marfat.com

در در کی گدائی میں ؛

کس و ناکس کے سامنے جبیں فرسائی میں

— زمین کی خاک چاٹتے ہوئے ، اپنی زندگی کے دن گھسیٹ رہی ہے ۔

وہ جو آئے تھے ___ مُعلّم بن کر علم سکھانے ؛

سراپا خُلق ہوکر ___ اَخلاق کے دِیئے جلانے ؛

توحید کی شمع جلاکر ___ دُوئی کی ظلمت مٹانے ؛

وہ اب خود مُتعَلّم ہیں ، اخلاق کے لئے داغ ہیں ۔

اپنے نظریہ و عمل میں ، شرک پہ صاد ہیں ۔

علم و اخلاق کے مُعلّم ، مُتعَلّم بن گئے ۔

حرب و ضرب کے ماہروں نے ، اپنی حفاظت کیلئے رکھوالے رکھ لئے ؛

جنہیں کوئی طوفان اپنی جگہ سے ہلا نہ سکا تھا ، اُنہوں نے گر کر ، مُنہ کے بل گدائی کے مزے بھی چکھ لئے

اسلحہ کے لئے رہنِ منّت ہوکر ، اسلحہ سازی کے درس لئے ؛

پلٹ کر جب چاہا ، اپنوں کو تنگ کیا ، اپنوں پہ برس لئے ۔

اب وہ ترازو ہاتھ میں لئے ، اپنا سِکّہ تُلوانے پہنچ جاتے ہیں ۔

انہیں اپنی ضرورتیں پوری کرنے کے ، خواب بھی ڈراؤنے آتے ہیں ۔

امامِ زمانہ (حضرت ابراہیم علیہ السّلام) کے دین کا دِیا جلانے ؛

زمانے کی کشاکش میں پیدا ہونیوالے فتنوں ، فسادوں اور اِلتفاقات سے بچانے ؛

صراطِ مُستقیم اور صراطِ اَقوَم پہ گامزن کرنے ___ کے لئے ۔

اَلنّاس کو ___ جو آئین اور لائحۂ عمل حضرت مُحمّد مُصطفیٰ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے ذریعے پہنچایا گیا

Marfat.com

اُس میں دراڑیں ڈالنے اور چھید بنانے کے لیۓ "مسئلہ ناسخ ومنسوخ" کوجنم دیاگیا
یہ مسئلہ لفظ "آیت" کے غلط معنی لینے کی وجہ سے جعل کے مراحل میں بڑھتا،
—— دُور دُور لوؤں تک میں۔ اُلجھنوں در اُلجھنوں میں دھنستا چلا گیا اور بے خبر واعلم
مُسلِم عوام کو پستیوں کے گڑھے میں دھکیلتا گیا۔ اِسی مسئلہ نے اپنی تاریکیوں اور ظلمتوں
میں بڑھتے بڑھتے۔ پیکرانِ خوگرِ تسلیم کو پورے طور پر ڈھانپ لیا۔
آج، پوری اُمتِ مُسلِمہ، اس کے جان لیوا اندھیروں اور اثرات تلے، بسمل، گھائل
اور جان بلب تڑپتی ہوئی عالمِ نزع میں ہے۔

اُمت کا اَخلاق تباہیوں کی نذر ہوا۔
زبان گستاخیوں کے حوالے ہوئی۔
چھوٹوں پر سے دستِ شفقت اُٹھا۔
جوانوں میں سرکشی اور بغاوت در آئی۔
بڑوں کے احترام نے کوچ کیا۔
رُسوائیوں نے ڈیرے ڈالے۔
—— ذِلتیں مُسلط ہوئیں
—— نِعمتیں چھن گئیں۔
—— برکتیں لُٹ گئیں۔
—— انعامات کی بارش تھم گئی۔

دُشمنانِ دین اور کج بینانِ تعلیماتِ قرآن۔
—— کا اِفتراء کردہ —— جعلی تقسیم آیات —— کا یہ فِتنہ —قرآنی آیات کے، محاذ آرانہ باہمی تقابلی

جائزے سے۔ فرائضِ قرآنی کو منسوخ کرنے اور قرآنی تعلیمات سے دور لیجانے کے لئے برپا ہوا تو۔

قرآنی تعلیمات سے بے بہرہ، نام کے مسلم عوام۔

قرآن میں کجی تلاش کرنے والوں کے۔

معاون "غاوؤن" میں شامل ہو گئے۔

القرآن کو "محکمات کی کتاب" تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے یہ مسئلہ کھڑا ہوا۔

لیکن القرآن کے محکمات کی کتاب ہونے پر صاد۔

انبیاء کا اخلاق اور خلقِ عظیم پہ فائز ہونے والے کی سیرت کرتے ہیں

- حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کے بالمقابل آنا۔
- مہا آتما گوتم بدھ کا دنیاوی عیش و آرام ترک کرکے مہاتیاگ (ترکِ عظیم) کیلئے نکلنا۔
- وشنو بھگوان کے ساتویں اوتار، رام چندر جی کا چودہ سال بن باس کاٹنا۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا غلط اعتقادات کے سامنے جھکنے کی بجائے تختۂ دار قبول کرنا
- حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے چچا سے کہنا۔

"چچا! اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر چاند اور دوسرے پہ سورج بھی لاکر رکھ دیں تو بھی میں اپنے مشن سے باز نہ آؤں گا۔"

- آپؐ کا کفار سے مصلحت پہ، اپنا آبائی گھر چھوڑنے کو ترجیح دینا۔
- ایک ہزار کے مقابلے میں، تین سو تیرہ کو لے کر غزوۂ بدر میں بالمقابل آنا۔
- عبداللہ بن ابی کی منافقت پر بھی، دل برداشتہ ہونے کی بجائے غزوۂ احد برپا کرنا۔
- بلد الامین کے مقیم کا بلد المدینہ میں محدود ہو کر، کفار کے ریلے کو تھامنا۔

Marfat.com

لیکن — کسی بڑی سے بڑی مُصلحت کے سامنے بھی نہ جُھکنا

کیا یہ واقعات مَصلحَت بینی و مَصلحَت کوشی پر عزّتِ نفس قربان کرنے کا درس دیتے ہیں یا مُستحکم ہو کر، استحکام کو اُجاگر کرتے ہوئے، مُحکم اخلاق پر سند ہیں۔

مُستقیم رہنے والوں اور اِستقامت کو ایمان ٹھہرانے والوں پر، (جادۂ عمل) اَلقرآن کا خدا — فرشتے نازل کرتا ہے۔ ($\frac{41}{30}$ ، $\frac{46}{13}$)

ناسخ و منسوخ کا مسئلہ جنم دینے والوں اور اِس تعمیم آیات کو زندہ رکھنے والوں کی نظر سے — عمداً یا خطاءً یہ "نصِّ قرآنی" نظر انداز رہ گئی۔

مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ ... ($\frac{50}{29}$)

ہمارے ہاں قول بدلا نہیں جاتا۔

بدلنے کو ناگوارا رکھنے والا ← منسوخ کے گوارا تک کیسے پہنچا!

{ بدل اپنی چاروں حالتوں (ذاتی، صفاتی، افعالی، اثری) میں ہر حالت پر مختلف ہوتا ہے }

مسئلہ ناسخ و منسوخ میں حقِ تقویٰ اور حقِ جہاد کی تاکید کرنے والی آیات ($\frac{3}{102}$ ، $\frac{9}{41}$) کے بالمقابل، غلط طور پر آیات لاکر "استقامت کی بجائے استطاعت و استثنا کی طرف لچک پیدا کر کے، مَصلحَت بینی کا سبق دیا گیا ہے۔

اس مسئلہ کو جنم دینے والے، خُود تو جہاد سے آنکھ چُرا کر، مُنافقین کی صف میں شامل ہوئے ہی تھے۔ انہوں نے اِس کا چرچا کر کے مِلّت کو بھی ڈربوں میں بند بیٹھے رہنے کے حُسنِ خیال میں رکھا۔

مسلمان ماؤں، بہنوں، بیٹیوں، بہوؤں کی عزّتیں لُٹتی رہیں،

وہ بے کسی و کس مپرسی کے عالم میں "اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ" (بے شک سب بہن بھائی ہیں)"

Marfat.com

کہنے والوں کی طرف سے امداد کی توقع لئے، اپنی حسرتوں پر آنسو بہا کر سوگئیں، لُٹ گئیں یا کٹ گئیں۔ لیکن اپنے آپ کو مومن کہلانے والے، ہاتھ رانوں سے چپکائے اُنہیں تکتے رہے قرآنی آیات کی "مُحکم و متشابہ" آیات میں تقسیم، "راسخُونَ فِی العِلم" کے لئے روا ہے لیکن تقسیموں کو لے کر چل وہ نکلے، جو خود مُنقسم اور مُتفرّق ہیں۔ جو علم کی خصُوصیات سے بے بہرہ ہیں کہ:۔

علم۔ تکثُّر کو وحدت میں پروتا ہے؛
علم۔ تفرّق کو توحید میں بدلتا ہے؛
علم۔ جاہل کو دانش سکھلاتا ہے؛
علم۔ جُز سے کُل کی خبر لاتا ہے؛
علم۔ تبعیض میں اشتراک اپناتا ہے؛
علم۔ افضلُ النسب اور اشرفُ الّلقب ہے؛
علم۔ کا ثمر "حلم و حُسنِ اخلاق ہے"؛
علم۔ خواہشاتِ فضول، غضبِ نامقبول اور عاداتِ نامعقول سے پرہیز سکھلاتا ہے
علم۔ حلال و حرام میں فرق کرنے والا، روشنی کا مینار، مُونس و رفیق، ہتھیار و زینت ہے؛
علم۔ دولتِ لازوال، مصیبت و پیری میں غمگسار اور تفریح میں مشغلہ ہے؛
علم۔ بُولتا اور کردنی و ناکردنی میں تمیز سکھاتا ہے؛
علم۔ انسان کو استغناء کی دولت سے نوازتا ہے؛
علم۔ کی روشنی نمودار ہوتی ہے، تو جو چیز جیسی ہے ویسی نظر آتی ہے۔

قرآنی آیات پر ناسخ و منسوخ کی تقسیم وارد کرنا۔ قرآن میں کجی تلاش کرنے کے مُترادِف ہے۔

Marfat.com

قرآنی آیت یا اس میں کسی ، فرض وواجب حُکم، کو منسوخ کرنے والے کی شہ رگ کاٹ دی جائے گی اور ۔

خُدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ " رقیق منشور " پر عمل نہ کرنے والی ہر قوم کو ذلت و حرماں نصیبی کا سامنا ہوگا۔

قرآن باقی تھا ، باقی ہے اور باقی رہے گا۔

اسے تقسیم کرنے والے ، خود منقسم ہو کر، اپنی ہی تقسیموں میں بکھر گئے یا بکھیر دیئے گئے۔

" حق آیا اور باطل مِٹ گیا ، باطل مٹنے والی چیز ہے " (۱۷/۸۱)

ہمارے قرآن کے مُفسّرین، کو چاہیئے تو یہ تھا کہ اگر کج نگہی نے قرآن کی دو آیات میں اختلاف و تخالف دیکھا تھا ۔ تو اپنی نگہہ کو کج جانتے ہوئے ، کسی اُولُوا العلم کے پاس پہنچ کر ، اپنی فکر کو صحیح سمت پر ڈالتے ۔لیکن اُنہوں نے اپنے معلوم کو ہی قطعی اور حرفِ آخر جان کر اپنے مختلف ہونے اور کج نگہی کو حتمی مان کر ، فیصلہ دے دیا کہ ۔

قرآن کی فلاں آیت میں حکم نے ـــــ فلاں آیت میں حکم کو منسوخ کر دیا ہے ۔

" یہ لوگ اِس بات کی تکذیب کرتے ہیں جن پر اُن کا علم احاطہ نہیں کر سکتا (۱۰/۳۹ ، ۲۷/۸۴)

" کسی وقت بھی یہ سمجھ لینا کہ ہمیں مزید علم کی ضرورت نہیں، نعمائے خُداوندی سے محرومی ہے (۲/۸۸)

" ہر علم والے سے برتر دُوسرا صاحبِ علم ہے " (۱۲/۷۶)

" جس بات کا علم نہ ہو اُس کے پیچھے نہ لگا کرو " (۱۷/۳۹)

" جس بات کا علم نہ ہو وہ بات مُنہ سے نہ نکالو " (۲۴/۱۵)

" خُدا کے متعلق کسی جاننے والے (باخبر) سے پُوچھو " (۲۵/۵۹)

" بے علم لوگوں کی راہ مت چلو " (۱۰/۸۹)

Marfat.com

"قرآن نازل ہی اہلِ علم کے لئے ہوا ہے"۔ (۴۱/۱۲)

"قرآن بعض حقائق کو تمثیلی انداز میں پیش کرتا ہے جنہیں اہلِ علم سمجھتے ہیں"۔ ۲۹/۴۳

"رَبِّ زِدْنِی عِلْماً ہ" ۲۰/۱۱۴ (دُعاءِ رسولؐ)

{ یہ جہاں عجائب خانہ ہے۔

انسان، متعجب کرتی تصویروں اور تعجب میں ڈالتے تعجبوں میں گھرا ہے۔

تعجب انسان کی شش جہت میں پیدا، ہویدا، ظاہر اور باہر ہو رہے ہیں یہ تعجبوں کے گھیرے دم دم بڑھتی حیرتوں کے پھیرے ۔ انسان کو انفسی اور آفاقی طور پر یہ احساس دلانے کے لئے ہیں کہ۔

تیرا اردگرد اور تیرا اپنا انفس، ۔ تیری تعلیم اور تیرے تعلّم کے لیے ہیں؛

تیرے اندرون میں جاری عوامل ۔ تجھے راہِ عمل دکھانے کے لئے ہیں۔

تجھے اپنی بود سے انتقال تک کا سفر، متعلّم ہو کر گزارنا ہے۔}

ہمارے عالِم کے لبادوں میں جینے والوں نے۔

اپنی علمیّت کو فخر دختل کا اوڑھنا بچھونا بنانے والوں نے۔

اَلعلیم کی پیدا کردہ علامتوں میں "ایک متعلّم کی زندگی" زندہ رہنا پسند کیوں نہ کیا!

یہ علماءِ سُوء، اِس بات کو تسلیم کرنے پر آمادہ و مائل کیوں نہ ہوئے ؟ کہ۔

حرفِ آخر خدا ہے۔

لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

Finalty rests with God.

Marfat.com

اِسلام کا خُدا ـــــ مُسلم، یہودی، نصرانی، بھکشو یا ہندو نہیں؛

اَلقُرآن کا خُدا ـــــ بِاللّٰہِ وَ بِالیَومِ الآخِر ایمان لانے والوں کو "خوف و حزن" سے آزاد کرتا ہے

وہ سب کا خدا ہے۔ اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ ہ (۱/۱) (۲/۶۲)

اُسکی راہیں سب کے لئے کھلی ہیں۔

بِاللّٰہ ایمان لاؤ۔ (تَخَلَّقُوا بِاَخلَاقِ اللّٰہ)

بِالیَومِ الآخِر ایمان لاؤ۔ (آئینِ مکافاتِ عمل کو یقینی جانو)

ہمارے یہ نیم حکیم عالم، اَلعَلِیم کے نورِ علمیّت کے لئے "علمی تگ و تاز" پہ کمر بستہ کیوں نہ ہوئے؟

اَلقُرآن کی کوئی آیت۔ نہ کسی دوسری آیت کی ناسخ ہے اور۔

نہ وہ کسی دِگر آیت سے منسوخ ہوتی ہے۔

ـــــ وراءِ اِس سے کہ وہ کسی کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔

"قرآن بالحق نازل ہوا ہے جو لوگ اختلاف پیدا کرتے ہیں اُن کا شیرازہ بکھر جائیگا" (۲/۱۷۶)

انسان کو وحی کے مقابلہ میں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے" (۱۷/۸۵)

ناسخ و منسوخ کے زُمرے میں غلط طور پہ لائی جانیوالی آیات۔

اپنے "کیا، کب، کہاں، کیوں، کیسے ..." کے لحاظ سے۔

اختلافِ موقع، محل، حال، اثر کے پیشِ نظر۔

لاگو ہونے کے لئے تھیں، ہیں اور رہیں گی۔

آیات کو منسوخ کرنے والو ـــــ آیات تمہیں منسوخ کر دیں گی۔

آیتِ ناسخ و منسوخ:۔ (جسے مسئلہ افتراء کرنے والوں نے وجہِ جواز بنایا)

"جو آیت ہم منسوخ کر دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا

Marfat.com

اسکی مثل آیت لاتے ہیں، کیا آپ نہیں جانتے، کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (۲/۱۰۶)
انسان کو اَحسن تقویم میں اور اَحسن صُورت پر خلق کرنے والے خالق نے (۹۵/۴، ۴۰/۶۴)
— ہر شے کو ایسا ہی خلق کیا جیسا کہ اُس شے کو خلق کرنے کا حق تھا (۳۲/۷)
حُسنِ تخلیق میں کسی قسم کی کمی یا نقص نہیں چھوڑا گیا ہے۔
" تمہیں رحمٰن کی آفرینش میں کوئی تفاوت (عدم تناسب) نظر نہیں آئے گا۔
ذرا پھر نگاہ اُٹھا کر دیکھ، کیا تجھے کوئی رخنہ دکھائی دیتا ہے۔ پھر بار بار نگاہ ڈال
— لوٹ آئے گی تیری طرف نگاہ ناکام ہوکر، دراں حالیکہ وہ تھکی ماندی ہوگی ہے (۶۷/۳،۴)
اب پہلی آیت قرآنی کی "مثل" لانا یا اِس سے "بہتر آیت" لانے کا جواز ہی ختم ہو جاتا ہے
یہاں آیت سے مطلب "آیت میں جاری تغیرپذیر عمل" ہے۔
مثل :- خالی جگہ کو پُر کرنے کے لئے لاتے ہیں۔
خالی جگہ کا دُوسرا نام "کمی اور نقص" ہے۔
خُلاء کا پیدا ہونا " اَلقوِیُّ اور اَلقادِر پہ حرف ہے۔
جس اَحسَنُ الخَالِقِین نے :- (۲۳/۱۴، ۳۷/۱۲۵)
حُسن کی تحمید کے لئے کائنات تخلیق کی۔
وہ اظہارِ حسن میں 'کمی' کیسے رکھ سکتا ہے؟
اَلجَامِعُ :- پہلے سے ہی ہر شے اَحسَن تَرِین صُورت میں لا رہا ہے، جیسا
اَحسَن تَرِین صُورت میں لانے کا حق ہے۔
حقِّ اِستحقاق پر پُورا اُترنے والے کو ہی، اِس قسم کی **تاکیدی آیات**
نازل کرنے کا حق ہے :-

Marfat.com

ـ اَتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ ... ۳/۱۰۲ (الٰہی تقویٰ اختیار کرو جیسا تقویٰ اختیار کرنے کا حق ہے)

ـ جَاھِدُوا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ ... (۲۲/۷۸)

جوانب واطراف واکناف میں، وقت کے ہر لمحہ کے لمحات میں،

پیروئ وتنفیذِ احکامِ الٰہیہ کے لئے۔

جہاد کرو جیسا جہاد کرنے کا حق ہے۔

ـ قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ ط ... (۲۲/۷۴)

آیت ناسخ ومنسوخ (۲/۱۰۶) میں لفظ "آیت"، کا اطلاق قرآنی آیات پر کرنا،

تنقیصِ قرآن (۴/۸۲) اور اِلحادفی الاسماءِ الٰہیہ (۷/۱۸۰) کا مظہر ہے۔

ـ انفس وآفاق میں آیات سے قرآن کی صداقت کا ثبوت ملتا ہے۔ (۴۱/۵۳، ۵۱/۲۰، ۲۱)

ـ تخلیقِ ارض وسماء اور گردشِ لیل ونہار میں آیات ہیں۔ (۱۰/۶۷، ۱۶/۱۲۶)

اِن آیات پر معمولی سا غور کرنے پر بھی واضح ہو جاتا ہے کہ:

تخلیقِ خداوندی کا "ہر ذرّہ" اور اس میں جاری "ہر عمل" آیت ہے۔

قوتِ مُدرکہ حیرت زدہ ہے کہ:

کِس اختیار وانتخاب کے تحت:

ناسخ ومنسوخ کی تابعِ مُہمَل کسوٹی پہ کسنے والا۔

قرآنی آیات کو، ناسخ ومنسوخ آیات کے ۔ دو جُداگانہ اور دو مختلف

زُمروں میں چھانٹ رہا ہے؟

اِس فتنہ انگیز، معیشت برباد، اخلاق تباہ تقسیم کی تصدیق وتائید فرمانے والے؛

ظلم کی آخری حدوں کو چھوتے ہوتے بھی، آتشِ جہنم سے خوفزدہ نہ ہوتے۔

Marfat.com

اَلقُرآن کا کوئی معرُوف ومُنکر ۔ اپنے کسی قالب میں بھی، اپنے کسی معرُوف و مُنکر سے ٹکراتا نہیں، اور نہ ہی اِس کی کوئی قرآنی تفصیل، اِسکے کسی معرُوف و منکر کو ہٹاتی ہے۔
القرآن کے "معرُوف ومُنکر" ہر قسم کے معروف ومنکر کے صحیح و غلط ہونے پر آخری سَنَد ہیں۔ کسی دیگر سَند کو اِسکے کسی معرُوف و مُنکر کی اِستناد کے لیے لانا۔
نہ صرف قبیح، شنیع اور کریہہ ہے بلکہ اِرتداد اور اِلحادؔ ہے۔
قرآنی آیات کو ہٹانے کے لیے کسی کسوٹی، کسی ترازو، کسی معیار کا تصوُّر بھی "ظُلمِ عظیم" ہے۔

- بازآجاؤ! ۔ کسی چیز کو قرآن یا قرآنی آیات کی مثل کہنے سے؛
- بازآجاؤ! ۔ قرآن کے قطعی ہونے کی سرحدوں کو پار کرنے سے؛
- بازآجاؤ! ۔ کسی کلام کو کلامِ الٰہی سے مُتمثّل کرنے یا اِنکے برابر ٹھہرانے سے۔

- قُرآن کے خُدا جیسا ــــ کوئی خُدا نہیں؛ (تصوُّرِ خُدا)
- قُرآن کے معبُود جیسا ــــ کوئی معبُود نہیں؛ (مُتصوَّرہ معبود)
- قُرآن کے کلام جیسا ــــ کوئی کلام نہیں؛ (نازل کردہ کلام)
- قُرآن کے نسک جیسا ــــ کوئی نسک نہیں؛ (پیمانۂ خیروشر)

کہہ اُٹھ

... اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (۱۲/۴۰)

Marfat.com

(حکومت کا حق صرف خدا کو ہے (فیصلہ کرنے اور فیصلہ منوانے کا) اُس نے حکم دیا ہے کہ کسی کی عبادت نہ کرو بجز اُسکے، یہی دینِ قیّم ہے لیکن لوگوں کی اکثریت لاعلم ہے ۰)

ناسخ و منسوخ کے مسئلہ کی واضح زد۔

"متقی کے استحقاقِ وصیت" اور "ترغیبِ جہاد" پر پڑی اور یہی وہ "دو نقطے" ہیں جن کی غلط توضیح کی بناء پر۔

ـ ایک طرف ملّتِ بیضاء کی "معیشت" تباہ ہوئی، اور۔

ـ دوسری طرف اُمّت "جہاد سے حاصل ہونیوالے مفادات" سے محروم رہی اُمّت سے اُس کے ترکہ کے عقب میں۔

"اصل نگہبان بیدار آنکھ"۔ کو محوِ خواب و استراحت کر دیا گیا۔

یہی ترکہ کی 'محافظ واحد ممکنہ آنکھ' تھی جس نے ترکہ کو ضائع ہونے سے بچانا تھا اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے، ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بیکار ہونے اور اسراف کی نذر ہونے میں مانع آنا تھا۔

آج پُوری اُمّت کا ترکہ۔

کارہ و ناکارہ، کفایت شعار و مُسرف، پرہیزگار و شرابی (drunkard) وارثین میں بٹ کر، بے مصرف ہوتے ہوئے، بیکار اور ضائع ہو رہا ہے جب کہ حکم یہ تھا کہ۔

"تم سُفہاء (جو اپنی غلط روش کے تباہ کُن اثرات کا شعور نہیں رکھتے) کو اپنے وہ مال مت دو جن کو خُدا تعالیٰ نے تمہارے لئے قیام کا باعث بنایا ہے۔ اِس میں سے اُن کے لئے رزق اور پہننے کے سامان کرو اور معروفات میں اُن سے بات کرو۔ (4/5)

Marfat.com

مال میں تصرّف قوانینِ خداوندی کے مطابق کرو۔ (۱۱/۸۷)

کہیں تمہارے مال اور اولاد تمہیں خدائی احکام سے غافل نہ کردیں (۸/۲۸، ۶۳/۹)

{ اس اُمّت کی ایک بدقسمتی اور بھی ہے کہ جس شخص نے بھی ۔۔ ان کو :۔

- اِسراف و تبذیر و ضیاع سے نکالنے ؛
- افراط و تفریط سے بچانے ؛
- تخریب و بگاڑ سے آگاہ کرنے ؛
- ہلاکت و بربادی، مایوسی و افسردگی کی خندق سے کھینچ باہر نکال کر ؛
- کسی راہِ اعتدال پہ ڈالنے ؛
- کسی اَحسن اخلاق سے متخلق کرنے ؛
- آئینِ مکافاتِ عمل کے تحت بدنتیجہ سے مطلع کرنے ؛
- محو و ثبات کے اٹل قانون سے وقوف دلانے ؛

کے لیے۔۔ کوئی "اجتہاداً تعمیری سوچ" پیش کی ۔

اس اُمّت کے "روٹی کو کرٹی" لگا کر بیٹھنے والوں نے ۔

"ہاہا کار مچا کر ۔ "ہاہا ہوہو" کر کے ۔

لَا یَسْخَرْ، لَا تَلْمِزُوْا، لَا تَنَابَزُوْا لَا تَجَسَّسُوْا، لَا یَغْتَبْ کے مجرم بنتے ہوئے (۴۹/۱۱،۱۲)

اُسی کا تمسخر اُڑایا ؛

اُسی میں عیوب تلاش کیے ؛

اُسی پر طعنہ زنی کی ؛

اُسی کے درپئے آزار ہوئے ؛

Marfat.com

اُسی کو بَد لقبوں سے پُکارا ؛

اُسی کی بے عِزّتی کے سامان کیے۔

پھر ؛۔ اُن مُتہمًا و حسداً چپکائے گئے عُیُوب کو نشر کر کے، لوگوں کو اُس سے بَدظن کیا ــــ اُسے کافر، فاسق اور بدعتی کے ناموں سے پُکارا۔

آج ، اِس اُمّت کا ہر فرد ــــ ہر دُوسرے فرد میں بدظنی اور گمان سے پیدا کردہ عیبوں کا جاسُوس بنا ہُوا ہے۔ اِن کی نگاہ، دوسروں میں خُوبیوں کو تلاش نہیں کرتی خُوبیوں کی تحسین کو۔ مزید خُوبیوں کی کارفرمائی کے لئے، جذبۂ محرکہ کے طور پر کام میں نہیں لاتی۔ بلکہ اگر کسی مفرُوضہ کمی کا شائبہ بھی نظر آجائے تو۔

(اپنے میں کبائر قسم کے عُیُوب کو معمُولی جانتے ہوئے)

اُس میں مُبالغہ کر کے اُسے نشر کرتی ہے۔ جب کہ فرمانِ الٰہی یہ تھا کہ :۔

کسی میں عُیُوب کا تجسّس نہ کرو (۴۹/۱۲)

کسی کی برائی کی تشہیر نہ کرو۔ (۴/۱۴۸ ، ۲۴/۱۹)

عُیُوب سے پاک تو صرف " خُدائی ذات " ہے۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ٥ (۲۰/۸ ، ۵۹/۲۴)

اُسے اللہ کہو یا رحمٰن، اسماء الحسنٰی اُس کے لئے ہیں۔ (۱۷/۱۱۰)

صاحبِ ترکہ سے وصیّت کا حق چھیننے سے مانع " آیتِ وَصِیَّت " :۔ (۲/۱۸۰)

[تم پر فرض کیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے موت حاضر آئے

(پہنچے، پہنچائی جائے، معلوم ہو)

تو وَالِدین ، وَلِدین ، اَقربین کے لئے علیٰ الاعلان وصیّت کرے۔ یہ مُتقیوں کا استحقاق ہے

Marfat.com

موت قرآن کی نظر میں :-

۱؎ قوّتِ نامیہ کا التواء : $\frac{۳۰}{۱۹}$ (بحالتِ جسم و اعضاء)

۲؎ قوائے حواس کا اضمحلال : $\frac{۱۹}{۲۲}$ (بحالتِ قویٰ و احساس، صلاحیّت و استعداد)؛

۳؎ عقل و شعور کا زوال : $\frac{۲۷}{۸۰}$ (بحالت ادراک و ارادہ، علم و خبر)؛

۴؎ خوف و حزن کا تکدّر : $\frac{۱۶}{۱۷}$ (بحالتِ اعمال و احوال و جذبات و انقطاعِ تعلّق)

جس طرح حیات صرف سانس لینے کا نام نہیں، اِس کے گوناگوں پہلو ہیں۔

اِسی طرح موت صرف سانس بند ہونے کا نام نہیں، اِسکے بھی لاتعدّ جوانب ہیں۔}

کا "بلاجواز و بلاحتمی اِستِناد ناسِخ"۔

تین آیاتِ قرآنی (سُورہ النّساء ۷، ۸، ۱۱) کو ٹھہرایا گیا ہے۔

{جب کہ آیتِ وصیّت کی اہمیّت کے پیشِ نظر، قرآن کریم نے اسکے لئے شہادت کی تفصیل بھی خُود ہی بیان کر دی ($\frac{۵}{۱۰۶-۱۰۸}$) اور وصیّت میں زیادتی ہو جانے پر اِصلاح کے لائحہ عمل کا تعیّن بھی خُود ہی کر دیا ($\frac{۲}{۱۸۱، ۸۲}$)}

یہ تینوں آیات "آیتِ وصیّت" کی تصدیق و تائید تو کرتی ہیں لیکن تردید نہیں۔

{مُفسّر کو قرآنی آیات کی تاویل و تفسیر، اِس صداقت کو پیشِ نظر رکھ کر کرنا تھی کہ۔

۔ قرآن کی کوئی آیت، اِسکی کسی دُوسری آیت سے نہ صرف اختلاف نہیں کرتی

اور ٹکراتی نہیں بلکہ۔

اِسکی ہر دگر آیت کو رسُوخ بخشتی اور۔

"مربُوط، مُنظّم، مُحکم، واضح، سچے لائحہِ عمل کی تصویر"

ـ ثابت کرنے میں مددگار ہے ۔ ($\frac{4}{82}$) }

ناسخ آیات :۔ (النساء ۷، ۸، ۱۱)

(i) " مردوں کو بھی حصّہ ہے اِس میں جس کو والدین اور نزدیک کے قرابدار چھوڑ جائیں'۔ عورتوں کو بھی حصّہ ہے جس کو والدین یا قرابدار چھوڑ جائیں' اس میں تھوڑا ہو یا زیادہ، ایک حصّہ قطعی ہے۔" (النساء : ۷)

{ اس آیت میں ترکہ چھوڑنے والے " والدین اور قرابداروں" کو اِس بات کی تلقین ہے کہ تمہارے ترکہ میں اپنے پیچھے چھوڑے جانے والے' تمہارے بیٹوں اور بیٹیوں کا حصّہ ہے ۔ اپنی وصیّت میں تمہیں کسی حال میں بھی انہیں نظر انداز نہ کرنا چاہیے }

(ii) " اور جب تقسیم کے وقت اَعِزّہ، یتیم اور مسکین موجود ہوں تو انہیں بھی ترکہ میں سے دیدو، اور اُن سے ہمدردی کی بات کرو (النساء ۸)

{ یہ آیت' " آیتِ وصیّت " کی تائید کرتی ہے، نہ کہ تردید :۔

جب موت قریب نظر آرہی ہو تو انسان کے سامنے اپنا 'پیش' ہوتا ہے یا 'پس' :۔

'پیش' :۔ خُدا کی جوابدہی ہے ؛

'پس' :۔ ترکہ کی تقسیم کا 'کیونکر؟' ہے ۔

" جوابدہی " پر نظر جاتی ہے تو یتیم اور مسکین یاد آتے ہیں کیونکہ خدا کو یتیموں اور مسکینوں سے احسانمندانہ سلوک پسند ہے ۔

ترکہ کی تقسیم کے " کیونکر؟ " پر نظر پڑتی ہے تو " وصیّت نہ کرنے یا غلط وصیّت کرنے " سے ۔

Marfat.com

"اَعِزّہ" میں تقسیم ترکہ پر نزاع کا خدشہ ہے۔}

(iii) **آیتِ میراث** :- (النّساء : ۱۱)

{قرآن میں "**آیتِ میراث**" کا موقع و محل۔ "**بن وصیّت کئے ترکہ**" کے رہ جانے پر ہے۔

انسان پر **بوقتِ موت**' دو حالتیں گزر سکتی ہیں :-

۱۔ "**وصیّت کرکے مرا**" (بموجب تاکیدِ وصیّت (۲/۱۸۰)) یا۔

۲۔ بن وصیّت کئے، کسی اِتفاق یا حادثہ کا **شکار** ہوا۔ (تو ترکہ بموجب آیتِ میراث تقسیم ہوگا)

جس کا کوئی ولی نہ ہوا ⟵ اُسکا ولی خُدا ہے۔ (۲/۱۵۷)؛

جس کا کوئی وصی نہ ہوا ⟵ اُسکا مُوصٍ خُدا ہے (۲/۱۸۲)؛

اس طرح، ترکہ کی وصیّت کا حکم **قائم** ہے اور قائم رہے گا۔

یا پھر :-

یہ بتاؤ اِکہ :-

۔ قرآن میں **آیت وصیّت** کا ہونا اور (۲/۱۸۰)

۔ اِس حکم کی اہمیت کے پیشِ نظر اِسکی **شہادت** سے متعلق آیات (۵/۱۰۶-۱۰۸)

۔ وصیّت میں زیادتی ہو جانے پر اصلاح سے متعلق آیات (۲/۱۸۱،۱۸۲) کا۔

'اب' ۔ کیا مصرف ہے؟

کیا یہ قرآن میں، ۔ صرف قرآن میں "ہونے" کے لئے ہیں؟ }

انسان مُثبت و منفی آگاہیوں (اخبار) کے دائرہ میں رہنے، یا ۔

Marfat.com

اپنی خواہشات کو اپنا الٰہ بنا لینے ۔

۔ میں سے ۔ کسی ایک کے انتخاب کے لئے آزاد ہے ۔ اور اِس آزادروی میں

غلط راہِ عمل اختیار کرنے پر "جوابدہ" ہے ۔

وارث سے اپنے ترکہ کے بارے میں "حقِ وصیّت" چھیننا،

خُدائی خبروں میں سے ایک خبر کو کم کرنا اور روزِ محشر، اپنے ترکہ کے بارے میں

"**غلط وصیّت**" کرنے پہ ۔ خُدا کی طرف سے جوابدہی (کیوں ؟) میں مداخلت ہے ۔

اخلاقی "کیوں ؟" پر دین کی تمام عمارت اُستوار ہے ۔

اگر "کیوں ؟" کو اُٹھا دیا جائے ، تو اِسکے اُٹھتے ہی اخلاق کی تمام عمارت کا

جواز، **دھڑام** سے زمیں بوس ہو جاتا ہے اور ہر کوئی اپنے عمل میں اپنی "رضا"

پر جا ٹھہرتا ہے ۔

روزِ محشر، انسان اپنے عمل کے بارے میں "**جوابدہ**" ہے کہ وہ اپنے مال کے

نکاس میں "کیونکر ؟" چلا ۔ ($\frac{۴}{۵}$ ، $\frac{۱۱}{۸۲}$ ، $\frac{۸}{۲۸}$ ، $\frac{۶۳}{۹}$)

ہمارے ہاں "تقسیمِ میراث" کے بارے میں، آیت میراث (النّسا: ۱۱) کا

قانون لاگو ہے ۔ جب کہ تقسیمِ میراث کے لئے **قانونِ وصیّت** لاگو ہونا چاہیئے

اگر کوئی بِن وصیّت کیئے مرجائے تو اُسکے ترکہ کی تقسیم آیتِ میراث کے تحت مطلوب ہے ۔

اِس قانون کے لاگو ہوتے ہی : ← (محکمہ ریکارڈ وصیت کے قائم کرتے ہی)

۱ے اُمت کا اخلاق اقدار پر "مثبت اندازِ فکر" لوٹ آئے گا۔؛
۲ے زبان کی "گستاخیاں" ڈربوں میں گھس جائیں گی ؛
۳ے بڑوں میں "اِحساس ذمہ داری" کے در آتے ہی، چھوٹوں کے سروں پر دستِ شفقت رکھنے والے باوقار ہوں گے ؛
۴ے جوانوں کی "سرکشی اور بغاوت" فرو ہو جائیگی ؛
۵ے بڑے اور بزرگ اپنے "احترام" کی وجہ سے محترم ہونگے ؛
۶ے ذلتوں کی زردی "عزتوں کی سُرخی" میں بدل جائے گی۔
۷ے چھنی ہوئی "نعمتوں" کی نوازشیں ہوں گی۔
۸ے "رزق کی فراوانی" ملک میں خوشحالی لائے گی۔؛
۹ے اسراف کی نذر ہونے والے ترکہ پر "کفایت شعاری" کا پہرہ ہوگا؛
۱۰ے جائیدادیں بٹ کر بے مصرف ہونے" سے بچ جائیں گی ؛
۱۱ے قوم کا ترکہ "قوم کی تعمیر" میں ہمیز ہوگا۔

"فرض وصیت کا حکم" ـــ منسوخ کرنے کا کارِ خیر انجام دینے کے بعد۔
اب ہمارے علماء ـــ "جہاد کی ترغیب" کو لازم قرار دینے کی بجائے۔
جس آیت میں جہاد کی ترغیب ہے ـــ اُس آیت کے حکم کو ہی منسوخ کرنے چلے، تاکہ۔
"اُمت" جہاد کے مفادات سے محروم رہے۔ (تاکہ نہ رہے بانس، نہ بجے بانسری)
"جان"۔ سب کو بڑی عزیز ہوتی ہے۔ راہِ خدا پر چلنے سے جہاد میں جان جاتی ہے۔
تو مومن کو "شہادت" کا درجہ ملتا ہے۔

Marfat.com

ہمارے عُلمائ کہلانے والے۔

"ٹکڑ کو کڑی" لگا کر مساجد میں ہاتھ پہ ہاتھ دُھرے بیٹھے ہیں۔

{لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ ﴿۹۰/۴﴾

"ہم نے انسان کو کبد میں (حرکت میں رہنے، متحرک کرنے اور حرکت میں رکھنے کے لئے) خلق کیا"

ﺀ انسان کو بصر عطا کی کہ۔ بصارتوں سے اخذ کردہ استنباطوں کی روشنی میں راہِ بصیرت اختیار کر کے شُکر گزار بنے؛

ﺀ انسان کو سمع عطا کی کہ۔ سماعتوں کو تذکرہ و نصیحت کے لئے کُھلا رکھ کر،

سَمّٰعُوْنَ لِلْکَذِبِ ﴿۵/۴۱﴾

میں شامل ہونے سے باز رہے؛

ﺀ انسان کو دل عطا کیا کہ۔ جذبوں کو فہم و تفہیم کی راہ پر ڈال کر سکینت بکھیرے۔ وحی کی مقررّہ حُدود سے تجاوز نہ کرتے ہوئے، اپنے لئے اور دوسروں کے لئے باعثِ تسکین ہو کر، طاغُوت کی اطاعت نہ کرے؛

ﺀ انسان کو ہاتھ دیئے کہ۔ اِن سے رزقِ حلال کے لئے چارہ کرے۔ اور پھر خُدا کے دیئے ہُوئے رزق میں سے اپنے کل کے لئے انفاق کر کے سُرخرو ہو۔؛

ﺀ انسان کو ذہن دیا کہ۔ وحی کی روشنی میں اپنے نظریات و عقائد کو مُنضبط اور مُرتّب کرے۔ اور پھر عالم میں ترتیب و نظم کی شمعیں جلائے۔

Marfat.com

سب سے بڑھ کر احسان یہ کیا اپنے **انبیاء** **وانزل اللہ** کے ذریعے

ہدایت دی۔

اُس ہدایت کا انبیاء کو نمونہ بنایا۔ تاکہ خُدا کی طرف سے نازل کردہ ہدایت کو انسان ناقابلِ عمل نہ کہہ سکے۔

عُلَماء ۔ اپنے ہاتھوں کو رزقِ حلال کے لئے استعمال نہ کرکے۔ "**کُفرانِ نعمت**" کے مُرتکب ہو رہے ہیں۔}

مَنبرِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم (مُجاہدِ اعظم) کی جاءِ تلقین و ترغیب و حُکم

جس کی تلقین و ترغیب سے

ایسے مجاہدوں اور سپہ سالاروں نے جنم لیا۔ جن کی رہنمائی میں مجاہدین نے چند سالوں میں روم و ایران کی عظیم سلطنتیں اپنے دائرۂ عمل سے وابستہ کرلیں)۔

— پر کھڑے ہوکر، غلط قسم کی حدیثوں سے، غلط قسم کے اِستنباطوں سے :۔

کئی کئی شہیدوں کا ثواب گھر بیٹھے بٹھائے حاصل کر لیتے ہیں۔ اِنہیں میدانِ جہاد میں اُترتے ہوتے ڈر لگتا ہے کہ :۔

"ہائے!" کہیں **جان** نہ چلی جائے۔

(ابھی تو ان کے کھانے پینے کے دن ہیں)

یہ کٹتے بازوؤں اور اُڑتے سروں کے منظر کے **تصوّر** سے بھی۔ کانپتے ہیں۔ گرچہ اِن کی اپنی آبرو داؤ پر لگی ہو۔

Marfat.com

وہ منظر تو شہید کی زندگی ہیں۔ اِن عالموں کو صرف اپنی زندگی عزیز ہے۔
دوسرے مومن ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کی عزّتیں لٹتی رہیں۔ اِنہیں اُن سے سروکار نہیں۔
وہ عورتیں اِن کے لئے غیروں کی عورتیں ہیں۔

ء تُمہارے سامنے کشمیر میں عزّتیں لُٹ رہی ہیں۔ تُم خاموش ہو؛
ء تُمہارے سامنے مائیں بہنیں، تم سے فریاد کر رہی ہیں۔ تُم خاموش ہو؛
ء تُمہارے سامنے بیٹیوں کو ذبح کیا جا رہا ہے۔ تُم خاموش ہو؛
ء تمہارے سامنے ریپ (Rape) ہو رہے ہیں،
مدد، مدد کی آوازیں فضاؤں میں گُونج رہی ہیں۔ تُم خاموش ہو؛
تُمہارا خُدا بھی تُم پر تُف کر رہا ہے۔

- یہ عالمانِ دین، مسجدوں میں بیٹھے، معبدوں میں اِعتکاف کا ڈھونگ رچائے اپنے پیٹ کی تسکین کے لئے بھی مُنتظِر ہیں کہ۔ کب کوئی مرتا ہے؟
  —— تاکہ اِنہیں روٹی مِلے؛
  کب کوئی اپنے کسی بُزرگ کی رُوح کو ثواب پہنچانے آتا ہے؟
  —— تاکہ اِنہیں روٹی مِلے؛
  کب کوئی ختم دلانے کے بہانے، اِنہیں گھر بُلا کر حلوے مانڈے سے نوازتا ہے؟
  —— تاکہ اِنہیں روٹی مِلے؛

(۱) یہ مُرغن روٹی پہ نظریں جمائے؛
(۲) تصوّر میں حلوہ و کھیر کی پلیٹ سجائے؛

Marfat.com

(۳) عاکفین کی سی مَعصُوم صُورت بنائے؛

(۴) مالا کے دانوں پہ اُنگلیاں دوڑائے؛

(۵) اللہ ہُو، اللہ ہُو" کے وِرد کی محفل لگائے؛

— مُنتظِرِ رُوٹی بیٹھے ہیں۔

("بیٹھے ہیں تصوّرِ الٰہ کئے ہوئے")

اِن کے سامنے میدانِ قتال میں فی سبیل اللہ، قدم بڑھانے کا ذِکر۔ گُناہِ کبیرہ ہے۔

ـــ فی سبیلِ اللہ میدانِ قتال میں شمشیر بکف" اللہ اکبر" کہتے ہوئے آگے بڑھنے والوں؛

ـــ بدر و اُحد کے محاذوں پر، مجاہدوں کی قِلّتِ تعداد کے باوجود، سینہ تان کر بالمقابل آن کھڑا ہونیوالوں!

ـــ باطل سے کسی قیمت پر مَصالحت کے لئے راضی نہ ہونیوالوں — کے۔

آقائے مدنی (صَلّی اللہ علیہ وَسَلَّم)۔

روزِ محشر۔ اِن کو اپنی اُمت ماننے سے انکار کردیں گے۔

"آپؐ" جب تک جیئے، کُفر و نفاق و باطل کے خلاف شمشیر بدست جیئے! (۴۹/۹، ۶۶)

— اور — ترغیبِ جہاد بر زبان اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

(بوقتِ آخر:۔ رُومیوں کے خلاف جہاد پر حضرت اسامہؓ بن زید کی سرداری میں مجاہدینِ اسلام کے لشکر کی روانگی کا حُکم)

اِن "غلام ہیں، غلام ہیں" — جھومتے ہوئے کہنے والوں کا حال۔

آپؐ کے کسی حال سے مُطابق نہیں؛

آپؐ کی کوئی قدر، اِن میں مُشترک نہیں۔ اسلیئے۔ آپکا اِن سے کوئی تعلّق نہیں

فرض حکم اور امرِ الٰہی ۔(الشہادت۔ اُسوۂ رسولؐ کی پیروی میں جادۂ عمل)

کا تقاضا تو ' ہر لمحہ جہاد پر کمر بستہ رہنا ' تھا۔ (۲۲/۷۸)

(اسی طرح ۔ تقویٰ اختیار کرو، جیسا تقویٰ اختیار کرنے کا حق ہے (۳/۱۰۱)

ہمارے عُلماء نے اِن دونوں آیات کی "ناسخ آیات"، ڈھونڈ نکالیں۔

جہاد سے یہ ڈرتے ہیں ۔۔ (ہائے!۔ میری جان، میرا مال، میری آبرو)

تقویٰ اِن کے بس کا روگ نہیں ۔ ۔(کیونکہ، اِس گھاٹی سے گزرنا بڑا کٹھن ہے)

ترغیبِ جہاد کی آیت "انفال: ۶۵"۔ کو "انفال: ۶۶" سے منسوخ کرتے ہیں۔

نبیؐ کو حکم ہے کہ کُفّار و منافقین سے جہاد کیجیئے اور اُن پر بوجھل رہیئے (۹/۶۶، ۹/۷۳)

مومنین کو حکم ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرو، تاکہ تُم فلاح پاؤ۔ (۵/۳۵)

شاہ ولی اللہ دہلوی نے بھی اپنے کتابچے ۔

"اَلفَوزُالکَبِیر فِی اُصُولِ التَّفسِیر"۔ ۔ میں ۔

اِسے "بے شک منسوخ ہے" بیان کیا۔

منسوخ آیت :۔

اے نبیؐ! آپؐ مومنین کو جہاد کی ترغیب دیجئے۔ اگر تُم میں کے بیس ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آجاویں گے ۔ اگر تُم میں کے سو ہونگے تو ایک ہزار پر غالب آجاویں گے۔ اِس وجہ سے کہ وہ ایسے لوگ ہیں، جو تفقّہ نہیں کرتے (انفال: ۶۵)

Marfat.com

{ اس آیت میں بتایا یہ گیا ہے کہ :-
مطلوب فی ذاتہ - جہاد میں ایک مومن کی " قوّتِ ایمانی "
کا کس ترازو میں تُلنا درکار ہے ؟ یعنی - مقصود یہ ہے کہ :-
ایک مومن دس کُفّار پر بھاری آئے - }

ناسخ آیت :-

اَلْئٰنَ :- (اب)

اب اللہ تعالیٰ نے تم پر تخفیف کر دی اور معلوم کر لیا کہ تم میں ضعف ہے سو اگر
تُم میں کے سو آدمی ثابت قدم ہوں گے تو دو سو پر غالب آویں گے اور جو
تُم میں کے ہزار ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کے حُکم سے دو ہزار پر غالب آویں گے۔
اور اللہ تعالیٰ ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ ہیں (انفال : ٦٦)

{ یعنی :- " اَب " مومنین کی حال میں " ایمانی قوّت " ترازو میں ہے - آج مومنین جہاد میں
بلحاظ ایمانی قوّت، ایک نسبت (۱:۲) ہیں - ایک مومن، دو کُفّار پر بھاری ہے
ان دونوں آیات میں - جہاد میں بلحاظ جہد -
مقصود اور موجود بتایا گیا ہے - جسے :-
اَلْئٰنَ کا لفظ واضح کر رہا ہے -

اِس طرح، نہ تو یہ آیات ایک دوسرے کی مُتضاد ہیں اور نہ ہی اِن میں کوئی تخالُف ہے؟

ے مومنین نے جہادِ چھوڑا ___ جہاد کے مفادات سے محرُوم رہے ؛

ے حقِّ وصیّت کا اِستحقاق ختم کیا - ترکہ پر سے -

د ترکہ کا تحفظ کرنے والی بیدار آنکھ "۔ محوِ خواب ہوئی

اُمّت کی مَعِیشَت ۔ تباہ ہو کر رہ گئی ۔
قرآنی آیات کی "ناسِخ و منسُوخ"، قسم کی تاویلیں نکال کر :۔
"فرض" ـــ قسم کے احکام کو مَنسُوخ کرنے کی ٹھان کر :۔
ـــ ہمارے یہ نیم حکیم عُلماءِ کرام :۔
ـــ اپنے خام علمی زُعم کے ساتھ :۔
اگر کہیں، گُل افشانی کے لئے پہنچتے ہیں، تو اپنے "مقامِ تفرِقہ انگیزی" پر
مَساجِد سے اِس قسم کا اعلان کروانا باعثِ شان سمجھتے ہیں :۔

مہربان !

قدر دان !

ـــ عُلَماءِ کرام، با ہمہ، جُبّہ، عِمامہ سامان
(بظاہر) ـ ذکرِ جامعیّتِ قرآن بر زبان
(بظاہر) تعلیماتِ قرآن پر قربان
ـــ مُتّقیوں پر عائد فرائضِ رحمٰن
ـ کو کاٹنے ـ قینچیاں و کترنیاں، بدست لئے ـ
اہلِ ایمان کی رُوح و جان،
ـــ کو تازہ و فرحان،
کرنے کے لئے ـ تشریف ـ لا ـ رہے ـ "ہیں" ـ (نون غُنّہ)
اِستقبال کے دِلدادگان،
اندھے مُقلّد پیرو کاران،

Marfat.com

نظر و دل فرشِ راہ کرنے کے پیمان،
۔۔۔ باندھ کر ۔ اِن کے بیان،
۔ پہ نثارِ جان،
۔۔۔ کرنے کیلیے ۔۔۔ اپنا نام بندۂ بندگانِ رحمٰن،
۔۔۔ میں لکھوانے کے لئے ۔۔۔ دست بستگان،
۔۔۔ کی صف میں ۔۔۔ جنّت الفردوس میں اپنا مَقام۔
۔۔۔ پیشگی بنام،
۔۔۔ کرانے کے لئے ۔۔۔ زہرِ خنداں،
حال میں مُتوَجّہ ہو کر ۔۔۔ اپنی عزّتِ نفس کے کُشتگان،
۔۔۔ میں شامل ہو جائیں۔
یہ ایک ایسے مسئلے اَنمول پر۔
بے سوچے، سمجھے، رُکے بُول کر۔
اپنا مجہُول کلام ۔۔۔ ترنّم اور لہجہ کی ترنگوں میں گھول کر۔
تحت اللفظ کے زیر و بم میں نغمگی کے مُوتی رُول کر۔ ایسی آیات میں پرچول۔
۔۔۔ کریں گے ۔ جن کے اصل معانی کا کُھلنا اور کھولنا۔
"راسخون فِی العلم" کے لئے بھی جُوتے رشیرلانے کے مُترادف ہے۔
اِنہیں "پیٹ" سے سروکار ہے۔ پیٹ کی بات اِن کی سمجھ میں بہت جلد آتی ہے۔
پیٹ پہ کبھی سرد ہو کر۔
کبھی نرم ہو کر۔

Marfat.com

کبھی سخت ہو کر۔
کبھی گرم ہو کر۔ بولیں گے۔

کھانے کے حرام، موضوعِ سخن ہو گا:۔

بیچاروں پر پیٹ کے غم طاری ہیں؛
معذور ہیں، کما کر کھانے سے عاری ہیں؛

کرنے کے حرام:۔ کی پابندیاں، اِن پہ بھاری ہیں؛
کہنے کے حرام:۔ اِن کی اپنی زبانوں پہ جاری ہیں؛
رشتوں کے حرام:۔ یہ فتاوے اِن کی دُوکانداری ہیں۔

کُفر کے خلاف قِتال ـــ سے اِن کا دم کھِنچتا، مُنہ کھُلتا اور اِن کے دُشمنوں کے فرض میں داخل ہے۔

مُنافقت کے خلاف جہاد ـ اِن کے دائرہِ ایمان اور دائرہِ تبلیغ سے خارج ہے۔

آیتِ "ناسخ و منسوخ" میں۔ آیت سے مراد:۔

مظاہرِ کائنات، کائنات کا ہر ذرّہ اور کائنات میں جاری ہر عمل ہے
کسی چیز کو تقابلی نظر سے جانچنا۔ اُس چیز کی "وحدت و یگانگت" پہ ضرب ہُوا کرتا ہے۔ اسی کو دُوئی پسندی کہتے ہیں۔

کیا تم سمجھتے ہو کہ جہاد کے بغیر جنت میں چلے جاؤ گے؟ ($\frac{۳}{۱۴۱}$، $\frac{۹}{۱۶}$، $\frac{۲۹}{۲، ۱}$)

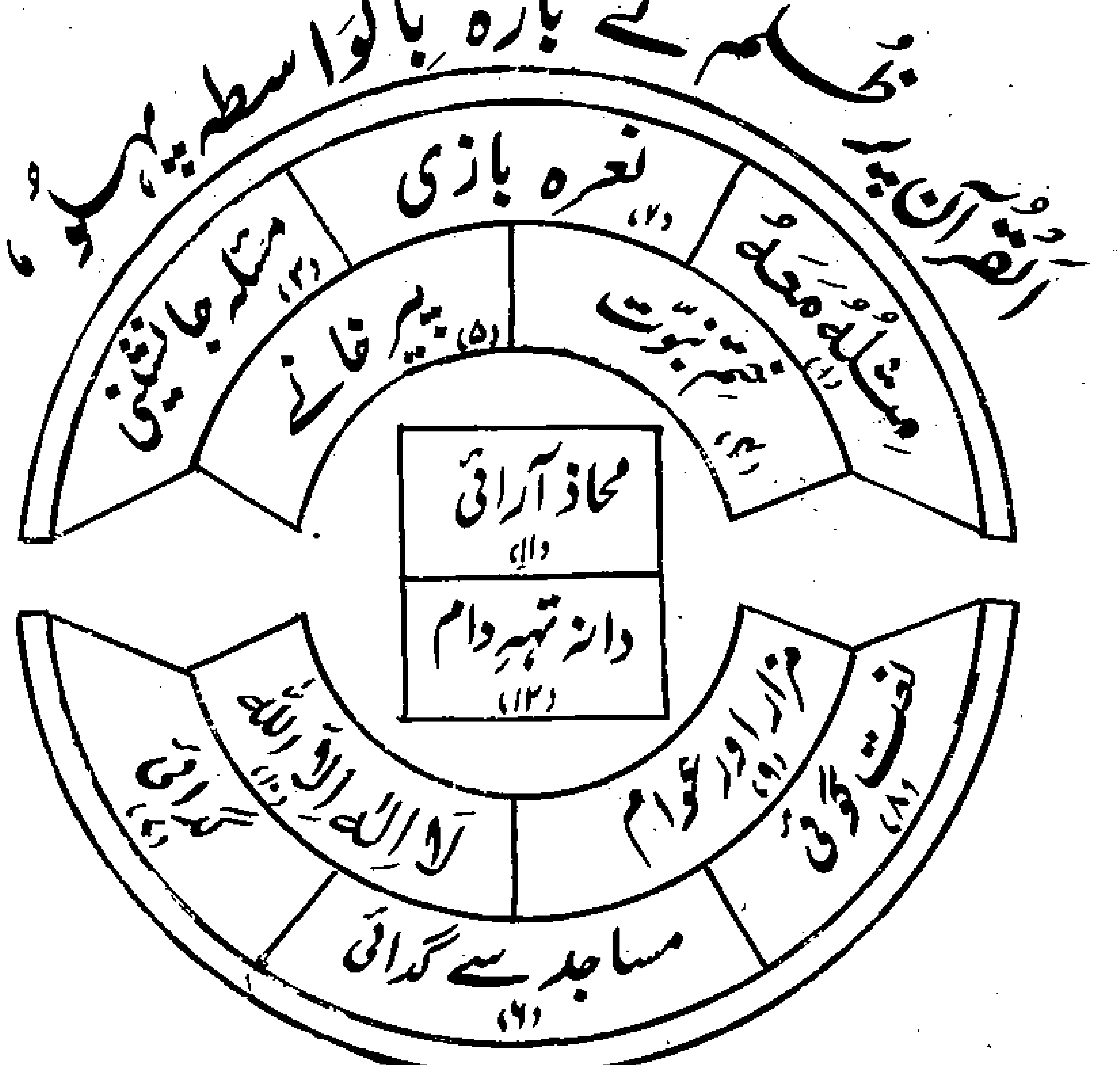

اَلقرآن پر بالواسطہ یا بلاواسطہ، **ظُلم کے پہلو** — معلوم، اور کتنے ہونگے؟ جن تک میری محدود فکر اور محصور نظر کی رسائی نہ ہوئی ہوگی۔ لیکن جو پہلو میری نظر کے سامنے ہیں۔ اُنہیں خیر سے، ایک ایک کرکے۔ آپ کے سامنے لاتا ہوں، اسلیئے نہیں، کہ آپ اِنہیں پڑھ کر مُسکرادیں، یا آپ پتھر پر بُوند کے مصداق ثابت ہوں۔ اپنے حُسنِ خیال، عفّتِ نگاہ، فکرِ با تدبیر اور اعجازِ عمل کے تصوُّر میں:۔

Marfat.com

— آپ کو عزّت و عظمت کے روشن میناروں کی طرح چمکانے کی تمناؤں اور چاہتوں کے ساتھ' — آپ سے عہد' لینا چاہتا ہوں کہ۔

آپ قسم' کھائیں اُس " ذاتِ پاک اور ذاتِ مُنزّہ کی:-

جس نے آپ کو صحت، قوّتِ بیان اور دیگر احتیاطی و اصلاحی صلاحیتوں اور استعدادوں سے بھرپور طور پر نوازا ہے۔

اُس خُلقِ عظیم پر فائز "محسنِ عظیم" کی۔

رسُولِ "متینؐ وَ امینؐ" کی۔

"رحمتَ لِلعالمینؐ" کی۔

جس کے ذریعے " الہُدیٰ" کی ہدایت کی گئی کہ اگر یہ۔

ٹھیک ہیں' تو اِن کے تدارک و اصلاح کی تدابیر کیجیے۔

۱:- مِثلُهٗ مَعَهٗ (اِسکی مثل)

مَا يَنطِقُ عَنِ الهَوٰى ($\frac{۵۳}{۳}$:- آپؐ اپنی خواہشِ نفسانی سے باتیں نہیں کرتے)۔

— کو بنیاد بنا کر اگر کہا جائے تو آپؐ سے منسُوب کردہ ہر وہ روایت بے قیمت ٹھہرے گی جو قرآن کی کسی بھی صداقت کے بر خلاف ہو۔

($\frac{۱۰}{۳۸}$ ، $\frac{۱۱}{۱۳}$) قرآن کے کلام کو **چیلنج کلام** مان کر ($\frac{۲}{۲۳}$)۔ اِس بات کو تسلیم کیے بغیر چارۂ کار نہ ہوگا، کہ دنیا میں کوئی بھی کتاب قرآن کی مِثل نہیں اور نہ ہی اِسکے لئے ناگزیر ہے۔

قرآن کے کلام سے " اعلیٰ" اور قرآن کے کلام کی **مِثل** کوئی کلام نہیں۔

قرآن کی صداقتیں، اپنے مُستند ہونے کے لئے کسی " دیگر سَند" کی محتاج نہیں۔

Marfat.com

قرآن وہ مُستند کلام ہے، وہ قطعی و مُستند کسوٹی ہے جس پر پُورا اُترنے کے بعد کسی بھی "دیگر کلام" کو صحیح یا غلط ہونے کی سَند عطا ہوتی ہے۔

حتمی سَند کے لئے کوئی دگر سند لانا ایسا ہی ہے جیسے :-

کسی ثابت مُسلّمے کو ثابت کرنا۔

مِثلُہٗ مَعَہٗ :- کہہ کر قرآن کا شریک لانے سے باز رہنا۔ راہِ شرک سے باز رہنا ہے۔ مومن کو زبانی، قلبی اور عملی طور پر شرک سے منع رہنے کی تاکید کی گئی ہے ($\frac{21}{14}$، $\frac{10}{105}$)

مِثلُہٗ مَعَہٗ کہہ کر، مُشابِہ کرتے ہوئے کوئی گوارا بنائی گئی ٹکیہ یا گوارا بنایا گیا کیپسول (Glased Capsule or Sugar-coated tablet) کھانا قرآن کے چیلنج الکتاب ہونے کی واضح تردید کرتا ہے۔ اسلئے قطعی منع ہے۔

ٹھکرا جاؤ! رَسُولُ اللہ صَلی اللہ علیہ وسلّم سے منسُوب کردہ ہر بات کو جس پر قرآنی اخلاق صاد نہیں کرتا۔

منع رہوا :- ہر اُس گوارا گولی یا کیپسُول کو کھانے سے ___ جو کسی قرآنی صداقت پر حرف ہے۔

اعراض کر جاؤ! - اُن محفلوں سے، جن میں اخلاقِ الٰہی کا چرچا نہیں۔

۲) تفرقہ انگیز نعرہ بازی

ندا، استعانت میں سہاروں کو پُکار ہوتی ہے۔ آپ اپنے مُنحصرِ عوالم میں بھروسہ "اَلمُستَعَان" پر کریں یا۔

"بعد از خدا بزرگوں" کو بھی اِستحانتوں میں معاون و مددگار مانتے ہوئے اُنہیں بھی پُکارا کریں۔

Marfat.com

زبان کو آپ کے کسی بھی اظہارِ احساس و ادراک و قیاس سے مجالِ انکار نہیں۔

ہ کسی حرف ندا کو کسی "آ غل (تغیّر مذیر)" سے چپکا دیں یا مقامِ تنزیہہ و اطلاق پر فائز "ہست" کے لئے خاص کر لیں۔

ہ کسی شرط کے لئے "اگر" لا کر، شرط کو فعل سے متعلق کر دیں یا؛

اگر کی بجائے "جب" لا کر عدم تعینِ وقت میں چلے جائیں۔

ہ کسی "آہا!" کو اظہارِ خوشی کے لئے استعمال کر لیں یا اِسے اظہارِ تعجب کے لئے کام میں لائیں؟

انسان اپنے سہاروں میں بھروسہ کے لئے "تنزیہہ" تک بس رہے یا تشبیہوں میں اپنا اُلجھنا ظاہر کرلے۔ تعطّل میں پھنس کر عضوِ معطّل ٹھہرے یا ربط میں رہ کر سرسبز و شاداب رہے۔

Every one to his taste.

ذوق ہر ایک کا اپنا اپنا

ذوقِ سلیم میں رہو یا ذوقِ ثقیل و کثیف میں۔ یہ رجحانِ طبع اور تغیّرِ احوال پر ہے محسن بن کر جیو یا اپنے احسانات اپنی ذات تک محدود کر کے "خودغرض" کہلاؤ بار بنے رہو، یا دوسروں کے بار بھی اُٹھا کر سہاروں کو اپنا "مُتلاشی" بنالو۔

جب سب سہارے ٹوٹ جاتے ہیں تو ایک ہی سہارا باقی رہتا ہے۔

"وہ ہے ذاتِ اَلمُستَعَان کا سہارا"

جب سب حمایتیں اور سکتیں جواب دے جاتی ہیں جب سب بازو اپنی سکتوں میں بے چارہ ہو جاتے ہیں تو سب چاروں کے چارہ گر "اَلنَّاصِرُ" پر نظر جا اٹکتی ہے جو سب کا

"حامی وناصر" ہے۔ اُس وقت انسان کے سب اُلکھ (انُوپ) اُس کے لئے ہوتے ہیں
سب نِدائیں اُس کے لئے ہوتی ہیں۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ"

(الٰہی میں مغلوب ہُوں تُو مدد کر)

انسان "پاکیزگی" کے منظورِ خاطر ہونے کا اظہار ـــ اپنی رغبتوں اور اپنے اظہارِ بیان میں بھی برپا کرتا ہے۔ اپنے اظہارِ بیان سے کسی ناپسندِ طبع و کریہہ شے کا تصوّر بھی دیتا ہے

"از کُوزہ ہمہ تراود کہ درُوست"

(برتن سے وہی کچھ نکلتا ہے جو اس میں ہوتا ہے)

"کسی نے جھاڑیوں سے انگور اور اُونٹ کٹاروں سے انجیر کبھی نہیں توڑے"!

انسان جب بات کرتا ہے تو مخاطب کے ذہن میں۔
اُسکی بات کرنے کے ساتھ ساتھ ایک تصوّر اُبھرتا جاتا ہے۔
جو مخاطب کی نظر میں، آپ سے ہمیشہ منسلک رہتا ہے۔

اب یہ آپ کی رضا پر ہے کہ آپ کے الفاظ۔ اپنے مخاطب کے ذہن میں آپ کے لئے پاکیزہ تصوّر اُبھارتے ہیں یا آپ اپنے ذہن کی آلودگی کو ظاہر کرتے ہوئے، سُننے والے کے ذہن کو بھی گھسیٹتے ہیں۔

ایک اُستادِ محترم نے، ایک دفعہ "پاکیزگی و لطافت" پر درس کے دوران اپنے شاگردوں سے سوال کیا کہ۔
لفظ "کلام" کو کس کاف (ک) سے شروع کرتے ہیں؟

ایک شاگرد نے فوراً کھڑے ہوکر، اپنا دہنا ہاتھ زور زور سے ہلاتے ہوئے، برملا کہا۔

Marfat.com

"کُتّے والے کاف (ک) سے"۔

پاس ہی بیٹھے، دوسرے پاک وصاف ذہن رکھنے والے شاگرد نے آہستہ سے کہا:۔

"کتاب والے کاف سے"

جواب دونوں کا دُرست ہے۔ لیکن، پہلے شاگرد کے جواب پر سُننے والے کے ذہن میں جو تصوّر اُبھرتا ہے وہ "کُتّے" کا ہے اور۔

دوسرے شاگرد کے جواب پر ذہن "کتاب" کے تصوّر پر ٹھہرتا ہے

آپ حروفِ ندا کو "مُتشابہات" سے مُنسلک کرلیں ← سات بسم اللہ؛

"ذاتِ مُنزّہ" کے لئے ندائیہ الفاظ کو خاص کرلیں یا:۔

کسی خاص حرفِ ندا کو لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ذات کیلئے جان لیں:۔

تو ← دس بسم اللہ۔

ایک راستہ:۔ Say and let say.

(جو تُم نے کہنا ہے کہو:۔ اور ــــ جو دُوسرے کہتے ہیں، اُسے متانت سے سُنو۔)

دوسرا راستہ:۔

حروفِ نداء کو ہر تنزیہہ اور ہر تشبیہہ کیلئے جائز ٹھہرا لینا۔ پھر ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہوئے، اپنے نُقطۂ نگاہ کو دُرست لیتے ہوئے ــ دوسروں کو لعن طعن کرنا۔

تیسرا راستہ:۔ تیسرا راستہ افہام وتفہیم کا ہے اور حُسنِ نظر وتسلیم کا ہے:۔

انبیاء علیہم السّلام کے اندازِ تکلّم کو اپنانا، ـــ اور احسن الخالقین کی خلق وخلقت میں حُسنِ صورت، حُسنِ تقویم اور افادہ وفیضان میں جاری عوامل میں اِستحسان کے گُن گانا اور صراطِ مُستقیم اپنانا۔

Marfat.com

۳۔ مسئلہِ جانشینیِ رسولؐ

تفرقہ کو پسِ پُشت ڈال کر :۔ اِعتصام بحبل اللہ، کو اپنی زندگی میں اپنی دُنیا و آخرت کے لئے۔

ملجا و ماویٰ کی حیثیت میں تھامنے والے ؛ ($\frac{۳}{۱۰۲}$)

فی السلم کآفۃً میں داخل رہ کر۔ حُسنِ نیت وارادہ وعمل سے، خوشگواریوں اور خوشحالیوں میں اپنے آپ کو اور دوسروں کو دیکھنے کے متمنی۔ ($\frac{۲}{۲۰۸}$)

تزکیہ کلام وقلب وعمل کو بنیاد بنا کر۔ فلاح کی طرف جادۂ عمل میں قدم سے قدم اور شانہ سے شانہ ملا کر چلتے ہوئے اُمت کی عزتوں کے رکھوالے ($\frac{۹۱}{۹،۱۰}$)

ضلالت کو ٹھکرا کر، اِستقامت کو اپنا کر۔ نعمتوں سے نوازے جانے کی تمناؤں کو، لبوں پہ دعاؤں کی صورت میں سجانے والے۔ ($\frac{۱}{۵،۶}$، $\frac{۶}{۴۹}$)

فصل کی بجائے وصل کی، تخریب کی بجائے تعمیر کی۔ چاہتیں لئے۔

(مسلمان)۔ {برخلاف فرامینِ رسولِ برحق حضرت عیسیٰ علیہ السّلام :۔

ے مُردوں کو اپنے مُردے آپ دفن کرنے دو'۔ (لوقا ۹: ۶۰)؛

ے جو قیصر کا ہے قیصر کو دیدو'، جو خُدا کا ہے خُدا کو دیدو'۔ (مرقس ۱۲: ۱۷)؛

(استنباطاً :۔

- جو گزشتہ کا ہے، گزشتہ کے حوالے کرو؛
- جو حال کا ہے، اُسے حال میں لو؛
- جو مستقبل میں متوقع ہے، اُسے مستقبل کے لئے رہنے دو۔)

Marfat.com

برخلافِ ضرب الامثال :-

Don't meet trouble half-way.

مشکل کو درمیانِ راہ میں خوش آمدید نہ کہو -

Never trouble trouble till trouble troubles you.

مترس از بلائے کہ شب درمیان است -

بَرخلاف .- غایتِ منزّلِ مِنَ اللہ ومقصدِ بعثتِ انبیاءِ عُظام -

(i) مقصدِ بعثت ، اِختلافات مٹانا (۲/۲۱۳)

(ii) نسل، مذہب، زبان، جغرافیہ کی تفریق درخورِ نہ لانا (۱/۱۹) - }

آج ، کِس مقام پہ ہیں اور اپنی کیا حیثیت بنائے بیٹھے ہیں یا کِس حال میں ہیں ؟

دو تصوّر :-

(i) دو مُسلمان، قبر سے ایک مُردے کی لاش نکال کر، اُسے اُسکی قبر پہ رکھے، اُسکے دونو پہلوؤں میں ایک دوسرے کے بالمقابل بیٹھ کر ۔

ــ ایک مُردے کے جسم کے داغدار ہونے پر بین کرتا ہے ؛

ــ دوسرا ، مُردے کے جسم پر داغوں کو، مکافاتِ عمل کا نتیجہ کہتے ہوئے ۔ داغوں کا باعث بننے والوں کو، معصوم کہتے ہوئے۔ کہہ رہا ہے

" جو کچھ ہُوا ، برحق یہی تھا، یہی خُدا کو منظور تھا، یہی پسندیدہ ہے۔"

وہ پہلے ایک دوسرے کو نشانۂ طعن وطنز بناتے ہیں،

پھر ہاتھا پائی تک پہنچتے ہیں۔ حتیٰ کہ ایک دوسرے کے درپئے قتل ہو کر۔ ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں اور قتل ہو رہے ہیں۔

Marfat.com

کیسے ہیں مسلمان !۔

گڑے مُردے مت اکھیڑو ۔۔ کو صحیح کہتے ہیں، صحیح مانتے نہیں ۔

(Let bygones be bygones.)

ہر ایک کو اپنا بوجھ خود اُٹھانے دو ۔ کو صحیح جانتے ہیں عملی دُنیا میں غلط مانتے ہیں۔

Let every pedlar carry his own burdon

زبان کو قینچی کی طرح نہ چلنے دو ۔ (قینچیاں چلتی ہیں ؛

Let not your tongue run at rover

اپنی زبان کو اپنی رفتار سے نہ چلاؤ ۔

Let not thy tongue run away with your braines.

(زبانیں، ایک دوسرے سے رفتار میں سبقت لیجانے کیلئے رواں ہیں، دواں ہیں، لو یہ!)

" اُن کا حساب ذرا بھی آپ سے متعلق نہیں اور آپ کا حساب ذرا بھی اُن سے متعلق نہیں (۶/۵۲)

" کہہ دو، کہ نہ تو تم سے ہمارے اعمال کی بابت پُوچھا جائیگا نہ ہم سے تمہارے اعمال کی بابت (۳۴/۲۵)

" تم سے یہ قطعاً نہیں پُوچھا جائے گا کہ تمہارے اسلاف نے کیا کیا تھا (۲/۱۴۱، ۱۳۴)

" کوئی بوجھ اُٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائیگا۔ (۱۰/۴۱، ۱۷/۱۵، ۳۵/۱۸)

" ہر شخص اپنے اعمال کا رہن ہے " (۵۲/۲۱، ۷۴/۳۸)

" انسان اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے " (۲۹/۱۳)

" قبل اسکے کہ عذاب آجائے خدا کی طرف رجوع کر لو " (۳۹/۵۴، ۵۸)

" کیا تم بھی تند ہواؤں، ہولناک آوازوں، زمین میں دھنسائے یا پانیوں میں

Marfat.com

ڈبوئے جانے کے مُنتظِر ہو۔" (۲۹/۴۰)

(۱۱) **ایک مجذُوب** سرِ راہ گذر بیٹھا ہے۔

کسی تنہا شخص کو گزُرتے دیکھ کر کبھی ہنس دیتا تھا، کبھی رو دیتا تھا۔
کسی کو گھُور کر تکتا، کسی کی بات کے جواب میں ــ کوئی پُر حکمت
بات کہہ کر مُنہ دوسری طرف کر لیتا۔

ایک میاں بیوی، ایک دُوسرے سے جھگڑتے ہوئے، مکرّر مکرّر ایک ہی بات کہتے ہوئے
گزر رہے تھے۔

میاں: ۔ (بیوی کی طرف گھُور کر دیکھتے ہوئے)
"تم نے یہ قیمتی سُوٹ خرید کر، میرے بہت زیادہ روپے فضُول خرچ کروا دیئے۔
اصلاً، تم میرے گھر کو برباد کرنے پر تُلی ہو۔"

بیوی: ۔ (سُوٹ کا پلّو ایک ہاتھ میں پکڑ کر لاپرواہی کے انداز میں)
کیا ہُوا! ــ اگر میں نے ایک اچھا، مَن پسند سُوٹ خرید لیا۔ تم ایک ہی بات
نصف گھنٹے سے دوہراتے آ رہے ہو۔
تم نے گھر برباد کر دیا، تُم مجھے تباہ کرنے پر تُلی ہو۔

مجذُوب نے یہ بات سُن کر قہقہہ لگایا، اور مُنہ دوسری طرف کر کے اُن کے بر خلاف
سمت چل نکلا۔

میاں بیوی دونوں سوچ میں ڈُوب گئے کہ مجذُوب نے قہقہہ کیوں لگایا؟

میاں: مجذُوب نے قہقہہ اس لئے لگایا کہ ۔

"ہمارا گزشتہ پر پچھتاوا ـــــ ہمارا احمقانہ فعل ہے"

بیوی :- مجذوب اسلئے ہنسا کہ وہ جانتا ہے کہ :-

"گرے ہوئے پر جھگڑنا فضول ہے"

ایک گروہ ، جانشینیٔ رسولؐ کے لئے :-

نسلی رشتے کو بنیاد بنا کر -

نسل نہ ہونیوالوں کے احسانات و اعانتوں کو بھلا کر -

اُن کی استمدادوں اور توقیروں کو بے وقعت ٹھہراتے ہوئے ..

ـــــ گزرے ناہم نسلیوں پر طعن کر رہا ہے ، اُنہیں ظالم اور غاصب

گردان رہا ہے -

دوسرا گروہ ، جانشینیٔ رسولؐ کے لئے :-

غیر ہاشمیوں کے احسانوں اور اعانتوں کو جتلا کر -

استمدادوں اور توقیروں میں اپنے ہدایت پانے کی اہمیت گھٹا کر ،

اپنا استحقاقِ استخلاف ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے -

لیکن اس استحقاقِ جانشینی میں "**اصحابِ صُفّہ** رضؓ" کا کسی نے نام تک نہیں لیا -

(حضرت **ابو ذر غفاری** رضؓ ـــــ رسول اللہ صلعم سے ۲۲ سال بعد تک زندہ رہے ؛

حضرت **سلمان فارسی** رضؓ ـــــ رسول اللہ صلعم سے ۲۳ سال بعد تک زندہ تھے ؛

اسی طرح حضرت **عمار بن یاسر** رضؓ ، رسول اللہ صلعم سے ۲۵ سال بعد تک ؛ اور

حضرت **بلالؓ بن رباح** ، رسول اللہ صلعم سے ۹ سال بعد تک زندہ رہے -)

کیا اُن کا دینی تبلیغ کا فریضہ ادا کرنا ؛

اپنے گھر بار، خاندان، قبیلہ، مال، اولاد، بیوی بچوں سے جُدا رہ کر۔
رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں ہر لمحہ حاضر رہنا؛
اَدب و اِحترام و توقیر صلعم میں پیش پیش چلنا؛
ہر اقدام رسول ؐ میں مقدّم ہونا؛ اِتنا غیر اہم تھا۔
جو سب کی نظروں میں بے قیمت رہا۔

صحیح جانشین کون ہوتا ہے؟ "وہ":۔

جو اپنے آپ میں "صاحبِ اوصاف" کی اقدار مشترک کرلے؛
جس کی زبان "صاحبِ ذُو وقار" سے ہم نوا ہو جائے؛
جس کا دل "صاحبِ قرون" کے دل کے ساتھ دھڑکے؛
جس کا رو برو آنا "یادِ محسن" بن جائے؛
جس کے دیکھتے ہی ہر نظر میں "سراپا مجسّم اقدار" آن موجود ہو۔
حضرت ابراہیم علیہ السّلام اور ان کے ساتھیوں کی سیرت میں تمہارے لئے اُسوۂ حسنہ ہے (۶۰/۴-۹)
دینِ ابراہیمی سے مُنہ پھیرنے والا کوئی احمق ہی ہو سکتا ہے (۲/۱۳۰)
حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا اعلان :۔

جو میرا اِتباع کرے گا وہ میرا اپنا ہے" (۶۰/۱-۹)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے "اِسطرح کے اپنے"۔ جانشینیٔ رسُول کے حقدار تھے۔
پھر "اصحابِ صُفّہ" کے تذکرۂ خیر کے بھی دو پہلو ہیں۔

(۱) مثبت پہلو (۲) منفی پہلو

مُثبت پہلو :- اصحابِ صُفّہ کی سیرت کے وہ روشن پہلو روشن کرنا، جو سیرتِ رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ ہوں۔

منفی پہلو :- جس میں بالمقابل کی نظرِ استحسان کو نشانۂ طنز و لمز بنانا ہو۔
اس پہلو کے ذکر سے، نزاعی صورت کو ختم کرنے میں کوئی مدد نہیں ملتی۔

ختمِ نبوّت

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جہاں برحق طور پر :-

خاتم النبیّین، رحمت اللعالمین صادق امین، (۳۳/۴۰، ۲۱/۱۰۷، ۸۱/۲۱)
حاملِ خُلقِ عظیم، فائز برعلےٰ اُفقِ مُبین، (۶۸/۴، ۸۱/۱۹-۲۲)
نرم دل و کریم۔ ذی قوّت، شاہد سراج منیر (۶۹/۴۰، ۳۳/۴۶، ۴۵)
مُبشّر اور مُنذر ہیں۔ (۱۱/۲، ۱۳/۷)

وہاں اُن کی صلوٰۃ، ان کے نسک اُنکی حیات، اُن کی موت اللہ ربّ العالمین کے لئے ہے (۶/۱۶۲، ۱۶۴)

آپؐ داعی الی اللہ، مطاع اور دیدہ ور تھے۔ (۳۳/۴۵، ۴۶، ۳۸/۴۵)
آپؐ کی دعوت علیٰ وجہ البصیرت تھی۔ (۱۲/۱۰۸)
آپؐ کی دعوت حکمت و موعظت پر مبنی ہے (۱۶/۱۲۵)
آپؐ کو کتاب، حکم اور نبوّت عطا ہوئیں۔ (۶/۹۰)
آپؐ مبلغ بھی تھے، وحی علم ہے، آپؐ معلّم بھی تھے۔ (۲/۱۵۱، ۵/۶۷)

— اور —

صراطِ مستقیم دکھانے والے بھی تھے۔ (۱۴/۱، ۱۶/۶۴)

ہر رسُول کی تعلیم میں شیطان آمیزش کر دیتے تھے اور خُدا بعد میں آنیوالے رسُول کے ذریعے اس آمیزش کو دُور کر دیتا تھا۔ (۲۲/۵۵)

سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ (۳۷/۱۸۱)

(سب رسُولوں پر سلام ہو)

"تم سُن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ اپنے پڑوسی سے محبت رکھ اور اپنے دشمن سے عداوت۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دُعا کرو تاکہ تم اپنے باپ (خالق) کے جو آسمان پر ہے بیٹے (پیارے) ٹھہرو، کیونکہ وہ اپنے سُورج کو بدوں اور نیکوں دونوں پر چمکاتا ہے اور راستبازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہ برساتا ہے۔" (متی ۵: ۴۵-۴۳)

اگر اللہ "آپ کا" رب ہے، تو اللہ "اُن کا" بھی رب ہے۔ جن کو آپ نے حکماً و عقیدۃً اپنے سے جُدا کیا اور اقلیت ٹھہرایا۔ جب کہ اُن کی بہت سی اقدار آپ سے مشترک ہیں۔

- وہ بھی اللہ کو رَبُّ العَالمِیْن کہتے ہیں؛
- وہ بھی یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں؛
- وہ بھی محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو رسُول مانتے ہوئے اُن ہی کا کلمہ پڑھتے ہیں
- وہ بھی تمہاری طرح مساجد بناتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں۔

نوعِ انسان اُمّتِ واحدہ تھی لوگوں نے اختلافات پیدا کر لئے (۱۰/۱۹)

خُدا نے انبیاءؑ کو بھیجا اور کتابیں نازل کیں کہ ان کے اختلافات رفع ہو جائیں (۲/۲۱۳)

(آپؐ کی) اہلِ کتاب کو دعوت، کہ توحید کی مشترکہ تعلیم کی طرف آؤ۔ (۳/۶۴)

Marfat.com

مسلمانوں سے کہا گیا کہ تم اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اختلاف اور باہمی تفرّقہ
کیا۔ (۳/۱۰۴)

رسُولِ خُدا تو اہلِ کتاب کو بھی مُشترک اقدار کی طرف بُلاتے ہیں۔ (۳/۶۴)

آپ نے ۔کس کی تعلیم کے زیرِ اثر ؟ — اپنے میں سے ایک گروہ کو
بے سوچے سمجھے **اقلیت** قرار دیا۔ جبکہ آپ کی دانائی ۔ اور ۔
دِیدہ وَر رسُول صلعم کی اُمّت ہونے کے پیشِ نظر — دِیدہ وَری یہ تھی، کہ
اُن میں مشترک اقدار کا چرچا کر کے، اُن کی گروہی قوّت وِ اِستعداد و صلاحیّت کو ۔
" قومی خیر و فلاح " — کے لئے کام میں لاتے ۔
"دِیدہ وری کا تقاضا، کیا فرق و تفریق کر کے جُدا کرنا ہے؟ (۳۸/۴۵)
" کیا دَعوت الی اللہ میں، **اختلافات کو اُبھارنا** ۔ کارِ خیر ہے؟ (۳۳/۴۵،۴۶)
" قرآن کی دَعوت علیٰ وجہِ البصیرت ہے ۔ (۱۲/۱۰۸) "

فرق و تفریق نے آج تک کسی کو فیض نہیں پہنچایا ۔

۵۔ پیر خانے ۔ عزّتِ نفس کے مَقتَل

پیتے ہیں لہُو اور دیتے ہیں درسِ مساوات
آئے ہو، تو کیا لائے ہو؟ — جاتے ہو، تو کیا دے کر چلے ہو؟
پیر خانے، انسان کی عزّتِ نفس کی قتل گاہیں ہیں۔
ــــ جہاں سے انسان کی خُودداری، خُود اعتمادی، صلاحیّت خیزی اور تمکینِ استعداد کا جنازہ اُٹھا ہے

Marfat.com

ـ جہاں پیروکاران " مُردے بدست زندہ " بنتے ہیں۔

ـ جہاں انسان کی اپنی ہست، اپنا شعور، اپنی عقل، اپنی بصیرت نذر ہو جاتے ہیں۔

ـ جہاں انسان کی جان، انسان کے مال، اور انسان کا وقار ـ وقف برائے دگر انسان ہو جاتے ہیں۔

ـ جہاں انسان مُقلِّد بن کر چلتا ہے اور اَندھی تقلید کو اپنا شیوہ بناتا ہے۔

ـ جہاں انسان کو " تصوّرِ شیخ " کا محوَر ملتا ہے۔

وہ جیتا ہے تو ـــــ شیخ کے لئے؛

مرتا ہے تو ـــــ شیخ کے لئے۔

اُسکی صلوٰۃ، اُسکے نسک، اُسکی حیات، اُسکی موت " بحوالہ شیخ کی پسند و ناپسند" ٹھہرتے ہیں۔

آج کا " کوئی شیخ " کسی انسان کو اُسکے " خویشتن " میں نہیں لاتا۔ کیونکہ:

ـ اِس سے اُسکی مُترفانہ (بآسانی دستیاب) روزی پر لات پڑتی ہے؛

ـ رزقِ حلال کے لئے اُسے مشقّت اُٹھانا پڑتی ہے؛

ـ اُسکے اسراف و تبذیر کی راہیں کٹتی ہیں۔

کوئی شیخ، کسی کو " اَخلاقِ اِلٰہی سے متخلّق ہونے کا درس نہیں دیتا۔

کوئی شیخ، تعمیرِ سیرت کیلئے " انبیاءؑ کی سیرت " کو اُسوۂ حسنہ ٹھہرانے پر نہیں ٹھہراتا۔

کوئی شیخ، کسی کو " وحیٔ اِلٰہی " کے فرمان کا فرمانبردار نہیں بناتا۔

بلکہ، بجائے اِسکے " رُوباہیانہ " چالوں سے، پیروکار کی زندگی کی بقیہ رمق بھی اپنے لئے وقف کر لینا چاہتا ہے۔ پیروکار کو اُسکے گناہوں سے تعطیل کا پروانہ دیتے ہوئے۔

محی الدّین ابنِ عربی کی کتاب " فصوص الحکم " کے غیر اسلامی فلسفہ " وحدت الوجود "

Marfat.com

کی تلقین کرتا ہے۔ اُسے اُسکی سیئیات سے، اُسکی حسنات کے ذریعے دُور ہونے کی تعلیم نہیں دیتا۔ بلکہ "وہی ہوا جو خُدا کو منظور تھا" کہہ کر، اُسے سیئیات کے بُداثرات سے لاپروا بناتا ہے۔

وحدت الوجُود کا فلسفہ کیا ہے؟ — "ہمہ شیئوں میں خُدا ہی خُدا ہے"۔

پیروکار کے دل میں "کیا کرنا ہے؟ (اوامر)؛

"کیا نہیں کرنا ہے؟ (نواہی) کی شمع نہیں جلاتا۔ چہ جائیکہ۔

اُسے "کیا کرنا چاہیئے؟ بتاتا یا۔

ایک اچھے انسان کے خُلق میں زندگی بسر کرنے اور انسانی اخلاق کے تقاضوں سے رُوشناس کراتا۔

شیخ کی نظر:۔ پیروکار کی جائیداد، اُسکی حیثیت، اُسکے کاروبار اور کاروبار سے حاصل ہونے والے مفادات پر اُسکی ہوگی۔ وہ پیرِ کار کے اثاثوں اور ترکوں کو اپنے لئے خاص کرلینا چاہتا ہے۔

حُسنِ خیال و زبان کو حُسنِ عمل تک پہنچنے کی راہ میں "ایک مُشکل گھاٹی" پڑتی ہے

گر حُسنِ عمل کو ڈھونڈنا ہے تو اُسے حُسنِ عمل میں ڈھونڈو۔

کسی شخص کے اچھا یا بُرا ہونے کی کسوٹی یہ ہے کہ اُسے۔

اُس کے نکاس کے راستوں میں جانچو۔

کَلالہ (لاوارث) کی وراثت اور ترکہ پر تو، پیر کی نظرِ عنایت قُربان اور شیداء ہوجاتی ہے۔

کَلالہ کے ترکے تباہیوں اور بربادیوں کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔

Marfat.com

مُسلمانوں کے تصوّف پر زیادہ تر فلسفۂ " وَحدَت الوَجُود" کی چھاپ ہے ۔کوئی قادری ہو یا چشتی ـــــ وہ " ہمہ اُوست" کے ترانوں اور ترنگوں میں مدہوش رہتا ہے ۔

فلسفۂ وَحدَتِ الوَجُود کی خامیاں

(۱) " ہمہ اُوست" کے فلسفہ میں ' حفظِ مراتب' دَم توڑ جاتا ہے ۔

(۲) اسلامی توحید نے شرک کو باطل گردانا ، وَحدَت الوَجُودیوں نے ۔

' کائنات کے وجُود سے ہی انکار کردیا '

(۳) قرآن شدّت سے موجُودات کے " بالحق" ہونے کی تلقین کرتا ہے اور خَلق وخِلقت کو اظہارِ حقیقت کا ذریعہ بتلاتا ہے ۔

" خُدا احسن الخالقین ہے " (۲۳/۱۴ ، ۳۷/۱۲۵)

" سب آسمان ، چاند ، ستارے اُسکی خلق ہیں ۔ (۶/۹۶-۱۰۰)

وہ اپنے قانون " بقاءِ انفع " کے مطابق ۔

باقی رہنے والوں کو باقی رکھتا ہے ، مٹ جانیوالوں کو مٹا دیتا ہے ۔ (۱۴/۳۹)

" کائنات بِالحق خلق کی گئی ۔ (۱۴/۱۹، ۲۰) ، (۳۵/۱۶)

اِسے باطل نہیں بنایا گیا ، ایسا سمجھنا **کُفّار کا ظَن** ہے ۔ (۳۸/۲۷)

(۴) وحدت الوجُود کا فلسفہ تصوّرِ خُدا کی ایک فلسفیانہ توجیہہ ہے ۔یہ توجیہہ بالآخر اپنی تعلیم میں اس بات پر ختم ہوتی ہے کہ ۔

" دائمی خوشی ترکِ علائق سے وابستہ ہے " جبکہ ۔

قرآن خوشی تک پہنچنے کے لئے چند حُدود متعیّن کرتا ہے ۔

Marfat.com

خوف و حزن سے آزادی :-

(۱) صاحبِ ایمان ہونا ــــــ نتیجہ : خوف و حُزن سے آزادی ($\frac{۳}{۱۳۸}$) ؛

(۲) ایمان اور عمل صالح ــــــ نتیجہ : خوف و حُزن سے آزادی ($\frac{۶}{۴۸}$) ؛

(۳) ایمان و تقویٰ ــــــ نتیجہ : خوف و حُزن سے آزادی ($\frac{۷}{۳۵}$ ، $\frac{۱۰}{۶۲-۶۴}$) ؛

(۴) مسلک ابرار ــــــ نتیجہ: خوف و حزن سے آزادی ($\frac{۲}{۱۷۷}$ ، $\frac{۳}{۹۲}$ ، $\frac{۸۲}{۱۱،۱۲}$) ؛

(۵) عبادالرحمٰن کی راہ ــــــ نتیجہ: خوف و حُزن سے آزادی ($\frac{۲۵}{۶۳-۷۴}$ ، $\frac{۱۶}{۳۶}$)

(۶) اقامتِ الصلوٰۃ وایتاء زکوٰۃ ۔ نتیجہ : خوف و حُزن سے آزادی ($\frac{۲}{۲۷۷}$) ؛

(۷) اخلاقِ الٰہی سے متخلق ہونا ۔ نتیجہ : خوف و حُزن سے آزادی ($\frac{۲}{۱۳۸}$) ؛

(۸) باللہ و بالیوم الآخر ایمان اور عمل صالح ۔ نتیجہ: خوف و حُزن سے آزادی ($\frac{۲}{۶۲}$ ، $\frac{۵}{۶۹}$)

(۹) شرّ الدوآب بننے سے باز رہنا ، کفر کی زندگی اختیار نہ کرنا ($\frac{۸}{۲۲}$ ، $\frac{۴۷}{۱۲}$)

(۱۰) حسنات کو سیئات پر غالب رکھنا ۔ ($\frac{۱۱}{۱۱۴}$)

(۱۱) سیرتِ انبیاءؑ کو اسوۂ حسنہ ٹھہرانا ۔ ($\frac{۳۳}{۲۱}$ ، $\frac{۶۰}{۴-۹}$)

(۱۲) طیّب اور خبیث میں تمیز کرنا ۔ ($\frac{۳۵}{۱۰}$)

(۱۳) فلاح پا گئے اہلِ ایمان ($\frac{۲۳}{۱۱۰}$)

(۱۴) حُرماتِ اللہ اور شعائرَ اللہ کی تعظیم ($\frac{۶}{۱۵۱-۱۵۳}$ ، $\frac{۲۲}{۳۰،۳۲}$)

(۱۵) اللہ کو ربّ کہنا اور پھر اس پر استقامت ($\frac{۴۰}{۳۰،۳۱}$ ، $\frac{۴۶}{۱۳،۱۴}$)

(۱۶) ایمان اور اعمال صالح سے استخلاف فی الارض ۔ نتیجہ : امن ($\frac{۲۴}{۵۵}$)

(۱۷) زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ مچاؤ اور خوف و طمع میں خدا کو پکارو ۔ نتیجہ: رحمت ($\frac{۷}{۵۶}$)

۵ :- وحدت الوجود کا فلسفہ نظری طور پر غلط ہونے کے ساتھ ساتھ عملی طور پر مضر اور

اخلاق سوز ہے۔ یہ انسان کو خود تک محدود کرتا ہے، ترکِ علائق کی تعلیم پر منتج ہوتا ہے جو عملی دنیا سے فرار ہے۔

۶:۔ وحدت الوجود میں خیر و شر کا امتیاز مٹ جاتا ہے اور انسان کو اخلاقی تعطیل ملتی ہے۔

۷:۔ کائنات کے تمام مظاہر میں علت و معلول اور اضافات موجود ہیں۔ اِن کو باطل خیال کر کے، انہیں ظلّ یا عکس قرار دینا، کائنات کے بالحق ہونے کی نفی ہے۔

اسلام میں ایک مدت مدید تک سب سے بڑا امتیاز یہ رہا کہ کسی کو مومن سمجھا جائے اور دوسرے اُسکی راہِ عمل کو قابلِ تحسین جانیں۔

تنسیخ حفظِ مراتب اور عمل سے گریز کی تعلیم دینے والے تصوّف کو، کسی حال میں بھی **درست** نہیں گردانا جاسکتا۔ جو تصوّف قاطع تعلیماتِ قرآنی ہو، اُسکا حق ہونے سے کیا واسطہ؟

- جس تصوّف میں انسان کی عزتِ نفس بے حقیقت ہو جاتی ہو؛
- جس تصوّف میں اختیار مطلقاً سوخت ہو جاتا ہو؛
- جس تصوّف میں ایمان و کفر، خیر و شر، حسنات و سیئات، خبیث و طیب میں فرق نہ رہتا ہو؛ (۳۲/۱۸، ۱۳/۲۲، ۵/۱۱، ۴۵/۲۱)
- جس تصوّف میں حفظِ مراتب باقی نہ رہے؛
- جو تصوّف بے عملی، قطع تعلّق کی تعلیم دیتا ہو؛
- جو تصوّف برخلافِ تعلیماتِ قرآن، کائنات کو ظلّ و عکس ٹھہراتا ہو؛

وہ تصوّف، کس کام کا؟

اِس تصوّف سے تو بہتر، ہندوؤں میں شری کرشن جی مہاراج کی ۔۔۔

"بھگوت گیتا" کی تعلیم ہے جس میں تصوّف کے حقائق کو
'عمل سے ہم نوا' کرنے کی سوچ دی گئی ہے۔
زندگی کی بنیادی صداقتوں کو مُستند اَنزَل اللہ کے مُحکمات کی تعلیم کرتی ہے۔
جب قرآن انسان کو صاحبِ اِختیار ہستی ٹھہراتا ہے تو انسان کو اختیار سے بے اختیار
کرنے کی تعلیم کو فضُول اور لغو نہ کہا جائے گا ۔ تو کیا کہا جائے گا؟
جب سب خُدا ہی خُدا ہے تو:۔
خُوش اخلاقی و بَداخلاقی ــــ کیا؟
روا، و ناروا، میں تفریق ــــ کیوں؟
نیک وبَد میں تمیز ــــ چہ معنی؟
اخلاقی "کیوں؟" کو روا نہ رکھیں تو "چاہیئے" کی دُنیا کا جواز ہی باقی نہیں رہتا۔
اگر انسانی اختیار کو تسلیم نہ کیا جائے تو دین کی تمام عمارت مُنہدِم ہو جاتی ہے۔ سب جواز
"چوپٹ" ہو جاتے ہیں۔
انسان کو اگر اختیار نہیں تو ــــ اَوامر و نواہی کی تعلیم کیوں دی گئی؟
انسان کو اگر اختیار نہیں تو ــــ روزِ محشر اس سے سوال وجواب کیسا؟
انسان کو اگر اختیار نہیں تو ــــ ایمان وکفر، حَسنات و سیئّات، طیّب و خبیث،
حلال وحرام میں تمیز' چہ معنی؟
انسان کو بااختیار، نہ سمجھنے کی سوچ "کُتّے کی سوچ" سے بھی گھٹیا ہے۔
جو پتّھر مارنے پر، پتّھر کی طرف نہیں لپکتا ۔ بلکہ جوشِ انتقام میں پتّھر مارنے والے پر
جھپٹتا ہے کیونکہ اُسے معلوم ہے کہ پتّھر بیچارہ تو جمادِ مجبُور ہے اسکا کوئی قصور نہیں

حالانکہ چوٹ تو اُسکو پتھر سے لگی ہے۔

قصور صاحبِ اختیار کا ہے جس نے اپنے اختیار کا غلط استعمال کیا۔

دُنیا مایا یا فریب یا باطل نہیں۔ قرآن ایمان و عملِ صالح سے عزّتِ نفس بحال کرتا ہے۔ خدا کی محبّت کے لئے انسان کو خاطر جمع پر بُلاتا ہے۔ رہبانیّت اور خانقاہ نشینی کا مخالف ہے۔ محبّتِ الٰہی کا تقاضا محض **خلوت** نہیں، جلوت بھی ہے۔

صُوفیوں نے اپنی حیات گُریز اور قطعِ علائق تعلیم کے لئے۔ جواز کے طور پر رسُولِ اکرم صَلّی اللہُ عَلیہِ وَسَلّم کی غارِ حرا میں خلوت کو تزکیۂ نفس کے لئے ضروری گردانا۔ لیکن صوفیوں نے آپؐ کی جلوت آرائیوں اور معاشرتی فلاح کے لئے تیغ آزمائیوں کو کیوں ضروری نہ جانا؟ ___ اس لئے کہ۔ اِس سے تصوّرِ جاناں میں خلل آتا ہے اور مزید جان کو بھی خطرے گھیرتے ہیں۔

صُوفی ___ ترکِ علائق کی تعلیم سے کارزارِ حیات سے کٹے؛

عُلماء و فقہاء کے نزدیک دین، ظواہر و شعائر پرستی بنا؛

اہلِ دین، محکمات و متشابہات کی تخالف نما تاویلوں میں متفرّق ہوئے؛

دین، جو سراپا " **اخلاق**" ہے اُسکی پروا کون کرتا!

اخلاق میں۔ 'کیا کرنا ہے؟' ۔ اور۔ 'کیا نہیں کرنا ہے؟'۔ سے زیادہ اہم

کیا کرنا چاہیئے؟ ___ ہے۔

ظواہر پر مبنی دین اور مُعاملات کو سُلجھانے والی فقہ بمعہ اپنی متروک غایتوں کے 'کیا کرنا چاہیئے؟' کی تعلیم سے عاری ہیں۔ چنانچہ عبادت کا مقصد ہی اخلاق، کی بجائے " **ثواب**" بن گیا۔ جس کا آخری منشاء "**جنّت**" ٹھہرا۔

Marfat.com

صوفی کہلانے والوں میں حضرت رابعہؒ سے منسوب ایک واقعہ کا ذکر اکثر چلتا ہے۔ وہ ایک روز بازار میں سے گزر رہی تھیں۔ ایک ہاتھ میں کسی برتن میں پانی تھا اور دوسرے میں کسی اور برتن میں دہکتے ہوئے کوئلے تھے۔ لوگوں نے پوچھا کہ:۔

کہاں جا رہی ہو؟ ــ اور

ــ یہ کیا لئے جا رہی ہو؟

(حضرت) رابعہؒ نے جواب دیا کہ:۔

اِس پانی سے **دوزخ** کی آگ بجھانے اور،

اِس آگ سے **جنّت** کو آگ لگانے جا رہی ہوں تاکہ:۔

لوگ اعمال کا مدار:۔ "خدا سے محبّت" اور۔

"خلق پر ترحّم" کو جانیں۔

خُدا سے محبّت کا تقاضا بھی، خلقت سے با اَخلاق رہنا ہے۔

اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ ($\frac{2}{131}$) (حضرت ابراہیم علیہ السّلام)

(میں نے ربّ العالمین کو تسلیم کرلیا۔)

ؔ میری صلوٰۃ، میرے نسک، میری حیات، میری موت اللہ ربّ العالمین کیلئے ہے۔

($\frac{6}{162}$) (رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے کہا یا گیا)

Marfat.com

غایتِ دین

ثواب و جنّت	اعتباری	ـــــ	تو ہّم پر دُرُود
ظواہر و شعائر پرستی	اعتباری	ـــــ	تقویٰ کا بہرُوپ
تزکیہ و تصفیہ نفس	اعتباری	ـــــ	اپنی ذات تک محدُود
اخلاق	اصل	ـــــ	محبّتِ الٰہی اور خلقت پر ترحّم

محبّتِ الٰہی :- (وحدتِ فکر و نظر و عمل)
دین کی وہ غایت ہے جس سے بڑھ کر کوئی غایت ہو ہی نہیں سکتی۔
یہی درس کائنات کے ذرّے ذرّے سے ٹپکا پڑتا ہے۔

اخلاق :- (تعمیر بالحق)
دائرۂ سلامتی میں رہتے ہوئے، فساد فی الارض سے منع ہونا، منع کرنا اور مانع بننا ؛ وحدتِ انسانیت اور امن و آشتی کا پیغامبر بن کر جینا۔

تصوّف، اک طرزِ زندگی ہے۔ جس میں ہر چیز کے متعلّق زاویۂ نگاہ بدل جاتا ہے۔

Marfat.com

- ظواہر و شعائر پرستی ؛
- خلوت پسندی اور علائق سے گریز ؛
- تصفیۂ نفس اور تزکیۂ باطن ؛
- خُدا مستی اور جذبِ حال ؛
- گریہ کی کیفیّت ؛
- بقاء کی بجائے فناء کا غلبہ ؛
- شریعت کی سختی سے پابندی ؛
- شریعت کے مقابلے میں طریقت کو اہم گردانا ؛

اتنا منظور و مقبول نہیں، جس قدر بطور **"ایک مُحسن کے زندگی گزارنا"**

خُدا کا عشق انسانوں کی محبت کے منافی نہیں ۔ بلکہ اس کا غالب رنگ ، **خلقِ خُدا اور انسانوں سے محبّت ہے ۔**

قوّت کا ئنات کا نکاسی اور عکاسی رنگ ہے ۔

قوّت حاصل کرو اور اُسے خلقِ خُدا کے کام میں لاؤ ۔

اُسکے بندے بنو، جس کو خُدا کے بندوں سے پیار ہو ۔

خُدا کو، نہ تمہاری قربانیوں سے کچھ پہنچتا ہے ۔ نہ تمہاری بداخلاقی سے اُس کا کچھ بگڑتا ہے ۔

تمہارے صرف اپنی ذات تک محدود رہنے ؛
خلقِ خُدا سے بیگانہ بننے ؛ اور
بداخلاقی کی دُنیا میں بدمست رہنے کو ۔

Marfat.com

کیوں نہ، اِن الفاظ سے تعبیر کیا جائے ۔ کہ تم

- خدا کی زمین پر بوجھ ہو ؛
- انسان اور اِنسانیت کے لئے بیکار عضو ہو ؛
- فسادفی الارض کا باعث ہو۔

محبتِ الٰہی کیا ہے ؟ ــــــ اخلاق (تخلق باخلاق اللہ) ؛

دین کیا ہے ؟ ــــــ اخلاق (سیرتِ انبیاءؑ کو بطور اسوۂ حسنہ لینا) ؛

ایمان کیا ہے ؛ ــــــ اخلاق (اظہارِ استقامت) ؛

نماز، عبادت، تقویٰ، بِرّ کیا ہے ؟ ــ اخلاق اور صرف اخلاق

اخلاق الٰہی سے متخلق ہونا کیا ہے ؛

" خُدا کے سب پر چمکنے والے سورج کی طرح ۔ سب پر چمکنا ؛
خُدا کے سب پر برسنے والے مینہ کی طرح ۔ سب پر برسنا "

سب سے بڑا حکم :-

"خُداوند اپنے خُدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے مُحبّت رکھ ۵ (متّی ۲۲ : ۳۷)

اس کے برابر حکم

" اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ ۵ ان ہی دو حُکموں پر توریت اور انبیاءؑ کے صحیفوں کا مدار ہے ۵ (متّی ۲۲ : ۳۹، ۴۰)

Marfat.com

مُبارک ہیں وہ جو :-

دل کے غریب (دوسروں کی تکلیف پر تڑپ اُٹھنے والے) ہیں — کیونکہ آسمان پر بادشاہی اُن ہی کی ہے ؛

غمگین ہیں —— کیونکہ، وہ تسلّی پائیں گے ؛

راستبازی کے بھُوکے اور پیاسے ہیں — کیونکہ، وہ آسودہ ہوں گے ؛

رحمدِل ہیں — کیونکہ اُن پر رحم کیا جائیگا ؛

پاک دل ہیں — کیونکہ وہ خُدا کو دیکھیں گے ؛

صُلح کراتے ہیں — کیونکہ وہ خُدا کے بیٹے (پیارے) کہلائیں گے ؛

راستبازی کے سبب سے ستائے گئے۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُن ہی کی ہے۔

جن کے خلاف بُری باتیں ناحق کہی گئیں، وہ مُبارک ہوں گے۔ کیونکہ لوگوں نے اُن نبیوں کو بھی جو تُم سے پہلے تھے اسی طرح ستایا تھا۔ (متی ۵ : ۳ - ۱۲)

خُدا صاحبِ رحمت ہے۔ (۱۸/۵۸)

خُدا رحیم اور رحمٰن ہے۔ (۱/۲، ۲/۱۶۳)

خُدا خیر الرّاحمین ہے (۲۳/۱۱۸)

رحمت ہر شئے کو محیط ہے۔ (۷/۱۵۶، ۴۰/۷)

خُدا نے اپنے اُوپر رحمت واجب کر رکھی ہے۔ (۶/۱۲، ۵۴)

اے میرے بندو! میری رحمت سے نا اُمید نہ ہو (۳۹/۵۳-۵۵)

رسول اللہ رحمت ہیں۔ توراۃ رحمت تھی۔ قرآن رحمت ہے، مُحسنین پر رحمت ہوتی ہے (۹/۶۱، ۶/۱۵۴، ۷/۲۰۳، ۷/۵۶)

نیکی کیا ہے؟
ـــــ ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنا، عہد کی پابندی، مشکلات میں ثابت قدمی

تجھے کیا بننا ہے؟ محسن یا مُضِل (۲/۱۷۷)

محسن بنوگے تو۔ خوف و حزن سے آزاد ہوگے (۲/۲۱۲، ۴/۱۲۵، ۳۱/۲۲)
ضلالت خریدوگے تو۔ تمہاری تجارت نفع بخش نہ ہوگی (۲/۱۶، ۱۷۵)

تجھے کیا کرنا ہے؟

احسان یا فساد

خدا کی رحمت محسنین کے ساتھ ہے۔ (۷/۵۶)
فساد کروگے، ملک میں پارٹیاں بناؤگے، ناکارہ کو آگے بڑھاؤگے،
اہل کو دھتکاروگے تو۔ فرعون کے ساتھی کہلاؤگے (۱۰/۹۱، ۲۷/۲۴)

تجھے کیا ہونا ہے؟

درد یا دوا۔

درد بنوگے تو۔ ایک دوسرے کے دشمن ہوگے (۷/۲۴، ۲۰/۱۱۷)
دوا، بنوگے تو۔ ایک دوسرے کے لئے رحمت ہوگے (۹/۱۷، ۴۰/۲)

اپنا "ہونا، کرنا اور بننا" دیکھو۔ پھر اخلاق کو صحیح ترین پاؤ۔ "رنگ الٰہی" اپناؤ (۲/۱۳۸)
اپنا "اظہارِ تکلم اور تاثر" تولو۔ پھر احسان کو بہترین جانو۔ تو "سیرۃ انبیاء" کو
اُسوۂ حسنہ تسلیم کرلو۔ (۶۰/۶)
اپنا "اشتراک، تطابق، اعراض، تخالف، انعکاس، انعطاف، وصول، اخراج، تغیر"

جذب، بدل، اِمتیاز، ترجیح اور اِنتخاب پرکھو ۔ پھر اتحاد کو مقوی،
اعلیٰ اور افضل پاؤ ۔ تو اپنے مضمحل، اَدنیٰ اورکم تر سے ہٹ جاؤ ۔
اپنے "اِحساسات، اِدراکات، جذبات اور قیاسات" کے معیار ٹھہراؤ ۔
پھر "تسلیم بالحق" صحیح ثابت ہو تو ۔ راہِ اِستقامت پہ جم جاؤ ۔
اِسی میں فلاح مضمر ہے، تعمیر پوشیدہ ہے، اِثبات پیدا ہے اور بقاء حاصل ہے
تصوّف نے دینی اقدار اور محکماتِ قرآن کی کوئی بہتر خدمت نہیں کی ۔ اسکا کعبہ
تصفیۂ خود اور تزکیۂ نفس رہا ۔ اس نے اسلام کے بنیادی عقاید پہ کام کرنے کی بجائے،
محکم عقاید کی بیخ کُنی کی ۔ اسکے پیدا کردہ جذب وکیف کا محدود دائرہ، فرد کی انفرادیت
تک وسیع رہا ۔ یہ ملّی سطح کی کوئی خدمت سرانجام نہ دے سکا ۔ چہ جائیکہ
قرآن کے مقصدِ نزول (بنی نوعِ انسان میں اختلافات مٹانا، انسان کو اُمّتِ واحدہ
ثابت کرنا اور اخلاقِ الٰہی سے متخلق ہونا) کی تلقین کرتا ۔
اِس سے مراد تمام تصوّف کی تنقیص و تردید نہیں بلکہ غرض و مراد تصوّف کی سمت کی درستی ہے
صُوفیہ نے علما و فقہاء کے مقابلے میں محبّتِ الٰہی اور تزکیۂ باطن کی تلقین کی ۔
اکثر بزرگ تو تصفیۂ نفس اور تزکیۂ باطن سے باہر نہ نکلے ۔
کچھ بزرگوں نے اپنے اقوال واحوال واعمال سے، خلق و اخلاق عوام کو متاثر کیا ۔
حضرت شیخ احمدؒ سرہندی کے نظریہ وحدتِ شہود (ہمہ از اوست)
نے "وحدتِ وجود" کی خامیوں اور دُکھتی رگوں پر ہاتھ رکھا اور ایک گُونہ تصوّف کو شریعت
اسلامی سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی ۔ لیکن وحدت وجود کی خامیوں کا تدارک نہ
کیا جاسکا ۔ وحدتِ شہود میں اسماءِ الٰہی کے رسُوخِ ادراک پہ زور دیا جاتا ہے ۔

Marfat.com

جنہیں تصورِ شیخ ذرا کھٹکا، وہ اسم کے مشاہدہ میں کھو گئے۔
اِن دونوں تصوّرات کو پس پشت لیجانے کے لئے صرف اتنی سی بات کافی ہے کہ:۔
وحدت کیا! ـــ اور اُسکی وجُود و شہود میں تقسیم کیا!
وحدت :۔ وحدت ہی کب رہتی ہے، جب تقسیم ہوجائے۔
کسی درویش صفت انسان نے ملّتِ اسلامیہ کی زبوں حالی اور اسکی مغلوب حیثیت پر نظرِ غائر نہ ڈالی۔
مسلمانوں کا حال بُرا ہے اس مغلوب حالت سے وہ کب کیسے اور کیونکر نکلیں گے؟
تعلیماتِ اسلام کا دھارا، انسانی سطح کی سوچ و فکر تک کب پہنچے گا؟
درویش انقلاب آفرین کیوں نہیں؟۔ وہ قلب کے اندر حق کے پیدا نقش کو باہر جہاں پر مُرتسم کیوں نہیں کرتا؟
آج، اُمت کو ایسے درویش درکار ہیں جو اُمّت کو مغلوب حالت سے نکال کر غالب حالت میں لائیں
آج، انسانیّت کو ایسے غیورُ، یگانہ فکر و عمل رکھنے والے انسانوں کی ضرورت ہے جو وحدتوں کے دیئے روشن کریں۔
آج، اُمّت کی اور وقت کی پُکار ایسے عُلماء و درویش ہیں جو بے عملی کی بجائے بدعملی اور بے عملی کا متواتر ضربوں سے بھیجا نکال دیں۔

بقاءِ انفع میں اپنے کمال کا کمال دیکھ!
اخلاقِ الٰہی میں اپنے جمال کا جمال دیکھ

Marfat.com

(۶) مساجد سے گدائی

"تیری خیر ہووے"۔ مسجد زیرِ تکمیل بہانے بھیکھ سردارا!
"تیری خیر ہووے"۔ عذرِ ایصالِ صدقات پانے درش معمارا!
"تیری خیر ہووے"۔ فرقہ بندی دِیا خالق فرق شہسوارا!
"تیری خیر ہووے"۔ آپے اوندے رزق دِیا گاہک حرام خریدارا! (رضا دی جالی ٹیم لیرو دے)

اِن "درش مکتبوں" سے فارغ ہونیوالوں نے، اُمت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کا، خیر سے جو فریضہ انجام دیا ہے۔ اِس پر شیطان اور اُسکے سب چیلے عش عش کر رہے ہیں۔ وہ (شیطان اور اُسکے چیلے) فارغ بیٹھے ہیں کہ۔

— اُن کے جانشینوں کے قد، اُن کے اپنے قدوں کے دوگنا سے بھی دُگنا ہیں۔
— اُن کے جانشین — مرحبا! صد مرحبا!، آفرین، صد آفرین کے مستحق ہیں۔

ہر جمعہ کو صبح سویرے ہی سے، مبالغوں سے پُر اور شانِ پیغمبری کے لئے توہین آمیز نعتوں کے پسِ پردہ۔ اور

گاہے گاہے ختم و درود کے بہانے، رُوحوں کو ثواب در ثواب رسائی؛
بے مصرف دکھو کھلے نظریات کی اشاعت، اعلانیہ دُزدی و زر بنائی؛
ہاتھ پہ ہاتھ مار کر ہاتھ دکھاتے ہوئے، ایسی کیسہ و جیب صفائی؛
— کہ اس کی مثال ڈھونڈے سے بھی نہ ملے گی۔

اے مسجدوں میں اپنے آپ کو منصبِ اِمامت پہ فائز سمجھنے والے!
تیری اس گدائی اور طرزِ گدائی کا ایک دفعہ، مسلمان طلبا کی گریڈ دہم جماعت میں — ایک عیسائی طالب علم نے مذاق اُڑایا۔
مجھے تو اُسکی بات نے، میرے اپنے ہی خیالوں میں پانی پانی کر دیا۔ تجھے شاید یہ بات

Marfat.com

آگ بگولا کر دے۔

کسی سکول میں، مسلمانوں کی گریڈ دہم جماعت میں، ایک عیسائی بچہ تھا۔
بڑا شرمیلا، بڑا باحیاء ___ شرم وحیاء کی سُرخی اُسکے چہرے سے ٹپک ٹپک پڑا کرتی تھی
ایک دن، اُس نے جماعت میں آتے ہی، جو کھِلکھلا کر ہنسنا شروع کیا تو پھر ہنستا ہی
چلا گیا۔ تا آنکہ اُستاد نے پوچھا:۔

بیٹا! کیا بات ہے؟ ۔ آج بہت خُوش ہو۔ ہمیں بھی اپنی خُوشیوں میں شامل کرلو۔
شاید اسطرح ہم خُوشی کو دوبالا کر سکیں اور ایک خُوشی، خُوشیوں میں بدل جائے۔
بچّے کی ہنسی اِس سوال کے جواب پر بھی نہ رُکی ۔ آخر جب وہ اِس استہزائیہ ہنسی پر
قابُو پانے میں قدرے کامیاب ہُوا، تو اُستاد نے پھر پُوچھا۔

اچھا' ___ بیٹا! اب بتاؤ، کیا بات ہے؟

سَر! آج صبح سویرے، صُبح صُبح، آپ کی مسجد کے مُولوی نے حسب معمُول جب
"مسجد زیر تکمیل بہانے" جو مانگنا شروع کیا تو۔

کسی آدمی کی ایک روپیہ کی نوازِش پر ___ مولوی صاحب نے فرمایا۔

فُلاں کا پُوتا، فلاں کا بیٹا ___ مسجد کی، ایک روپیہ سے خدمت کر رہا ہے۔
خُدا اُس کا ایک روپیہ قبُول فرمائے، خُدا اسکے کاروبار میں برکت دے۔
پھر کسی آدمی نے پانچ روپے دے کر سخاوت کی ٹانگ توڑی ہوگی؛
تو مولوی صاحب نے پھر اعلان کیا۔

فُلاں کا بھتیجا، اپنی کمائی میں سے، پانچ روپے سے مسجد کی خدمت کر رہا ہے۔
خُداوند تعالےٰ اسکے پانچ روپے قبُول ومنظُور فرمائے اور اِنکے کاروبار (جیب تراشی

کیونکہ اُسکا چچا ایک معروف جیب تراش ہے، میں ترقی دے۔
ابھی یہ اعلان ختم ہُوا ہی تھا کہ مولانا صاحب نے فوراً فی البدیہہ پھر اعلان کیا۔
"آ آ اک مائی، چاندی چاندی، اک آنڈا دے گئی۔ خُدا اسکے کاروبار میں برکت دے"
مولانا صاحب کا یہ اعلان پورے گاؤں کا مذاق بن گیا۔
سَر جی! "ہمارے گرجوں سے تو گدائی نہیں ہوتی"
ہم لوگ، آپ لوگوں کا گند اُٹھالیں گے۔ اُس سے جو مزدوری ملے گی،
اُس سے اپنے پیٹ کی آگ بجھالیں گے۔ لیکن، مانگیں گے نہیں؛
سَر جی! — مانگنے سے تو "شرم وحیاء" چوپٹ ہو جاتی ہے، —
(اظہارِ نفرت کرتے ہوئے آہستہ سے) مانگنا بہت "بُری عادت" ہے۔

(۷) گدائی

او، میرے خُدایا۔ — یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں؛
پوری کی پوری قوم۔ — مانگ رہی ہے۔
اِن کا وزیر اعظم بھی۔ — ہاتھ میں کاسۂ گدائی لئے؛
عوام کے فلاح کی دُہائی دیتے؛
غیروں کے دَر پہ جبیں فرسائی کئے؛
بھکھ منگوں کی بولی بولتا — جیئے جا رہا ہے۔
یہ کیسی قوم ہے؟ — اِسے قوم کہلانے کا حق ہی کیا ہے؟
جس کی گزربسر اوقات۔ — اِیجاد و تحقیق کی بجائے۔

اندرونی طور پر نوٹ پر نوٹ بنائی ؛

بیرونی طور پر قرضہ کے لئے گدائی ؛

اخراجات میں اِسراف و اِفراط پر ہے۔

علامہ اقبالؒ نے سچ کہا تھا :۔

مانگنے والا گدا ہے، صدقہ مانگے یا خراج

اے اقبال (وقار) ! اقبالؒ نے کہا تھا کہ :۔ "اقبال ہمیشہ دیر سے آیا کرتا ہے"

یہاں اقبال کا انتظار کرتے کرتے پچاس سال بیت گئے ؛ پر اقبال نے نہ آنا تھا، نہ آیا۔

اسلام کو " **فقرِ غیورؒ** " کا نام دینے والے اقبالؒ !

— تیری قوم ۔ تیرے ترانوں اور غزلوں کو لَے سے پڑھنے والے عوام کی **غیرت** ؛

— کسی پہاڑ کی کھوہ میں، کسی وزنی پتھر کے بوجھ تلے دبی، گہری نیند سو رہی ہے

اسے جگانے :۔ قائدِ اعظمؒ کے بعد کوئی قائدِ عظیم تو نہ آیا۔ جو حالات کے بگڑتے دھارے کو صحیح سمت میں موڑ دیتا۔ یہاں اقبالؒ کے بعد کسی نے حیات آور کمال تو نہ دکھایا۔

یہاں کے اکبر (وڈیرے) — اکبر تر بن جانے کے لئے روز نئے نئے دام تزویر بچھاتے ہے بھولے بھالے عوام کو پھنساتے رہے — پھر اپنی بقیہ زندگی "**تعیشات**" میں گزارنے کے لئے اقتدار کو الوداع کہہ کر پسِ پردہ جاتے رہے۔

رہیں زندہ سال، سو سے بھی کم

پھریں لادے سال، ہزار کے غم

کس نے سُنی سُنائی ایک بات سُنائی (دروغ بر گردنِ راوی) کہ :۔

اقوامِ عالم کی، عالم میں امن قائم رکھنے کے لئے قائم کردہ عالمی اسمبلی (جنرل اسمبلی) میں

Marfat.com

کسی کرسچین نے، دینِ اسلام کی خوبیوں پر ڈیڑھ گھنٹہ تک اپنی فصیح البیانی اور وسعت اذہانی کے جوہر دکھائے۔ اسمبلی میں پاکستان کی طرف سے پاکستانی نمائندگی کے لئے بھیجے گئے نمائندے بھی موجود تھے۔ ان نمائندوں میں سے ایک، اسلام کے بڑے ہی خواہ نمائندے نے اس پر سوال داغ دیا کہ :-

Representative: (نمائندہ) :-

If it's so, then "Why shouldn't you be a Muslim?

(اگر ایسا ہے تو "آپ مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے"؟)

Christian: (عیسائی) :-

The country, you belong!

(آپ کا تعلق کس ملک سے ہے؟)

Representative :-

(پاکستان سے) **"PAKISTAN"**

Christian: (in a hateful manner) (نفرت بھرے انداز میں)

'Sit down' I don't want to be a beggar.-

{بیٹھ جاؤ، میں بھکھ منگا (بھکاری) نہیں بننا چاہتا۔}

یہ کہانی سُن کر اپنا تو پتہ بھی پگھل کر بہہ گیا۔ اور میرے اپنے آپ نے خُود سے کہا :-

"پاکستانی کہلانا چھوڑ، پاکستانی کہلانے میں رکھا کیا ہے؟"

یہاں خواص تو رہے خواص، ہمارے تو عوام بھی بھکھ منگوں کی تعداد میں اضافہ کا

Marfat.com

مُوجب بنے ہوئے ہیں۔

یہ بغیر سوچے، سمجھے؛ بغیر جانے، بُوجھے۔

ہر مانگنے والے اور ہر صدا لگانے والے کو "مستحق خیرات" سمجھ لیتے ہیں۔
چاہے اندرونی طور پر ان کی اپنی حیثیت بھک منگے سے بھی فروتر (گھٹیا) ہو۔
یہ جانے بغیر ؛ کہ گداگر پیشہ ور ہے یا اُس نے گدائی کو پیشہ، صرف زر بنائی کے لئے
بنایا ہوا ہے یہ اُسکے کاسہ میں کوئی سکہ ڈال دیتے ہیں یا اُسکے ہاتھ پر سکہ کی چوتھائی
یا نصفائی (اٹھنی) رکھ دیتے ہیں۔

گداگر نے کسی گھر کے دروازے پر صدا لگائی - اندر سے کوئی بی بی یا بی بی کا
بچونگڑا، آٹے کی مٹھی لئے، گداگر کے سامنے آن تھمتا ہے۔

یہ طریق کار، گداگروں کی تعداد میں اضافہ نہیں کرے گا۔ تو کیا کریگا؟
یہ طرزِ فکر، آئندہ نسلوں کو گداگر نہیں بنائے گا ۔ تو کیا بنائے گا؟
جب کہ، گداگر کے۔ بچہ، جوان یا بُوڑھے ہونے کا احساس کئے بغیر، اِن سخاوت کی ٹانگ
توڑنے والوں کو خُوب طور پر اور اچھی طرح سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے پاس ہی کئی
یتیم اور کئی بیوائیں، اپنی ضرُوریات اور اِحتیاجات پُورا کرنے کے لئے سخت قسم کی
مُشقتیں برداشت کرنے میں مُبتلا ہوتے ہیں۔

گدائی کوئی ایسا پیشہ تو ہے نہیں، کہ اِسے خُوب سمجھتے ہُوئے، اِسکی تحسین کی جائے۔
گداگر اپنے حق انتخاب سے دستکش ہو کر گھر سے باہر قدم رکھتا ہے۔
قدم قدم پر اُسکی عزّتِ نفس مجرُوح ہونے یا کئے جانے کے لئے داؤ پر ہوتی ہے
مستحق، معذُور، یتیم، مسکین، بیوہ ـــــ گداگر نہیں، کہ آپ کے

Marfat.com

در پر آکر الکھ جگائیں - اِن کو اِن کا حق گھر بیٹھے ملنا چاہیئے - اِن کا حق، اِن تک نہ پہنچانے والے وہ لوگ مجرم ہیں - جو انہیں جانتے بُوجھتے ہوئے نظرانداز کئے رہتے ہیں - جب کہ وُہ اِن کے پاس ہی مقیم ہوتے ہیں -

غیر مستحق کی **داد و دہش** کو یک قلم روک کر، یتیموں کا حق اُن تک پہنچانے کے لئے، اُن کی قوم ذمّہ دار ہے - ہمارے لوگ تو اپنی تمام تر ذِمّہ داریاں کو پس پُشت ڈالے ہوئے ہیں — اُن کا خیال کون کرے ؟

اسراف و افراط و تفریط کے کُھلے دروازوں کو بند کر کے، اُن پر کڑے پہرے چاہئیں - یتیموں اور حقداروں کو اُن کا حق اُن تک پہنچانے کے سامان کرنا ہوں گے -

(۸) نعت گوئی (جس میں حفظِ مراتب کا جنازہ دُھوم دھام سے اُٹھایا گیا):

حفظِ مراتب قائم نہ رکھا جائے ؛ تو یاں، ماں نہیں رہتی اور بیوی بیوی نہیں رہتی،
— سب **عورتیں** ٹھہرتی ہیں -
بیٹی، بیٹی نہیں رہتی اور بہن بہن نہیں رہتی ،
— سب **عورتیں** ٹھہرتی ہیں -
بہو، بہو نہیں رہتی اور بھابی بھابی نہیں رہتی
— سب **عورتیں** ٹھہرتی ہیں -

کیا سب کو "**ایک عورت**" کی نظر سے دیکھنا، ٹھیک ہو گا ؟
آپ خود کہیں گے، آپ کا دل کہے گا — ہرگز نہیں، ہر ایک کا اپنا اپنا مقام ہے ؛
بچّے سے کلام کرتے ہوئے، آپ کا انداز مُشفِقانہ، ناصحانہ یا حاکمانہ ہو جاتا ہے ؛

Marfat.com

جوان سے بات کرتے ہیں، تو آپ برابری کی سطح پر آن دھمکتے ہیں؛
بُزرگ سے کلام کرنا ہو، تو اَدَب واِحترام کا دامن تھامتے ہیں۔
جب انبیاءِ کرامؑ کا ذکرِ پُروَقار آئے تو ضروری ہے کہ اُن بُزرگ ہستیوں کی توقیر کے پیشِ نظر زبان لرز لرز جائے کیونکہ اُن کی شان میں ذرا سی گستاخی غارت گرِ اعمال ہے۔
پھر خُداوند تعالیٰ جلّ جلالہٗ کی حمد کا بیان ہو تو لفظ لفظ تُول تُول کر بُولنا ہوگا۔
کیونکہ حمد کے ارد گرد شِرک، اِفتراء، اِلحاد اور تشبیہ کی گہری کھائیاں ہیں۔

نعت گوئی میں تین مقاماتِ لغزش

(۱) مقامِ اُلُوہیت اور مقامِ نبوّت کے ڈانڈے ملانا۔
(۲) اظہارِ شانِ رسولِ اکرمؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے۔ غلط اندازِ فکر کے تحت، دیگر انبیاءِ عظامؑ کی شانِ پیغمبری اور عظمتِ رِسالت میں گستاخی و تنقیص
(۳) رسولؐ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے، عام معشوقوں کے لئے مروّج اظہارِ عقیدت

نعت:۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف)
نعت، جوہرِ ایمان کی آزمائش اور قوّتِ ادراک کا امتحان ہے۔
نعت، اُس ذات کی مدح ہے جس کی مدح خُود ذاتِ باری تعالٰے نے کی۔
نعت، عشقِ رسولؐ میں لغزنوائی، نغمہ پردازی اور ترانہ سرائی ہے۔
نعت، راست گو انسانوں کے آفتاب، شہیدوں کے قدر دان، صدیقوں کے امام

Marfat.com

اور صالحین کے خیرالانام کا ادب و احترام ہے۔

عشقِ رسولؐ کا جذبہ ـــــــ **نعت کی رُوح** اور۔

مقامِ مُصطفویؐ کا سچا ادراک ـــــ **نعت کی جان ہے۔**

نعت کے **لوازمات** میں ادب واحترام کے پہلو۔

موضُوع، زبان و بیان، انتخابِ الفاظ، تشبیہہ و استعارات اور حضور صلعم سے انداز خطاب ہیں۔

نعت گوئی۔ اُن اُولُوالعلم اور اہلِ تقویٰ کا منصب ہے، جن کی عمرِ عزیز، قرآن کے مُحکمات کو جاننے اور اُنہیں زندگی میں راہِ عمل بنائے رکھنے میں صرف ہُوئی ہے۔

حضورؐ کی تعظیم کرو۔ (۴۸/۹)؛ صَلُّوا عَلَیهِ وَسَلِّمُوا تَسلِیماه (۳۳/۵۶)

نعت لکھنے والے کا مرتبہ۔ انسان کے اکتسابات کا آخر ہے،

وہ فرشتوں کا ہم زبان اور مُبارک رُوحوں کا ہم نوا رہے۔

نعت کے اوامر و نواہی

	اوامر	نواہی
		شرک
۱	اللہ باہمہ و بے ہمہ	
۲	رسُول اللہ نبی برحق اور عبدہٗ	خُدا اور رسولؐ میں مسابقت و تقابل کی فضا۔
۳	نامِ والاؐ کا اسماءِ صفات کی زبان میں ذکر	رحمتِ عالم اور دیگر انبیاءِ عُظّام کا تقابل
۴	حدُودِ اُلوہیّت و نبوّت کا وقُوف	دیگر انبیاءِ عُظّام کی پیغمبرانہ شان میں گستاخی
۵	تقویمِ اُلوہیّت و نبوّت	ہادیانِ برحق کی سیرت کو ناقابلِ عمل بنانا

Marfat.com

	اوامر	نواہی
۶	بارگاہِ رسالت مقام توقیر واحترام	واقعیت کے خلاف اور اصلیت کے منافی مضامین
۷	مقصدِ بعثت سے آگاہی	حقیقتِ نفس الامری کی غلط توضیح
۸	عہدِ رسالت کا تاریخی مطالعہ	جوشِ عقیدت میں مبالغہ
۹	انبیاءؑ کی زندگی میں اسوۂ حسنہ	مبالغہ کی حدود میں شامل ہوتا جھوٹ
۱۰	تطہیرِ روح، پاکیزگیٔ عقیدہ، دل ونظر کی مسلمانی۔	ندرتِ تخیل، رنگینیٔ خیال، جدت طرازی
۱۱	وزن و بحر، قافیہ وردیف، انتخابِ الفاظ	نہجِ افراط وتفریط وعدمِ ربط
۱۲	صداقتِ مضمون، واقعیتِ مفہوم، تصدیقِ صدق	یا وہ گوئی، ہرزہ سرائی، دروغ بافی
۱۳	اسلوبِ بیان، طرزِ ادا، تشبیہات و استعارات پاکیزہ	بے باکی گستاخی، سوقیانہ پن
۱۴	دعوت اِلی اللہ علیٰ وجہ البصیرت	لوحِ پُوچ نعت۔
۱۵	جذبات کی صداقت، موزونیتِ الفاظ	بازاری قسم کے معشوقوں کے لئے مروج پیرایہ

ذاتِ منزّہ کو مقامِ تنزیہہ سے مقامِ تشبیہہ پر لانا ۔ نہ صرف نارسائیٔ محض ہے بلکہ خود شرک میں آن دھمکنا ہے۔ دورانِ نعت، اِس قسم کے جملے ادا کرنا جن میں خُدا کے اَحد و وَاحِد ہونے پر حرف آئے، جہاں گُستاخی و تجاوُز کے زُمرے میں آتے ہیں وہیں **حبطِ اعمال** کے خطرے سے بھی دوچار کرتے ہیں ($\frac{7}{129}$، $\frac{9}{17}$، $\frac{29}{95}$)

نبوّت و عبدیّت کا کمال اِس میں نہیں کہ :۔
دائرۂ عبدیّت میں رہنے کی تلقین و تبلیغ کرنے والے **مُبلّغِ اعظم** ؐ کو اَحد بنا دیا جائے۔
رَبّانی بن کر زندگی گزارنے کا درس دینے والے **یٰسٓ و مُزمّل** کو اللہ اور رب کہا جانے لگے
نبوّت و عبدیّت کا کمال یہ ہے کہ نبی، جامۂ بشریّت میں رہتے ہوئے ۔
حکمت، موعظت اور علیٰ وجہ البصیرت دعوت الی اللہ کا ایسا کامل نمونہ ہو کہ
اُسکے بعد کوئی اور درجہ تصوّر میں نہ آسکے ۔
قرآن میں آپؐ کو اکثر و بیشتر "**اسمائے صفات**" سے یاد فرمایا گیا ہے ۔
"یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ، یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ، یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ، یٰاَیُّھَا الرَّسُوْل"
نعت گو شعراء کو بھی، قرآن کے انداز و اسلوب کی پیروی میں، آپؐ کے اِسمِ مُبارک کی بجائے
"**اسمائے صفات**" لانے چاہئیں۔

ہزار بار بشویم دہن زمُشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمالِ بے ادبی است

نعت میں ہر ایسا اشارہ جس سے خُدا اور رسولؐ، احد و احمدؐ، اُلوہیت و نبوّت کے مقام
میں واضح فرق اور حفظِ مراتب کا احساس نظر انداز ہو ___ اسلامی تعلیمات سے ناواقفیّت
کا نتیجہ ہے ۔

میم کو لفظ احمد سے اور
عین کو لفظ عرب سے ہٹا کر ___ احمد کو احد اور رسُولِ عربی کو عرب نہیں بلکہ رب کی
شان میں دکھانے کی کوشش، ۔ صریح طور پر اُلوہیت کے نازک رشتے کو پامال کرنا ہے ۔
شاعروں نے اُلوہیت و نبوّت کے فرق کو ملحوظِ خاطر نہ رکھتے ہوئے :

Marfat.com

نعت گوئی کے لوازم کو نظر انداز کرتے ہوئے؛
خُدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور صفات کو گڈمڈ کر دیا۔ ہند و تصوف و عقاید کے زیر اثر، مسلمان نعت گو شاعروں نے رسالت کے ڈانڈے توحید سے ملا دیئے اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو **احمد بلا میم اور عرب بلا عین** کہا جانے لگا۔

با خُدا دیوانہ و با مُصطفےٰ ہُشیار باش

؎ اَنَا احمد بلا میم، اَنا عرب بلا عین (رسول اللہ سے منسوب قول)

؎ وہی جو مستویٔ عرش تھا خُدا ہو کر
اُتر پڑا مدینے میں مصطفےٰ ہو کر

؎ زکی کیونکہ نہ ہر دم احمدِ بے میم کی رٹ ہو!
کہ اُلفت میں لحاظِ کُفر و ایماں نہیں رہتا

؎ کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے!
ہر گُل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے

اسطرح کے مُبالغے کی اجازت، ذاتِ باری تعالےٰ کی وحدانیت و خلاقیت نہیں دیتی، اس مبالغے کے ڈانڈے شرک سے جا ملتے ہیں۔

پھر ایسے اشعار بھی سامنے آتے ہیں جہاں خُدا اور رسولؐ کی صفات و اختیارات میں مسابقت اور مقابلے کی فضاء پیدا ہو گئی ہے۔

ہے خُدا کو جس قدر اپنی خُدائی پر گھمنڈ
مُصطفےٰؐ کو اسقدر ہے مُصطفائی پر گھمنڈ (کلیات شائق)

Marfat.com

ے اللہ کے پلّے میں وحدت کے سوا کیا ہے؟
جو کچھ مجھے لینا ہے لے لوں گا محمدؐ سے (تصوّرِ وحدت کا باقاعدہ مذاق)

اس طرح کے اشعار اور عقاید و نظریات، ہادیانِ برحق کی سیرت کو ناقابل پیروی بناتے ہیں، جب کہ رسولوں کی زندگی کو بطور اُسوۂ حسنہ لینے کا حکم ہے (۳۳/۲۱، ۶۰/۴،۶)

بارگاہِ رسالت مقامِ ادب ہے

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ اینجا

نعت کہنے کی مقدّس راہ سے گزرنا ہر راہرو کا کام نہیں۔ یہاں عرفی اور مرزا غالب جیسے عظیم شاعروں کے بھی ہاتھ کھڑے ہیں:-

عُرفی مشتاب ایں رہِ نعت است نہ صحرا است
ہشدار کہ رہ بردمِ تیغ است قدم را!
غالب ثناءِ خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

بعض دفعہ نعت گو شاعر، دوسرے انبیاء سے رسولِ اکرمؐ کا تقابل کرتے ہوئے ایسے الفاظ کہہ جاتا ہے، جو دراصل نعتِ رسولؐ کے لئے اُس موقع و محل پہ موزوں نہیں ہوتے بلکہ ان میں توہینِ انبیاءؑ کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔

فنِ نعت کا نعت گو شاعر سے یہ تقاضا ہے کہ وہ اظہارِ شرفِ رسالتؐ میں دیگر انبیاءِ کرامؑ کی پیغمبرانہ عظمتِ رسالت کا شعور رکھتے ہوئے، حضورِ اکرمؐ

Marfat.com

کی شانِ فضیلت کا ذکر کریں۔
نعتِ رسولؐ صلعم میں رسالت کے ڈانڈے توحید سے ملانا اور دیگر رسولوں کے وقار اور شان میں فرق نمایاں کرنا کوئی کارِ خیر نہیں۔

حسنِ یوسفؑ، دمِ عیسیٰؑ، یدِ بیضاء داری
آنچہ ہمہ خوباں دارند تو تنہا داری

(اس شعر کے پہلے مصرعہ میں انتہائی مُبالغہ ہے۔ اس سے دوسرے پیغمبروں کی شانِ رسالت کی تنقیص کا پہلو نکلتا ہے)

مسیحؑ اُس کے خرگاہ کا پارہ دوز
تجلّیٔ طور اُس کی مشعل فروز!
خلیلؑ اُس کے گلزار کا باغباں
سلیمانؑ سے کئی مہروار اُسکے ہاں!
خضرؑ اُسکی سرکار کا آب دار
زرہ ساز داؤدؑ سے واں ہزار (میرحسن)

کرے جو ہمسری اُس سے رکھے تاب
کہ نبیوں سے بڑھ کر ہیں اسکے اصحابؓ
(اِن اشعار میں دوسرے پیغمبروں کی توہین کا پہلو واضح ہے)
نعت میں وزن و بحر، قافیہ و ردیف، موزونیتِ الفاظ، سلاستِ زبان،

Marfat.com

صداقتِ مضمون اور صحتِ واقعہ کو نظر انداز کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔
نعت میں واقعیّت کے خلاف اور اصلیت کے منافی مضمون نعت کے حُسن کو
ملیامیٹ کر دیتا ہے۔
نعت میں تخیُّل کی جدّت طرازی، مُبالغہ سے حسن آرائی، نعت کو بے وُقعت کرتی ہیں
مُبالغہ کو یہاں دخل نہیں، پھر جھُوٹ تو بالکل ہی قبیح ہے۔
نعت میں کسی قسم کی بے باکی نہ صرف لغزِش ہے، بلکہ ناقابلِ معافی جُرم ہے۔

لوچ پُوچ نعت :

حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے لئے بازاری معشوقوں کے لئے مرُوّج پیرایۂ،
نعت کے ادب و احترام کو زائل کرتا ہے۔
نعت گو شاعر کی سیرتِ طیّبہ پر گہری نظر ہونی چاہیئے۔
وہ مقصدِ بعثت سے آگاہ ہو؛
پھر عہدِ رسالت کا تاریخی مطالعہ اُس کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

(۹) مزار اور عوام

قوم کو جب زندوں سے اُمیدیں ٹُوٹ گئیں۔ مذکر، مؤنث، مخنث
اپنی وابستگیوں،
اپنی اِستراحتوں،
اپنے اَبعادوں، اور (Dimensions)
اپنے مُخالف و موافق دلائل (Pros & Cons)

Marfat.com

میں کھو گئے، تو قوم زندوں سے مایوس ہو کر، مزاروں میں سونے والوں سے پوچھنے نکلی کہ

اے سونے والو! ہماری فلاح کا کیا راستہ ہے؟

عوام نے سونے والوں کی، بلند اور وقار آور اقدار کو تو نہ اپنایا، البتہ مزاروں کو اپنا مدار ٹھہرا کر اپنے اصل مدار کو ہی بھول گئے۔

ہم نے رحمٰن کو چھوڑا، تو۔ اُسکی **رحمت** ہم سے مُنہ موڑ گئی؛
ہم نے اَلقرآن کو مروڑا تو۔ تو **عزت وعظمت** ہم سے رُوٹھ گئی۔

آج **مُسلمان**۔

وہ واحد قوم ہے، جو دُنیا کے ہر خطہ میں پٹ رہی ہے جسے ذلیل وخوار کیا جاتا ہے ـــ یہ ذلیل ہو رہے ہیں اور اپنی ذِلّت کو خدا کی طرف سے ہونے پر صاد کرتے ہوئے؛ اپنی بے بسی اور بے کسی میں آہیں بھرتے ہوئے، اپنی حسرتوں پر آنسو بہا کر سو جاتے ہیں۔

اے سونے والے!

تیری قسمت سو گئی، تیرا نصیب کھو گیا۔

یہ جاگے گی۔ جب تو قلب و نظر و عمل سے اِسے جگانے پر آمادہ و مُستعد ہو گا ورنہ یہ سوئے گی۔ اور اُسوقت تک سوئے گی، جب تک تو مٹ نہیں جائیگا

جس طرح خاموشی کے بعد آندھی کے آنے کو نہیں روکا جا سکتا۔ اسی طرح، مزاروں پر جانے والوں کو، مزاروں پر جانے سے کوئی نہیں روک سکتا،

ـــ **جب تک زِندہ، اپنی زندگی کا لوہا نہیں منوا لیتے۔**

زندہ زندگی کو پکارتے ہیں۔ زندوں سے زندگی ملتی ہے۔ جو خود ہی مُردہ ہے، وہ کیا زندگی دے گا؟

Marfat.com

بھی مسیح علیہ السلام کی مسیحائی سے مُردہ زندہ ہوتا ہے۔
(حضرت) مسیح کی قربانی، مسیح کو دوبارہ جی کھڑا کرتی ہے۔
کسی خیرُ الاَنام کو اپنا پیارا گھر چھوڑنے پر انصار ملتے ہیں اور نصرتِ الٰہی شاملِ حال ہوتی ہے۔

؎ جو صرف اپنے گھر کی آبادیوں میں آباد ہے، وہ دوسروں کو غموں میں کیا دلشاد کرے گا؟

؎ جو صرف اپنے اقتدار کے لئے جبیں فرسائی کر رہا ہے، وہ ماتحتوں کی کیا مُشکل کشائی کرے گا؟

تم زندہ رہو ہزار برس - ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار
— پھر بھی تشنہ، تشنہ رہے گا۔

؎ "جسکے پاس ہے اُسے دیا جائیگا اور اُسکے پاس زیادہ ہوجائے گا اور جسکے پاس نہیں اُس سے وہ بھی لے لیا جائیگا جو اُسکے پاس ہے۔ (متی ۱۳:۱۲)

؎ آدمی صرف روٹی سے ہی جیتا نہ رہے گا بلکہ ہر بات سے جو خُدا کے مُنہ سے نکلتی ہے۔ (متی ۴:۴)

؎ اپنی جان کی فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پیئیں گے ؛ اور نہ اپنے بدن کی کہ کیا پہنیں گے؛
"کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں"۔ (اُصول برائے ارفع)

(متی ۶ : ۲۵)

تُم پہلے اُسکی بادشاہی اور اُسکی راستبازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی

Marfat.com

تم کو مل جائیں گی۔ (متی، ۶ : ۳۳)

(۱۰) زباں پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

دل پر مُہر۔ حَاشَا وَ کَلَّا

بصارتوں، سماعتوں اور جذبوں میں مسلمان۔ مسلمان ہے؛

تشبیہہ سے تنزیہہ کی طرف؛

آفل سے لا آفل کی طرف،

کثرت سے وحدت کی طرف،

تعطّل سے رَبط کی طرف،

بڑھنے والا۔ مسلمان ہے۔

فصل سے وصل کی طرف،

عقیدت سے اصل کی طرف،

عقل سے وحی کی طرف،

اِنفرادیّت سے اجتماعیت کی طرف،

قدم بڑھانے والا۔ مسلمان ہے۔

راستے میں سٹیشن چھوٹے بھی آتے ہیں، بڑے بھی۔

— جو کسی بھی سٹیشن کو منزل نہ بنائے، وہ۔ مسلمان ہے۔

زُبان سے اپنے آپ کو "مسلمان" کہہ دینے سے، حاصل ناپید ہے۔

Marfat.com

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کہہ دینے سے ۔۔ جنّت قدموں میں نہیں، آن ٹپک پڑتی ۔
رام، رام کہہ دینے سے ۔۔ شری رام چندر جی جیسے کام کیے بغیر ۔ رام نہیں مل جاتے ۔
"جنّت" ۔ اُسے ملتی ہے، جو بڑھ کر ۔۔ خُدا کی پسنّدوں سے اپنی پسنّد اور ——
اُسکی ناپسنّدوں سے اپنی ناپسنّد، مطابق کر لے ۔
یہ کہنا، کسی صُورت میں بھی "بالحقّ" نہیں، کہ جس نے کلمہ پڑھ لیا ۔ وہ سیدھا جنّت میں جائیگا
دیکھنا! ۔ کہیں حُسنِ خیال و زُبان کے دُھوکوں میں نہ آنا ۔
وہ حُسنِ عمل، جو کسی کو تنگدستیوں میں خُوشحال کرتا ہے "قابلِ تحسین ہے"۔
انسان اپنی وابستگیوں، ورُودوں، بُعدوں اور ناموافق و مُوافق دلائل میں اُلجھ کر
—— راہِ راست سے ہٹ جاتا ہے ۔ یہ وابستگیاں اور ورُود، اپنے اُلجھاؤ میں
اُلجھا کر پچھاڑ نہ جائیں تو ۔۔ بات ہے ۔
"توبہ" کا لفظ زباں سے ادا کرنے پر،
"توبہ" کہتے ہوئے ہاتھ کانوں کو لگا لینے سے؛
—— لغزشوں اور گُناہوں کے بداثرات ٹل نہیں جاتے ۔
ء لَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا اور بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا کو "نظر انداز" کرنے کے بعد؛
ء قوم کی بہنوں، بیٹیوں بہوؤں پر ۔۔
فکری، نظری و عملی طور پر ظاہراً و باطناً "شہوانی نظر" رکھنے کے بعد؛
ء کسی فرزندِ ملّت کو خُون میں نہلا کر، اُسکی زندگی لینے کے بعد؛
ء مالِ یتیم پر بالاِحسان نظر رکھنے کی بجائے، غاصبانہ طور پر اسے ہڑپ کرنے کے بعد
ء کیل و میزان بالقسط سے ہٹ کر دوسروں کے حق پر ڈاکہ ڈالنے کے بعد؛

Marfat.com

- تنگیٔ رزق کا بہانہ کر کے والدین اور ولدین کے حقوق غصب کرنے کے بعد؛
- عدل کے لئے بلائے جانے پر بجائے عدل، اقرباء پروری کرنے کے بعد؛
- عہد اللہ کو وفاء کرنے کی بجائے بار بار عہد شکنی کرنے کے بعد؛
- زمین پر اکڑ کر چلتے ہوئے فخر و ختل میں رہنے کے بعد؛
- گناہ گاروں اور جاہلوں کی محفلوں کو دوبالا کرنے اور اُن میں رنگ بھرنے کے بعد؛
- عذابِ جہنم کے بڑھتے، لپکتے، دل میں جھانکتے شعلوں کی تپش سے بے خوف چلنے کے بعد
- اخراجات میں اسراف و بخل کی راہوں کا رہنما بننے کے بعد؛
- غیروں کا آئین، اپنا کر انزل اللہ سے مُنہ موڑنے کے بعد؛
- زنا داثم و عدوان کی شمعیں فروزاں کرنے کے بعد؛
- اندھی تقلیدوں اور جامد نظریوں میں اندھے اور جام رہنے کے بعد؛
- دوسروں کی جان، مال اور آبرو کے لئے وبال اور محنت کشوں کے استحصال کے بعد؛

یہ تمنا رکھنا کہ

میری توبہ، مجھے جنت میں لے جائیگی — **"ایک خیالِ خام ہے"**

خُدا ایسے لوگوں کی نمازوں کو اُن کے مُنہ پر لوٹا دے گا۔

اِن نمازیوں کے اظہارِ تقدس کے دعوے، دلیلیں اور اظہار و اقرار جھوٹے ٹھہریں گے۔

تاآنکہ کسی کی حسنات، اُسکی سیئات پر بھاری نہ آن ٹھہریں۔

استغفر اللہ کہنے سے گناہوں کی بخشش نہیں ہو جاتی۔

مُلاؤں اور صوفیوں نے **استغفار** سے معنیٰ غلط نکالے ہیں۔

استغفار کا مطلب اگر گناہوں سے معافی یا بخشش ہے تو پھر۔

Marfat.com

عدل و قسط و میزان کہاں ہے ؟

اگر خدا کے ہاں بھی "**عدل**" نہیں تو پھر۔ عدل کہاں ہوگا ؟

"کسی زانی یا قاتل کو، مُنصِف سنگسار کرنے یا سزائے موت دینے کا حکم سناتا ہے ۔ اُسکے لواحقین اور والدین و ولدین — لغزش کا اعتراف کرتے ہوئے معافی اور بخشش کی اپیل کرتے ہیں کہ ۔

ء مُجرم کے سر پر وقتی طور پر شیطان مُسلّط ہوگیا۔

یا

ء اس سے غصب کے عالم میں قتل ہوگیا۔

اِس کی زندگی بخش دی جائے۔

— اب اگر اس زانی یا قاتل کو اُسکے لواحقین و مُتعلّقین کی التجاء و اپیل (توبہ) پر چھوڑ دیا جائے تو۔

کیا یہ انصاف ہوگا ؟

"**قاتل کو بخش دیا گیا**" — لیکن جس باپ کا بیٹا (بقاءِ نسل کا واحد ذریعہ) ؛

جس بیوی کا شوہر (واحد رفیقِ حیات) ؛

جن بیٹوں یا بیٹیوں کا باپ (جو باپ کے مرنے کے بعد یتیم ہوگئے) ؛

چِھن گیا، اُن پر کیا گزری ؟

ٹھیک ہے کہ جو چلا گیا وہ — واپس نہیں آئے گا ؛

جس کی عزّت لُٹ گئی اُسے ۔ عزّت واپس نہیں ملے گی ۔

لیکن کیوں نہ ۔

Marfat.com

قاتل و مقتول کے لواحقین اور والدین کو سماج میں مساوی سطح پر لانے کے لئے۔
قاتل کے باپ سے اُسکی بقائے نسل کا ذریعہ؛
قاتل کی بیوی سے اُس کا واحد رفیقِ حیات؛
قاتل کے بچوں سے اُن کے سروں پر دست شفقت رکھنے والا،
چھین کر۔ متعلقین اور دیکھنے سُننے والوں کے لئے "سامانِ تنبیہہ" کیا جائے اور دوسروں کے لئے اس واقعہ کو "عبرت خیز واقعہ بنا دیا جائے۔
" تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے، قصاص تم پر فرض کیا جاتا ہے"۔ (۲/۱۷۹،۱۷۸)
سنگسار ہونے والے کو سنگسار ہونا ہے تاکہ اُس کا انجام دیکھنے والوں کی۔
شہوانی نظریں، شرعی حدود کے محدود ڈربوں میں رہیں۔
" بیٹا! اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر ہو پھر وہ کسی پتھر کے اندر ہو یا وہ آسمان کے اندر ہو یا وہ زمین کے اندر ہو تب بھی اللہ اُس کو حاضر کرتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ لطیف و خبیر ہے۔ (۳۱/۱۶)۔ (القرآن سورۃ لقمان نصّ صریح ۱۶)
" پھر جس شخص کا پلّہ بھاری ہوتا ہے ○ وہ خاطر خواہ آرام میں ہوتا ہے ○ اور جس شخص کا پلّہ ہلکا ہوتا ہے ○ تو اُس کا ٹھکانا گڑھا ہے"۔ (۱۰۱/۶-۹)، القرآن سورۃ القارعہ نصوص ۶ تا ۹)

مطلب یہ کہ:-

رحمت کے مُستحق کے لئے رحمت ہے۔
نقصان کے سوداگر کے لئے گڑھا ہے۔
استغفار، مغفر اور مغفرۃ کا مجرّد ثلاثی "غفر" ہے۔ مغفر کے معنی

Marfat.com

"خوذ" اور مغفرۃ کے معنی "حفاظت" ہیں۔

"استغفار کرو"۔ مطلب یہ کہ:۔

خوذ لے لو، اور اپنی حفاظت کرو۔

"گناہوں سے استغفار کرو"۔ یعنی۔ گناہوں کے خلاف ڈھال لے لو۔

جس طرح کسی مرض کے علاج میں ڈھال اُسکی:۔

حفاظتی اور اصلاحی تدابیر (Preventives and Curatives) ہیں اسی طرح

گناہوں کی حفاظتی اور اصلاحی تدابیر "محکمات کے مطابق حکم کرنا" ہیں۔

بارش سے ڈھال:۔ کسی چھت کے نیچے آنا یا اپنے اُوپر چھتری تان لینا ہے۔

دُھوپ سے ڈھال:۔ سایہ میں آنا یا کسی خیمہ میں گھسنا ہے۔

دُھوپ میں کھڑے ہوکر، یا کھڑے رہ کر۔ یہ کہنا، کافی نہیں، کہ:۔

"میں دُھوپ سے پناہ میں آتا ہوں"۔

(آپ کے اِس کہنے سے دُھوپ کی شدت میں تو کمی نہیں آجائے گی۔

سیّئات کے بداثرات کا ازالہ، حسنات کے احسانات سے ہوتا ہے۔

یہ زاویۂ نگاہ قطعاً دُرست نہیں کہ:۔

توبہ کرنے سے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں

اس طرح بدعملیوں کے لئے راہیں کھلتی ہیں۔ گناہوں کو کھُل کھیل ملتی ہے۔

صحیح زاویۂ فکر وعمل یہ ہے کہ:۔

Marfat.com

حسنات سے، سیّئات کے بد اثرات کا ازالہ ہوتا ہے۔
(یہ ملاؤں اور صوفیوں کی گناہوں سے بخشش کے ٹھیکے، کارِ خیر نہیں کر رہے، بلکہ بد عملی پھیلا رہے ہیں)
گناہ بخشے نہیں جاتے، بلکہ چھوٹی سے چھوٹی نیکی اور ہر چھوٹی سے چھوٹی بدی، نامۂ اعمال میں درج ہوتی ہے۔ نیکیاں اور بدیاں میزانِ عدل پر تولی جاتی ہیں کوئی چھوٹی سے چھوٹی نیکی یا کوئی چھوٹی سے چھوٹی بدی، ہرگز چھوڑی نہیں جاتی۔
وہ، لطیف و خبیر کی نظر سے پوشیدہ نہیں۔ اگر۔
فلاح چاہتے ہو تو۔
اپنی حسنات کو، اپنی سیّئات پر غالب رکھو۔
کوئی چرب زبان، اپنی چرب زبانی کے بل پر۔
زبانی، حسّی، عقلی اور شعوری طور پر گونگوں کی محفل میں۔
اپنی چرب زبانی کے جوہر دکھا رہا تھا۔ سننے والے خاموشی سے اُس کی باتیں سُن رہے تھے اور چُپ سادھے تھے۔ اُن میں ― "ایک مردِ بیباک" بھی چُپ بیٹھا تھا۔ چرب زبان اپنی فصاحت بیانی پر واہ واہ کے ڈونگرے برسائے جانے کا متمنی تھا۔ بالآخر ― اپنی سلاست روانی، فصاحت بیانی، پُر تاثر معانی میں یہ گُل افشانی کی کہ۔
"کلمہ طیبہ اتنی بڑی چیز ہے، اتنی بڑی چیز ہے کہ۔
اگر کوئی شخص ۸۰ سال تک گناہ کرتا رہے، اور مرنے سے پہلے صرف "ایک بار" سُر اور لے میں ― لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

Marfat.com

پڑھ لے تو۔

"سی پی دھا آ — جن ن نت"۔ میں چلا جاتا ہے۔

مردِ بیباک کہہ اٹھا:۔

"او ساری عمر حدودِ الٰہی کو روندنے والے!
یہ قوم پہلے ہی کتنی 'باعمل' ہے کہ تو اسے اِس طرح کی
بے عملی اور بدعملی کا سبق دے رہا ہے۔
یہ اپنی بے عملیوں کے سبب سے پہلے ہی ذلیل اور رہن ہے۔
اپنی بدعملیوں کے بداثرات میں پہلے ہی گراہ رہی ہے۔

(۱۱) محاذ آرائی

ہم

- قومی وحدت کو پارہ پارہ کرنے والے؛
- تفریقوں کو بڑھانے اور تفرقوں کو ہوا دینے والے؛
- معیشت کے لئے تباہی کا پیش خیمہ؛
- معاشرت کو مضمحل کرنے والے؛
- دوسری قوموں کے مقابلہ میں عزت کا دھوم دھام سے جنازہ نکالنے والے؛
- اسراف و تبذیر میں غرق کرنے والے؛
- تجارتی لحاظ سے کیفیتی یا کمیتی طور پر پستیوں میں دھکیلنے والے؛
- صنعتی لحاظ سے تفریط و قلت میں اور منحصر رکھنے والے؛

- تعلیمی طور پر بے مقصد کئے رہنے والے، بیکاروں کی تعداد میں اضافہ کرنیوالے؛
- علمی لحاظ سے بے خبر رکھنے والے؛
- عدل کی راہ میں حائل آنے والے؛
- انتظامی طور پر غیر مُنضَبط کرنے والے اور منتشر رکھنے والے؛
- نظریاتی طور پہ بکھیرنے والے یا بے نظریہ کئے رہنے والے؛
- عملی طور مفلوج کرنے والے یا بے عملی و بدعملی میں مست رکھنے والے؛
- سیاسی طور پر یکہ و تنہا بنانے والے، قوم پر بیچارگی طاری کرنے والے اور قوم کو معذرت خواہانہ رویّہ پر مجبور کئے رہنے والے۔

عوامل کے خلاف، مثبت و تعمیری

اقدامات کرنے سے قاصر کیوں ہیں؟ —

اسلیئے کہ:۔

ان عواملِ کے خلاف تنقیہ آور اور تریاق قسم کی دوائی (Dose) نہ لائی گئی۔ اِن کے خلاف باقاعدہ محاذ نہ کھولے گئے اور ان کے برپا کردہ سیل کو تھامنے والا سیل برپا نہ کیا گیا۔

ایسے جذبہ ہائے متحرکہ مُتحقّق نہ ہوئے جو ان عوامل کی کاروائی کو بے حرکت یا غیر جانبدار (Neutralize) کرکے ہمیں اپنی منتخب یا ترجیحی راہوں پہ چلنے کے لئے حقِ آزادی سے نوازتے۔

اُس موسم و مزاج کے قائم کرنے کے لئے کام نہ ہُوا۔ جس موسم و مزاج پہ بہاریں اپنے پھُول نچھاور کرتی ہیں۔

Marfat.com

ہم :-

ذاتی مفادات کو پسِ نظر لئے ، مفاداتِ عاجلہ پر لپکتے رہے ؛

گروہی سطح پر ، ہر اُبھرنے والی تنظیم نے ، ایک دوسرے کو گرانے کے لئے محاذ کھول لئے ؛ چنانچہ ؛

قومی سطح پر ، مستقل مفادات — رہن ہوگئے ۔

ہماری یہ محاذ آرانہ پالیسیاں کیا گُل کھلا رہی ہیں ، اور کیا بداثرات سامنے لائیں گی ؟

— وقت بتا رہا ہے اور وقت بتائے گا ۔

قُدرت انفرادی سطح کی لغزشوں سے درگزر بھی کرلیتی ہے ۔ لیکن قومی سطح پر کوئی ایک لغزش بھی معاف نہیں کی جاتی ۔

خُدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنے قلب و نگاہ میں تبدیلی نہیں لاتی

(۱۳/۱۱ ، ۸/۵۳)

استخلاف کے برحق ثابت کرنے کے لئے خُدا کے قانونِ محو و ثبات کی چکّی بہت باریک پیس رہی ہے ۔

(۱۳/۳۹ ، ۲۸/۵)

دنیا و آخرت میں ثبات ، مُحکم نظریۂ حیات کے لئے ہے ۔ (۱۴/۲۷)

تم دینِ خداوندی کی حمایت کے لئے اُٹھو ، خُدا تمہاری حمایت کریگا اور تمہارے قدم جما دیگا ۔

(۴۷/۷)

جب تک — قومی سطح پر — تعاون ، عدمِ تعاون ، اشتراک ، اختلاف ، اعراض اور تقابل — کے میدان متعین نہ ہونگے ۔ قوم کو پستیوں میں گرنے سے —

"کوئی سابق یا لاحق قدم" —

روک نہ بن سکے گا ۔

محمد اصغر

" اَلقُرآن، تمہارا رہنما ہے - اَلقُرآن کی ہدایتوں میں -

اختیار کے عصا کو حُدودِ الٰہی میں استعمال کرتے ہُوئے -

میدانِ چیلنج میں، چیلنج کو قبول کرتے ہوئے نکلو -

بحوالہ چیلنج درپیش :- دوست و دشمن میں تمیز کرتے ہوئے بڑھو؛

تعاونوں کو بڑھاتے ہوئے -

اثم و عدوان میں معاون نہ بنتے ہُوئے -

اشتراکوں کو اُبھارتے ہُوئے -

اختلافوں میں اَنزَل اللہ کے مطابق حکم بنتے ہوئے -

اعراضوں کو، مُوڑوں میں گُم کرتے ہوئے -

— صراطِ مُستَقیم کے نمائندہ بن کر اُبھرو!

فاصلوں کو گھٹاتے ہوئے -

محنتوں میں مُشقّتوں کو کم کرتے ہوئے -

معاوضے کی پُوری پُوری ادائیگیوں کے پس منظر میں بیدار آنکھ کے ساتھ -

سرمایے کو :-

لُوٹ، بچت اور اضافہ میں سے سمیٹ کر؛

نئی پھیلتی، پھُولتی وسعتوں کو اعتدال میں رکھ کر؛

آرائشوں، نمائشوں اور زیبائشوں پہ قدغنوں میں؛

ضرورتوں، اِحتیاجوں اور تعیّشات کو مُحدُود کرتے ہوئے؛

اِسراف، ضیاع، فخر، ختل، فرح، شہرت اور تغلُب سے دستکش ہو کر؛

— اپنی عزّت و وقار کے لئے — قوّت بناتے ہوئے؛
— وقت کے سرکش گھوڑے کی لگام پہ ہاتھ رکھو!

القرآن، تمہارا رہنما ہو۔
دنیائیں سمٹ کر تمہارے قدموں میں، آن گریں گی۔
کامیابیاں تمہارے استقبال کو آئیں گی۔
عَالَمَ تمہارے مرہُون ہو کر رہ جائیں گے۔

سنو! —
خُدا کا پیغام آرہا ہے، خُدا کی بادشاہی برپا ہونے کو ہے۔
وہ برپا ہو جائے گی، تم حیرتوں اور سکتوں میں کھڑے رہ جاؤ گے۔
تمہیں، وقتی طور پر اختیار دیا گیا ہے،
اختیار ایک مُقدّس امانت ہے۔
"یہ مُستعار ہے"۔
جب چاہا جائے گا، واپس لے لیا جائے گا۔ ٹوپی بدل دی جائے گی۔
اختیار، اس لئے نہیں، کہ۔
تمہارے ماتحت اپنی "ہشتگانہ" حالتوں میں بےکسی و بےبسی کے عالم میں،
تمہارا مُنہ تکتے رہیں اور تُم حالتِ عبس وتولّٰی میں چیں بجبیں رہو۔

(۱۲) دانہ تہہِ دام

غیروں کے آئین (نظام جمہوریّت) کے تحت، قومی رہنمائی کے لئے

Marfat.com

آگے آنیوالے افراد (ممبرانِ قومی اسمبلی) اپنے طرزِ تکلّم، طرزِ اظہار میں مخرّبِ اخلاق رویّوں کے نمائندہ ہیں۔ جن کے کلام و فکر و اظہار میں رنگینیوں کی چمک میں، بھولے بھالے عوام، اِن کے اصل رُوپ سے بے خبر رہتے ہیں۔

یہ پانی پر تیرتی ہوئی اُس سیدھی لکڑی کی طرح ہیں جو اپنے لئے سیدھی، لیکن عوام کے لئے پانی میں عکس کی مانند ہو۔

یہ مگرمچھ کا وظیفہ ادا کرتے ہیں جو پانی کے کنارے پر پڑا "بے حرکت" معلوم ہوتا ہے لیکن شکار کو اچانک جھپٹ کر دبوچتے ہی پُورے کا پُورا نگل جاتا ہے اور پھر اپنی پہلی حالت پر، پھر سے آ پہنچتا ہے۔

یہ پُرانے شکاری روز نئے نئے دام لاتے ہیں جن میں دانہ تہہِ دام ہوتا ہے۔ ہمارے لوگ نسل و ذات کو بنیاد بنائے، ہر دفعہ اپنی رائے (اپنا ووٹ) اِن کی جھولی میں ڈال دیتے ہیں اور پھر صید، صیّاد سے بھلائی کی توقع رکھتا ہے۔

یہی تو وہ سراب ہے جس سے دُھوکہ کھاتے ہوئے پیاسا رہنا پڑتا ہے۔

کہاں سے آئیگا، وہ صاحب قران؟ — جو ٹُوٹی اِن کی تقدیر کو جوڑے گا۔

کون آئے گا، اِن کی زنگ آلُود تقدیر کو چمکانے؟ — جو سب چمکیلے دھوکوں کو عوام پہ فاش کریگا۔

کدھر سے نکلے گا، وہ یَاَیُّھَا الْمُزَّمِّل؟ جو راتوں کو اِن کے لئے رَت جگا لے گا۔

آج انقلاب برپا کرنے والا،

— مکاروں کی مکّاریوں میں،

عیّاروں کی عیّاریوں میں، — پھنس کر،

Marfat.com

— اپنی زندگی کا آرام 'کیوں' تہہ و بالا کریگا؟

وہ کیوں ؟ .— خُود پہ نبد،

خود سے دُور بھاگتی اور گُریزاں — مُشکلات کے لیئے،

عمداً، اَلْوابُ المَصَائِبَ، کھولے گا؟

وہ کیوں ؟.— اپنی اُن نعمتوں سے دستکش ہو.— جو اُس نے، اپنے 'اَلْغَنِی' کی

— قدر استغناء اپنا کر — غناء کے انعطاف سے حاصل کیں؟

وہ کیوں ؟.— اپنے اُس رَبّ کے پلنے اور پالنے کو بھُولے.— جس نے

اپنے اللہ کو اپنا رَبّ کہا اور پھر اُس پر قائم رہا؟

وہ کیوں ؟.— باللہ اور بالیوم الآخر ایمان لا کر، زندگی کے خوف و حُزن سے آزاد نہ ہو؟

وہ کیوں ؟.— اپنا بالحق ہونا چھوڑے، اور اپنے مقصد سے دُوریاں اور اَلْعَاذ آ بیل مجھے مار، کہہ کر خرید لے؟

وہ کیوں ؟.— ہمت ہارے، غم کھائے، اپنا اَلْاَعْلَوْنَ ہونا داؤ پہ لگائے جبکہ وہ

ـ مؤمن، مُحسن اور مُرَبّی ہے؛

ـ اپنی 'ہر روز کی روٹی ہر روز کا' مُستدعی ہے۔

اے عالم میں ظُلمتیں چھانے پر مُعلّمانِ اَخلاق بھیجنے والے!

بھیج، اپنے اُس فرستادہ کو.— جو بدر و اُحد کے معرکے، پھر سے برپا کر دے!

بھیج، اُس (حضرت) موسیٰؑ کو.— جو اپنے عصاءِ کلیمی کے ساتھ جلوہ گر ہو،

عصاء پھینک کر جادوگروں کے جادُو کا فریبِ نظر، سب پر کھول دے!

بھیج، اُس (حضرت) مسیحؑ کو.— مسیحائی کے لئے، جو ان میں دَم پھونک کر،

Marfat.com

اِنہیں، زندہ دم، کردے!

بھیج، اُس خضرِ راہ کو۔ جو فلاح کے لئے کبھی کشتی کو توڑتا، کبھی شیطانی نفس کو زورِ دست سے حوالۂ اجل کرتا، اور کبھی یتیموں کے مال اُن تک پہنچانے کے لئے، شکستہ دیواریں، پھر سے کھڑی کرتا ہے۔

وہ:۔ کب آئے گا؟، کہاں سے آئیگا؟
کدھر سے آئے گا؟ — وہ، کیوں انقلاب برپا کرے گا؟
کس کے لئے انقلاب برپا کرے گا؟

ان سوالوں کے جواب کی بجائے:۔
خُدا کے لئے، یہ آسان ہے کہ:۔

وہ:۔ کسی قوم سے حقِ استخلاف چھین کر، کسی اِس سے بہتر قوم کے حوالے کر دے

بَدَل دو،۔ اپنی اِن روز روز کی نیرنگیوں کو، اور بوقلموں ہرزہ سرائیوں کو؛
وگرنہ:۔ اب قیامت قریب ہے۔

Marfat.com

القرآن

نظرِ استحسان میں !

القرآن کی آیاتِ محکمات و متشابہات کے
'کیا، کب، کہاں، کیوں، کیسے، کتنے ۔ کی اخبار، مواعظ،
تاثرات اور مرغوب ترغیبوں پر ردِ عمل سے پیدا
ہونیوالی تحسین و تحمید کو "آخری اِنسان" کے
کے لئے چھوڑتے ہوئے ۔اِس صحیفۂ پاک کو ایک
احسن ترین "تذکرہ" کا نام دیا جائے گا۔ (۷۶/۲۹)

Marfat.com

اَلقُرآن "بَاہمہ دبے ہمہ" کی طرف سے نازل کردہ ایسی "اُلکِتاب" ہے۔
جس کی اصطلاحات کے معانی کی جامعیّت کا رقم کرنا اور
جس کے الفاظ کے معانی کو احاطہ کرنا — انسان کے لئے
نہ صرف ناممکن ہے بلکہ اِس خوبیوں اور تاثرات سے پُر، اختلافات سے پاک اور غیرِ ذِی عِوج کتاب کے پڑھے جانے پر — وارد ہونے والے پُر اثر وُرُود کا احساس بھی احاطۂ تحریر میں لانا امکان سے باہر ہے۔ یہاں قادر الکلامی کے بھی ہاتھ کھڑے ہیں۔

"ثنائے الکتاب بہ یزداں گزاشتیم"

دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر۔ ما ہمچناں دراوّل وصفِ تو ماندہ ایم

لے اَلقُرآن :۔ شک و شُبہ سے بالا وہ اَلکِتٰب ہے جس کا سب سے بڑا حُسن
اس کا، اختلاف سے پاک اور غیرِ ذی عوج ہونا ہے۔

لے اَلقُرآن :۔ اِسماءِ الٰہیہ اور مُحکمات (مستقل اقدار) کے محور پر گھومنے والا
وہ "الکلام" ہے۔
جس میں مُوتیوں کی طرح جابہ جا سجے،
اسماءِ الٰہیہ کے جمال کے تذکرہ سے۔ انسان نے اپنی بے بسی کا اعتراف
— اسماء سے "اَلْ" کا سابقہ، سابق کر کے کیا۔
جس کی مُحکمات میں باہمی تعلّق کے لطیف ربطوں تک رسائی
"راسِخُون فِی العِلم" کے لئے بھی کوہ کنی کے مُترادِف ہے۔

سے اَلقُرآن : اپنی مانع الحاد آیات میں تصوّرِ "اِلٰہٗ واحِدٌ" سے کلام کرتا ہے۔

Marfat.com

اِسکے تَصَوُّرِ الٰہ میں تَشبِیہ اور تعطیل کے درمیان سے راہ نکالی گئی ہے ۔
اس بات کی وضاحت اشاعرہ کے امام فخر الدین نے اپنی زندگی کی آخری تصنیف میں درج ذیل الفاظ میں خُوب طرح سے کی ہے کہ ۔

" میں نے علمِ کلام اور فلسفہ کے تمام طریقوں کو خُوب دیکھا بھالا ۔
لیکن بالآخر معلوم ہوا کہ نہ تو ان میں کسی بیمار دل کے لئے شفاء ہے نہ کسی پیاسے کے لئے سیرابی ۔ سب سے بہتر اور حقیقت سے قریب تر راہ وہی ہے جو قرآن کی راہ ہے ۔

اثبات صفات میں پڑھو ۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى (۲۰/۵)

(رحمٰن صفات کی انتہائی بلندیوں پر ہے)

نفئِ تشبیہ میں پڑھو ۔

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (۴۲/۱۱)

یعنی اثبات اور نفی دونوں کا دامن تھامے رہو، اور جس کو میری طرح اِس معاملہ کے تجربہ کا موقع ملا ہوگا ۔ اُسے میری طرح یہ حقیقت معلوم ہوگئی ہوگی "

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ (۱۶/۷۴)

(اللہ تعالےٰ کے لئے مثالیں مت گھڑو)

اسلام میں خُلق و اخلاق کی تمام تر عمارت " اخلاقِ الٰہی " پر اُستوار ہے ۔
(ہمارے " عُلمائے کرام اور مُفسِّرین " ۔ " اخلاقِ الٰہی " کو اُجاگر کرنیکی بجائے ۔ کلامِ الٰہی میں " فنی خوبیوں " کی تلاش میں نکلے ــــ کس لئے ؟

Marfat.com

کیا مراد۔ تفہیم و تفہّم ہے، تحسین و تحمید یا تردید و تنقیص؟

تفہیم و تفہّم کس لئے ہوتا ہے؟۔ تعمیل و تعمّل کے لئے

"تعمیل و تعمّل" کا عدم واقع ہونا، اس بات پر شاہد ہے کہ آج تک۔

کسی خطۂ ارض پر، القرآن کے تعمیل و تعمّل کی نہ کوئی سائنس ہوئی،

نہ کوئی جغرافیہ بنا۔ اور نہ ہی اس جغرافیہ میں اسکی برکتوں پہ

کوئی تاریخ مُرتّب ہوئی۔

"تحسین کرنا" — واہ واہ کے ڈونگرے برسانے جانیکی تمنّا کا عمّانہ ہے۔

اور "خوشامد" کے زمرے میں آتا ہے۔

کیا ذاتِ لطیف و خبیر، اس بات سے آگاہ نہیں، کہ "خوشامد" مطلب برآری کے لئے

ہوتی ہے؟

"تحمید" کا دائرہ — "تصدیق بالقلب" تک ہے۔

"تردید" — انسان کو "کفر" کے درجہ میں لے جاتی ہے۔

کلامِ الٰہی کی "تنقیص" مہنگی پڑے گی کیونکہ یہ **الکتاب** —

اختلافات سے پاک $(\frac{4}{82})$ اور غیر ذی عوج $(\frac{39}{28})$ ہے۔

- کلامِ الٰہی میں توحید، رسالت اور معاد پہ "**استدلالات**" کی کھوج

نکالنے چلے — کیوں؟

ء کیا کسی دی گئی دلیل کی "حمد" پیشِ نظر تھی؟؛

ء کیا کسی دلیل کے "ناقص" ہونے کا "شک" تھا؟

ء کیا اس سے بڑھ کر کوئی "**قاطع**" دلیل لانا چاہتے تھے؟

"حمد" کے اثرات صرف — "اَنفُس" تک محدود ہیں، جو شعورِ ذاتی کی

حمد

آیینہ داری کرتے ہیں۔

"شک کرنا" اور بڑھ کر "قاطع و مسکت دلیل" لانا ـ نقصِ ایمانی ہے۔

ـ کوئی حرُوف کی اَہمیّت اور اَبواب کے خواص میں کھویا؛

ـ کسی نے قرآنی الفاظ کے معنوں کی جامعیّت پر گُل افشانی کی؛

ـ کسی نے مُصطلحات پر بحث کے ڈھونگ سے، اپنے علم میں فاضل ہونے کا طُرّا سجایا؛

ـ کسی نے آیات کی ترکیب نحوی کو مطمعِ نظر بنایا؛

ـ کسی نے قرآن کے منہاج رقم کرنے کی ٹھان کر —

اپنی قادرالکلامی، سلاست بیانی،

لغت ہائے حجازی کی ورق گردانی، اور

مُسجّع و مُقفّیٰ عبارت سامانی کے ـ جوہرِ لسانی دکھلائے۔

پھر مزید اپنے اظہارِ تقدّس کے لئے، اپنی مختلف تقریروں اور تحریروں میں

" دیدارِ رسُولؐ صلعم" کے ڈرامے رچاتے۔

بالآخر مُفسّرِ قرآن ہونے کی کلغی کا سَر پہ

سہرا سجا کر نوُشۂ زُہد بننے کے فسانے پھیلاتے ـ تا کہ براہیمیؑ دینِ مُبین کا

"عظیم مہدی" کہلائے۔

عِزّت اللہ کے لئے، اُسکے رسولؐ کے لئے اور مومنین کے لئے ہے (۶۳/۸ ـ القرآن)

خُلق و اخلاق کے دیئے روشن کرنے کی طرف، کسی نے اپنی توجّہ مبذول نہ کی۔

خُلق و اخلاق کے انعکاس و انعطاف میں وہ سب کچھ ہے، جس پہ قربانیاں

Marfat.com

آ آکر قربان ہوتی ہیں۔

محشر شو محشر را ببیں

دیدنِ ہر چیز را شرط است ایں

تجھ میں ہمت ہے تو رُخ موڑ دے طوفانوں کا

کاتبِ بخت سے بیہودہ سوالات نہ کر

تصورِ شیخ میں کیا دھرا تھا؟ — جو —

تشبیہ سے تنزیہہ کی طرف،

تعطیل سے ربط کی طرف بڑھنے اور

وحدتِ فکر و نظر و عمل اپنانے میں نہیں۔

آپ قرآنی خلق و اخلاق سے متخلق ہو کر "اخلاق" کے معلم بن کر کیوں نہ نکلے؟

آپ نے سنتِ ابراہیمیؑ پر پورا اُترنے کے لئے "اِعلائے کلمۃُ الحق" بلند کرنے کی جسارت کیوں نہ کی؟

آپ نے اخیار کی صف میں شامل ہو کر "خیر پھیلانے" کے لئے اقدامات کیوں نہ کئے؟

خُود داری اور عزّتِ نفس میں کیا نہیں، غیرت مند اور باحمیّت رہنے میں کیا عیب ہے؟

ثابت بننا بہتر ہے یا سیّار؟

رقیبوں سے ٹکراؤ بہتر ہے یا عدمِ رقیبی؟

کیا "استغناء" اور "استقامت" کے پھلوں کا رس میٹھا نہیں؟

Marfat.com

قرآنی اخلاق کی ثمر آوریوں کے رس سے ۔
نہ کسی نے اپنی زبان کو مرطوب کیا،
نہ اسمیں رُطب کے صحت بخش اثرات پہ روشنی ڈالی ۔ کیوں ؟
۔ اسلئے کہ
پھر شیطان ، ہمنوائی سے انکار کرتا ہے ؛
طاغی کی مجلس چھوڑ کر جانے کو کس کا دل چاہتا ہے !
اسلئے کہ
آپ کو اپنے تفوّق کا بول بالا کرنا تھا ؛
اپنے اظہار اور اپنے تقدّس کے پرچار سے اپنی وقتی و ذاتی اغراض اور
اپنے مفادات حاصل کرنا تھے ۔
اپنے اظہارِ زُہد و تقدّس، اپنے فخرِ علمی تفوّق ، اپنی مسجّع و مقفّیٰ عبارت دانی ،
اپنی لغتہائے عرب کی ورق گردانی ۔ کی گراں سری سے چھٹکارا پاکر ، ان سب کو
" چھڈ یار " کہہ کر نکلو، اور خُلقِ و اخلاق کی برکتوں اور نعمتوں سے نوازے جاؤ ۔
دین " اَخلاق " ہے ؛
ایمان " اَخلاق " ہے ؛
علم کا مقصود " اَخلاق " ہے ؛
نمازوں کا مقصد " اَخلاق " ہے ؛
روزوں کا مقصد " اخلاق " ہے ؛
زکوٰۃ کا مطلب ، دوسروں کے دُکھ درد کا احساس ہے ؛

Marfat.com

حج کا مقصد " وحدتِ فکر و نظر و عمل" ہے۔
کلمہ طیبہ، واحدہٗ لاشریک کو، " لاشریک" ماننا ہے۔)

۴ـ القرآن :- اپنے " تصوّرِ الٰہہ" میں
اپنی صفاتِ تنزیہہ، صفاتِ احدیّت و واحدیّت، صفاتِ جلال، صفاتِ جمال، صفاتِ علم، صفاتِ قدرت اور صفاتِ وجود — کا ایک ایسا " نقش" اُبھارتا ہے جس سے انسان میں اُس سے خوف کی بجائے قُرب اور دُوری کی بجائے محبت و وَابستگی پیدا ہوتی ہے۔ انسان اُسکے رنگ میں رنگے جانے کو احسن ترین رنگ سمجھنے لگتا ہے۔
" اللہ کا رنگ، اور کس کا رنگ احسن ہے اللہ کے رنگ سے، ہم تو اُسی کے عبادت گزار ہیں"۔ (۲/۱۳۸ ۔ القرآن)
کائنات میں اصل و عام حقیقت رحمت ہے، تعذیب و عقوبت نہیں۔
اسلام میں صفات کا عقیدہ محض نظری نہیں بلکہ عملی حیثیت رکھتا ہے۔

۵ـ القرآن :- خُدا کی " صفاتِ جلال" کے تذکرہ سے، انسان پر خوف مُسلّط کرنا نہیں چاہتا۔ خُدا کوئی ڈراونی چیز نہیں، جس کے تصوّر سے انسان پر کپکپاہٹ طاری ہو۔ القرآن کی آیات " لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (۲/۶۲)" کا سبق اور مومن کا ہر حال میں " غالب حیثیت" میں رہنا، اس صداقت پر گواہ ہیں۔
" لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ" کی صف میں شامل رہ کر زندہ رہنے میں، مردِ بیباک کی زندگی قرآن کے تصوّرِ مومن پر پُوری اُترتی ہے۔

Marfat.com

صفاتِ جلال ۔ کبریائی، عظمت اور بڑائی کی آئینہ دار ہیں - انسان میں
اِن کے اِنعکاس کا موقع ومحل جُدا ہے۔

جب حُرُماتِ اللہ اور شعائر اللہ کی عدم تعظیم،
طاغوت و دُون اللہ کی اطاعت؛
اِثم وعدوان میں تعاون اور
شرک و نفاق سے معاملہ پڑے، توانسان میں اِن صفات کا
جھلکنا مطلوب ومقصود ہے۔

اَلقُرآن، خُدا کی صفاتِ جلالی کے ساتھ ساتھ، خُدا کے عادل، حکیم، علیم، رحمٰن اور رحیم ہونے کا ذکر بھی کرتا ہے جس سے انسان کی اِس غلط فہمی کا اِزالہ مقصود ہے کہ خُدا کی جلالی صفتوں کا یہ منشاء نہیں کہ وہ جو چاہے کر گزرتا ہے۔ بلکہ اُس کا قہر، اُسکا جبر، اُس کا غلبہ، اُسکا اِنتقام ـــ عدل وانصاف اور حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔ اِس طرح ان جلالی صفتوں سے بے رحمی اور سخت گیری کا جو شُبہ پیدا ہوتا ہے وہ دُور ہوجاتا ہے۔

آدمؑ کے بیٹے کو زمین میں خُدا کا خلیفہ اور نائب بنایا گیا ہے۔ خلیفہ ونائب میں اِلٰہی صفات کا پَرتو، جتنا زیادہ گہرا ہوگا، اتنا ہی وہ اپنے اندر اس منصب کا استحقاق زیادہ ثابت کریگا۔ (اَلقُرآن - ۲/۱۳۸، ۳۰)

شریک بننے والوں اور شریک ٹھہرانے والوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیو۔
احکاماتِ خُداوندی پر اپنے قائم رہنے کا، اپنی اِستقامت سے اظہار کرو۔
آدمؑ کی طرح مَغفِرت کی خِلعَت سے نوازے جاؤگے۔ شیطان نے حکمِ اِلٰہی

Marfat.com

پر ترفّع اور تکبّر کیا تو مردُود و لعنتی ٹھہرا۔

" اُس نے انکار کیا اور تکبّر کیا اور وہ کافروں میں سے ہوگیا۔" (۶۲/۸ - القرآن)

خُدا کے اسماء و صفات انسان کو رفاقت کے لئے دعوت ہیں۔ انسان پر فرض ہے کہ اگر وہ خُدا سے نسبت پیدا کرنا چاہتا ہے تو اپنے اندر اُس کی محامد و صفات سے نسبت پیدا کرے۔

باللہ ایمان رکھنے والے ہر قسم کے **خوف و حُزن** سے آزاد ہوتے ہیں (۱۰/۶۲)

مُوحّد کے دلِ بے خوف میں ایسی قوّت دَر آتی ہے کہ آفات و مصائب کی جیرو شگافت بے اثر ہو جاتی ہے۔

خوف ۔۔۔ فکر و عمل کی قوّتوں کو مُضمحل کرتا ہے۔

جسے بھی سُست العمل پاؤ، سمجھ لو کہ یہ خوف کا شکار ہے۔

ہر شرِ پنہاں کہ اندر قلب تُست
اصلِ او بیم است اگر بینی دُرست
لابہ و مکّاری و کین و دُرُوغ
ایں ہمہ از خوف می گیرد فروغ

؎ القرآن کی "**صفاتِ جمال**" ایسے اسماء و صفات ہیں جن سے خُدا کے رحم و شفقت اور ربُوبیّت و احسان کے پہلو جھلکتے ہیں۔ ان صفات کی انسان میں جھلک حُسن و اخلاق کا حسین پہلو ہیں۔

" بڑھ کر خُدا کی پسند و ناپسند سے، اپنی پسند و ناپسند مطابق و ہم آہنگ کرلو"

صفاتِ تنزیہہ ۔ تشبیہہ سے "**استغناء**" کی طرف بڑھنے کا سبق ہے۔

Marfat.com

جو لطف قدرِ استغناء سے وصل میں ہے، وہ لطف تنگیٔ افلاس سے فصل میں بھی نہیں

خوشامد سے بڑی ذلت اور استغناء سے بڑی عزت کوئی نہیں۔

بد عہدی سے بڑا حرام اور صدق مقال سے بڑا انعام کوئی نہیں۔

صفاتِ کمال کے فیضان سے انسان کا مُشرّف ہونا۔ انسان کو اشرف بناتا ہے۔

ذاتِ الٰہ کی اِس قسم کی صفات جن میں قبح نظر آتا ہے۔

اَلضّار (نقصان پہنچانے والا)

اَلمذِلّ (ذلت دینے والا)

اَلخافض (پست کرنے والا)

اَلمانع (روکنے والا)

ان کا تنہا استعمال غلط فہمی پیدا کر سکتا ہے۔

اِس لئے جب تک ان کے ساتھ اِن کی دوسری نہایتی صفت نہ بولی جائے ان کا استعمال جائز نہیں رکھا گیا۔ اس کے ساتھ اسکے دُوسرے پہلُو کو ملا کر بولا جائے کیونکہ۔

ان سے مُراد خُدا کی قدرت کی وُسعت ہے۔

اگر کوئی ایسا نفع پہنچانے والا ہے، جس میں نقصان پہنچانے کی قدرت ہی نہیں؛ یا کوئی ایسا عزّت دینے والا ہے، جس میں ذلیل کرنے کی اِستطاعت ہی نہیں تو۔

"وہ نفع پہنچانے اور عزّت دینے پر مجبور ہوگا"

البتہ، جو نقصان پہنچانے کی طاقت رکھنے کے باوجود نفع پہنچاتا ہے اور ذِلّت دینے کی اِستطاعت کے باوصف عزّت دیتا ہے۔

اُس کا کمال ہر شخص تسلیم کرتا ہے۔

Marfat.com

القرآن :- علم کی مزید ضرورت سے عدمِ ضرورت کے احساس کو نعمائے خداوندی
سے محرومی قرار دیتا ہے۔ (۲/۸۸)
اور انسان کے لئے قابلِ اعتماد ذریعہ وحی کو ٹھہراتا ہے۔
"انسان کو وحی کے مقابلہ میں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔" (۱۷/۸۵)
اپنے علم و خبر کو کبھی حرفِ آخر نہ جانو۔
(جو اپنے آپ کو ہمیشہ ٹھیک سمجھے، اُس سے زیادہ غلط کوئی نہیں ہوتا۔)
علم کے لئے بصر، سمع اور قلب کے دروازے کھلے رکھو۔
اُصولوں کو جزئیات اور فرع پر فائق سمجھو۔
اُولُو العلم کے اقوال کی تصدیق کرو۔
قرآن کو اہلِ علم ہی سمجھتے ہیں۔ (۲۹/۴۴)
قرآن نازل ہی اہلِ علم کے لئے ہُوا ہے۔ (۴۱/۲)
بلا علم، خدا پہ اِفتراء باندھتے ہیں۔ (۵/۱۰۳)
بلا علم، بدترین خلائق ہیں۔ (۸/۲۲)
اِسماءِ الٰہی میں اَلحاد سے باز رہو (۵۹/۲۴،۲۳)

۷ اَلقُرآن :- صرف اور صرف "نظامِ نیابتِ الٰہیہ" کا مُصدِّق ہے۔
وہ انسان ساختہ نظامِ جمہوریت (وہ نظامِ حکومت جس میں عوام کے چُنے ہُوئے
نمائندوں کی اکثریت رکھنے والی سیاسی جماعت حکومت چلاتی ہے اور عوام کے سامنے
جوابدہ ہوتی ہے۔) کو گمراہی قرار دیتا ہے۔
نظامِ جمہوریت ضلالت کی ایک ایسی شکل ہے جس کی بنیاد اِس نظریہ

پر ہے کہ اکثریت کا فیصلہ صحیح ہوتا ہے جس میں سروں کو گنا جاتا ہے، تولا نہیں جاتا۔

انسانوں کی اکثریت غلط راستے پر چلتی ہے۔ (۵/۴۹، ۵ ، ۱۶/۹۲)

رسول لوگوں کے خیالات کا اتباع نہیں کرتا۔ (۲۸/۲۶)

" اور اگر تو اطاعت کرے اکثر لوگوں کی جو زمین میں ہیں تو وہ تجھے بہکا دیں اللہ کی راہ سے

وہ نہیں اتباع کرتے سوائے ظن کے، اور نہیں ہیں وہ مگر قیاسی باتیں کرنے والے (۶/۱۱۷)

۸ القرآن :- اشتراکیت کو باطل قرار دیتا ہے کیونکہ اس کا مُلّا وا۔

وجہ اللہ میں جستجو (۲/۷۲) خیرات اور مغفرت میں سبقت (۲/۱۴۸، ۵۷/۲۱)

طاغوت سے اجتناب اور اللہ کی اطاعت (۱۶/۳۶) اور صبر اور استعانت ۲/۱۵۳

کے لئے ہے۔

۹ القرآن اور فرقہ بندی

(i) فرقہ بندی شرک ہے۔ (۳۰/۳۱ ، ۴۲/۱۳)

(ii) شرک ظلم عظیم ہے (۳۱/۱۳)

(iii) شرک حرام ہے۔ (۶/۱۵۱، ۷/۳۳)

(iv) شرک وجہ تذلیل انسانیت ہے۔(۲۲/۱۸)

(v) شرک کرو گے تو مایوس، افسردہ خاطر اور بے یار و مددگار رہ جاؤ گے (۱۷/۲۲)

(vi) مومنوں سے کہا گیا کہ شرک مت کرو یعنی اُن میں سے نہ ہو جاؤ جو دین میں فرقے پیدا کر لیتے ہیں۔ (۳۰/۳۱)

(vii) مشرک کا سینہ، خوف کی آماجگاہ رہتا ہے (۶/۸۱، ۸۲)

(viii) مشرکین کہتے ہیں کہ اگر خدا کو منظور نہ ہوتا تو ہم شرک نہ کرتے۔ (۱۶/۳۵)

Marfat.com

شرکاء قیاسات کے تخلیق کردہ ہیں۔ (۱۰ / ۶۶، ۲۳)

؎ القرآن

کتابِ محکمات و منشورِ حیات		
	آیاتِ مانعِ الحاد	مجموعۂ آیات = ۶۲۳۶ - پر مشتمل وہ الکتاب ہے، وہ ابدی صداقتوں کا صحیفۂ پاک ہے جس کا کلام کسی خاص عہد کسی خاص جغرافیہ، کسی خاص قوم یا کسی خاص اسباب وعلل کے لئے مخصوص نہیں۔ اسکے مخاطب تاحشر بنی نوعِ انسان ہیں اور یہ تاحشر سب کی ہدایت کے لئے نازل کیا گیا ہے۔ اس کو بنی نوعِ انسان کی تمام گمراہیوں کا قیامت تک کے لئے تدارک کرنا ہے۔ اسکی تمام براہین مسکت قسم کی ہیں۔ اس کی عقلیت صرف متوسط درجہ کے دماغوں تک ہی محدود نہیں بلکہ پورے طور پر تمام اذعان اور وجدان کو محیط ہے۔ اور یہ حدیثِ بے خبراں ہے کہ مذہب کی تمام بنیاد "تحکم" پر ہے۔ قرآنی آیات بالبصیرت ایمان لانے کی تاکید کرتی ہیں۔ قرآنِ حکیم اُن ہی
	آیاتِ ترغیبات	
	آیاتِ تنبیہات	
	آیاتِ تجریدی تصوّرات	
	آیاتِ تاریخِ اخلاق	

Marfat.com

تعمیرِ خُلق و اخلاق کی کتاب

ـ آیاتِ اخبار (مُثبت و منفی)

ـ آیاتِ حُرماتِ اللہ

ـ آیاتِ شعائر اللہ

حقائق کی دعوت کائنات کا ذرّہ ذرّہ دے رہا ہے۔

مزید برایں، یہ کہنا بھی درست نہیں کہ قرآن "وجودِ الٰہی" کے لئے دلائل نہیں لاتا۔
قرآنِ پاک میں اُس طبقہ کے اِذعان و وُجدان کے لئے ہدایت موجود ہے جو:-

ـ زمانہ حال کے جدید فلسفہ و سائنس سے مرعوب ہیں
ـ ڈاروِن کی ظنّیات کو حقیقت سے قریب جانتے ہیں
ـ کائنات کے وجود کو اتفاق کا نتیجہ مانتے ہیں۔

اِس طبقہ کے اِذعان و وِجدان کو اپیل کرنے کے لئے انفس و آفاق میں:-

ـ مظاہرِ کائنات کا مُسخّر ہونا؛
ـ مظاہرِ کائنات میں توافق؛
ـ طبعیت میں جاری بداء و اِعادہ کا نظام؛
ـ انفس میں جاری عوامل؛
ـ مُتّحِدات سے مُختلِفات اور مُختلِفات سے مُتّحِدات کا اخراج اور
ـ قرآنی محکمات میں بیان کردہ صداقتوں کا تجربہ میں،

آنے کے بعد برحق ثابت ہونا ـــ ایسے ناقابلِ تردید دلائل ہیں کہ اِن کے بعد "مقامِ کبریاء" کا اِعتراف حقیقتِ ثابتہ ٹھہرتا ہے۔

"اور وُہی کبریاء ہے آسمانوں اور زمین میں (45/37)"

Marfat.com

" اور زمین و آسمان میں اللہ کے ساتھ اور معبود ہوتا تو دونوں (زمین و آسمان)
درہم برہم ہو جاتے۔" (۲۱/۲۲)

" اگر اُس کے ساتھ اور معبود بھی ہوتے، تو وہ عرش والے سے مُنازعت کی راہ
ڈھونڈتے۔" (۱۷/۴۲)

الٰہ اَلقُرآن کتابٍ مکنُون (۵۶/۷۸) کتاب یَقُولُ لَہٗ کُن فَیَکُون (۲/۱۱۷) ہے۔
اس نے اپنی صداقتوں کو تین واضح معیاروں پر پرکھنے کی راہ دکھلائی ہے:۔

(i) اِسے اپنے دَوْر کے "عِلمی دَلائِل" سے پرکھو؛
(ii) اِسے "تاریخی شواہد" سے جانو؛
(iii) اِسے "استنتاجی طریقِ عَمل" سے مانو۔ یعنی اِس
نظام کو قائم ہو کر اپنے نتائج پیدا کرنے دو۔ نتائج سامنے
آنے پر خود بخود واضح ہو جائے گا کہ یہ "اَلحَقّ" ہے۔

" اِعمَلُوا عَلیٰ مَکَانَتِکُم اِنِّی عامِلٌ"

(۶/۱۳۵، ۱۱/۱۲۱،۱۲۲)

(تم اپنی حالت پر عمل کرتے رہو، میں بھی عمل کر رہا ہوں)

۱۱ـ اَلقرآن فی ذاتہٖ (بزبانِ قرآن)

- كَلَامَ اللّٰه (۲/۷۵، ۹/۶)
- اَلْكِتَاب (۳۲/۲، ۱۰/۳۷)
- مُصَدِّق (۵/۴۶، ۴۶/۱۲)
- رَقٍّ مَّنْشُور (۵۲/۲، ۵۲/۳)
- تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (۲/۱۵۹، ۱۶/۸۹)
- غَيْرَ ذِي عِوَجٍ (۱۸/۱، ۳۹/۲۸)
- تبیینِ صِرَاطِ مُّسْتَقِيْم (۶/۱۵۱-۱۵۳، ۱۹/۳۶)
- تعلیمِ اِلٰہٍ وَّاحد (۱۷/۴۲، ۲۱/۲۲)
- صُحُفِ مُّطَهَّرَه (۵۶/۷۹، ۹۸/۲)
- اَلْهُدٰى (۲/۱۲۰، ۵۷/۹)

سچائی کی عالمگیر تعبیر یہ کی جاتی ہے، کہ وہ سیدھی بات ہے اس میں ٹیڑھ نہیں ہوتا۔ جس بات میں کجی ہو، پیچ وخم ہو، اُلجھی ہوئی ہو، وہ سچائی کی بات نہیں اِسوجہ سے قرآن نے راہِ سعادت کو صِراطِ مُستقیم کہا ہے۔

اَلقرآن کا سیرِ آفاق کی طرف توجّہ دلانا اور تاریخِ اخلاق و تاریخِ تمدّن کے مفید و تباہ کن نتائج سے عبرت پکڑنے کی تلقین کرنا۔ اُسکی نظریاتی صداقت پہ شاہد ہیں۔ سیرِ آفاق اور تاریخِ اَخلاق و تمدّن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ عِبادالرّحمٰن اور اِبرار کے کردارِ زندگی کے لئے جانِ جاناں کی حیثیّت رکھتے ہیں۔

کسی اَخلاق و تمدّن میں احسن اثرات کو نظام کی صداقت پہ بُرہانِ قاطع کی حیثیّت حاصل ہے جب کہ مُضر آثار ہمیشہ نظریہ کے بُطلان کے شاہد رہتے ہیں۔

Marfat.com

(ا)، **کلام اللہ** :- ایسی کتاب عظیم، جو لفظاً خدا کی طرف سے نازل ہوئی اور حرفاً حرفاً محفوظ ہے۔ یہ تمام نوعِ انسان کے لئے ایسا ضابطۂ حیات ہے، جو خدا کی طرف سے آخری ہدایت، مکمل و غیر متبدّل اور واضح و بیّن ہے۔ یہ اپنے مطالب واضح کرنے کے لئے تصریفی انداز اختیار کرتا ہے۔ (۱۷/۸۹ ، ۱۸/۵۴)

- یہ ذکر ہے (۳۶/۶۹)
- نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان ہے۔ (۵۴/۱۶،۲۲)
- جنّ و انس مل کر بھی اسکی مثل نہیں لا سکتے۔ (۱۷/۸۸)
- خدا کی طرف سے وحی شدہ ہے۔ (۲۵/۲۱)
- متنازعہ فیہ امور میں حکم ہے۔ (۳/۲۲ ، ۴/۱۰۵)
- ہدایت، رحمت اور بشارت ہے۔ (۷/۵۲ ، ۱۶/۶۴)
- باطل کے لئے سدِّ قاطع ہے۔ (۴۱/۴۲)
- لاریب فیہ ہے (۲/۲ ، ۱۰/۳۷)
- غیر ذی عوج ہے (۱۸/۱)
- یہ بتدریج نازل کیا گیا ہے (۷۶/۲۲)

من جانب اللہ نہ ہوتا تو اس میں کثرت سے اختلافات ہوتے۔ (۴/۸۲)

اختلافات مٹاتا ہے (۲/۱۷۶ ، ۱۶/۶۴)

یہ مبارک ہے (۶/۱۵۶)، موعظہ ہے (۱۰/۵۷)، کافی ہے (۲۹/۵۱)، محفوظ ہے (۱۵/۹)
لغویات سے پاک ہے (۸۶/۱۴)، اربابِ عقل و فکر کے لئے تدبّر ہے۔ (۳۹/۲۸)

Marfat.com

(iii) **مُصدِّق**۔ اَلقرآن رہبرِ صادق کا لایا ہوا، سچائیوں کی تصدیق کرنیوالا وہ سچا کلام ہے جو سچ کی تصدیق کرنے والوں کو "صاحبانِ تقویٰ" کے لقب سے نوازتا ہے۔

جو انبیاء علیہم السلام کی سیرت کو انسانوں کے لئے اُسوۂ حسنہ ٹھہراتا ہے (۳۳/۲۱ ، ۶۰/۴)

القرآن۔ جسے پڑھ کر اہلِ علم ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں (۱۷/۱۰۷) اور اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے نمناک ہو جاتی ہیں۔ (۱۷/۱۰۹)

جس سے اُن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ہدایت کے منتظر ہیں (۲۹/۲۳)

یہ انسان کو اپنی تعمیر کے لئے "مُثبت و منفی" اخبار عطا کرتا ہے۔

حُرماتِ اللہ کا دائرہ قائم کرکے "پاکیزگی" کی راہ دِکھلاتا ہے۔

شعائر اللہ کی تقویم کرکے۔ مردانِ حق کو "سلکِ ارفع" میں پروتا ہے

ماضی کی تاریخِ اخلاق سے، حال میں تاریخِ اخلاق کو مربوط کرکے انسان کو "اخلاقِ الٰہی" اپنانے کی دعوت دیتا ہے۔

(iiii) **رقِّ منشُور**۔ اَلقرآن کا پیش کردہ "**منشُورِ حیات**" سب زمان و مکاں سب جغرافیوں اور سب اَسباب و عِلل کے لئے موزُوں ہے۔

(i) یہ انسانیت پر خُدا کا عظیم احسان ہے۔ (۴۹/۱۷) اسے رقیق منشُورِ حیات اور خُلق و اخلاق کی کتاب کے نام سے موسُوم کیا گیا ہے۔ (۵۲/۲،۳)

(ii) یہ عظیم ولطیف و خبیر کی طرف سے بھیجا گیا ایسا "لائحہ حیات" ہے،

Marfat.com

جو انسان ساختہ سب نظاموں پر غالب آتے ہوئے، انہیں اپنے میں
جذب کرلیتا ہے۔ (۹/۲۳،۲۴، ۶۱/۱۰،۱۱)

(iii) یہ اَنزَل اللہ کے مُطابِق فیصلے نہ کرنے والوں کو کافر، فاسق اور ظالم کے لقب سے
مُلقّب کرتا ہے۔ (۵/۴۴،۴۵،۴۷)

(iv) یہ عرب، یہود، نصاریٰ اور منافقین کے عقائدِ باطلہ پر ضرب کاری ہے۔
(عقیدۂ تثلیث، ثنویت، رہبانیت، اولادِ خدا وغیرہ)

(v) یہ محکمات پر مشتمل وہ چیلنج الکتاب ہے جو قادر الکلامی کا دعویٰ رکھنے والوں کو
اپنے کلام سے سکتہ میں ڈال دیتی ہے۔ قرآن چیلنج کرتا ہے کہ اس طرح کی
ایک سورت تم بھی بنا لاؤ اگر سچے ہو۔ (۲/۲۳)

(vi) یہ نصیحت، شفاء، رحمت اور فضل ہے۔ (۱۰/۵۷،۵۸)

(vii) یہ انسان کو ظلمات سے نور کی طرف لیجانے کے لئے نازل ہوا (۵/۱۶، ۵۷/۹)

(viii) یہ انسان کو شرفِ انسانیت عطا کرتا ہے۔ (۲۱/۲۴، ۲۳/۷۱)

(ix) اس میں انسان کو زندگی کی خطرناک گھاٹیوں سے بچ نکلنے کے لئے "تقویٰ"
کی راہ دکھلائی گئی ہے۔ (۳۹/۲۸)

(x) اس کی بنیاد "تحکم" پر نہیں (۱۸/۲۹، ۲/۲۵۶) بلکہ رضا پر ہے (۱۶/۹۳، ۱۸/۲۹)

(xi) یہ اپنی تعلیمات پر عمل کرنے والوں کو فراخیٔ رزق کی نوید سناتا ہے (۲۰/۱۲۴)

یہ:

(i) اَلحق (۳/۵۹)، (ii) العلم (۲/۱۴۶)، (iii) مُحکَم (۱۱/۱)،
(iv) خیر (۱۶/۳۰)، (v) مُفَصَّل (۱۲/۱۱۱)، (vi) بیِّن (۲۲/۱۶)

Marfat.com

(vii) بَصیرت (۷/۲۰۳) (viii) بُرہان (۴/۱۷۵) (ix) آسان (۴۴/۵۸)
ھُدیٰ للنّاس (۲/۱۸۵) اور وحدتِ فکر ونظر کا حامل (۱۷/۴۸)

(vi) تِبیانٌ لِکُلّ شیءٍ ۔

اَلقرآن تبیانٌ لِکُلّ شیءٍ (۱۶/۸۹، ۲/۱۵۹) ۔قسم کی وہ مرلوط کتاب مبین (۲۶/۲، ۲۸/۵۱)
ہے، جس میں ۔ ہر بات کی وضاحت (۱۶/۸۹)، ہر بات کا بیان (۳۰/۵۸، ۳۹/۲۷)
ہر سوال کی تفسیر (۲۵/۳۳)، ہر اختلافی معاملہ میں حُکم (۵/۴۸، ۴۲/۱۰)
اِس طور پہ نازل کیے گئے ہیں کہ کوئی بات چھوڑی نہیں گئی (۶/۳۸)
"اِس کی تلاوت کرو جیسا تلاوت کرنے کا حق ہے" (۲/۱۲۱)
(اسے اپناؤ جیسا اپنانے کا حق ہے ۔)
"جب تم قرآن پہ ایمان نہ لاؤ (اسے بطور آئین نہ اپناؤ) تو کچھ بھی نہیں"۔ (۵/۶۸)

(7) تبیینِ صراطِ المُستقیم ۔

اَلقرآن ۔ خُسراں اور حبطِ اعمال کی تعلیم کے ساتھ ساتھ (۱۰۳/۱-۳، ۴۱/۴۸)
صراطِ المُستقیم کی طرف رہنمائی کر کے (۴/۱۷۶، ۵/۱۶، ۶/۱۵۶) ۔صراط المُستقیم بیّن کرتا ہے ۔
(۳۶/۱۶، ۱۹/۳۶، ۶/۱۵۱-۱۵۳)
یہ انسان کو رَبّانی بننے کی تلقین کرتے ہوئے، ہدایت کی پیاس پیدا کر کے "الھدیٰ"
کی نشاندہی کرتا ہے ۔ (۲/۱۲۰، ۳/۷۹)
یہ طاغوت سے اجتناب اور الٰہی اطاعت کا سبق دیتا ہے (۱۶/۳۶)

Marfat.com

(طاغوت اشخاص وافراد بھی ہو سکتے ہیں، فلسفہ ونظریات بھی اور سیاسی واقتصادی نظام بھی)

القرآن کی تعلیمات کا سب سے روشن پہلو "اِلٰهٌ وَّاحِدٌ" کی اطاعت (عبادت) ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ (نہیں میرے سوا کوئی معبود پس میری عبادت کرو)

(۲۱/۲۵، ۱۲/۴۰)

"عبادت" (اطاعت) - قوانینِ خداوندی کے سوا اور کسی کی نہیں ہو سکتی۔

القرآن میں "عبادت" کا لفظ جہاں کہیں بھی آیا ہے اُسکے معنی "اطاعت" کے ہیں۔

انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی قوتوں، صلاحیتوں، استعدادوں اور قابلیتوں کو اطاعتِ خداوندی کے قالب میں ڈھال کر، ایک تربیت یافتہ انسان کی طرح منشائے خداوندی کے مطابق صرف کرے۔

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی راہ کو قرآن حکیم نے تین نام دیئے ہیں:-

۱ صراط المستقیم ۲ صراطاً سویا ۳ صراطِ اقوم

صِراطُ الْمُسْتَقِيْم: (سیدھا، ہموار اور متوازن راستہ)

دو نقاط کے درمیان کم سے کم فاصلے کو "خطِ مستقیم" کہتے ہیں۔

(i) اخلاقِ الٰہی سے متخلق ہونے اور نیابتِ الٰہی کا فریضہ ادا کرنے والوں کی راہ؛

(ii) ابرار کی راہ یا "لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ" کی راہ؛ (۱۰/۶۲، ۲/۱۷۷، ۳/۹۲)

(iii) خدا کی پسند وناپسند سے اپنی پسند وناپسند مطابق کرنے والوں کی راہ (۹/۱۰۸، ۳/۱۳۲، ۵/۹۴، ۶/۱۴۱)

(iv) عقل وفکر سے کام لینے والوں اور عدل کی راہ اختیار کرنے والوں کی راہ۔ (۳۸/۲۹، ۶/۱۵۲)

صِرَاطاً سَوِيًّا: (راہِ اعتدال ۱۹/۴۳)

(i) عبادُ الرحمٰن کی راہ (۲۵/۶۳-۷۴)

(iii) انبیاء، صدیقین، صالحین اور شہداء کی راہ (۴/۶۹)

(iiii) سراً و اعلانیہ انفاق کرنے والوں کی راہ (۲/۱۷۷)

(v) طاغوت سے بغاوت اور اطاعتِ الٰہی کی راہ (۱۶/۳۶، ۲/۲۵۶)

صراطِ اقوم: (دینِ قیّم) (۱۷/۹)

(i) الٰہ واحد ماننے والوں کی راہ (۱۸/۱۱۰، ۲۱/۱۰۸)

(ii) حزب اللہ کی راہ؛ (۵۸/۲۲)

(iii) طیبات کو حلال اور خبائث کو حرام جاننے والوں کی راہ، (۲۳/۵۱، ۱۶/۱۱۴)

(iv) راہ، اُن لوگوں کی، جنہوں نے کہا۔

ہمارا ربّ اللہ ہے اور پھر اس پہ استقامت پکڑی۔ (۴۱/۳۰، ۳۱)

(v) عُروۃ الوثقیٰ تھامنے والوں کی راہ (۲/۲۵۶)

خدا صراطِ مُستقیم پر ہے۔ (۱۱/۵۶)

تمام انبیاء صراطِ مُستقیم پر تھے۔ (۶/۸۷)

"بے شک اللہ میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی، سو اُسکی عبادت کرو، یہی صراطِ مُستقیم ہے (۱۹/۳۶)

زندگی کا کارواں "صراطِ مُستقیم" پر گامزن ہے۔ اس سفر کی غایت "فوز" (Achievement) ہے۔

اُلقرآن نے صراطِ مُستقیم دکھا کر انسان کے سامنے "مُثبت اُفقی اور تعمیری" پروگرام رکھا ہے۔

انسان میں کُشاد کی طرف بڑھنے کی مُمکنات ودیعت ہیں۔

اسے جدّوجہد کا میدان حاصل ہے۔

Marfat.com

جو انسان بھی قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرے گا اُسکی ممکنات مشہود ہوتی جائیں گی۔

(۱۱) صُحفِ مُطہّرہ (۸۰/۱۴)

اَلقرآن صحفِ مُطہّرہ ہے (۵۶/۷۹، ۹۸/۲)

اللہ مُطہّرین کو دوست رکھتا ہے (۲/۲۲۲)

تمسّک بالقرآن صرف وہی کر سکتے ہیں، جو اپنے خیالات کو غیر قرآنی تصوّرات سے پاک کرلیں (۵۶/۷۹)

پردے کے احکام کے اِتّباع سے بھی قلوب کی پاکیزگی درکار ہے (۳۳/۳۵)

یہ کُتبِ سابقہ کا مُصدّق ہے (۳/۳، ۵/۴۶)

یہ اُمّ الکتاب ہے (۳/۶)، کتابِ منیر ہے (۳۱/۲۰)، کتابِ مکنُون ہے (ایسی کتاب جو عقل کے اندھوں کے لئے پردہ میں ہے (۵۶/۷۸) قراٰن من جانب اللہ نہ ہوتا، تو اس میں کثرت سے اختلافات ہوتے (۴/۸۲)

Marfat.com

اللہ القرآن ۔

فی صفاتہ بلحاظ

معاش — تعلیمِ "اکلِ حلال" ہے؛

معاشرت — "حیات آور قالب" ہے؛

سیاست — "راست آئین" ہے؛

نظریہ — تبیین "اَلہُدیٰ" ہے؛

تربیت — "پیغامِ ربوبیت" ہے؛

عمل — "صداقتوں کا مجموعہ" ہے؛

کردار — ترغیبِ مرغوب ہے؛

اخلاق — "نویدِ لاتخف" ہے۔

Marfat.com

۴۰ له القرآن :- تعلیم و تعلّم خُلق و اَخلاق کا وہ " انقلابی پروگرام " ہے،
جس پر حاملِ خُلقِ عظیم (۶۸/۴) نے پہلے خود عمل کر کے دکھلایا۔ (۱۰/۱۰، ۶/۱۴)
یہ :- عقل سے کام لینے، دل، آنکھیں اور کان کھول کر چلنے کا پیغام ہے
(۸/۲۲، ۷/۱۷۹)

یہ :- حدود پھاندجانے والوں، نافرمانوں، ناشکروں اور اِثم کی راہ اپنانے
والوں کی پیروی سے منع کرتا ہے۔ (۵/۲، ۲۶/۱۵۱، ۷۶/۲۴)
یہ :- انفس و آفاق میں مشاہدہ کی دعوت ہے۔ انفس میں نظم و ترتیب اور
توازن و توافق کی طرف رُجوع دلاتا ہے۔ آفاق میں بداء واعادہ کے
نظام سے تکثّر میں وحدت کی کارفرمائی دکھلاتا ہے۔ (۴۱/۵۳، ۵۱/۲۰، ۲۰)

اِس سے عملاً مراد یہ ہے کہ :-
کائنات، کرھاً، اپنی تسبیح (وظیفہ) میں آزاد نہیں ؛
انسان، طوعاً، خیروشر میں سے انتخاب کے لئے آزاد ہے۔ انسان کو
خُدا کی عبادت (اطاعت) اور مرسلین علیہم السّلام کا اِتّباع کرنا ہے۔
(۳/۸۳، ۲/۷)

۴۱ له القرآن :- اپنی وضع، اپنے اسلوب، اپنے انداز، اپنے طریقِ انتخاب، اپنے
طریقِ اِستدلال میں " تصریفی " اندازِ بیان اختیار کرتا ہے۔
" آج " :- ہمارا ہر بیان، ہر اِستدلال، ہر خطاب، ہر اشارہ، ہر اجمال منطقی
ترتیب کے سانچوں میں ڈھلا ہے۔ قرآن ہمارے اس وضعی اور
مصنوعی انداز کو نہیں اپناتا۔ اسے سمجھنے اور سمجھانے کے لئے ہمیں اپنے

Marfat.com

تعلیمی و تعلّمی اندازوں سے باہر نکلنا ہوگا۔
علوم اسلامیہ پر " بابِ اجتہاد " تقریباً۔ صحیحین کے منظر پہ آنے کے بعد سے بند ہے۔ اور ان کے بعد اس پر سے اس بندش کو کھولنے کی کسی نے جسارت ہی نہیں کی۔ مفسرین کرام نے ہر نئی تفسیر میں کسی نہ کسی پیش رو کے قدم میں قدم رکھنے کو احسن جانا۔ اگر مجتہدانہ دور میں کسی مفسر سے کوئی فروگزاشت ہوئی تو بعد میں آنے والے مفسرین اس سہو کا ازالہ نہ کر پائے۔ کسی نے بھی تقلید کی روش سے ہٹ کر تحقیق کو اپنا شعار نہ بنایا جبکہ القرآن اوّل تا آخر " تعقّل و تدبّر " پر زور دیتا ہے۔

ﮯ اندھی تقلید کو کفر گردانتا ہے $(\frac{2}{170،171})$

ﮯ اسلاف کی اندھی تقلید پر بھی اس میں حرف رکھا گیا ہے $(\frac{2}{170}، \frac{5}{104}، \frac{31}{21})$

بلکہ القرآن کی تلقین تو یہاں تک ہے کہ:۔

آیات خداوندی پر بھی اندھے بہرے بن کر نہ گرو۔ $(\frac{25}{73})$

اندھی تقلید انسان کو محکوم بناتی ہے۔ محکومانہ زندگی کا پہلا نتیجہ یہ نکلتا ہے، کہ عزم و ہمت جواب دینا شروع کرتے ہیں۔ مقلد، غلامی کے ذلّت آمیز امن پر قناعت کرتا ہے۔

اور طلب و سعی کی مشقتوں کو بار سمجھتا ہے $(\frac{7}{127})$

جو لوگ اپنے عقل و شعور سے کام لینے کی بجائے، بڑے بوڑھوں کی اندھی تقلید کرتے ہیں، اور اس پہ اصرار کرتے ہیں۔ رفتہ رفتہ اُن کی عقل ماری جاتی ہے۔

حق کے قبول کرنے میں بڑے مانع۔ آباء واجداد کی اندھی تقلید، فرضی بزرگیوں اور اور روایتی عقیدتوں کا تقدّس ہیں۔

۱۵؎ اَلقُرآن :- اپنی ترتیب، اپنے نظم اور اپنے حُسن میں "تصریفی" ہے یا "محکماتی"
اس پر کسی اور ترتیب و نظم کی نظر کبھی پُوری نہ اُتر پائیگی۔ اِس کا اپنی۔
" اصطلاحات کی وضاحت " اور
" اظہارِ جامعیّت " کے لئے تصریفی انداز کو اپنانا۔
تذکیر و مُوعظت اور رسُوخِ اقدار کے لئے ہے۔
اَلقُرآن — تکلّم کے پھُولوں کا وہ گلدستہ ہے جس کی تعریف میں رطب اللّسان ہونا — کلام کی نزاکتِ و لطافت و مہک کو میلا کرنا ہے۔
پھُولوں کے گملے کو جہاں بھی رکھ دو؛ وہ، وہیں سج جاتا ہے اور اپنے اِرد گرد کو سجا اور مہکا دیتا ہے۔
کسی نے خُوب کہا ہے کہ :-
" اِک پھُول کا مضمون ہو تو سو رنگ سے باندھوں "
قرآن کے مضامین کو جتنے بھی رنگوں میں باندھنا چاہو گے۔ یہ اُتنے ہی رنگوں میں اپنا کمالِ حُسن دکھلاتا رہے گا۔
" ہم نے " تصریفی انداز " میں، اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں بیان کی ہیں اور انسان ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالُو ہے " (۱۸/۵۱)
" ہم نے " تصریفی انداز " میں، اس قرآن میں لوگوں کے لئے مثالیں بیان کی ہیں لوگوں نے پھر بھی اِبا کیا، اکثر لوگ نہیں ہیں مگر ناشکرے۔ (۱۷/۸۹)
" ہم نے اس قرآن میں " تصریفی انداز " اختیار کیا، تاکہ وہ اِستفادہ کریں۔ (بایں ہمہ) سوائے نفرت کے اِن میں کسی چیز کا اضافہ نہ ہُوا۔ (۱۷/۴۱)

Marfat.com

۱۶؎ اَلقرآن کی زبان میں۔
کامیاب انسان وہ ہے جس کی بھلائیاں، برائیوں سے زیادہ ہوں اور
نامُراد وہ ہے، جس کی برائیوں کے وزن سے، بھلائیاں دب جائیں۔

(۸۷/۱۴ ، ۹۱/۹،۱۰)

کھاؤ، پیو۔ دنیا کی تمام نعمتیں کام میں لاؤ، مگر اسراف نہ کرو۔ (۷/۳۱)
زندگی کے ہر گوشہ میں جنّت اور دوزخ کی سرحدیں ملتی ہیں۔ ایک قدم پیچھے رہ گئے تو جنّت سے دوزخ میں جا گرے۔ بسا اوقات ایک قدم کی تیزی یا کوتاہی، جنّت سے دوزخ میں یا دوزخ سے جنّت میں لیجاتی ہے۔
نیکی کے کام میں جلدی اور بُرے کام میں تاخیر ضروری ہے۔
القرآن، اِس راز کو کھولنے کے لئے نازل ہُوا کہ۔
انسانی کردار اور انسانی تمدُّن، کیسے مفید اور بہتر بنایا جا سکتا ہے؟
یہ، انسان میں آنکھیں کھول کر حقیقت کا سامنا کرنے کا "صَبر و عَزم"، پیدا کرتا ہے۔
یہ، شکیب اور صلوٰۃ سے، اِستعانت کی شمع جلائے رکھنے پر، اُمیّد کا دامن تھامے رکھنے کا اعلان ہے۔
۱۷؎ اَلقرآن کو اگر سراپا
تَعلیم و تَعَلُّم، تَعمِیل و تَعَمُّل اور یَقین و تَیَقُّن کہا جائے تو
یہ کسی طور بھی بے جا نہ ہوگا۔

یہ اپنے رَاجع اور تَابع پر،

ے جہاں ایک طرف آفاق در آفاق کھولتا ہے (۶۴/۱۱)؛

Marfat.com

ء وہیں انسان میں کائناتی قوتوں کو تسخیر کر کے (۲/۲۹، ۳۱/۲۰)
— اِن سے بھرپور طور پر کام لینے کی صلاحیت، استعداد اور
قابلیت پیدا کرتا ہے۔

جس طرح کائنات کو دیکھتے رہیں، تو یہ انسان کو مسحور کرنا شروع کر دیتی ہے۔
اسی طرح، القرآن کے کلام اور اِس کی تعلیمات سے رابطہ،
— انسان کو اِسکے معجزہ ہونے پر صاد کرنے کے لئے مجبور کر دیتا ہے۔

(۲۰/۱۲۳، ۲۹/۵۰-۵۵)

اور انسان پکار اُٹھتا ہے کہ

"یہ کسی انسان کا کلام نہیں"

قرآن میں خدائے "اَلْمُصَوِّرْ" نے الفاظ کے ذریعے ایسی تصاویر کھینچی ہیں کہ
رنگین مُوقلم کیمرے بھی اس طرح کی تصاویر بنانے سے عاجز ہیں۔
یہ تجریدی تصوُّرات کے لئے مثالوں سے ایسی "مرغوب ترغیبات" سامنے
لاتا ہے کہ انسان ظُلمات سے نُور کی طرف بڑھنے کے لئے بیتاب ہو جاتا ہے۔

(۲/۲۵۷، ۶/۱۲۳)

ظُلُمَات سے نُور کی طرف بڑھو!

ظُلمات میں ہیں:۔

(i) معاشی معاملات میں قوانینِ خداوندی کی مُتابعت نہ کرنے والے (۱۸/۳۵، ۱۸/۲۹)

(ii) معاشرتی معاملات میں جادۂ احتیاط سے ہٹنے والے اور اسراف میں لبنے والے

(۴۹/۱۱، ۱۷/۲۹، ۲۵/۶۷)

(iii) سیاسی طور پر قوانینِ خداوندی کے مطابق حکم نہ کرنے والے (۵/۴۴، ۴۵، ۴۷)

(iv) غلط نظریۂ زندگی رکھنے والے (۱۴/۲۷)

(v) آئینِ مکافاتِ عمل کا، زبان، فکر، قلب یا عمل سے انکار کرنے والے (۲/۲۵۴)

(vi) اپنے جذبات کو الٰہ بنانے والے (۳۰/۲۹)؛

(vii) وحی کو افتراء کہنے والے (۷/۲۷، ۲۵/۴)؛

(viii) خُدا کے خلاف اِفتراء کرنے والے (۳/۹۴، ۶/۲۱)؛

(ix) القرآن کو اُسکے مقام پر نہ رکھنے والے (۱۷/۸۲)

(x) دوسروں کی:

(i) جَان، مَال اور آبرُو پر نظر رکھنے والے (۲/۱۵۱، ۴/۳۰، ۴۹/۱۰)

(ii) محنت (دوسروں کی) پر تن آسانی سے زندگی بسر کرنے والے (۱۱/۱۱۶)

(xi) دوسروں کو خُدا کی راہ سے روکنے والے (۱۱/۱۸-۱۹)

(xii) ایمان اور عمل صالح سے دُور رہنے والے (۲۰/۱۱۲)

(xiii) بغیرِ الحق بغاوت کرنے والے (۴۲/۴۲)

(xiv) محض دنیاوی زندگی کے مفاد کو مقصُود سمجھنے والے (۳/۱۱۶)

(xv) مفاداتِ عاجلہ پر لپکنے والے (۱۷/۱۸، ۲/۲۰۰)

(xvi) یتیموں کا مال کھانے والے (۴/۱۰)

(xvii) اپنی امانتوں میں خیانت کرنے والے (۳۳/۷۲)

(xviii) اختلافات پیدا کرنے والے (۲/۲۲۹)

(xix) اپنے مُربّی سے خیانت کرنے والے (۱۲/۲۳)

(xx) کتمانِ شہادت کرنے والے ۲/۱۴۰

(xxi) غلط شہادت دینے والے ۵/۱۰۷

(xxii) ماپ تول درست نہ رکھنے والے ۶/۱۵۲

(xxiii) لغویات میں فرحاں رہنے والے ۲۵/۷۲

خدائے المومن کا مومن

٥٩/٢٢

(قرآن کا تصورِ مسلم ومومن)

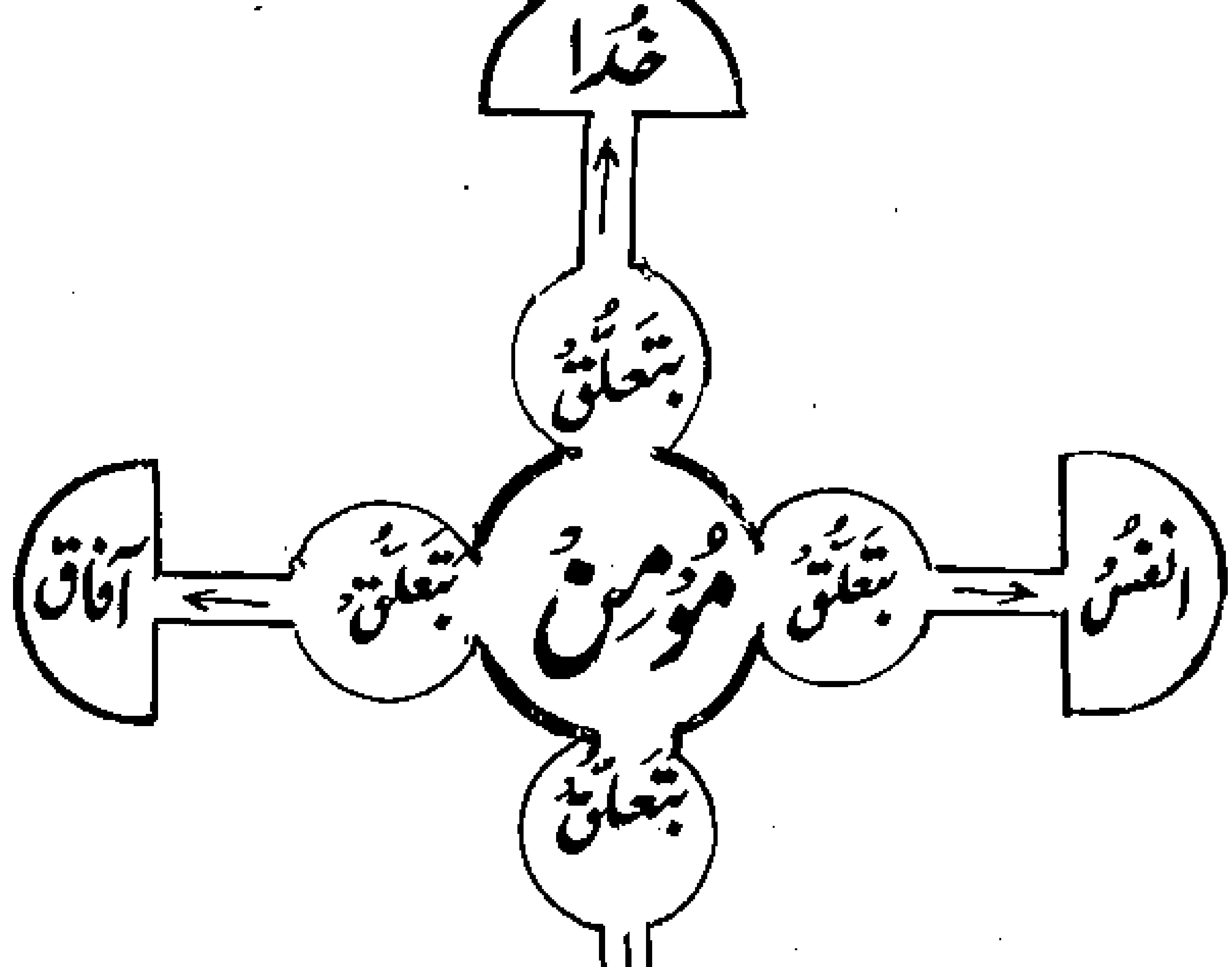

بالربہم

زبان پر ذکرِ ربّ،
پسِ نظر رضائے الٰہیہ،
پیشِ نظر وجہ اللہ،
عمل سراپا جلاء واحیاء
قلب میں چاہِ خدا، ـــ کی شمع روشن کئے۔

بِالْاَنفُس

اپنے اوّل، آخر، ظاہر، باطن پر مُحتَسِب ؛
اپنے اقوال، افعال، احوال، تاثرات پر بیدار ؛
اپنی طرزِ تدارک، اصلاح، حفظ، تعمیر پر مُستَعِد ؛
اپنی جان، مال، آبرو پر مُبصِّر ؛
— رہتے ہوئے، زندہ زندگی گزارتا۔

بِالنَّاس

ترتیب، نظم، تسلسل، حفظ، ضبط کا علم لہراتا ؛
ایمان، عملِ صالح، وصیٰ بالحق اور وصیٰ بالصبر میں خسران سے بچتا ؛
شرِ خلق، غسق، جدل، حسد سے ربِّ فلق کی پناہ میں آتا ؛
لوحِ عصر پر باقیات الصّالحات کے مینار روشن کرتا ؛
— دوسروں سے خیر و احسان کی توقع لئے ؛۔

بِالْآفاق

عالم میں پیدا شکل، صورت، رنگ، بُو، وظائف کو مطابق و زیبا بناتا ؛
اس میں پیدا ہو جانے والی اور کی جانے والی آلودگی، تخریب، فساد اور قباحتوں کو ہٹاتا ؛
اس میں پیدا رزق، جاری عوامل، بہتے افادہ و فیضان میں ناصر و منصور بنتا ؛
اِس کی نیرنگیوں، بُوقلمونیوں، سُروں عطر بیزیوں کے افادی و جمالی پہلو روشن کرتا ؛
— اثبات میں اپنے اندرونی حسن و روشنی کو آشکارا اور بے کنار کئے،
دل میں تسخیر و حُسن نمایاں کرنے کی تمنا لئے،
ہمہ اطراف و جوانب میں بہاراں کئے،

Marfat.com

— خیر کے لئے سُرعت اور شر کے لئے تاخیر کو اپنائے،

— خُوشی، بے خوفی، شُکر، وسعتِ ظرف وقلب اور شگفتہ خاطری میں

— جیئے جا رہا ہے۔

وہ حسرتیں تخلیق نہیں کرتا، حسرتوں کا شکار نہیں ہوتا؛

وسوسے پیدا نہیں کرتا، وسوسوں کی زد میں نہیں آتا؛

مایوسیاں نہیں پھیلاتا، کسی حال میں بھی اُمید کا دامن اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔

مُحسن بن کر رہنا اُسکی پسند اور بارِ خاطر ہو کر جینا اُسکی ناپسند ہے۔

دوسروں کے مقاصد میں تاحدِ استطاعت مددگار بنتا ہے۔

زندگی کے رختِ سفر میں باوقار رہتے ہوئے، اپنے خدا سے وقار کا طالب رہتا ہے۔

اپنا قول و عہد نبھانا اُس کی وفاء ہے؛

فرق و اختلاف اُبھارنا اُس کی جفاء ہے؛

سب پر جھکنا اُس کی اداء ہے؛

راضی ہے تو راضی، خفاء ہے تو خفاء ہے؛

ذُو معنی سُخن اُسکے لئے ناروا ہے۔

جو کہتا ہے، وہ کرتا ہے؛ جو کرتا نہیں، وہ کہتا نہیں۔

وہ حُرمات اللہ اور شعائر اللہ کی تعظیم کرتا ہے۔

ناقابلِ قبول سے انکار، قابلِ قبول کو تسلیم کرتا ہے۔

یہی اُسکا تعلّم و تعمّل ہے اور اُسی کی ہی وہ تعلیم کرتا ہے۔

وہ ہر ایسے قدم پر اُقدام کرنے سے باز رہتا ہے جس میں ذرا بھی۔
"عزتِ نفس اور غیرتِ طبع" — مجروح ہونے کا
اَندیشہ ہو۔
وہ ہر " دُشمن نظر" کا دُشمن ہے، اور ہر دوستِ نظر کا دوست ہے؛
— صحتِ فہم میں مُشترَک اور کج فہمی میں مُختلِف
رہتے ہوئے۔
ہر خُوش خُلقی اور نیک اَخلاقی پر وہ فداء ہے۔
وہ احتیاط و حُسنِ عَمَل میں مُعاوَن اور اِثم و عُدوان میں مُخالِف ہے۔
ہر خلوص اور ہر اِیثار پر اُسکی طرف سے 'مَرحَبا!' ہے۔
وہ ہر جذبِ صادق کے لئے مُصَدِق اور ہر اهوئی کے لئے مُکَذِب ہے۔

بغیرِ تحقیق کسی بات پر اِعتبار نہیں کرتا؛
ہر سُنی سُنائی، ہر کہی کہائی اور ہر نقل درنقل میں جھانکتا ہے۔
ے حالتِ حفظ و یقین میں رہنا۔ غیر یقینی، مشکوک اور مُشتبہ سے گُریز کرنا،
— اُسکا اِیمان ہے۔
ے آلُودگی پھیلانا، تعَصُّب کرنا، اِترا کر چلنا، رقیب بنانا، نسل و نسب پر فخر کرنا
— ہر کریہہ، ہر قبیح، ہر شنیع،
— اُسکا نفرُان ہے۔

Marfat.com

مومن ۔ "اَنعَمتَ عَلیھِم" کی راہ پر گامزن ہوتے ہیں، نہ کہ ۔

— مَغضُوب علیھِم اور ضَآلِّیْنْ کی راہ پر

اَنعَمتَ عَلیھِم کی راہ

۱۔ اِلٰھہ اَحَدٌ اور اِلٰھہ وَاحِدٌ ماننے والوں کی راہ (۱۱۲/۱، ۱۲/۳۹)

۲۔ صِراطِ مُستَقِیْم پر چلنے والوں کی راہ (۶/۱۵۱-۱۵۲)

۳۔ عِبادُ الرَّحمٰنْ کی راہ (۲۵/۷۲-۷۴، ۶۸-۶۳)

۴۔ اَبرَار کی راہ (۲/۱۷۷)

۵۔ بِالطَّاغُوت کُفر اور بِاللہِ ایمان والوں کی راہ (۲/۲۵۶، ۱۶۵)

۶۔ نعرہِ لَاتَخَفْ بلند کرنے والوں کی راہ (۱۰/۶۲)

۷۔ غَالِب رہنے والوں اور وَجْہِ اللہ تلاش کرنے والوں کی راہ (۲/۲۷۲، ۹۲/۲۰-۱۸)

۸۔ اَنبیاء، صَدِّیقین، صَالحین اور شُہداء کی راہ (۴/۶۹)

Marfat.com

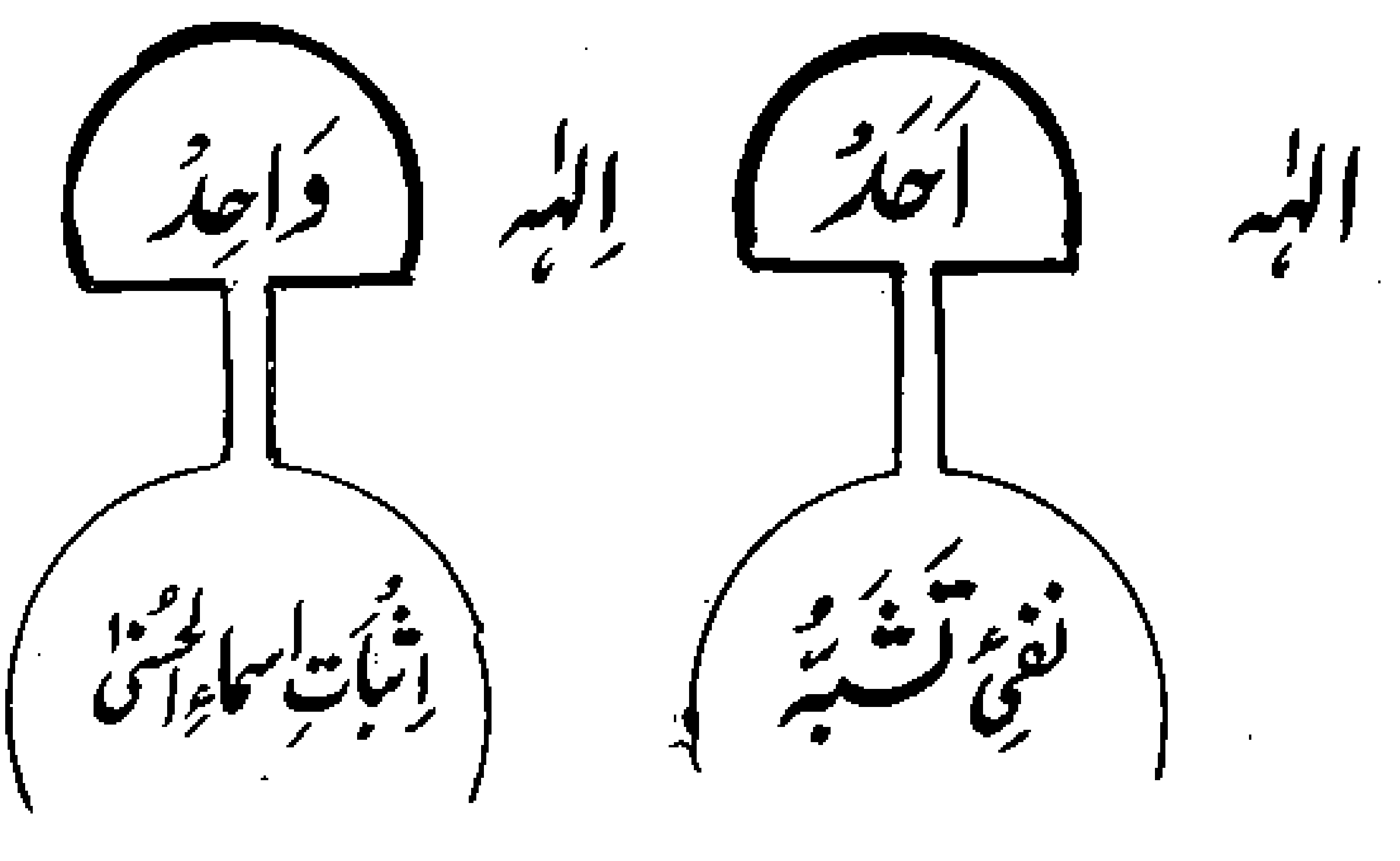

{۴۲/۱۱، ۱۶/۲۴، ۲۰/۸، ۵۹/۲۴}

اَحَد :۔ جس کی **ذات** میں کوئی شریک نہ ہو۔

واحِد :۔ جس کی **صفات** میں کوئی شریک نہ ہو۔

اَلقُرآن کے خدائے **اَلاَحَدُ** و **الوَاحِدُ** نے اپنی احدیّت و واحدیّت تسلیم کرانے کے لئے جو انداز اختیار کیا ہے، اسے "**ذِکرِی**" یا "**اِعتِرافی** اور **اِقراری**" انداز کہہ سکتے ہیں۔

ذِکرِی: (ناصحانہ)، **اِعتِرافی** :۔ (لغزش کرنے والے کی زبان سے وہ حقیقت اگلوانا جس کا اِعتِراف مطلوب ہے)، **اِقراری** : (اپنے مُقتدرِ اعلیٰ ہونے کا اظہار کرنا اور دُونَ اللہ کا عجز سامنے لانا۔)

ذِکر کے لئے :۔

"**اِعتِرافی** اور **اِقراری**" ہونے کے انداز **بہترین** اور **مُؤثر ترین** ہونے کی حقیقت

— ایک دن مجھ پر اُسوقت کھُلی، جب ایک موسمِ گرما میں گرمی کی شدّت کے ایک دن، ایک دُکان میں بیٹھا۔ — ایک ٹھنڈے مشرُوب سے، اپنے جسم و جان کو مرطوب کر رہا تھا۔

ہُوا یُوں، کہ :۔

موسمِ گرما کی کیفیتی شدّت میں، ایک دن، ٹھنڈے مشرُوب کا گلاس ہاتھ میں تھامے

Marfat.com

گھونٹ گھونٹ کر کے شربت حلق سے نیچے اُتار رہا تھا، کہ ایک دس گیارہ سال کا بچہ، سیاہ قمیض اور سیاہ شلوار پہنے، پسینے میں شرابور، دُکان میں داخل ہوا۔

دل نے چاہا کہ اسے یہ بات کہوں کہ :۔

"بیٹا! موسمِ گرما میں سیاہ کپڑے پہنا، انسان کو بُرا اور بے حال کر دیتا ہے۔"

ذہن چند لمحوں کے لئے اس بات کا فیصلہ کرنے میں اُلجھا کہ کس انداز سے کہا جائے کہ بچّہ آئندہ گرمیوں کے دنوں میں سیاہ لباس پہننے سے گریزاں رہے۔ اور یہ خود اقرار کر لے کہ گرمیوں کے دنوں میں سیاہ لباس پہن کر اُس نے غلطی کی ہے۔

چنانچہ طبیعت اس بات پر اٹکی کہ نصیحت کے الفاظ اس کی اپنی زبان سے اُگلوائے جائیں۔ بچوّں کے بارے میں یہ ایک نفسیاتی حقیقت ہے کہ جس بات یا کام سے انہیں روکو، وہی بات یا وہی کام یہ ضرور کریں گے۔

اِس حقیقت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے میں نے بچّے سے پوچھا۔

کیوں، بیٹا! تجھے سیاہ کپڑے میں گرمی زیادہ محسوس نہیں ہوتی؟

بچّہ :۔ "ہوتی ہے"

تو پھر، کیا یہ صحیح نہیں ہوگا، کہ اگر سیاہ کپڑوں کی بجائے سفید کپڑے پہنے جائیں، تو گرمی کم لگے گی؟

بچّہ : "میں تو یہ کپڑے نہیں پہن رہا تھا۔ امّی نے زبردستی سیاہ کپڑے یہ کہہ کر پہنا دیے کہ آج یہی کپڑے دُھلے ہیں۔ دوسرا کوئی لباس اِس وقت دُھلا ہوا نہیں"

اس بات سے واضح تھا کہ بچّے نے اس بات کا احساس کر لیا ہے جس کا احساس دلانا مجھے مطلوب تھا۔

Marfat.com

بچے پر اس انداز کے تاثر نے مجھ سے یہ بات تسلیم کروالی کہ نصیحت کرنے کا بہترین انداز
— "اِعترافی یا اِقراری انداز" ہے۔
اَلقرآن کے اَوامر و نَواہی (اَحکامات و مُمانِعات)۔ حکم نہیں بلکہ اَذکار (نصائح) ہیں
دینِ اسلام کی بنیاد "تحکّم" پر نہیں۔

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْن (۲/۲۵۶)

دین میں اِکراہ نہیں۔
اَلقرآن وَجُودِ باری تعالےٰ اور خدا کی اَحدیّت و وَاحِدیّت کے استدلال کے لئے
اعترافی اور اقراری انداز اپناتا ہے۔

اعترافی

ــ کون ہے جو آسمان اور زمین سے تمہیں رزق بخش رہا ہے۔
ــ کون ہے جو بے جان سے جاندار کو اور جاندار سے بے جان کو نکالتا ہے؟
ــ کون ہے جو یہ کارخانۂ خلقت اِس نظم و نگرانی سے چلا رہا ہے؟ (۱۰/۳۱،۳۲)
ــ کون ہے جس نے زمین کو قرار بخشا، اِسکے درمیان نہریں جاری کیں، اس کے پہاڑ بلند کر دیئے، دو دریاؤں میں دیوار حائل کر دی؟
ــ کون ہے جو صحراؤں اور سمندروں کی ظُلمات میں تمہاری رہنمائی کرتا ہے؟ (۲۷/۶۰-۶۴)

اقراری:

ــ یہ اللہ ہی کی کارفرمائی ہے کہ پہلے ہوائیں چلتی ہیں۔ پھر ہوائیں بادلوں

Marfat.com

کو چھیڑ کر حرکت میں لاتی ہیں پھر جس طرح چاہتا ہے اُنہیں فضا میں پھیلا دیتا ہے اور اُنہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ بادلوں میں سے مینہ نکل رہا ہے۔ (۳۰/۴۸)

ے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا پھر زمین میں اُس کے چشمے رواں ہو گئے پھر اسی پانی سے رنگ برنگ کھیتیاں لہلہا اُٹھیں (۳۹/۲۲)

یہ "قُلْ قرآنی"، کیا ہیں؟ — "اقرار"

ے کہہ اُٹھ! اللہ اَحَد ہے، اللہ صَمَد ہے، اور نہ وہ کسی کا باپ اور نہ کسی کا بیٹا اور نہ کوئی اُسکے ہمسر (۱۱۲/۱-۴)

ے کہہ اُٹھ! اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن، جس نام سے بھی پکارو گے، سب اَسمَاءُ الحُسنیٰ اُسی کے لئے ہیں (۱۷/۱۱۰)

ے کہہ اُٹھ! تمام حمد اُسی کے لئے ہے جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ اُس کا کوئی سلطنت میں شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اُسکا کوئی ولی ہے (۱۷/۱۱۱)

اسلام میں:-

تصوّرِ اِلٰہ، ایمان بالآخرت ایمان بالملائکہ ایمان بالکتب ایمان بالانبیاء، بعث بعدَ الموت اور لقاءِ رَبّ کی حیثیت محض — **"نظری"** نہیں (جو حیثیت آج اسلام کے نام لیوا — **نام کے مُسلم** — کہلانے والوں نے **"ایمان"** کو دے رکھی ہے) بلکہ اِس تصوّر اور ایمان کی حیثیت — عملی، دعوتی، رُشدی، خبری اور ذکری ہے

راہِ اِرشاد اَنبیاء کی راہ ہے۔ (۲۱/۵۱ - اَلقرآن)

"اَنبیاءؑ و رُسُلؑ" ۔۔ دینِ اسلام کے مُبلّغ بن کر آئے۔ اُنہوں نے ثبات و اِستقامت کا پیکر بن کر ثبات و اِستقامت اور "تسلیم" کا سبق دیا۔

قرآنِ کریم میں خُدا کا ایک نام "اَلسَّلَام" بھی ہے۔ (۵۹/۲۳)

انسان کو اسلم رہتے ہُوئے سلامتی کی راہ اختیار کرنا ہے۔ (۲/۱۱۲)

اسلام کے علاوہ کوئی دُوسرا دین کسی سے قبُول نہیں۔ (۳/۸۴)

انسان اپنی "ترجیحات" میں انتخاب کے لئے آزاد ہے۔ اسے۔۔

حَلال و حَرام، ہِدَایت و ضَلَالَت، حَسَنات و سَیّئات، طَیّب و خَبِیث میں سے کسی "ایک" کو منتخب کرنا ہے۔

- دو نہایتوں میں سے کسی "ایک" کو اپنانا ہوتا ہے جبکہ
- دو ترادِفوں میں سے بقدر استطاعت کوئی "درجہ" قبول کرتے ہیں۔
- مُثبت و مَنفی سابِقوں اور لاحِقوں میں "تمیز کرنا ہوتی ہے۔
- فاصلوں کو بر حیثیت، اپنی "صَلاحیّت"، استعداد، "قابلیت" سمیٹنا جاتا ہے
- محنتوں میں بقدر ہمت "مشقّت" گھٹانا ہوتی ہے۔
- موافقتوں، مخالفتوں اور جانبداریوں میں "اَلھُدٰی" پہ نظر رہتی ہے

انسان کو بقاءِ انفع کے اُصول کے تحت انتخاب کرنے، اور کسی چیز کو ترجیحی بنیادوں پر قبُول یا رَدّ کر لے کا ۔۔۔ اختیار حاصل ہے۔

انسان کو حیوانوں کی طرح **آزاد روی** (آزادی) کے لئے پیدا نہیں کیا گیا۔
انسان کو رسولوں کے ذریعے پہنچائے گئے **الذکر** (القرآن) کو بنیاد بنا کر،
— اپنے **بنیادی حقوق** کا تعین کرنا ہے اور پیکرِ تسلیم ہو کر زندہ رہنا ہے۔
اسی میں اسکی بھلائی اور اسی میں اسکی فلاح ہے۔
یہ آزادیٔ تحریر، آزادیٔ تقریر، آزادیٔ نسواں کیا ہے؟ — اسی نے اخلاق کی دھجیاں اڑائیں؛
یہ موجودہ دور کے **فتنے، فساد** اور ہنگامے کیا ہیں؟ — اسی آزادی کی **نعمت** کے پروردہ ہیں؛
ہم اس "**کلاشنکوفی کلچر**" تک کیسے پہنچے؟ — اسی آزادی کا عطا کیا ہوا انعام ہے

اسلام میں **آزاد روی**" — سرے سے ہی ناپسند ہے۔
انسان **تقویٰ** اور **ایمان** کی راہوں کا راہی ہے۔
کسی کو اپنی گفتار، اپنے کردار، اپنی رفتار، اپنی تقریر، اپنی تحریر کی آزادی نہیں۔
اپنے قول و فعل میں **آزاد** — کوئی ہو ہی نہیں سکتا؛
اپنی مشابہتوں میں **حیوان** بن کر — کوئی **باوقار** ہو کر زندہ رہ ہی نہیں سکتا،
— چہ جائیکہ:- آزادی اور مشابہتیں اختیار کرنے میں اسے **وقار، عزت اور شرف**" حاصل ہو۔
انسان کو مسلم بن کر رہنا ہے اور اسلام کو **بطورِ دین** اختیار کرنا ہے۔
اس سے آزاد روی کا کوئی طریق، اور
مشابہتوں کا کوئی انداز — اسکے خدا کو پسند نہیں۔

Marfat.com

اسلام کی حالت کے علاوہ، اور کسی حال پر مرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔
انسان کو "حنیف مُسلم" ہو کر جینا ہے، (۳/۶۴)؛ اور
ایک "مُسلِم" کی موت مرنا ہے۔ (۳/۱۰۱)

یہ دُنیا آزادوں کی دُنیا نہیں۔ — بیکرانِ خُوگرِ تسلیم کی دُنیا ہے؛
(بلکہ کہنے والے تو یہاں تک کہتے ہیں:-

"ہر کہ کُشتہ نشُد از قبیلۂ مانیست")

یہ مُشابہتوں میں زندہ رہنے والوں کی دنیا نہیں — خیراورغفر میں سبقت لیجانے والوں کی دُنیا ہے؛
لغزشوں سے بار بار مُتنبّہ ہو کر پھر لغزشوں میں بار بار لوٹنے والوں کی دُنیا نہیں،
— ثبات و استقامت پر قائم رہ کر، آگے بڑھتے چلے جانے والوں کی دُنیا ہے۔
مومن اور منافق کے درمیان حدِ فاصل ایک دیوار ہے جس میں صرف ایک دروازہ ہے۔
اس دیوار کے ایک طرف رحمت ہے اور دوسری طرف عذاب (۵۷/۱۳)

- آپ اپنے **اقوال میں۔ آزاد** نہیں؛ - آپ نہیں کہہ سکتے:-
  - اللہ دو ہیں یا تین ہیں؛
  - زندگی صرف دُنیا کی زندگی ہے؛
  - خُدا صاحبِ اولاد ہے؛
  - موت کے بعد دوبارہ جی اُٹھنا نہیں؛

Marfat.com

- قرآن "اساطیر الاوّلین" ہے۔ (۶/۲۵، ۸/۲۱، ۱۶/۲۴، ۲۵/۵)
- آپ اپنے **افعال میں۔ آزاد، نہیں**؛۔ آپ:۔
  - موت کو اپنے اُوپر سے ٹال نہیں سکتے؛
  - خُدا کی اِس دنیا سے باہر نہیں نکل سکتے؛
  - استطاعت کی حُدود نہیں پھلانگ سکتے؛
  - سُوئی کے ناکے میں سے اُونٹ نہیں گزار سکتے؛
  - **"احتیاجات وضُروریات"** سے باہر نہیں نکل سکتے۔
- آپ اپنے **احوال میں۔ آزاد، نہیں**؛ آپ:۔
  - اپنی فطرت کو بدلنے پر قادر نہیں؛
  - اپنی شکل، صُورت اور ساخت تبدیل نہیں کر سکتے؛
  - اپنی زندگی کا ہر لمحہ یکساں نہیں بنا سکتے؛
  - سب کو ایک ہی حال پر نہیں لا سکتے؛
  - بچّے کے سَر پر "بُوڑھا سَر" نہیں رکھ سکتے۔
- آپ اپنے **تاثرات میں۔ آزاد؛ نہیں**:۔
  - ہر انسان، اپنے تاثّر میں محدُود ہے؛
  - ہر شئے، اپنے تاثّر میں محدُود ہے؛
  - سُورج، روشنی دینے، حرارت پہنچانے، فصلیں پکانے پر مجبُور ہے؛
  - پانی، بہہ نکلنے، سطح ہموار رکھنے، سیراب کرنے اور مرطوب رکھنے پر پابند ہے؛
  - ہوا، خلاء کی طرف چلنے، پانی کو بُخارات بنا کر اُڑا لیجانے کے لئے مُقیّد ہے؛

Marfat.com

آپ آزاد نہیں — **مختار** ہیں اور اِس اختیار کے لئے۔

اپنے ہر قول، ہر فعل، ہر حال، ہر عمل، ہر تأثر پر "جوابدہ" ہیں۔

قرآنی تعلیمات کی بُنیاد خُدا کی وحدت پر ہے یعنی۔

کائنات میں صرف ایک قوّت ہے جو "**مُقتدرِ اعلیٰ**" ہے۔ اُسکے علاوہ، یہاں کسی اور کا حُکم نہیں چلتا۔

لَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا ۝ (۱۸/۲۶)

وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

مُومن وہ ہے جو۔

لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝ (۱۸/۱۱۰)

اپنے رَبّ کی عبادت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

تمہارا الٰہ **ایک** ہے اُسکے سواء کوئی اور الٰہ نہیں۔ (۴۰/۱۶)

خُدا کی عبادت میں کسی **اَور** کو شریک نہ کرو (۱۸/۱۱۰، ۳۸)

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (۲/۱۶۳، ۱۶/۲۲، ۲۰/۹۸)

تُمہارا اِلٰہ واحِد الٰہ ہے۔

اپنی اھویٰ (خواہشاتِ نفسانی) کو اپنا الٰہ (محورِ فکر و نظر) نہ بناؤ (۲۵/۴۳، ۴۵/۲۳)

خُدا تمام نوعِ انسان کا الٰہ ہے۔ (۱۱۴/۳)

مَومنؔ، توحید پرست ہوتے ہیں (۲۵/۶۸، ۵۱/۵۱)

کائناتی قُوّتوں کا قانون کی زنجیروں میں جکڑا ہُوا ہونا اور صاحبانِ علم کا اپنی تعلیم اور اپنے تعقّل میں توازن قائم رکھنا — اِس حقیقت پر شہادت ہیں کہ۔

Marfat.com

خدا کے سواء کوئی اِلٰہ نہیں۔ (۳/۶۱ ، ۱۳/۱۷ ، ۳۷/۱-۴)

کائنات میں جاری بداء و اِعادہ کا نظام اِس حقیقت پر شاہد ہے کہ۔

خدا کے سواء کوئی الٰہ نہیں (۱۳/۱۵ ، ۲۷/۶۰-۶۵ ، ۲۸/۷۰-۷۲)

ہر رسول کی یہی دعوت تھی۔ (۲/۱۳۳ ، ۱۶/۲ ، ۲۱/۲۵)

یہودی، عزیر کو ابن اللہ مانتے ہیں، یہ شرک ہے (۹/۳۰،۳۱)

مجوس کا عقیدہ ثنویت، شرک ہے۔ (۱۶/۵۱)

نصاریٰ کا عقیدہ اِبنیت اور عقیدۂ تثلیث شرک ہے۔ (۴/۱۷۱ ، ۵/۷۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۔ توحید کی تعلیم دیتے تھے۔ (۵/۷۲ ، ۲۳/۹۱)

"سب حکموں میں اوّل کونسا ہے؟" یسوع نے جواب دیا کہ اوّل یہ ہے، اے اسرائیل سُن! خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے ۔

(مرقس ۱۲: ۲۹، ۳۰)

رسول اللہ کا بنیادی پیغام توحید تھا۔ (۶/۹۱ ، ۲۱/۱۰۸)

ارض میں بھی وہی الٰہ ہے اور سماء میں بھی (۴۳/۸۴)

کوئی کائناتی قوت الٰہ ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ (۲۱/۹۱)

توحید سے انسان کے دل میں کسی کا خوف نہیں رہتا۔

خوف، شرک سے پیدا ہوتا ہے۔ (۳/۱۵۰)؛ شرک ۔ اندھی تقلید اور توہم پرستی کی پیداوار ہے۔ (۲۲/۱۱۷ ، ۲۷/۶۴)

Marfat.com

آج کے پیرانِ طریقت کی "توحید" پر تابع مہمل کلامی ہے۔

معیارِ فکر و نظر کا اختلاف، مجھے اپنی دُنیا کی تنہائیوں میں لے گیا۔

تنہا رہنا، تنہا رہنے والوں سے محبّت کرنا ــــ میرا **مشغلہ** بن گیا۔ گاؤں کے قبرستان میں ایک "**درویش**" رہتے تھے، میری اکثر شامیں اور فرصت کے لمحات، زیادہ تر اُن ہی کی صحبت میں گزرتے تھے۔ ایک دن، قبرستان کے قریب واقع میدان میں، کتاب پر نظریں جمائے چہل قدمی کر رہا تھا کہ اُنہیں اپنے ڈیرے سے چل کر اپنی طرف آتے دیکھا۔ ٹھہر گیا، وہ پاس پہنچ کر کہنے لگے کہ آج شام کو، بعداز مغرب تمہیں ڈیرے پر ضرور پہنچنا ہے۔ وجہ پوچھنے پر کہا کہ آج مغرب کے بعد، تین پیرانِ طریقت کی ڈیرے پر آمد ہے، کچھ وقت کے لئے مِل بیٹھیں گے تو خوب گزرے گی۔

گرمیوں کا موسم تھا۔ گلے میں بنیان، کمر میں تہ بند اور سر پر کھدّر کے کپڑے کا دو گز ٹکڑا لپیٹے، ایک پین بنیان میں اٹکائے، مغرب کے بعد، جب وہاں پہنچا ــــ تو کیا دیکھتا ہوں کہ چار چارپائیاں بچھی ہیں، جن میں سے تین پر تین بزرگ قسم کی شخصیتیں، فی پیر فی چارپائی، کے حساب سے براجمان ہیں اور چارپائیوں کے اِردگرد پچاس کے لگ بھگ عقیدتمند تزکیہ خواہ۔ مریدان بھی صفوں پر دھرنا مارے بیٹھے ہیں اور چوتھی چارپائی پر درویش ــــ کِھلے کِھلے چہرے کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کر رہے ہیں۔ مجھے آتا دیکھ کر، اُٹھ کر گلے ملے اور بزرگوں سے میرا التعارف" اپنے **ایک دوست** کی حیثیت"، سے کروایا۔ مجھے اپنے پاس ہی چارپائی پہ جگہ دی۔

بیٹھ گئے، تو ایک بزرگ شخصیت نے اپنا تکیہ کلام یہ کہہ کر شروع کیا کہ۔

" ــــ تو میں کہہ رہا تھا کہ۔ سورج ایک **نقطہ** ہے "

Marfat.com

چاند ایک نُقطہ ہے،
زمین ایک نقطہ ہے،
کائنات کی حقیقت ایک نُقطہ ہے!

— مجھے یہ کہنے میں بھی باک نہیں کہ "خدا بھی ایک نقطہ ہے۔"
طبیعت کا کیا کرنا! — بعض اوقات مچل جاتی ہے، سو مچل گئی۔
دل میں ایک خیال کوند گیا۔

پین نکالا، اِس کا ہیڈ اُتار کر پیچھے لگایا۔ دو اُنگلیوں اور انگوٹھے کی پکڑ میں پین کو نمایاں کرتے ہُوئے، پیروں کے مریدوں نے مجھے شیخ صاحب سے یہ کہتے ہُوئے سُنا۔

شیخ صاحب! — ذرا ادھر توجّہ،

"نُقطہ"۔ اپنے وجُود میں آنے سے پہلے، نوکِ قلم، گرفتِ دست، اور حرکتِ بازو کا مرہُونِ منّت ہے — پھر نقطے کو قرار پکڑنے کے لئے بھی کسی مقام کی تلاش ہے۔

یہ اپنی نمود میں ایک محدُود احاطہ میں ہے۔ اگر یہ خُدا ہے تو
— میرا خیال ہے کہ اس سے زیادہ محتاج اور کوئی نہ ہو گا۔

وہ اَلغنی، اَلمُحیط (۸۵/۲۰) ہے۔ نہ کسی کا محتاج ہے، نہ اُسے کسی کا ادراک احاطہ کر سکتا ہے۔ (۶/۱۰۱-۱۰۴، ۴۱/۵۴)

اب کیا تھا! — شیخ صاحب چُپ ہیں، بُلانے پر بھی نہیں بول رہے۔
تزکیہ خواہ مریدان مُصر ہیں کہ۔

پیر صاحب! — جواب دیجئے۔

Marfat.com

جب پیر صاحب سے کوئی جواب بن نہ پڑا۔ تو میں نے درویش اور شیخ صاحب کو سلام کیا اور لوٹ آیا۔

یہ ہیں ہمارے — **شیخانِ پیرانِ طریقت** :۔ جو" اِلٰہِ وَاحِد" کی تعلیم دیتے ہیں؛

یہ ہیں ہمارے — **تزکیہ خواہانِ مُریدانِ عقیدت** :۔ جو اپنے باطن کا تزکیہ چاہتے ہیں۔

صراطِ مُستَقیم

" صراطِ مُستَقیم" اُن لوگوں کی راہ نہیں، جو کہتے ہیں کہ۔

اسلام کیا ہے؟ ۔ دین؛

دین کیا ہے؟۔ ایمان؛

ایمان کیا ہے؟۔ مذہب؛

مذہب کیا ہے؟ — اسلام۔

— اور پھر اسی دَور میں دَوراں رہتے ہوئے — زندگی کو۔

" کُولہو کے بیل کی زندگی"— بنائے بیٹھے ہیں۔

راستے :۔ دَوری بھی ہیں اور مُوڑدار و پیچیدار بھی؛

کج بھی ہیں اور مُنحنی بھی؛

شَوریدَہ بھی ہیں اور آشُفتَہ بھی؛

مُثبت بھی ہیں اور مَنفی بھی؛

محفوظ بھی ہیں اور ہموار بھی؛

Marfat.com

عُلوی بھی اور سِفلی بھی،

پھَٹتے بھی اور ثُلث طرف میں بٹتے بھی؛

یقینی بھی اور مستقیم بھی؛

اِن میں سے کِس راہ کو اختیار کرنا ہے؟ ۔ کِس کو ترجیحی بنیادوں پر لینا ہے؛

۔ یہ آپ کے اپنے اختیار و انتخاب میں ہے۔

ہ" صراطِ مُستَقیم"۔ دو مقامات کے درمیان کم سے کم فاصلہ۔

مطلب:۔ عُلوٗ میں اُٹھو، ۔ تو عَمُوداً، اُٹھتے جاؤ؛

اُفُق میں چلو، ۔ تو اِثبات میں بڑھتے جاؤ۔

خُدا، صراطِ مُستَقیم پر ہے۔ (۱۱/۵۶)

انبیاء، صراطِ مُستَقیم پر تھے۔ (۶/۸۸)

مومن، صراطِ مُستَقیم کی تمنّا کرتے ہیں۔ (۱/۵)

راہ " بِالاُفُقِ الاَعلیٰ، بِالاُفُقِ المُبِین"۔ مثبت افقی و عُلوی؛ (۵۳/۷، ۸۱/۲۳)

— وسعتوں اور بُعدوں کو اُٹھتی اور اُبھرتی؛

— سمت و جوانب میں پھیلتی (۴۱/۵۳)

— اختلافات مٹانے والی (۲/۲۱۳)

— تاریکیوں سے روشنی میں لانے والی (۵/۱۵،۱۶)،

— تخریب و باطل پہ ضربِ کاری (۲۱/۸)

زندگی کی غایت ۔ تشبیہ سے تنزیہہ کی طرف بڑھنا ہے۔

Marfat.com

ہے "صراطِ مُستقیم"۔ اُن لوگوں کی راہ، جو "باہمہ شو و بے ہمہ رَو" کی
واثق گرفت پر قائم ہیں۔

اِس راہ میں فجائیّت ہے۔ طاقت، قُدرت، تسلّط، غلبہ اور تسخیر ہے۔
نیچ سے چلے، نیچ پر پہنچے؛ نیچ سے چلے، نیچ پر پہنچے۔ کا مُقدّر تو۔
—— فلق، تغیّر، بدل، اِعادہ اور نسخ ہے۔

دَور پر انتقال، اعادہ، افالت اور نسخ کا قبضہ ہے۔
دَور، ناتوانی سے توانی اور توانی سے ناتوانی میں آنا ہے۔

انسان اِس کائنات میں اکثر مخلوقات سے افضل ہے۔ ($\frac{17}{7}$)
اسلیئے کہ۔ یہ دَور سے نکل کر مُستقیم اور مُثبت اُفقی و عُلوی راہوں کا راہی ہو سکتا ہے۔
زندہ مقاصد کے لیے — "زندہ اُصولِ عمل" — متعیّن کرنے میں زندگی
ہے۔ ($\frac{13}{11}$، $\frac{8}{54}$)

اگر — "ہر شخص۔ اپنے۔ لیے" — کے نظریہ کو زندگی میں اُصولِ عمل بنایا جائے۔
تو واجب و ناواجب میں تمیز کیئے بغیر۔
مال جمع کرنے اور
اپنے لیے زیادہ سے زیادہ آسانیاں اور راحتیں
مہیّا کرنے کے لیے۔ مُسابقت کی دوڑ شروع ہو جاتی
ہے۔ جس میں زندگی کا اُصول "جس کی لاٹھی اُسکی
بھینس" ٹھہرتا ہے۔

اِس نظریہ میں انسان اور حیوان میں تمیز باقی نہیں رہتی۔

Marfat.com

فطرت کی پکار — " بقاءِ انفع (نفع بخش ہو کر جینا) - ہے۔ (۱۳/۱۷)

انسان، اپنے نائبِ الٰہی ہونے کی حیثیت منوانے کے لئے،

اُچھل اور اُبل جانیکی صلاحیتوں، استعدادوں اور قابلیتوں کے پیمانوں میں،

کسے جادہ کے ساتھ — ایک ایسا " تخلّق، تحقّق اور تحکّم" ہے جس کے

سامنے جدّوجہد کے لئے " لا اِنتہاء کشادہ میدانِ عمل" ہے - جو اپنی لاتناہی،

طرف وظرف، بُعد و نہایت اور مُوافق و مُخالِف حالات میں زبانِ حال سے پکار رہا ہے

دعوت دے رہا ہے کہ :-

اے نائبِ الٰہی !

اَقطارِ السّمٰوات سے بھی آگے نکل جانیوالے !

اے طائرِ لاہوتی ! (سب بلندیوں کو پستیوں میں بدلنے کی صلاحیتوں سے مُسلّح)

اے اَحسنِ تقویم میں مُجسّم شاہکار !

" آپ " — اپنی وہبی و کسبی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر،

— اپنے نائبِ الٰہی ہونے کا لوہا منوا کے دکھلا !

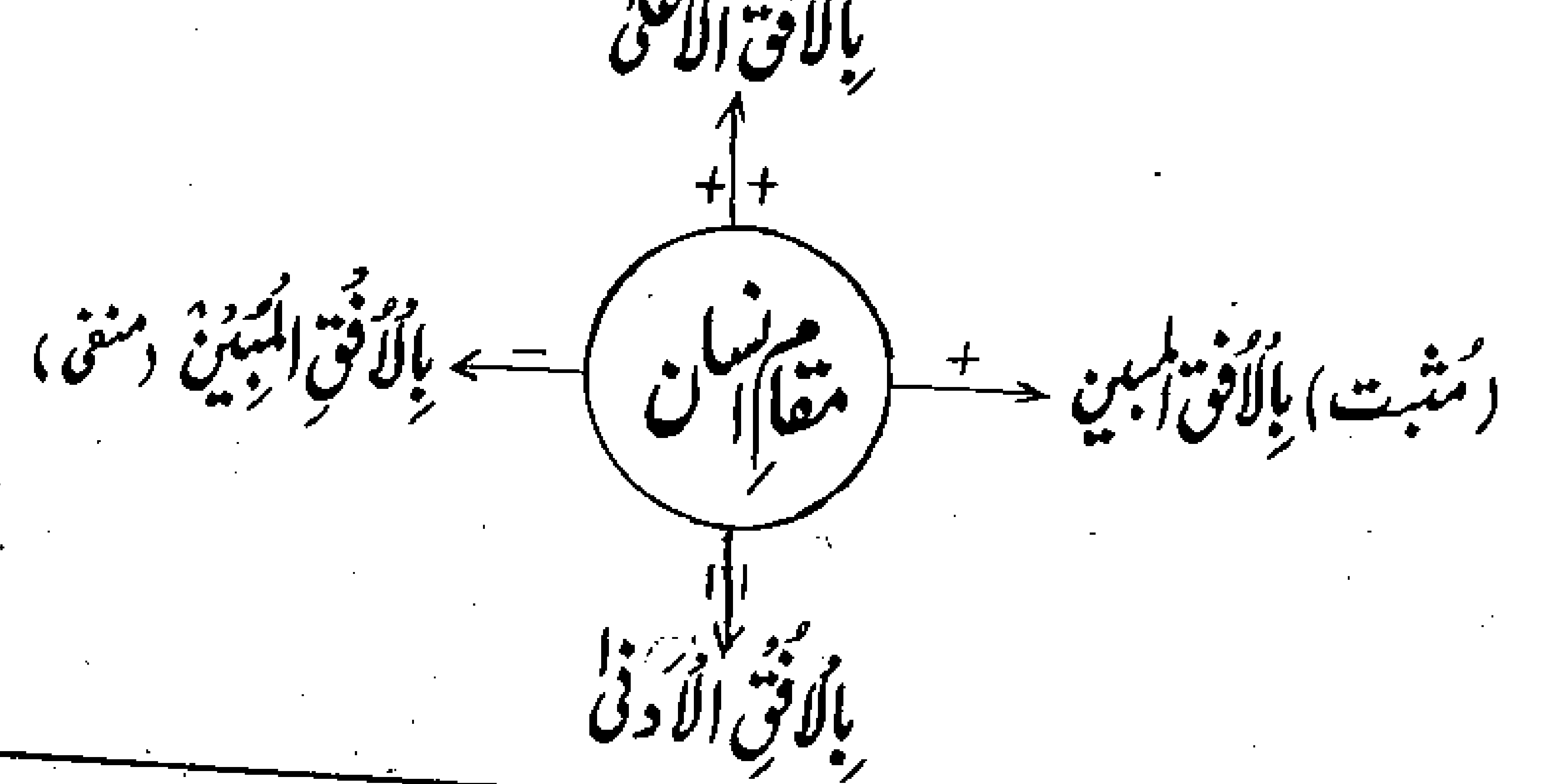

Marfat.com

ے صراطِ مُستقیم ۔ مُثبت اُفق و عُمود میں بڑھنا اور اُٹھنا ہے۔
۔ نہ کہ منفی اُفقِ ادنیٰ میں گرنا۔ یا۔ دورانیوں اور شاہتوں میں گُم ہونا

صراطِ مُستقیم

"کہہ اُٹھ! کہ آؤ، میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے:۔

۱ے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ؛

۲ے والدین کے ساتھ احسان سے پیش آؤ؛

۳ے افلاس کا بہانہ بنا کر اولاد (کی تعلیم و تربیّت) کو قتل نہ کرو،
اُنہیں اور تمہیں رزق دینے والے ہم ہیں؛

۴ے ظاہر و باطن فواحش کے قریب نہ جاؤ۔

۵ے کسی جان کو "اِلّا بالحق" قتل نہ کرو، اِس کی تم کو وصیّت کی جاتی ہے۔

۶ے مالِ یتیم کے قریب نہ جاؤ سوائے مُستحسن انداز کے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے سِنِّ بلوغ کو پہنچ جائے؛

۷ے کیل و میزان (ماپ، تول اور شمار) دُرست رکھو:۔
ہم کسی کو اُسکی برداشت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتے؛

۸ے جب عدل کے لئے پکارا جائے تو عدل کرو گرچہ تمہارے اقرباء میں سے ہو؛

۹ے عہد اللہ وفا کرو۔ اِسکی تم کو وصیّت کی جاتی ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو ٥

یہ ہے میرا "صراطِ مُستقیم"، سو اِتباع کرو اور دوسرے راستوں پر مت چلو، کہ

Marfat.com

وہ راہیں اسکی راہ سے تمہیں دُور لے جائیں گی ط اسکی تم کو وصیّت کی جاتی ہے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو ہ ($\frac{6}{151-153}$)

" میں تم کو صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں وہ یہ کہ تم دو دو، ایک ایک کر کے کھڑے ہو جاؤ، پھر تفکّر کرو۔ ($\frac{34}{46}$)

کیا " اخلاق" کے سواء اِن اقدار کی کوئی منزل دکھائی دیتی ہے؟

پس صراطِ مُستقیم وہ "جادۂ اخلاق" ہے جو انسان کو " اخلاقِ الٰہی سے مُتخلّق کرتا ہے۔

خوشیوں میں ضرب ہو کر،
غموں میں تقسیم بن کر؛
راحتوں میں جمع ہو کر؛
کُلفتوں میں منفی ہو کر — جیو۔

خوشیاں بکھیرتے ہوئے،
زندگی کو زندہ رہنے کا سبق سکھلاتے ہوئے،
اَجل کی ہنسی اُڑاتے ہوئے،
زیرِ زمین نہریں بہاتے ہوئے — جیو۔

کُچھ غم نہیں — دریا اپنی لمبی مسافتوں میں،
راہ میں حائل چھوٹے بڑے پتھروں سے ٹکراتا؛
اُبھرتا، گُریز کی راہیں نکالتا، اپنی روانیاں بڑھاتا اور گھٹاتا، — بہتا چلا جاتا ہے اور — آخرِ کار مُوڑوں پر مُڑنے

کے بعد، نشیبوں پر اپنی روانیوں میں تیزی لانے کے بعد، فرازوں کو روندتے ہوئے
گزر جانے کے بعد — بحرِ بیکراں سے ہمکنار ہو کر بے کراں ہو جاتا ہے۔
اسی طرح، ہر نا اُمیّدی — خواہ کتنی ہی مایوس کُن ہے،
— بالآخر، اچانک موڑ کھا کر،
اُمیّد برآریوں اور سرسبز شادابیوں پر مُنتج ہوتی ہے۔

میرا تجربہ ہے کہ۔

جب بھی میں نے اُمیّد کا دامن، اپنے ہاتھ سے نکلتا ہُوا دیکھا،
کسی غیبی طاقت نے میرا ہاتھ تھام لیا اور۔
میں پھر اُمیّد کی وادیوں میں،
شادمانیوں سے شادماں ہونے کے لیے۔
مُجسّم حیرت ہو کر، حیرت زاء بنا۔
ترغیبات کی رغبتوں پر راغب ہونیکے لیے — زندہ رہا

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○ (۵۵/۲۲)

تم اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں اور تنبیہات
کو جُھٹلاؤ گے؟

"عِبادُ الرّحمٰن"

لہ زمین پر اِترا کر نہیں چلتے ؛

{لعنی ۔ خُود بھی اطمینان اور سکون سے رہتے ہیں اور دوسروں کے لیے بھی سکون و طمانیت ہیں (۱۳۸/۳؛ ۳۱/۱۸/۱۷)}

Marfat.com

۱ جب ان کا اُن لوگوں سے سابقہ پڑتا ہے جو دورِ جاہلیت کے خصائص (سفاہت، عصبیت، مخاصمت، درشتی، شُعلہ مزاجی) کے پیکر ہوتے ہیں تو اُن سے صحیح اسلامی صفات (امن و سلامتی، بلند نگہی، کشادہ ظرفی، نرم خوئی) کا مظاہرہ کرتے ہیں (۲۵/۶۳)

۲ یہ لوگ راتوں کی تنہائیوں میں سوچتے رہتے ہیں کہ "نظامِ نیابتِ الٰہیہ" کے قیام کے لئے اُن کا قیام و سجدہ (تسلیم، اشتراک، اختلاف، اعراض، تخالف، تقابل) کیا ہو؟ (۲۵/۶۴)

۳ یہ اِس تگ و تاز میں اِس تمنّا کے مظہر ہوتے ہیں کہ باطل کے تباہ کُن اثرات سے محفوظ کیسے رہنا ہے۔ (۲۵/۶۵)

۵ باطل نظام میں وقتی یا مستقل قیام، ہر حال میں بُرا ہے۔ (۲۵/۶۶)

۶ یہ لوگ جب انفاق کرتے ہیں تو نہ اِسراف کرتے ہیں نہ بُخل (۶/۱۴۲، ۱۷/۲۶) بلکہ ان کے بیچ بیچ چلتے ہیں۔ (۲۵/۶۷)

۷ یہ لوگ خُدا کو "مُقتدرِ اعلیٰ" مانتے ہیں۔ وہ انسانی جان کو، جسے خُدا نے واجبُ الاحترام قرار دیا ہے، قتل نہیں کرتے۔

یہ لوگ زنا نہیں کرتے۔ (۲۵/۶۸)

۸ یہ لوگ جھوٹی یا فریب کارانہ شہادت نہیں دیتے اور اِن کا لغویات کے پاس سے گزر ہو جائے تو نہایت شریفانہ انداز سے اپنا دامن بچاتے ہوئے گزر جاتے ہیں (۲۵/۷۲)

۹ یہ لوگ اپنا ہر قدم پُورے غور و خوض کے بعد اُٹھاتے ہیں۔ (۲۵/۷۳، ۳۴/۷۶)

۱۰ ان کی اپنی یہ آرزو رہتی ہے کہ ان کی عائلی زندگی ایسی ہو کہ ان کے بیوی، بچے اور دیگر رُفقاء اُن کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں۔ (۲۵/۷۴)

Marfat.com

"ابرار"

خدائے "اَلْبَرُّ الرَّحِيْمُ" ($\frac{52}{28}$) کا اپنے ابرار کے نام پیغام یہ ہے کہ وہ تقویٰ اور ناس کے لئے نفع بخش کاموں میں تعاون کریں اور اِثم و عُدوان کے فتنوں سے دُور رہیں۔

ابرار کون ہیں؟

لے جن کے لئے بلا تخصیصِ شرق و غرب، سب "وَجْهُ اللّٰه" ہے؛

لے جو باللہ، بالیوم الآخر، بالملائکہ، بالکتب اور بالانبیاءؑ ایمان رکھتے ہیں۔

ٹے مُحبّتِ الٰہی میں :-

(حسناً و معناً کردار میں اِستعلاء کے لئے، معیّتِ خُداوندی کی چاہت میں، اور وسعتِ ظرف کے پیشِ نظر)

اقرباء، یتامیٰ، مساکین، سائلین، مسافرین اور مقروضوں کا اپنے اموال میں حق جانتے ہیں؛

ٹے جو صلوٰۃ پر قائم ہیں اور اپنا تزکیہ کرتے ہیں؛

ٹے جو مُصیبت، تنگدستی اور جہاد میں ___ ثابت قدمی دکھاتے ہیں ($\frac{2}{177}$)

"کُفر بالطّاغوت اور ایمان باللہ"

القرآن میں طاغوت اور شیطان مرادف المعنیٰ ہیں۔

معاشی طور پر ___ زیادہ حرام پر لپکنے والا؛

معاشرتی طور پر ___ معروف و منکر کا باغی؛

Marfat.com

سیاسی طور پر — عہد شکن اور امانات ہڑپ کرنے والا؛
بلحاظ گفتار — زیادہ جھوٹا، تضادِ قول و فعل کا مظہر، زبان کو سوچنے سے پہلے دوڑانے والا؛
بلحاظ خُلق — اھویٰ پرست، جذبات کا غلام؛
بلحاظ اخلاق — کج بین و مَصلَحت کوش؛
بلحاظ نظریہ — اَنزل اللہ کے مطابق حکم نہ کرنے والا؛
بلحاظ تربّیت — غیر مُربیانہ روّیہ کا حامل، حق و صبر سے ہٹا ہُوا۔

- معبُود برحق کا شریک ٹھہرانے والا؛
- وَالِدین کا گستاخ؛
- افلاس کے بہانے اولاد کی تعلیم و تربیّت سے لاپرواہ؛
- ظاہر و باطن فواحش کی قربتوں میں گرفتار؛
- دوسروں کی جان، مال اور آبرُو سے کھیلنے والا؛
- مزدوروں، بے کسوں اور بے لبسوں کے اموال ہڑپ کرنے والا؛
- ماپ، تول اور شمار دُرست نہ رکھنے والا؛
- جب عدل کے لئے پکارا، تو مصلحتوں کا شکار؛
- عہد اللہ وفا نہ کرنے والا؛
- اِترا کر چلنے والا اور زمین میں فساد پھیلانے والا؛
- سَفاہت، عصبیّت، مخاصمت، درشتی اور شُعلہ مزاجی سے مُتّصف؛
- اپنے تسلیم، اشتراک، اختلاف، اعراض، تخالف اور تقابل سے بے خبر؛

Marfat.com

- باطل کے تباہ کُن اثرات سے غیر محفوظ؛
- بوقتِ انفاق اِسراف یا بُخل کرنے والا؛
- خُدا کو (لِسانی، قلبی، ذہنی اور عملی طور پر) "مُقتدرِ اعلیٰ" نہ ماننے والا؛
- فریب کارانہ شہادت پہ مُستعِد؛
- لغویات کی آلودگیوں میں مُلوّث؛
- عقل و فکر و تدبّر سے عاری؛
- اپنے بیوی، بچّوں اور رُفقاء سے دُرشت خُو۔ طاغین کی صف میں شامل ہے۔

خُدا تعالےٰ کی طرف سے ایمان باللہ اور عبادتِ الٰہی پر صاد اور —
طاغوت سے کُفر اور اجتناب کی نصیحت کی گئی ہے ($\frac{2}{256}$، $\frac{16}{36}$)

ہمارے ہاں، ایمان کے معاملہ کو "نظری حیثیت" دی گئی جبکہ ایمان باللہ کی حیثیت ایک مکمل نظام کی ہے۔ اقرار یا حرکاتی اظہار کافی نہیں۔ تسلیم کی ذہنی اور قلبی طور پر تصدیق اور عملی طور پر تعمیل ضروری ہے۔

حسنات کی بجائے سیئات، طیّبات کی بجائے خبائث، حلال کی بجائے حرام کو اختیار کرنا۔ طاغوُن میں سے ہونا ہے۔

اللہ، مومنین کا ولی ہے۔ خارج کرتا ہے انہیں ظُلمات سے نُور کی طرف اور کُفّار کے اولیاء طاغوت ہیں، خارج کرتے ہیں انہیں نور سے ظُلمات کی طرف ($\frac{2}{257}$)

ایمان باللہ —— تخلّق بہ اخلاقِ الٰہی؛
ایمان بالآخرت —— پیشِ آئینِ مکافاتِ عمل سجدہ؛

Marfat.com

ایمان بالملٰئکہ ـــ اہلِ تقویٰ، اُولُوا العلم، اُولُوا الالباب، صادقین، صالحین،
اخیار اور شُہداء کی توقیر؛

ایمان بالکُتب ـــ اَنزل اللہ کے مطابق حُکم کرنا؛

ایمان بالانبیاءؑ ـــ نابغۂ روزگاران کی تعلیم و تلقین سے مطابقت و ہم آہنگی؛

ایمان بالبعث بعد الموت ـــ جب جاگو تب سویرا ہوتا ہے؛

ایمان بر لقاءِ ربّ ـــ پالنے کو پلنے پر فوقیت حاصل ہے۔

اسلام میں کسی بھی ہدایت کی حیثیّت **"محض نظریاتی"** نہیں اور نہ ہی کسی نصِ قُرآنی کو "تحکّم" کا نام دیا جاسکتا ہے۔

کوئی نظریاتی حقیقت ہے یا فکری،
کوئی ذکری پہلو ہے یا رُشدی و خبری ـ کوئی بھی اپنی جگہ پہ "محض نظریہ" یا "محض تحکّم" نہیں۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ($\frac{2}{256}$)

(دین میں کوئی جبر نہیں، رُشد۔ طغیٰ اور غویٰ سے بیّن ہو چکا ...)

وہ نظریہ ہی کیا؟ ـــ جو اپنا عملی پہلو نہ رکھے، جس کے لئے کوئی جذبۂ مُحرکہ نہ ہو؛
وہ فکر ہی کیا؟ ـــ جس کا کوئی حاصل نہیں، جو تدبّر تک نہ پہنچے؛
وہ ذکر ہی کیا؟ ـــ جس سے احساس اُجاگر نہ ہُوا، جس نے خفتہ کو نہ چونکایا؛
وہ رُشد کیا؟ ـــ جس میں حُسن نہیں، دلربائی نہیں، کشش نہیں جذب نہیں؛
وہ خبر کیا؟ ـــ جو پہلے سے معلوم ہے یا مُسلّمہ ہے یا حیات آور نہیں۔

اصلِ دین :-

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ... (۱۲/۴)

(نہیں ہے حُکم سوائے اللہ کے، اُس نے حُکم دیا ہے کہ بجز اُسکے کسی کی عبادت نہ کرو۔)

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ○ (۲۱/۲۵)

کوئی معبود نہیں سوائے میرے، پس میری عبادت کرو۔

"نعرۂ لَاتَخَف"

(خوف وحُزن سے بریّت)

خوف : قرائن وشواہد سے کسی آنے والے خطرہ یا خُسران کا اندیشہ کرنا؛

حُزن : وہ تاسّف، جو واقعہ گزرنے کے بعد اُسکے نقصان کی وجہ سے ہُوا۔

واہیات "خوف وغم" مومن سے اُسکی طمانیت اور شگفتہ خاطری نہیں چھین سکتے۔

مومن، زندگی کی اصل مسرّتوں کو غمِ روزگار یا حالاتِ زمانہ کے حوالے نہیں کرتا۔ وہ اپنی ضرورتوں کو اپنے مجہول اعمال سے بڑھاتا نہیں۔ اُسکے اوقات، فضول کاریوں سے مدد پاکر اُسکے لئے خیالی غم پیدا نہیں کرتے۔ وہ موعوداتِ ذہنی اور مفروضاتِ خیالی کے غموں میں نہیں گھلتا۔

وہ ضروریات، احتیاجات، ناگزیرات، امکانات اور توازن سے آشنا ہوتا ہے۔

Marfat.com

وہ اپنے عمل و نمونہ میں مُعلّم، اپنے حاصل والیصال میں
سَعید اور اپنے ہر نتے اور بُرائے مُلاقی سے عبرت پکڑتا ہے۔
وہ شریف کو شریف تر اور متکبّر کو خُود دار ہو کر ملتا ہے۔

Feel humbler before the humble and prouder before the proud

خَوف حزن سے بریّت، حصولِ امن اور کشادِ رزق کو راستہ۔
ایمان باللہ و بالیوم الآخر اور عمل صالح میں سے ہو کر جاتا ہے۔ (۲/۶۲، ۳/۳۸، ۵/۶۹)
اخلاقِ الٰہی سے مُتخلّق ہونا، محسنانہ زندگی گزارنا، اصلاحِ خویش پر آمادہ و مستعد رہنا،
الٰہی فضل کی تمنّا بغیر رقابت رکھنا اور اللہ کو رب کہنا اور اُس پر قائم رہنا،
اِسکے لوازم ہیں۔ (۲/۱۱۲، ۶/۴۸، ۷/۳۵، ۴۶/۱۳)

اِس راہ کے راہرو:-

- قیامِ صلوٰۃ اور تزکیہ نفس کے پابند ہوتے ہیں۔ (۲/۲۷۷)
- کبائر اثم و عدوان سے اجتناب کرتے ہیں اور رزقِ حرام سے منع رہتے ہیں (۴/۳۱، ۳۲، ۵/۶۲)
- انفاقِ اموال۔ روز و شب، سرًا و اعلانیہ،
  بغیر مشقت لئے،
  بغیر احسان جتلائے اور
  بغیر اذیّت دیئے کرتے ہیں (۲/۲۶۲، ۲۷۴)

اس سے بہتر کس کا قول ہے جو خُدا کی طرف بُلائے، عمل صالح کرے اور کہے کہ میں مُسلم ہوں (۴۱/۳۳)

Marfat.com

ایمان و تسلیم اور استقامت کی راہ اختیار کرنیوالے جو مانگتے ہیں، غیر ممنون پاتے ہیں۔

(۴۱/۳۰،۳۱)

وہ خوف ہے جو کسی سے "خوشامد" کراتا ہے؛
وہ خوف ہے جو انسان کو "مکر" کی راہ دکھاتا ہے؛
وہ خوف ہے جس سے انسان میں "کینہ" در آتا ہے؛
وہ خوف ہے جس سے انسان "تضادِ قول و فعل" کا شکار ہوتا ہے۔

"اِبتغاءِ وجہِ اللّٰہ"

(خدا کی پسند و ناپسند سے مطابق و ہم آہنگ ہونا)

وجہِ اللّٰہ غالب ہے، ہر طرف و جانب میں "پالنے" کی کارفرمائی ہے۔ (۲/۱۱۵)

اہلِ ایمان کو غلبہ کی بشارت دی گئی ہے (۳/۱۳۹)

پلنے سے "**پالنا**" افضل ہے (۵۵/۲۶،۲۷)

یہی رنگِ الٰہی ہے اِس رنگ سے احسن کوئی رنگ نہیں۔ (۲/۱۳۸)

انسان کا اوّل و آخر، ظاہر و باطن ـــ اگر پلنے کی بجائے "پالنا" ٹھہر جائے (۹۲/۲۰)
تو یہ اللہ کے رنگ میں رنگے جانا ہے۔

اپنے آپ کو خوش رکھنے کی بجائے "دوسرے کو خوش رکھنا"
قرار پائے، تو یہ رنگ الٰہی ہے۔

"پالنے کو زندگی کا مقصد ٹھہرا کے دیکھ!
خیر میں وجہِ اللہ چاہتے ہوئے، سبقت لے جا کے دیکھ! (۲/۱۴۸)

یہ جہل، جہالت، جاہلیت؛

کاہلی، اضمحلال، کاہلیت؛

خود بینی، خود سری، خود پسندی — پردہ "ضربِ کاری" ہوگی،
جو باطل، بطلان اور بطالت کا بھیجا نکال باہر کرے گی۔ حسن، حسنات اور تحسین کی دنیائیں آپ کی ہو جائیں گی۔

یہی رسولِ مدنی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تعلیم تھی، یہی اُن کی تسلیم تھی، یہی آپؐ کا تعمّل تھا۔ یہی کمالِ دین ہے، یہی اِتمامِ نعمت ہے۔

"کہہ اُٹھ! میری صلوٰۃ، میرے نسک، میری حیات، میری موت اللہ ربّ العالمین کے لئے ہے۔ (۶/۱۶۲)

خدا، انسان کے دل میں ایمان، عمل میں تقویٰ، اور عزم میں استقامت پسند کرتا ہے۔

(۴۹/۷، ۳/۷۶،۱۴۶)

- خدا، توبہ کرنے والوں، مطہر رہنے والوں اور صراطِ مستقیم پر چلتے ہوئے ہر مصیبت و تنگی میں ثابت قدم رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (۲/۲۲۲، ۶۱/۴)
- خدا، محسنانہ زندگی گزارنے والوں، صدق کی وکالت کرنے والوں اور راہِ عدل اپنانے والوں سے راضی ہے۔ (۵/۹۳، ۳/۱۵۹، ۴۹/۹)
- خدا،۔ مومن کی نظر میں اللہ، رسول اور جہاد سے بڑھ کر، دنیا کی کسی جاذبیت کو مقبول دیکھنا نہیں چاہتا۔ (۹/۲۴)
- خدا، کفار پر غالب قوم سے مومنین کو رابطہ میں دیکھنا چاہتا ہے۔ (۵/۵۴)
- خدا کو پسند نہیں کہ مومن "کفر، فسق اور عصیان" کی راہوں پر گامزن ہو۔ (۳/۲۲، ۳۰/۴۵)

Marfat.com

ـه خُدا کو اِثم، عُدوان، خیانت اور بُرائیوں کی تشہیر پسند نہیں (٢/٢٧٦، ٨/٥٨، ٤/١٤٨)

ـه خُدا کو ظُلم، فساد، اِسراف، تکبّر، اِترانا، فخر، ختل پسند نہیں۔

(٣/١٤٠، ٥٧، ٥/٦٤، ٧/٣١، ١٦/٢٣، ٣١/١٨)

ـه خُداکو مِنْ دُونِ اللّٰہِ اَنداد سے محبّت؛
مفاداتِ عاجلہ پر لپکنا؛
شُحِّ نفس کا شکار ہونا؛ اور
اُن کاموں کی بناء پر تعریف چاہنا۔ جو کیے نہ جائیں۔ مرغوب نہیں

(٢/١٦٥، ٧٥/٢٠، ٥٩/٩، ٣/١٨٨)

اَنبیاء صِدّیقین صالحین شُہداء (٤/٦٩)

خُدا صراطِ مُستقیم پر ہے، تمام انبیاء صراطِ مُستقیم پر تھے۔ (١١/٥٦، ٦/٨٨)
تمام انبیاء مُسلم، مومن، عَبدہ، صِدّیقین، صالحین اور اَخیار میں سے تھے۔

(٥/٤٤، ٣٧/٨١،١١١، ٢١/٧١، ١٩/٤١، ٥٣/٥١)

خُدا اور رسُول پر ایمان لانے والے صدیق اور شہید ہیں۔ (٥٧/١٩)
اَنبیاء کا مِشن "اعلائے کلمۃ الحق" تھا۔ (٨/٩٧)

Marfat.com

اَنبیاء نوعِ انسان کو "ظُلمات سے نور کی طرف" خارج کرتے تھے۔ ($\frac{14}{1}$)

اَنبیاء " شرفِ اِنسانیّت کی بحالی کے لئے مبعُوث ہوئے۔ ($\frac{21}{24}$، $\frac{23}{71}$)

اَنبیاء " اختلافات " مٹاتے تھے اور "کتاب وحکمت" کی تعلیم دیتے تھے۔

($\frac{16}{64}$، $\frac{17}{41}$)

اَنبیاء مُتنازعہ فیہ معاملات کے فیصلے انزل اللہ کے مطابق کرتے تھے ($\frac{4}{61/60}$)

یہ اُن لوگوں کی راہ ہے جن کی حیات وموت ۔ اللہ ربّ العالمین کے لئے ہے۔ ($\frac{6}{162}$)

یہ اُن لوگوں کی راہ ہے جو صِدّیق ہیں۔ ($\frac{19}{56،41}$، $\frac{5}{75}$)

اگر پھول کا مضمون ہو تو سو رنگ سے باندھوں

مومن

(بالرّبّھم)

مومن با خدا دیوانہ و با مصطفیٰ ہشیار ہے
باالآفاق ہے ربّانی، با النفس نگہدار ہے
بد خلق نہیں باالنّاس، با اخلاق و با کردار ہے
نگراں وقارِ خودی پہ، اور تنفّر پہ بیدار ہے

"اے اُستاد! توریت میں کونسا حکم بڑا ہے؟ ہ اُس نے اُس سے کہا۔
خداوند اپنے خُدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور
اور اپنی ساری عقل سے محبّت رکھ۔ (متی ۲۲: ۳۶، ۳۷)

"کہہ اُٹھ!
میری صلوٰۃ، میرے نسک، میری زندگی، میری موت۔ اللہ ربّ العٰلمین ہی
کے لئے ہے" (۶/۱۶۲ - القرآن) {دو رسول اور:-

مومن:- وہی کہتا ہے جو:- فرمان:- "ایک"}

قل:- کہہ کر کہلوایا گیا، یا
بزبانِ قرآن سُنوایا گیا۔

(i) اللّٰہ:

اَلاَحَد ہے، اَلصَّمَد ہے: ($\frac{112}{1،2}$)

اَلواحِد ہے، واحد الٰہ ہے: ($\frac{2}{162}$، $\frac{16}{22}$)

اَلحَیّ ہے، اَلقَیُّوم ہے، العَلِی ہے، اَلعَظِیم ہے: ($\frac{2}{255}$)

اَلمَلِک ہے، القُدُّوس ہے، اَلسَّلٰم ہے، اَلمُؤمِن ہے، المُھَیمِن ہے۔

اَلعَزِیز ہے، اَلجَبَّار ہے، اَلمُتَکَبِّر ہے، الخَالِق ہے۔

اَلبَارِی ہے، اَلمُصَوِّر ہے،

—سب اَسمَآءُ الحُسنٰی اُسی کے لئے ہیں۔ ($\frac{59}{23، 24}$)

اللّٰہ۔ رَبّ العٰلمین ہے، رحمٰن اور رحیم ہے، مالک یوم الدّین ہے ($\frac{1}{1-4}$)

جس کا جی چاہے ایمان لائے جس کا جی چاہے کُفر کرے۔ ($\frac{18}{29}$)

(ii) ہم تو اللّٰہ پر، اور

جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا اور

جو کچھ ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ، اسحٰقؑ، یعقوبؑ، اَولادِ یعقوبؑ اور

جو کچھ موسیٰؑ اور دیگر انبیاءؑ کو اُن کے رَبّ طرف سے ملا۔ سَب پر ایمان لائے؛

ہم ان میں سے کسی ایک میں بھی تفریق نہیں کرتے اور ہم مُسلم ہیں ($\frac{3}{84}$)

(iii) اے اہلِ کتاب! آؤ۔ ایسے کلمہ کی طرف، جو ہمارے اور تمہارے

درمیان مشترک ہے کہ:۔

- بجز اللّٰہ تعالیٰ کسی اور کی عبادت نہ کریں اور
- اللّٰہ تعالیٰ کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ ٹھہرائیں اور

• ہم میں سے کوئی من دون اللہ کو رب نہ پکڑلے ۔ (۳/۶۴)

(۱۶) اُس شخص سے زیادہ ظالم کون، جو اللہ پر افتراء باندھے یا اُسکی آیات کی تکذیب کرے ۔ (۷/۳۷)

(۱۷) جو کچھ میری طرف وحی کیا گیا، میں تو اسمیں :-
کھانے کے لیے۔ کچھ حرام نہیں پاتا، مگر :-
مُردار، بہا ہُوا خون، سُور کا گوشت اور فسق ___ ،
(جو غیر اللہ کے لئے نامزد کر دیا گیا ہو) (۶/۱۴۵)

(۱۸) میرے رب نے :-
فواحش (ظاہری و باطنی) کو ؛
اِثم (بر کے مقابل) کو ؛
سرکشی بغیر الحق کو ؛
اللہ تعالےٰ کا شریک ٹھہرانے کو اور
اللہ تعالےٰ پر وہ باتیں لگاؤ، جن کا تمہیں علم نہیں،
___ کو حرام کیا ہے ۔ (۷/۳۳)

کہہ اُٹھ ! آؤ :-
میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سُنا دوں، جن کو تمہارے رب نے حرام کیا ہے
(i)، اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی شے کو شریک مت ٹھہراؤ ؛
(ii)، والدین کے ساتھ احسان کرو ؛
(iii)، تنگدستی کے بہانے اپنی اولاد کو قتل (اُن کی تعلیم و تربیت کو) مت کرو اور

Marfat.com

(iv) فَوَاحِش ظاہری و باطنی کے قریب نہ جاؤ اور

(v) جس کا خُون اللہ تعالےٰ نے حرام کر دیا اِلّاَ بالحق :- اس کا تُم کو تاکیدی امتناع ہے

(vi) مالِ یتیم کے قریب نہ پھٹکو۔ مگر، مُستحسَن طور، یہانتک کہ وہ سِنِّ بلوغ کو پہنچے

(vii) ماپ تول، مبنی بر عدل رہے ؛

"ہم کسی کو اُسکی برداشت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے" اور

(viii) جب بات کرو بر بناءِ عدل کرو۔ گرچہ "قرابتدار" ہی کیوں نہ ہو اور

(ix) بعہد اللہ وفا کرو۔ اِسکی تُم کو "وَصیّت" کی جاتی ہے ٥ اور بے شک

یہ میرا "صِراطِ مُستقیم" ہے۔ سو اِس کا اِتّباع کرو اور دوسرے راستوں

کا اِتّباع نہ کرو، کہ وہ راستے تم کو اللہ کی راہ سے جُدا کر دیں گے اِس کی تُم کو اللہ نے تاکید

کی ہے۔ $(\frac{6}{151-152})$

(x) کیا میں تم کو جو اللہ کے نزدیک "بدتر" لوگ ہیں، سناؤں۔

جن پر اللہ تعالےٰ کی "لعنت" ہوئی اور اُن پر "غضب" ہُوا اور

اُن میں بندر اور سُوّر بنا دیئے گئے اور

جنہوں نے طاغُوت کی عبادت کی $(\frac{5}{60})$

اللہ وہ ہے :-

(i) جس نے "بداء و اعادہ کا نظام" برپا کیا ہے۔ $(\frac{34}{49})$

(ii) جو دن کو رات پر، اور رات کو دن پر "لپیٹتا" ہے۔ $(\frac{39}{5})$

(iii) جس کا "حیات و موت پر قبضہ" ہے۔ $(\frac{6}{95})$

(iv) جو "فالِقُ الحَبِّ والنَّوٰی" اور "فالِقُ الاِصباح" ہے۔

Marfat.com

(vii) شمس کو "حِساب" میں اور قمر کو "مَنازِل" میں رکھنا۔ جس کی رضاء ہے ؛

(viii) نجوم کو برّ و بحر کی ظلمات میں "چراغِ منزل" بنانا۔ جس کا منشاء ہے ؛

(viiii) نفسِ واحدہ سے اِنشاء کرکے۔ جس نے انسان کو "مُستقر اور مُستودع"

دیا ہے ؛ (۶/۹۸-۹۵)

(xii) آسمان سے ماء برسا کر۔

ماء سے قسم قسم نباتات اُگا کر ؛

جس نے "رزق" پیدا کیا ہے۔ (۶/۱۰۰-۹۹)

(xiii) آپؐ مومنین سے کہہ دیجئے کہ اپنی "نگاہیں" نیچی رکھیں اور

اپنے "فرُوج" کی حفاظت کریں۔ (۲۴/۳۰)

(x) جو شخص بِالحسَنات آتا ہے سو اُس شخص کو اُس سے بہتر ملتا ہے،

جو شخص بِالسّیئات آتا ہے سو ایسے لوگوں کو جو بدی کے کام کرتے ہیں۔

اتنا ہی بدلہ ملتا ہے جتنا وہ کرتے ہیں۔ (۲۸/۸۴)

(ix) مومن :- ایمان، عمل صالح، وصّیِ بِالحق اور وصّیِ بِالصبر میں ہے۔ (۱۰۳/۱-۳)

(ایمان : اقرارٌ باللِّسان، تصدِیقٌ بِالقلب، تثبِیتٌ بِالعمل)

ایمان بِاللّٰہ، ایمان بِالملائکہ، ایمان بالکُتب، ایمان بالانبیاءؑ،

ایمان بالیوم الآخر، ایمان بِالبعث بعد الموت، ایمان بِلقاءِ ربّ

(۲/۱۷۷، ۱۶/۳۸، ۲۳/۳۶،۸۲، ۲۷/۶۸)

(xiii) "اخلاق اللّٰہ"۔ اخلاق اللّٰہ سے بہتر اخلاق کس کا، ہم تو اُسی اخلاق سے

اپنے آپ کو متخلّق کرتے ہیں۔ (۲/۱۳۸)

Marfat.com

اُس کے قول سے بہتر قول کس کا، جو خُدا کی طرف بُلائے، عمل صالح کرے
اور کہے کہ میں مُسلِم ہوں (۴۱/۳۳)

(xiii) **دعوت دیئے جاؤ!۔**

۔ خُدائے واحِد کی طرف، اپنے رَبّ کی طرف (۴۰/۱۲، ۲۲/۶۸)
۔ اسلام کی طرف، ایمان کی طرف، قرآن کی طرف (۶۱/۷، ۴۰/۱۰، ۲۲/۵۰)
۔ کتاب اللہ کی طرف، صِراطِ مُستَقیم کی طرف، جنّت کی طرف۔
(۳/۲۳، ۲۳/۷۳، ۲/۲۲۱)؛
۔ صبر کی طرف، صلوٰۃ کی طرف، جہاد کی طرف، مغفرۃ کی طرف۔
(۲/۴۵، ۲/۲۱۴، ۲/۲۲۱)

تُم اللہ کی مدد کرو، اللہ تمہاری مدد کرے گا۔ (۴۷/۷) (ایک سُنہری اُصول)
لوگوں نے اللہ کی قدر نہ کی، جیسا قدر کرنے کا حق تھا۔ (۲۲/۷۴)

(xiv) **مومن۔**

انبیاء کو ارباباً من دُونِ اللہ نہیں پکڑتا۔ (۳/۷۹)

(xv) **مومن۔**

خُدا کا شریک نہیں ٹھہراتا؛ (۶/۱۶۴، ۲۳/۱۱۶)
اُلُوہِیّت و نبوّت کے ڈانڈے نہیں ملاتا؛ (۳/۷۹)
رُسولوں میں تفریق نہیں کرتا؛ (۲/۲۸۵)
قرآن کو اَساطیرالاوّلین نہیں کہتا؛ (۶/۲۵)
قرآن کو مہجور نہیں بناتا؛ (۲۵/۳۰)

Marfat.com

قرآن سے اعراض نہیں کرتا ؛ (۴۱/۲۶)

تنگیِ رزق کا الزام خُدا پر نہیں دھرتا ؛ (۸۹/۱۶)

(xvi) **مومن**

ہر خیر کو ۔ اپنے خُدا کی طرف سے ۔ اور

ہر شر کو ۔ اپنے النفس کی طرف سے مانتے ہوئے ۔

اپنی حسنات کو ، اپنی سیئات پر غالب رکھتا ہے ۔ (۴/۷۹ ، ۷/۸،۹)

(xvii) **وہ**

اپنے خدا کی ۔ وہبی ، کسبی ، صلاحیّتی ، استعدادی ، احساسی ، ادراکی ، شعوری ، قابلیّتی ، ذاتی ، صفاتی ، افعالی اور تاثراتی ۔ عطاؤں پر اپنے خُدا کا شکرگزار ہے (۲۱/۱۲ ، ۸/۲۶)

(xviii) **مومن** :-

انسانی زندگی کو محض "طبیعی زندگی" (حیوانات کی طرح کی) نہیں سمجھتا ۔ (۴۷/۱۲)

وہ زندگی کو " بالحق " لیتا ہے ۔ اِسے عناصر میں ظہور ، ترتیب اور اِن کے پریشان ہونے کو ہی زندگی نہیں مانتا ۔ بلکہ ، اپنے ہر فکر و نظر و عزم و عمل کے لیے ، اپنے آپ کو " جوابدہ " ٹھہراتا ہے ۔

جو اس دُنیا کی زندگی کو ہی زندگی سمجھتا ہے اُس کا مبلغِ علم کچھ نہیں ۔ (۵۳/۳۰)

(xix) **مومن** :- اپنے " تصوّرِ الٰہ " میں :-

نفیٔ تشبیہ کے لیے :- لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ (اُس کی مثل کوئی شئے نہیں) ۴۲/۱۱

Marfat.com

۔ اور اثباتِ صفات میں۔ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی" (سب اسماء الحسنٰی اسکے لئے ہیں) (۵۹/۲۴)

اور" اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی"

(رحمٰن صفات کی انتہائی بلندیوں پر ہے) (۲۰/۵)

—— پڑھتا ہے۔

وہ اللہ کو رَبّ کہنے والوں سے "مَحَبَّت" اور

۔ خدا کا شریک ٹھہرانے والوں، آلودہ رہنے والوں اور آلودگیاں

پھیلانے والوں سے " نفرت" کرتا ہے۔ (۴۱/۳۰، ۴۶/۱۳، ۲/۱۶۵، ۹/۱۰۸)

(xx) مومن کے لئے شرق و غرب سب "وَجْهُ اللّٰہ" ہے۔ اُسکا رَبّ۔

"رَبّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِب" ہے۔ (۷۰/۴۰)

{خُدا کے چمکنے والے سُورج کی طرح۔ سب پر چمکنا؛

خُدا کے برسنے والے مینہ کی طرح۔ سب پر برسنا۔ (متّی ۵: ۴۵)،

"یہی تمہارا "فرض" ہے، یہی تمہارا "واجب" ہے۔"}

وہ لَاشَرْقِیَّ اور لَاغَرْبِیّ ہے۔ (۲۴/۳۵) (طرفداریوں اور جانبداریوں سے مبرّا)

خُدا نے مومن کو جُوع میں " طَعَم" اور خوف میں " اَمَن" دیا۔ تاکہ یہ خُدا سے

اُلفت میں یکتا رہے۔

اسی عالم میں علّت و معلُول سے ہٹ کر بھی عوالم پیدا کئے۔

اَلحَقّ نے ہر چیز کو بالحَقّ (مُطابق، مُوافق اور ہم آہنگ) خلق کیا۔ یہاں کچھ بھی

" اِتّفاق وحادِثہ" کی پیداوار نہیں۔

انسان کو اختیار و ارادہ کے منشُور کا نشریہ بنا کر؛

Marfat.com

خیر، عفو، اصلاح اور تعمیر میں سبقت لیجانے کے لیے،
درپیش کھُلے انفسی و آفاقی اور کھُلے چیلنج میدانِ عمل میں ۔
"عبث" نہیں ۔ "مُکلَّف" بنا کر بھیجا گیا ہے ۔
شئے کی ذات، صفت، فعل، اثر سے واقف ہو کر؛
ناسخ، نسخ، منسوخ ہو جانے سے ۔
تاحدِ طَبعیَت گُریز پائی اور
تاحدِ استِطَاعت تعمیر زائی ـــ اختیار کر کے،
ـــ اپنے بُعدوں کو قربتوں میں بدل کر دکھا !
اِتّفَاقات وحَادِثات واقع ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے ۔ تاکہ یہ تیرے لیے
نفع بخش اور تنبیہہ ثابت ہوتے رہیں ۔ کہ تُو اپنی سوچ و فکر و عمل میں
"حرفِ آخر" نہیں ۔
اعمال ۔ "کایا پلٹ" تاثیر رکھتے ہیں ۔
بڑے اپنی بڑائی ساتھ لے جاتے ہیں ۔
یہاں تعظیم کا معیار ۔
نِگہہ بلند، سُخن دِلنواز اور جاں پُرسوز ہے؛
نظریہ میں "اِشتراک" اور خُوشی و غم میں "رَفاقت" ہے؛
عمل میں معرُوفات کی تصدیق اور مُنکرات کی تکذیب ہے ۔
اپنے معرُوفات و مُنکرات کو مطابق و مربُوط کر کے،
اپنے لئے "چیلنج میدانِ عمل" کا تعیّن کر لو ۔ (بطور فرد یا بطور ملّت)

پھر اُس تشنہ عالم کی تکمیل کے لئے :۔

مُستعدِ و مُستقیم رہتے ہوتے ،

۔ باقیات الصّالحات کے ایسے مُؤثر اور تحمیدزاء آثار چھوڑ دو

جو ایک یادگار ذِکر اور مُسلسل جاری کوثر بن جائیں ۔

با تُونیوں کے نکمے پن پر حرف بھیج !

(خالی مدح ، خالی چمچہ برابر ہوتی ہے ۔

محض ستائش ، کاسہ میں کچھ نہیں ڈالتی ۔

ایک پونڈ ستائش سے ، ایک اونس کا حصر بہتر ہے ۔

مدح وستائش کیا ہے ، بن اپنائے ۔اُگے جوں گیاہ چمن میں ، بن اُگائے)

عمل ثمر ہے ، الفاظ پتّے ہی تو ہیں ۔

گفتن یک چیزے ہست ۔ کردن چیزے دگراست

عظیم کارنامے ، عظیم ذہنوں کے آئینہ دار ہوتے ہیں ۔

جب تک :۔ زندگی کے لازمہ اور لوازمات پر نظر " **عطائیہ** " رہی !

جب تک :۔ زندگی کی حالتوں اور کیفیتوں کو کام میں لاکر ۔

کائنات کے اثر و آثار و قویٰ میں اضافے کا مُوجب نہ بنا گیا ؛

جب تک :۔ اِسکے " **بداء و اِعادہ** " کے قوانین میں جکڑے قویٰ کی صورتوں ،

کیفیتوں ، اثروں ، جذبوں ، حالتوں اور عملوں کو بھرپور طور پہ

۔۔ استعمال نہ کیا گیا :۔

تب تک ۔ تیرا دنیا میں آنا اور نہ آنا ۔ " **برابر** " ہے ؛

تب تک ۔ تُو دُنیا کے لئے "بوجھ" اور دُنیا تیرے لئے "عذاب" ہے؛
تب تک ۔ تیری نظر، تیرا فکر، تیرا عزم، تیرا عمل ۔ "عبث" ہے۔
تیری اندرونی دُنیا کی "جاذب حالتوں" کا ظِلّ و عکس و عطف و مظہر اور
اضافی اعانت ۔ تیری اپنی اور دوسروں کی آسودگی کو آسودہ تر کرے گا۔
اے انسان؛ ۔ آ، لوٹ کے آجا! (تخریب سے تعمیر کی دُنیا میں؛
جوانب سے بے ہمہ و با ہمہ جوانبی میں)
تیرے لوٹ آنے کی طرف نگاہیں لگی ہیں۔
آخرِ پریشانی میں تھکی ماندی نگاہیں ۔ اِس توقع میں تجھے بُلا رہی ہیں کہ،
ایک نہ ایک روز تجھے "زندہ ہونے، زندہ کرنے، زندہ بننے اور زندگی دینے"
۔ کی طرف لوٹنا ہوگا۔
میں نہیں جانتا' ۔ "کب"؟
میں نہیں جانتا' ۔ "کہاں"؟
میں نہیں جانتا' ۔ "کیسے"؟ ۔ لیکن،
ایک نہ ایک دن تجھے' اُس "روشن روز" سے ملنا ہے ۔

ورنہ ۔
تجھے جہنم کی تپتی تپاتی، کھولتی کھولاتی، پگھلتی پگھلاتی آتش میں ۔
"بیدل حال میں" ۔ "گریاں و نالاں" ۔
تپ، کھول، گھل اور پگھل جانا ہے۔
قدرت و فطرت تیرے عضو و قویٰ کی ۔ "تجلید" کرتی رہے گی، اور تُو ۔

طبعی موت سے پہلے بار بار مرتا، بار بار گرتا، بار بار پگھلتا، بار بار ڈوبتا،
اور بار بار اُبھرتا رہے گا۔

اصلاح کے اُصلح۔ تشنہ ہیں؛
تدارک کے چارے۔ بیچارہ ہیں؛
حفظ کے عالم "تجھے"۔ پکارتے ہیں؛
تعمیر کی دُنیائیں "تجھے"۔ بلاتی ہیں۔

اگر اپنے آپ کو دیکھنا ہے تو۔
اپنی حرکات و سکنات کے۔ "تشابہ" میں دیکھ!

بصورتِ ایمان، غالب تُم ہی رہو گے۔ نہ قطعاً گھبرانا۔ $\frac{۳}{۱۳۸}$؛
اگر صاحب "ایمان بالعمل" ہو، تو غالب تُم ہی رہو گے۔ گھبراؤ نہیں؛
اگر "مکافات" پر یقین ہے، تو ناس پہ اُفتا دیں۔ تُم سے اُنکا نے محبوب آن ملائیں گی۔

"اپنے تنہا رہ جانے پر جاؤ نہیں"

اُڑنے کی تمنا میں، نہ پہنائے فضا دیکھ!
ہر جنبشِ پرواز میں، امواجِ ہوا دیکھ!

•

اِن بکھرے ہوئے پھولوں سے، گلدستہ بنالے
ہر سینۂ گل چیر کے، خوشبوِ وفاء دیکھ

یوں محوِ تحمّل ہو، کہ خود بھی ہو تحمّل
پھر وقفِ تمنّا ہو، تو تاثیرِ دُعا دیکھ!

• **پھولوں سے** :۔ انسانوں سے ۔

نسل، مذہب، زبان اور جغرافیہ کے بٹواروں میں بٹا، انسان؛
جھوٹی اِمارت و شان، وضعی تصنّع، بے مصرف رسُوم میں کسا، انسان؛
بے سامانی میں پسا، غموں کا مارا، انسان؛
مرضوں میں پھنسا، شِدّتوں کا ہارا، انسان؛
سہاروں کی تمنّاؤں میں ۔ بے سہارہ، انسان؛
تدبیروں کے نقصوں میں ۔ آوارہ، انسان؛
واہ رے انسان ۔ تیرے کیا کہنے ! ؔ

جو **سنجیدگی** ۔ چھپا لیتی ہے،
• **نشاط** ۔ اُگلوا لیتی ہے ۔
مُصیبت :۔ دشمنوں کو یکجا کر دیتی ہے ۔
مصیبت :۔
جاہل سے ۔ جہالت،

Marfat.com

کاہل سے۔ کاہلت،

خود بین سے۔ خود سری،

— چھین لیتی ہے۔

زخم جب بھی کوئی، ذہن و دل پر لگا۔

زندگی کی طرف، اِک دریچہ کھلا۔

مُصیبت انسان کو اپنے مدّاحوں سے۔ "خود کو پہچاننے" کی طرف لیجاتی ہے۔

کڑا وقت دوستی کی "پہچان" ہے۔

مُصیبت، انسان کے عمل سُوء کا "ردِّ عمل"؛

سہو و خطاء پر "تنبیہ" اور

غلط عقیدے پر "حرفِ ثابت" ہے۔

مُصیبت، مُطابق اور مُخالف میں "خطِ امتیاز" کھینچتی ہے۔

مُصیبت، انسان کی "عزیمت" کی آزمائش ہے۔

یہ غلط، جعلی اور خُود غرض شفیعوں اور ولیوں کا "بھرم" کھولتی ہے۔

تاکہ، انسان یہ دیکھ لے، اُسکے "سہاروں" میں کہاں تک دم ہے۔

— "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ"

نقّارۂ خلق

۔ یہ ہے:۔

چڑھی دُھوپ، تو جسم سے سایہ نِکلا

پڑا وقت، تو اپنا بھی پرایا نِکلا

Marfat.com

نقارۂ حق

- یہ ہے :-

ہمّت نہ ہارو، غم نہ کرو۔ غالب تم ہی رہو گے، اگر تم "اہلِ ایمان ہو" [۳/۱۲۸]

مُصیبت میں گھبرانا۔ خُود "کمال" درجے کی مُصیبت ہے۔

مصیبتیں "تنبیہات" کے نشانات ہیں جو اعلان کرتے ہیں کہ۔

تیرے اُصولوں کی صحت۔ ابھی تشنۂ دُرستی ہے۔

رَنج و غم کی کُشود کار اُسکے عام کرنے میں نہیں، بلکہ۔

مُتعلّق تک محدُود رکھنے میں ہے۔

مُصیّبت کی شکایت۔

اُصولوں کو مُشتبہ، دُشمن کو خُوش اور دوست کو مَغمُوم کرتی ہے۔

مُصیبت، غم، خوف، خرابیٔ صحت جسمانی، تنگیٔ رزق سے بچاؤ کی واحد صُورت۔

۔ صبر، عفو، عملِ صالح اور صدقہ کی راہ میں ہے۔

مصائب کی وُجوہات

(۱) جہالت (نادانی، بے عقلی) ؛

(۲) کہالت (سُستی، راحت طلبی) ؛

(۳) خُود بینی (خواہ مخواہ ایڑیاں اُٹھانا) ؛

(۴) زباں درازی (بدزبانی) ؛

(۵) خیّل و فخر (وہم، شیخی) ؛

(۶) معمولی معمولی باتوں پر جھگڑنا (تنقید و محاکمہ)؛

(۷) متعلقات کو عطائیہ لینا (احسان کا بدلہ احسان سے نہ چکانا)؛

(۸) نصیحت کا عدمِ قبول

(۳۹/۵۱، ۴/۷۹، ۱۶/۳۴، ۳۰/۴۱، ۱۱/۱۱، ۲۲/۲۵، ۴۲/۴۸، ۲۹/۱۱)

نصیحت، جب، مطلوب۔ توجہ، تب، مفقود

Advice when most needed is least heeded.

ہر ملاح کی نصیحت کو "مشعلِ راہ" نہ بنالو۔

پندارِ اندیشانہ — بہ زیبِ دلبرانہ

نیک نصیحت۔ آبِ خضر، بن دام

(ہم نصیحتوں کے خُم برآمد اور بُوند درآمد کرتے ہیں۔)

ہمیں لوگوں نے اتنی نصیحتیں کیں، کہ اب نصیحت کرنے کو جی نہیں چاہتا۔

کی جس سے بات، اُس نے نصیحت ضرور کی"

نہ کیجئے نصیحت، بار بار۔ کتا بھی سہ بارۂ تکرار سے بیزار

جو شخص ضدی کو نصیحت کرتا ہے، وہ خود ابھی محتاجِ نصیحت ہے۔

عقلمند ہو یا بیوقوف۔ کسی کو بھی یہ بات تسلیم نہیں کہ "وہ" محتاجِ نصیحت ہے۔
جب بھی کسی کو نصیحت کی جائے گی، وہ اسے ناصح کی طرف سے زائد از ضرورت تحریک سمجھتے ہوئے، ناصح کی نظر میں اپنی ایک بیوقوف کی حیثیت مسلّم سمجھے گا۔
چاہے وہ کتنا بھی محتاجِ نصیحت ہو، نصیحت اسے ناگوار ہوگی۔

Marfat.com

نصیحت کو ہمیشہ جھٹلایا گیا۔ نصیحت، طبیعتوں پر زیادہ تر ناگوار ہی گزری۔
عقلمند کو نصیحت کی ضرورت نہیں، بیوقوف پر نصیحت گراں گزرتی ہے۔
نصیحت نہ کر۔ جب تک نصیحت کا تسلیم کرنا، معلوم، نہ ہو۔
اگر کبھی نصیحت کرنا ہی پڑے۔ تو، نصیحت کو، محتاج نصیحت کی زبان سے اگلواؤ۔
اگر تم سے کوئی اچھی بات کہے، تو اُس پر عمل کرو۔ $(\frac{5}{104})$
دُوسروں کو نصیحت کے ساتھ ساتھ، اپنی اصلاح پیشِ نظر رکھو $(\frac{2}{44})$

ہر شے :-

عدل وکیل دقسط کی مظہر بن کر،
خاص مقصد و بُو قلموں مقتضیات لئے۔
تحریک، تحلیل، تسکین، تخدیر، تقویت کا ظرف رکھے،
اپنی جُداگانہ صلاحیتوں، استعدادوں، قابلیتوں اور پیمانوں میں،
— متغیر ہوتی، صورت آرائیوں میں —
صُورت پذیر ہے، اور صُورت پذیر "ہو" رہی ہے۔
اِس "تغیر پذیری" سے گھبرانا کیسا اور بدکنا کیا!
"اگر اوّل نعمت ہے تو آخر بھی نعمت ہے"
ذرا اُن سے پُوچھو!
— جن کی لمبی عمر اُن کے لئے وبالِ جان بن گئی :-
ہ جب نہ آنکھیں دیکھتی ہیں، نہ کان سُنتے ہیں، نہ زُبان بولتی ہے؛
ہ جب نہ ہاتھوں میں ہلنے کی سکت ہے، نہ ٹانگیں چلتی ہیں؛

جب معدہ کمزور، جگر بیکار، دل گرفتارِ کم وتیز رفتار، اور دماغ مُعطّل ہے؛
جب انسان ناپسندیدہ اور ناقابلِ برداشت بُوجھ ہو تو۔
"اَجَل مُسمّیٰ" کی آغوش ۔۔ اُمید افزا، اور راحت بخش ہے۔

تحمید ہو اُس خدا کی، جس نے زمین کو مہد (گہوارہ) اور کِفات (اندر سموُنے والی) بنایا۔
($\frac{51}{48}$، $\frac{44}{25}$)

- خُدا نے تم کو طین سے خلق کیا، (طین: مٹی کو پانی میں ملا کر، خاص حالت میں لاکر)
پھر تُم پر اَجَل قضیٰ کی اور (اَجَل قضیٰ: مُستحکم کرتے ہوئے، منسوخ کرنیکا قانون وارد کیا)
اَجَل مُسمّیٰ طرف سے اُسکے، (یعنی ۔ ایسا اُترنا، جو مقرّرہ پیمانوں کے لحاظ سے ہے)
پھر بھی تم تَرَدُّد کرتے ہو۔ ($\frac{6}{2}$)

- اور جس کی عمر، ہم طویل کرتے ہیں،
اُسے حالت نکس میں لے آتے ہیں (نکس: احتیاجوں کی طرف بڑھنے کی حالت میں
پھر کیا تُم عقل نہیں کرتے۔ ($\frac{36}{68}$)

- اور خدا نے تُم کو تُراب سے خلق کیا، پھر نُطفہ سے،
پھر تم کو زوجٌ زوجٌ جعل کیا اور
نہ حاملہ ہوتی ہے کوئی مؤنث اور نہ حمل ہوتا ہے کوئی وضع
بغیرِ علم اور (علم: ترتیب، ضبط، تسلسل، توازن،
تحفظ، تدارک، اصلاح، تعمیر)
نہ عمر پاتا ہے کوئی مُعمّر اور نہ عمر میں نقص آتا ہے کسی کی
مگر بمطابق کتاب (کتاب: مشروط و مُعیّن اطوار وطریق نوائض وواجبات

Marfat.com

بے شک یہ الٰہی سیرۃ (سُنّت) ہے ۔ (۳۵/۱۱)

• جو پہنچے تُم کو حَسَنَۃً (بھلائی)، سو وہ اللہ کی طرف سے ہے،
جو پہنچے تُم کو سَیّئۃً (نقصان)، سو وہ تمہارے نفس کی طرف سے ہے (۴/۷۹)

اِن چاروں نُصُوص (آیات بالواضح معانی) کو مربُوط کرنے سے جو نتیجہ "اَخذ" ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ۔

• عُمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ انسان؛ سہاروں کا مُحتاج سے "محتاج تر" ہوتا چلا جاتا ہے ۔ اور عمر کا "بڑھنا اور گھٹنا" ۔ اسکے ترتیب، ضبط، تسلسل و توازُن سے ہٹ کر چلنے یا ضبط و ترتیب و توازن پر قائم رہ کر ۔ اِقدام کرنے پر ہے ۔

• اگر آپ زندگی کے تحفّظی، اصلاحی اور تعمیری پہلو "نظرانداز" کر کے، اپنی عُمر کو جلد "موت" کے حوالہ کرنا چاہیں گے تو یہ جلد "حوالۂ نسخ" ہو جائیگی ۔ "بچاؤ" کی صُورت اختیار کریں گے تو زندگی "سُکُوتِ موت" سے، اُتنی ہی دیر بعد ملے گی ۔

اب یہ آپ کے اِختیار میں ہے کہ ۔

آپ مادّی افراط و تفریط کا شکار رہیں؛

کیفیتّی شِدّتوں کی نذر رہوں؛

مُخرّبِ جسم و جان و ذہن ۔ جذباتی رووں میں بہیں؛ یا مُضمحِل کرتی "عادات" کی غلامی و محکُومی میں زندگی کو داغدار کریں اور

Marfat.com

اگر چاہیں، تو ۔

زندگی کو اطعمہ، کیفیات وجذبات وعادات میں " توازن بدوش"

رکھتے ہوئے ۔ بھرپور طور پہ " زندہ زندگی " سے محظوظ ہوں۔

مُسخّر کائنات، متعینہ راہِ عمل سے ہٹ کر چل ہی نہیں سکتی ۔ اِسے طوعاً یا

کرہاً، متعینہ راہ پر چلتے ہوئے "منزلِ نسخ" میں داخل ہونا ہے۔

امانتاً اختیار کی "نعمت عظمیٰ" سے مشکور وممنون انسان کو، یا تو ۔

طوعاً (اختیاراً) ۔ صراطِ مستقیم پہ گامزن رہ کر "بارانِ رحمت"

میں زندگی گزارنا ہے یا بتانا ہے، یا

کرہاً (مجبوراً) ۔ متفرق راہوں کا راہی ہوکر "مصائب والام" میں

تڑپتے اور پگھلتے ہوئے، مُضمحل کرتی عادات کی محکوم وغلام

زندگی اختیار کر کے "سکوتِ موت" سے جلد ہاتھ ملانا ہے۔

ہمارے ؛۔ جو یہ " رواں، عموماً بے سوچے سمجھے" کہہ دیا جاتا ہے :

" جو ۔ خدا نوں ۔ منظور اے ۔ اوہی ہونا؛ (کچھ نقصان ہونے پر)

" جد ۔ موت ۔ اونی آں ۔ تے ۔ آ گے ۔ رہنی آں !

(یعنی ۔ جب مرنا ہے، تو مرنا ہے ۔ اب جو دل چاہے، کرتے رہو ۔)

۔ خُدا تعالیٰ کی ذاتِ اَلعظیم پر، ایک ایسا اِفتراءِ مُبین ہے،

جو زمرۂ تحریم میں داخل ہے۔

ایسے اِفتراؤں سے باز آ کر؛

اپنے آپ کو اپنے اعمال کیلئے "جوابدہی" کے منصب پر فائز ٹھہرا کر؛

Marfat.com

وہ " اطوار و اندازِ زندگی اختیار کرو۔
جو ' نائب کی شان ' ہے
جس پر اخلاق ناز کرے ؛
جس پر ادنیٰ مشابہتوں کی دھول کا سایہ بھی نہ پڑے۔

خُدا کو منظُور

تربیت، تعمیر، ترحّم اور غیر فائدہ مندی کی تنسیخ ہے ؛
غلاظت، کثافت، فحش، مُنکر،
تخریب، ضلالت، شقاوت اور خباثت۔ نہیں۔
وہ۔ افتراء، شرک، کذب، عصیان، عُدوان اور قتل النفس بغیرِ الحق نہیں چاہتا۔
اُسے کیل و میزان میں کجی پسند نہیں ؛
اُسے مالِ یتیم پر حریصانہ نظر پسند نہیں ؛
اُسے والدین کی شان میں گستاخی اور والدین کی تربیت میں تشنگی مرغوب نہیں
تم پھولوں کو صرف مسلتے ہی نہیں، قتل کرتے ہو ؛
تم بھولوں کے ٹھاسی ٹک (سرٹیفکیٹ) جاری کر کے خطاؤں
— کی آتش اور بھڑکاتے ہو ؛
تم رسولوں کو سولی پہ لٹکاتے اور ایذاء پہنچاتے ہو۔

" انسان کے اظہار۔ شوخیانہ، ناصحانہ، جاہلانہ اور گستاخانہ ہیں
اطوار۔ باغیانہ، سرکشانہ، منافقانہ اور فضیحتانہ ہیں۔

Marfat.com

(خصوصاً:- اسلام کے "نام لیوا" مُسلم کے -)

سچ تو یہی ہے **واعظ**! گر تُو زہر نہ جانے! (واعظ = زاہد، عابد، حامد...)
تیری رِوایتوں سے، مُسلم، ہوئے زنانے!

کہتے ہیں کہ:- کسی خُوشی کو "**دوام**" نہیں!
"**دوام**! - واہ" - نا مُمکن کی حسرت، پھر اظہارِ تاسّف!
نا مُمکن پہ تاسّف - **قابلِ ترک**؛
مُحال کی تمنّا - **مجہُول**؛
گُذشتہ کا غم - **فضُول**؛
مُستقبل کی اُمّید - **موہُوم**؛
اُنہونی پہ یقین - **صدا بصحرا**؛
نے رسائی بدل پہ افسوس - **لاحاصل جلن**؛
نارساء پہ بحث - **پتھر پہ بُوند**؛
گِرانی پہ غُل - **پیچ تیچ**؛
ناگزیر پہ تیوُڑی - **کم ظرفی**؛
مُمکن کے لئے پُکار - **بک بک**؛
کاٹ نہ پانا اور دانت دِکھانا - **جہالت**' - ہے
تُو عِلم ← حِلم ← **حِکمت** ← فہم اور راستی کی تلاش کر!

Marfat.com

اختیار وارادہ کے منشُور کے نشریے !

تجھے "کیا" "کیا" — نہیں دیا گیا !

ء اَحسَن تقوِیم میں صُورت دی گئی ؛

ء صَلاحِیتّیں ، اِستِعدَادیں ، قَابلِیّتیں ، اَعضاء اور قُویٰ دیئے گئے ؛

ء زیادہ سے زیادہ اعتدال میں ، مختلِط اخلاط میں "جَاذب ودَافِع" جسم ملا ؛

ء بقاءِ انفع کے دَور بہ مدوّر ،

اَسباب و عِلَل کی زنجیروں میں جکڑا ،

عِلّت و معلُول سے ہٹ کر پیدا پیداواروں میں ،

مُحرِک ، شدید ، ملیّن ، اکسیر ، تریاق مُحرّکات و مُوثّرات ملے ؛

ء ساعتوں میں بڑھتے ، سُکڑتے ، پھیلتے ، پھُولتے ، جمتے ، تقویّت پکڑتے ۔

سمع کو فرحت بخشتے ، بصر کو تسکین پہنچاتے ، زُبان کو لذّت دیتے ،

جذب دُروں لیے ۔

— صداقتوں پہ شاہد ، وسیع و کشادہ آفاق میں ۔

اِیصَال ، اِنتِقَال ، ہَضم ، جَذب ، دَوران ، اِخراج کا اندرُون رکھتے ۔

جَامع درِساءِ اَنفُس کا وارث بنا کر ۔

خَاص نُکتہ داں کی حَیثیّت دے کر ۔

اختیار وارادہ کے لیے ۔ لَا اِنتہاء نہایتیں رکھتے آزمائش کے "میدانِ عمل" میں

— صلاحیتِ عام کے ساتھ چھوڑ دیا ۔

فَبِاَیِّ آلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۔ (۵۵/۲۷) (تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے)

Marfat.com

ء تیرے قیام کے لئے زمین کو تیرا مُستقَر بنایا؛
بَرّو بحر کی ظلمات میں۔ تیری راہنمائی کے لئے۔
بُلندیوں میں ثابت و سیّار و نجوم کو۔
بغیرِ عمد سماء میں، لا انتہاء پھیلے خلاء میں۔
— مُدَوَّر و مُتعیّن راہوں پہ چلایا۔

ء ہواؤں کو سمتوں چلا کر،
بُلندی سے بادل برسا کر،
مُردہ زمین سے رزق اُگا کر،
— زمین کو تیرے لئے "ہموار" کیا؛

ء ارض پہ جَبل ٹکا کر،
پہاڑوں پہ بارش برسا کر،
نشیب و فراز نیچا اونچا کر،
— آبوں کو خوشنما "آبشار" کیا؛

ء آتش سے سردی ہٹا کر؛
طرح طرح اَطعم پکا کر؛
فاضل منسوخ جلا کر؛
— تجھے طرح طرح "طرحدار" کیا؛

ء زمین میں زرخیزی لا کر،
فلق زمین سے فصل اُگا کر،

Marfat.com

بے حساب اَناج پیدا کر،

—— رزق تیرا "پیداوار" کیا؛

ے تجھے مَشارِقوں سے چڑھتے طلوعوں، مَغارِب میں ڈوبتے شفقوں پہ "بیدار" کیا؛

ے دنوں کو تیری تگ و تازوں کے لیے، راتوں کو ترے پُر سکوں سکونوں میں "بکار" کیا؛
طرفوں کو تیرا مُسخر کر کے، جہتوں کو، جانِ جاں تجھ پہ "نثار" کیا؛

ے پانی سے بُخار اُٹھا کر،

ے بُخار سے بادل بنا کر،

ے ہواؤں پہ سوار کرا کر،

ے بادل ٹکڑے دَوڑا کر،

ے ہر سُو بادل پھیلا کر،

ے بارانِ رحمت برسا کر،

ے حرارت تری پہنچا کر،

ے پودوں سے رزق پیدا کر،
ہر طرف کشتِ زار بنا کر،

رزق کا گرم "بازار" کیا؛

ے سُورج ۔ ضیاء بنا کر،
چاند ۔ نُور ٹھیرا کر،
ہمہ سمتوں چمکا کر،
اِستفادہ پہنچا کر،

Marfat.com

منازل ادوار دورا کر،
سرگرم رفتار رکھا کر،
امروز فردا دوڑا کر،
نوم و غنود لا کر،
اب جگا و تب سلا کر،
— گرما خزاں سرما "بہار" کیا؛
ارض، مہد و کفات ٹھیرا کر؛
سماء، مزین سقف بنا کر؛
نجوم و سیار ثابت سجا کر؛
تر خشک گرم و سرد لا کر؛
نوع نوع جسم جسما کر؛
قسم قسم پھول اگا کر؛
جبل میں واد پھیلا کر؛
پہاڑ آبی سٹور ٹھہرا کر؛
— ہر سُو "مرغزار" کیا؛
زندگی کی تمام ضرورتوں، احتیاجوں کے سامان بوافر مقدار مہیا کر کے؛
بیداری و نیند، بسط و انقباض، احتباش و استغراغ کی حالتیں طاری کر کے؛
جہد و عمل اور آرام و سکینت کے سامان کئے۔
شمس و قمر و نجوم کو فضاؤں میں معلق کر کے،

Marfat.com

زینت بخش زینتوں میں مزیّن کر کے،
تدریج و اِمہال و تسلسل اور قضاء و قدر کے میزان کئے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن (55/77)

(تم ہماری (اپنے رَبّ کی) کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے)

قصّہ مختصر، تمہید طولانی:۔

تسخیر کے لئے مسخّر،
زمین، فلک اور فضا کو دیکھ! ــــ اور
اپنی صلاحیتوں، استعدادوں اور قابلیتوں کی آزمائش کر!

(××) **مومن** ۔ خُدا کو اپنی ماہیّت میں 'انائے منفرد' بولتا ہے کیونکہ اُس سے انائے منفرد خلق ہوئے جو ذاتی، صفاتی، افعالی اور تاثراتی طور پہ ربُوبیّت و رحمت کے آئینہ دار ہیں۔ انائے منفرد کی افضل صورت 'انسان' ٹھہرا ہے جس کے لئے ارض و سماء و خلاء مسخّر ہیں۔ انسان میں ابد قرار ہونے کی صلاحیّت موجود ہے۔

انسانی صلاحیتوں، استعدادوں اور قابلیتوں کو بیدار کرنا مُنتہائے زندگی ہے

مومن اپنے:۔

اقوال، افعال، احوال اور تاثرات میں۔
افکار، انداز، اطوار اور کردار و اخلاق میں۔
جمعوں، منفیوں، ضربوں اور تقسیموں میں۔
اِشتراکوں، اِختلافوں، اِعراضوں اور گریزوں میں۔

تعلقوں، بندھنوں، اقطاع اور واسطوں میں۔
سمعوں، بصروں، فوادوں اور جذبوں میں۔

جہاں ایک طرف۔ خدا کی طرف سے نشاں زدہ و حرف زدہ سے گریز کرتا ہے؛
وہاں دوسری طرف۔ خلقی و اخلاقی طور پر چاہی گئی وابستگیوں سے وابستہ ہے۔
جہاں ایک طرف۔ انبیاءؑ کے حسنِ استماع، حسنِ استیذان حسنِ خلق و اخلاق،
حسنِ بصائر اور حسنِ عمل پر نظریں لگائے ہے؛
وہیں مرسلین علیہم السلام کی زندگی کو، اپنے لائحۂ حیات کے لئے اُسوۂ حسنہ
تصور کرتا ہے۔
وہ انبیاءؑ کے تعلیم و تعلّم اور تعلیمِ حکمت و موعظت کا پابند اور اُن کے پسندِ خاطر
اور مرغوب پر نگہدار ہے۔
انبیاءؑ کے اتباع میں۔ اُن کے،
پرہیزوں میں پرہیزگار،
تعرضوں پر معترض،
اشتراکوں میں مشترک،
اختلافوں میں مختلف،
نگہداریوں میں نگہدار، اور
بیداریوں میں بیدار ہے۔

جو مواقع انبیاء علیہم السلام کے نزدیک اہم رہے، وُہی مواقع اُسکے نزدیک اہم ہیں؛
جن مقامات و معاملات پر انبیاءؑ نے قیام و استقرار کیا، اُنہی مقاموں پر وہ مقیم و متمکن ہے۔

Marfat.com

وہ طبیعت کی تلخیوں میں بسا نہیں ؛
تنگدلی ، ناشکری ، جدلیت اور جلد بازی کے شکنجوں میں کسا نہیں ؛
شحِ نفس ، اظہارِ امارت ، ناعاقبت اندیشی اور بے صبری کے باعث پستیوں میں گرا نہیں ؛
امانتوں میں خیانت کر کے ظلمات و جہالت کی تاریکیوں میں پھنسا نہیں ؛
اپنی ذلتوں اور اضمحلال کی وجہ ۔ اپنی بدعملیوں اور کرتوتوں کو گردانتا ہے ۔
اس ذلت و مضمحل ہو جانے کا الزام ۔ خُدا پر دھرتا نہیں ؛
جذبات میں بیباکیوں کا تیسّر ، دوسروں سے حسد کرنا یا دوسروں کے
دل میں وساوس پیدا کر کے شر پھیلانا ' اُس کی شان نہیں ؛
اپنے اظہارِ امارت و تقدّس میں وہ اسراف کا شکار نہیں ؛
مقاماتِ اجتماع ، جو اُسکے لئے وجہِ قیام ہیں اُن سے دُوریوں میں دُور رہ کر
وہ ضلالتوں میں پڑتا نہیں ؛
اپنی دولت پر اِتراتا نہیں ؛
پیش پا اُفتادہ مفادات پر ناعاقبت اَندیشانہ لپکتا نہیں ؛
وہ گُزشتہ پر تاسفوں میں غموں کا مارا نہیں ؛
ناممکن کے حصُول میں تگ و دو کا بے چارہ نہیں ؛
مستقبل کی موہُوم تمنّاؤں میں ، فضُول وقت ، اُس نے گزارا نہیں ؛
مفروضاتِ خیالی اور موعُوداتِ ذہنی میں ، وہ دل کا ہارا نہیں ؛
ناگُزیر حوالوں میں ، ہمّتوں کا دُھتکارہ نہیں ؛
وقتی تفنّنوں ، جھُوٹی شانوں ، جہَت زدہ رسموں ، فضول مشاغلوں اور نامعقُول

لعبوں کا سرِ دارانہیں ؛

بُزدلوں کی موت ۔ بار بار مرنا ، اُسے کسی حال میں گوارا نہیں ؛

خُدا کے ٹھہرائے گئے ۔ **قبیح ، شنیع اور کریہہ** ۔ کے سایہ سے بھی گُریزاں ہے ؛

تبرّجِ جاہلیہ کا اُسکے پاس سے گزر نہیں ؛

مُرسلینؑ سے چاہی گئی طلبوں اور رسدوں پر اُسکا مدار ہے ؛

انسانی تاریخِ اخلاق کی شہادتوں سے تنبیہہ پکڑنا ، اُسکا شعار ہے ؛

وہ خُدا کی پسند و ناپسند سے مطابق و ہم آہنگ رہتا ہے ؛

اپنے خُلق و اخلاق کی اصلاح میں ۔ ہر لمحہ ، ہر پل اور ہر ساعت مائل بالارادہ ہے ؛

حیوانی سطح پر زندگی گزارنے سے ، اُسکا خدا اُسے بچاتا ہے ؛

وہ اُن اسباب و علل و اثرات پر مُستعد و سرگرم ہے جس جس سبب و اثر و علل پہ انبیاءؑ مُستعد و سرگرم رہے ؛

پیغمبروں کی دُعاؤں میں ، وہ اپنے حال کو شامل رکھتا ہے ؛

اُن کے اقوال میں حسنِ مقال جانتا ہے ؛

اُن کے افعال کو اُسوۂ حسنہ ٹھہراتا ہے ؛

اُن کے احوال میں دُرستیٔ حال دیکھتا ہے ؛

اُن کے تاثرات میں آخرِ تاثیر پاتا ہے ۔

اُسکے نزدیک :-

اسلام نام ہے ۔ اخلاقِ الٰہی سے مُتصف ہونیکا اور اقدارِ الٰہی اپنانے کا ؛

Marfat.com

اسلام نام ہے۔۔ انبیاءؑ کے اندازِ فکر و عزم و عمل اختیار کرنیکا اور
اُنکی زندگیوں کو اُسوۂ حسنہ ٹھہرانے کا؛

اسلام نام ہے۔۔ اَنفس و آفاق میں اَنزل اللہ کے مطابق حکم جاری و نافذ کرنیکا؛
اسلام نام ہے۔۔ وحدتِ انسانیت کے قائم کرنیکا اور۔۔ انصاف، عدل اور
احسان کی دُنیا بسانے کا۔

مُلّاؤں، صوفیوں، فقیہوں اور مُتکلّمین کے لائے ہوئے اسلام کو۔ وہ غیر مُستند سمجھتا ہے
(موجودہ 'ڈز ڈز' کرنے، اِختلافات اُبھارنے اور مصطلحاتِ قرآن میں مین میخ
نکالنے والے۔۔ خیال و فکر و عمل پر سَنَد لاؤ، اگر تم سچے ہو۔)

مُلاّ' کہلانے والا طبقہ تو قابلِ رحم ہے۔
ایک طرف تو اِنہیں حکومت یا مُخیّر حضرات کی سرپرستی حاصل نہیں؛
دُوسری طرف اِن کا مَبلغِ علم نہ ہونے کے برابر ہے۔
مُفلسی اور کم علمی کی وجہ سے یہ طبقہ۔۔ بے حیثیّت اور بے وقار ہے۔
قُدرت نے اِن کے ذمّے۔۔

مسجد کی صفائی، مُردہ شُوئی،
موت کے اعلامیے نشر و بَنی،
اور مَیّت گھر سے نکالنے کا ٹیکس وصولی،

کی کارسونپ رکھی ہے۔
حُرماتِ اللہ، شعائر اللہ، حُقوق، فرائض اور واجبات۔
کے متعلق، اِن کا علم "بالکل خام" ہے۔

Marfat.com

اِن کے خدا کا تصوّر۔ مفروضی، تشبیہی، مکانی اور ادنیٰ قسم کا ہے۔

بٹھا کے عرش پہ رکھا ہے تو نے اے واعظ!
خدا وہ کیا ہے، جو بندوں سے احتراز کرے

جب رمزِ دینِ مصطفیٰ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) تک نہ پہنچ پائے تو فرقوں میں بٹ گئے۔

جنگِ ہفتاد و دو ملّت ہمہ را عذر بنہ
چوں نہ دیدند حقیقت رہِ افسانہ زدند (حافظؒ)

تنگ نظری کا ان کی۔ یہ عالم ہے کہ انہوں نے۔
رَبّ العالمین کو۔ ربّ المسلمین،
رحمت للعالمین کو۔ رحمت للمسلمین بنا دیا ہے۔

پھر یہ ربوبیّت اور رحمت بھی اُن لوگوں کے لئے خاص ہے جو فرقہ واریّت میں اِن کے فرقہ کے ہم خیال ہیں۔

معاشی طور پر مستحکم، اُولُوا العلم اور غیور گھرانوں کے لوگ، اپنے بیٹوں کو مُلّا بنانا ہی نہیں چاہتے، اس لئے کہ مُلّا کے لئے نہ عزّت کی روٹی ہے اور نہ معاشرہ میں وقار۔

یہ لوگ خود۔ زیادہ تر اُن طبقوں سے آتے ہیں جن میں تعلیم و تربیّت، نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔

ملّت اسلامیہ کو باوقار تر کرنے کے لئے کسی ایسے قدم کے لئے بھی اقدام کرنا ہوگا، جس سے۔

اہلِ سیاست دِین سے بیگانہ نہ رہیں اور
مُبلّغانِ دِین ، سیاست سے نافرزانہ نہ رہیں ۔

صُوفیاء کے طبقے کا مقصدِ حیات :-
ذاتِ الٰہہ سے محبّت ، اصلاحِ خویش اور فلاحِ خلق ہوناتھا۔
لیکن اِن کے ہاں سے جاگیردار طبقہ اُبھرتا ہے۔ کسی مردِ خُدا کے انتقال کے بعد، اُسکی اولاد جانشین بنتی ہے۔ پھر مُریدوں کی نذریں اور نیازیں اُنہیں جاگیردار بناتی ہیں۔

فقیہوں کی فقہ :- تعزیرات تک محدُود ہے۔ اُسے خُلق و اخلاق سُدھار سے کوئی واسطہ نہیں۔

مُتکلّمین کا علمِ کلام :- عجمی خیالات اور یُونانی افکار کا گورکھ دَھندا ہے۔
تسبیح کی دانہ شماری ایک میکانکی فعل بنا ہُوا ہے۔ ایران، عرب اور تُرک میں عام رواج ہے کہ ہر کس و ناکس نے ہاتھ میں تسبیح پکڑ رکھی ہے۔
اِدھر باتوں میں دُنیاداری ہے اور
اُدھر ہاتھ میں سبح گَردانی جاری ہے :- اور
زُبان پر - "دُنیا چند رُوزہ ہے"۔ کا وِرد طاری ہے۔

(xxii) **مومن :-**
"حُرُمتِ اللہ" اور "شعائرُ اللہ" کی تعظیم کرتا ہے۔ ($\frac{۲۲}{۳۰،۳۲}$)
(کسی چیز کو حرام قرار دینے کا حق صرف "ذاتِ الٰہہ" کو ہے۔ ($\frac{۱۶}{۱۱۶}$)

Marfat.com

حُرُمٰتُ اللہ

(Harmful Things)

۱۔ کھانے کے حرام

مُردار، بہتا خُون، لَحمِ خِنزِیر اور فِسق (غیر اللہ کے لئے نامزد کردہ)

(۲/۱۷۳ ، ۵/۳ ، ۶/۱۴۵ ، ۱۶/۱۱۵)

۲۔ نظریاتی حرام :-

- بااللہ کُفر و بالطّاغُوت ایمان۔ (۴/۷۶ ، ۲/۲۵۶)
- اِفتِرا عَلَی اللہ اور کَذب عَلی اللہ (۷/۳۷ ، ۱۰/۶۹)
- اِلحادِ فِی اِسمائہٖ اور شرک بِالرَّب (۷/۱۸۰ ، ۳۱/۱۳)

۳۔ عملی حرام :-

- بَغاوت بغیر الحق (۷/۳۳) ؛
- زِنا، اِثم، فَواحِش (۱۷/۳۲) ؛
- غَصبِ حُقُوق (۱۷/۲۶) ؛
- اِسراف و تبذِیر (۷/۳۱ ، ۱۷/۲۹) ؛
- زمین پر اِترا کر چلنا (۱۷/۳۷) ؛
- عیب جوئی (۱۷/۳۶) ؛

Marfat.com

• وعدہ وفا نہ کرنا۔ (۵/۱)

• رزقِ حلال اور زینت کی چیزوں کو حرام قرار دینا (۷/۳۲)

• دورانِ حیض بیویوں کے پاس جانا (۲/۲۲۲)

• شہر الحرام میں قتال (۲/۲۱۷)

۴۔ خُلق کے حرام :- (۶/۱۵۱-۱۵۲، ۴/۴۶)

(انفس کے لیے مُضر اور جسم و جان و ذہن کو مُضمحل کرنیوالا روّیہ)

(i) اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ؛

(ثنویّت و تثلیث سے باز رہو؛

عالم کو تضادات کا مجموعہ نہ جانو۔)

(ii) وَالِدَین سے احسان سے پیش نہ آنا ؛

(بالقول، فعل، حال اور تاثر ؛

با الذات، صفت، عمل اور اثر)

(iii) بعذرِ تنگدستی، اولاد کی تعلیم و تربیّت نہ کرنا ؛

(اِستطاعت بالوصف)

(iv) فَواحِش ظاہری و باطنی کا اِرتکاب ؛

(زنا، اِثم، عُدوان اور ادراکی خیانتیں)

(God does with us, what we with Torches do.)

(v) قتل النّفس بغیرِ الحق ؛

(قتلِ جان، عزّتِ نفس سے کھیلنا، مغلوب رکھنا)

Marfat.com

(vi) مالِ یتیم پر حریصانہ و آزانہ نظر؛
(مجبور کی مجبوری سے فائدہ اٹھانا۔)
(vii) ماپ، تول میں کج میزانی؛
(کم تولنا، کم ناپنا، کم گننا)
(viii) جانبدارانہ فیصلہ؛ (جانبدارانہ نقطۂ نگاہ)
(انصاف، عدل اور احسان کے مواقع و محل سے صرفِ نظر)
(ix) نقضِ عہد اللہ؛
(تنبیہات کی تکذیب۔ بحوالہ $\frac{16}{19}$)
(x) مواضع سے تحریفِ کلام؛
{یعنی۔ بات، جملہ، امور میں شدت و قوت کو؛
نظریۂ زندگی اور فرائض و واجبات کو؛
سُننِ الٰہیہ کی مصدق شہادتوں کو؛
روایتِ متکلّم فیہ (روایت محلِ نظر) کو؛
ـــ اُن کے مواقعوں اور مقاموں پر۔
کہ فنیتی، کمیتی، نوعیتی یا اہمیتی لحاظ سے بدلنا۔}

۵۔ اخلاق کے حرام: ($\frac{16}{90}$، $\frac{3}{109 ، 28}$، $\frac{79}{5}$)

(بالقول، بالفعل، بالحال، بالاثر و تاثر غلط روی؛
خلاف:۔ امرِ حق، معروف و منکر، تدبر و تحمل، اذن و امر)
(i) خلافِ استیذان روش؛ ($\frac{24}{58 - 61}$)

Marfat.com

(ii) ظُلمات اور اور تفرّقہ خیز راہیں؛ (۲/۲۵۷، ۲۴/۴۰، ۶/۱۵۳)

(iii) کتمانِ حق و شہادت ؛ (۲/۲۸۳، ۵/۱۰۶، ۲/۴۲، ۳/۷۱)

(iv) اِکتناز و اِحتکار؛ دولت جمع کرنا اور ذخیرہ اندوزی) (۹/۲۴، ۲۸/۷۶-۷۹)

(v) خبائث و اِغلال؛ ۷/۱۵۷

{خبائث : گندی، گھناؤنی، مکروہ ۔ چیزیں یا اعمال؛
اغلال : دِلوں میں چھپی کدورتیں}

(vi) ریاءِ کاری اور ایذاء و زیاں کی علت بننا؛ (۲/۲۶۴)

(vii) بُطلان و اِغلام (۱۳/۳۹، ۲۱/۱۸)؛ (۲۶/۱۶۵، ۱۶۶)

(viii) تبرّجِ جاہلیہ (۳۳/۳۳)

{جاہلانہ بناؤ سنگار ؛
مردانہ شہوت کی انگیخت کا ذریعۂ اظہار}

(ix) صدقات کے مصارف کا بیجا استعمال (۹/۶۰)

(x) مفاداتِ عاجلہ پر لپکنا ۔ (۱۷/۱۱، ۳۳/۷۲)

۶ ۔ رشتوں کا عدم احترام :- (۴/۱۹، ۲۳، ۲۴)

(ممنوع رشتوں سے منع تعلق رکھنا)

" اسے ایمان والو! ۔ تم کو حلال نہیں کہ عورتوں کے کرہاً (بہ ناپسند خاطر اور ناپسندیدگی) مالک بن جاؤ اور عورتوں کو اس وجہ سے عضل (تنگ، زچ یا منع) کرو کہ جو کچھ تم نے اُن کو دیا ہے اُس میں کا کچھ حصّہ واپس لے لو۔ مگر اس صورت میں

Marfat.com

کہ وہ کوئی صریح فحش کریں۔ اور ان کے ساتھ معروف تاؤ کرو اور اگر تم ان
کو ناپسند کرتے ہو، تو بعید نہیں ہے۔ کہ تم ایک چیز سے کراہت کرو اور اللہ
اس میں خیر کثیر رکھ دے۔ ($\frac{4}{19}$)
تم پر حرام کی گئیں:۔
تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں،
تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں، تمہاری بھتیجیاں، تمہاری بھانجیاں،
۔ تمہاری وہ مائیں :۔ جنہوں نے تم کو دودھ پلایا،
تمہاری رضاعی بہنیں، تمہاری ساسیں اور:۔
تمہاری ربیبائیں (بیوی کی بیٹیاں، جو اسکے سابق شوہر سے ہوں)
۔ اور جو تمہاری آغوشِ تربیت میں پلیں اور تمہاری مدخولہ
بیویوں سے ہوں، اگر وہ تمہاری مدخولہ نہ رہی ہوں تو کچھ حرج نہیں اور
تمہاری صُلبی بیٹوں کی بیویاں اور یہ کہ:۔
تم دو بہنوں کو بیک وقت جمع کرو۔ مگر جو گزر چکا،
بے شک اللہ غفور رحیم ہے۔ ($\frac{4}{23}$)
اور محصنات (دوسروں کے نکاح میں عورتیں، عام ہم نشین عورتیں اور شریف زادیاں)
اِلّا یہ کہ وہ تمہاری مِلکِ یمین (بذریعہ قسم وحلف) بن جائیں۔ یہ تم پر اللہ کی
طرف سے فرض ہے،۔ اِن کے ماسواء جو عورتیں ہیں وہ تمہارے لئے حلال
کی گئیں۔۔ نہ کہ عیاشی اور بدکاری کے لئے۔ پس اِن میں سے جن سے تم نے تمتع
کیا ہو، اُن کو اُن کے اجر (مہر) فریضہ جان کر دو، جس پر تم باہم رضامند ہو جاؤ،

Marfat.com

بے شک اللہ علیم حکیم ہے۔" (۴/۲۴)

۷۔ قولی حرام (بمعۂ تبصرہ مُتکَلّم فیہ)

(مُرسلینؑ علیہم السّلام کی دعوت کے جواب میں جو۔
کُفّار و مشرکین اور مُترفین نے ضِدّاً و بغیاً کہا)

لہ اگر اللہ کو منظور ہوتا تو ہم نہ شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا کسی چیز کو حرام ٹھہراتے۔" (۶/۱۴۸، ۱۶/۳۵، ۴۳/۲)

{وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے :۔

(منظورِ خُدا فحش اور مُنکر نہیں ؛
کُفر و فِسق و عِصیان نہیں ؛

— یہ جملہ خُدائے تعالیٰ پر صریح اِفتراء ہے
اور اخلاقی کیوں۔ سے انکار کا مَظہر ہے۔

"کیا ہم ایسے لوگوں کو کھانے کو دیں، جن کو اگر خُدا چاہے تو کھانے کو دیدیتا۔
تُم صریح ضلال میں پڑے ہو۔" (۳۶/۴۷)

۲ رسُولوں کی شان میں فرق لانا۔ (۲/۲۸۵)

۳ رسُول اللہ کو کُفّار کے خطاب۔

مجنُوں، شاعِر، کاہِن، رَجُلِ مسحوّر کہنا۔

(۶۸/۵۱، ۶۹/۴۱و۴۲، ۱۷/۴۷)

ک معجزہ کو جادو کہنا۔ (۵۴/۲)

(شانِ رسالت میں گستاخی :-

اَدب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ اینجا)
(واقعۂ شق القمر) (۵۴/۱)

ھ کوئی فحش کام کرنے پر کہنا :-

"ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریق پر پایا ہے اور اللہ تعالےٰ نے بھی ہم کو اسی بات کا حکم دیا ہے۔ (۷/۲۸)

(افتراء علی اللہ)

ے کیا جب ہم مر کر مٹی اور چورا ہو جائیں گے تو کیا ہم خلقِ جدید میں از سرِ نو مبعوث ہوں گے۔ (۱۷/۴۹ ، ۵۰/۳)

زندگی کیا ہے؟ عناصر میں ظہورِ ترتیب
موت کیا ہے؟ اِنھی اجزاء کا پریشاں ہونا
(یعنی - زندگی صرف ، دُنیا کی زندگی ہے۔)

"جو دنیا کی زندگی کو ہی زندگی سمجھتا ہے، اُس کا مبلغ علم کچھ نہیں"۔ (۵۳/۲۹،۳۰)

ک "بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست"۔ (انکارِ بعث بعد الموت)

ھ "زندگی کا لطف تماشائی بن کر جینے میں ہے"۔ Lookers-on see the most of the game.

Marfat.com

(زندگی کے "بالحق" ہونے سے انکار " کائنات کو "بالحق" پیدا کیا گیا ہے ۔ (۴۴/۲۸،۲۹)

۹ دُنیا کیا کہے گی، خرچ تو کرنا ہی پڑے گا!

(اسراف کرنے پر ضد ۔ (خدا، اسراف کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا ۔ (۷/۳۱)

۱۰ انسان غلطی کا پُتلا ہے ۔

(غلطی کو شہہ :۔ کارِ شیطان ۷/۲۷، ۲۵/۲۸،۲۹)

۱۱ انسان اسّی سال تک گناہ کرتا رہے ۔ بس، ایک دفعہ کلمہ پڑھ کر ۔۔ توبہ کر لے سارے گناہ بخشے جاتے ہیں ۔ (گناہ کو ترغیب: ایمان بالطاغوت)

۱۲ **اقوالِ مُترفین** :۔ (سرمایہ دار طبقہ کی طرف سے حُجت)

نظامِ خداوندی کی مخالفت مُترفین کی طرف سے ہوتی ہے (۳۴/۳۴)

(ا) ہم مال و اولاد میں تم سے زیادہ ہیں ۔ (۳۴/۳۵)

(ب) ہم کو عذاب نہ ہو گا ۔ (۳۴/۳۵)

(جب کہ رسول بھی اگر معصیت کرے تو سزا بھگتے ۔ (۱۰/۱۵)

(ج) تمہارا عقیدہ تمہیں مُبارک، میرا عقیدہ مجھے مُبارک

(یعنی ۔ اپنے الہات پر قائم رہو ۔ ۳۸/۵)

(د) یہ اسلاف کے مسلک کے خلاف ہے ۔ (۴۳/۲۳)

(اندھی تقلید)

Marfat.com

۱۳ یہ کہنا، کہ مجھ پہ وحی ہوتی ہے جبکہ اُس پر کوئی وحی نہیں ہوتی (۶/۹۳)
(کذب علی اللہ)

۱۴ القرآن :۔ اضغاث واحلام (۱۲/۴۴)

{اضغاث : مجرّد ثلاثی۔ ض غ ث = خلط ملط، بے ربط، غیر واضح جب آپ کہتے ہیں کہ۔
قرآن میں چھیاسٹھ (۶۶) متفرق آیات ہیں تو آپ اِسے
اضغاث ہی تو کہہ رہے ہیں۔

۱۵ اَلقُرآن :۔ سحرٌ یوثرُ و قولُ البشر (۲۴ ، ۲۵/۷۴)
(کافر و مُترف کا قرآن کے مُتعلق نقطۂ نگاہ)

۱۶ اَلقُرآن :۔ قصّوں، کہانیوں، وَعدوں، وَعیدوں کی کتاب (۱۶/۲۴، ۲۵/۵)
{یہ اَلقُرآن کو "اساطیر الاوّلین" کہنے کی ضدّ ہے}

۱۷ اَلقُرآن :۔ مقامِ اِعراض پہ (۱۷/۴۶، ۱۸/۵۷)
(کوئی ایسی بات کہنا، جس میں قرآن سے پہلوتہی ٹپکے۔)

{• جب قرآن کی مُستقل اَقدار کو اپنانے کی بجائے۔
___ مِثالوں کو اپنے "نقطۂ نظر و عمل" کا محور بنایا جاتا ہے۔
___ تو یہ "اِعراض" نہیں، تو کیا ہے!

• آپ نے اَلقُرآن کو پڑھنے پڑھانے، وَظیفہ و وِرد بنانے، حِفظ کرنے تعوِیذ گنڈوں کی کتاب بنانے، اور قسم کھانے کا ذریعہ۔

Marfat.com

تو "برحق" بنایا؛

• اِسکے "رِکتنے" میں اُلجھ کر۔ دُوسروں کو اُلجھایا اور
قوم کو "فِرقوں" میں۔ "بلاشک" بانٹا؛
لیکن۔
• اِسکے "کیا، کب، کہاں، کیوں، کیسے" کو۔
اپنے "کیا، کب، کہاں، کیوں، کیسے" پر۔
وارِد کر کے۔ بِالیقین "رِنمہایا بھی۔
—— یہ "اِعراض" نہیں، تو کیا ہے!

۱۸ اَلقُرآن۔ نذرِ عِضینؔ (نذرِ عُضو عُضو) (15/91)
{یہ بات "اَظہَر مِنَ الشّمس" ہے۔
زُبان وہ بات کہنا "گوارا" ہی نہیں کر رہی، جو حاملانِ قرآن نے۔
قرآن کے ساتھ کیا؛۔

گِلہ جفائے وفا نما، جو حرم کو اہلِ حرم سے ہے۔
کسی بُتکدے میں بیاں کرُوں، تو کہے صنم بھی "ہری ہری" (بانگِ درا)
احکام ترے حق ہیں، مگر اپنے مُفسّر
تاویل سے قرآں کو، بنا سکتے ہیں پاژند (بالِ جبریل)

ہم ربط میں (مسلسل) بھیجتے رہے اپنا کلام، تاکہ وہ نصیحت قبُول کریں (28/51)

۱۹ جدَل خُواہانہ اور تقابلی نگاہ۔ (وہ بھی، اَلقرآن پر) (5/101)
{یہ نگاہ۔ علی الاعلان، تکذیبِ قُرآن ہے۔

ذرا۔ اپنے "مسئلۂ ناسخ و منسوخ" کو محلِ نظر لائیں }

۲۰ے حَسبنا کتاب اللہ۔ کہنے سے انکار (۴۲/۲۱)

{ان سے پوچھو، کیا قرآن کافی نہیں (۲۹/۵۱)

آپ فرما دیجئے، میرے لئے میرا اللہ کافی ہے (۹/۱۲۹، ۴/۴۵)

ہر سوال کی تفسیر قرآن میں ہے۔ (۲۵/۳۳)

ہر قسم کی بات اس میں آگئی ہے۔ (۳۰/۵۸، ۳۹/۲۷) }

۲۱ے القرآن اور نظرِ اشتباہ (۲۵/۳۲)

(یعنی۔ یہ کہنا کہ۔ قرآن ایک ہی بار کیوں نازل نہیں ہُوا؟

۲۲ے اَلقُرآن۔ کج بینی کی زد میں (۱۸/۱)

{جب آپ نے اپنے خُلق و اخلاق کو "قرآنی خُلق و اخلاق" کے

قالب میں ڈھالا ہی نہیں تو۔

القرآن آپ کے لئے کج ہے، آپ اَلقرآن کیلئے کج ہیں۔

۲۳ے اَلقُرآن۔ ایک مہجور کتاب (۲۵/۳۰)

{جب اَلقُرآن کو بطور "لائحہِ حیات" اور "آئینِ قوم" جاری و نافذ

ہی نہیں کیا گیا۔ تو اِسکا مہجُور کرنا تو محتاجِ بیان نہیں۔}

۲۴ے اَلقُرآن کی مثل لانا (یا اِسکا شریک ٹھہرانا) (۸/۳۱)

{قرآن کو اپنی تفصیل کے لئے "بلیا کھیوں کی محتاج کتاب" کے رُوپ میں

Marfat.com

پیش کیا گیا۔ آپ نے اِسکی آیات کی وضاحت کے لئے دگر سہاروں کا سہارا لیا۔
حالانکہ ایک طریقِ کار عام مُروّج ہے۔ کوئی بات کر رہا ہو، اُسکی کوئی بات سمجھ
میں نہ آتے، تو فوراً اُس سے پوچھتے ہیں کہ۔

ذرا، اسکی وضاحت ہو جائے!

قرآن تو زِندہ کتاب ہے، زِندوں کے لئے ہے، زندگی دیتی ہے۔ ظُلمات سے **نُور**
کی طرف خارج کرتی ہے۔ قرآن۔ اپنے ہر دعویٰ کے لئے **دلیل** لاتا ہے اور کائنات اس
دلیل کی **شہادت** دیتی ہے۔

آپ بھی زِندہ ہو کر (اِس پہ عمل کرنے کا قصد باندھ کر) اِسکی آیات کی وضاحت،
اسی کی آیات سے چاہتے۔

آپ "**تصریفِ آیات**" سے اِسکی وضاحت تک کیوں نہ پہنچے؟ جبکہ۔
"اِس میں کوئی چیز محتاجِ تفصیل چھوڑی ہی نہیں گئی۔ (۶/۳۸)

اپنی ہی سمجھ ناقص ہو اور اِسکی آیات سمجھنا نہ چاہیں تو یہ۔ الگ بات ہے۔
قرآن کا چیلنج ہے کہ تم قرآن کی مِثل نہ لا سکو گے۔ (۸/۲۳،۲۴)

۲۵۔ اَلقرآن۔ حوالۂ ہادٍ ہو (۷/۲۴، ۴۱/۲۶)

(قرآن پڑھا جائے تو شور نہ مچا!)

اَلقرآن کی صداقتوں تک رسائی کے لئے۔ کسی "**بالحق پیمانہ**" تک نارسائی
— میں ہمارا عجمی ہونا اور **قدامت پرست** ہونا — حارج آیا۔
اس پر مُستزاد یہ کہ۔
اَنزل اللہ پر "**تعیمی نظر**" کی حسنات کے رنگ نمایاں اور اُجاگر نہ ہو پائے۔

Marfat.com

- اِسکے اَلہدیٰ، مَعانیوں اور غایتوں کو برپا نہ کیا جاسکا؛
- اِسکے لفظوں کے زیر و بم، قافیوں اور اسجاع میں خُود ڈُوبا اور دُوسروں کو ڈُوبایا گیا؛
- اِسکے رسم الخطی ٹیڑھوں، زاویوں اور گولائیوں میں پھنسایا گیا؛

—— اپنی پسندوں، غرضوں، شہوات اور راحت طلبیوں کی کششوں کے اسباب نے،

وَلِدَین کی تربیّت میں باقی رہ جانیوالی تشنگیوں نے،

—— رَنگ دکھلایا۔

قرآن سے ہمارے فاصلے بڑھتے چلے گئے اور اَلقُرآن۔ حوالۂ " ہاوَہُو" ہوتا گیا۔

شَعَائِرُاللہ

(محسُوس علامات (Perceptible Symbols)

- کوئی شخص، چیز، جگہ یا معاملہ۔ جس پر شعُوری طور پر خُدا یاد آئے؛
- کوئی صُورت، شکل، ساخت،
- کوئی مَادّہ، کیفیّت، جذبہ یا تحیّر خیز واقعہ۔ جس پر توجہ اَلعَظیم کی طرف منعطف ہو؛
- کوئی قول، فعل، حال، تاثر۔ جس پر خیال اِلٰہِ آخر" کی طرف پلٹے؛

Marfat.com

• کوئی سمعی، بصری، جذبی، خبری، انشائی "احساس و تعلّم" جس پر خدائے الخالق و البدیع و الکافی کی نیرنگیوں میں "عذر" تک پہنچیں۔
ان کی "تعظیم و تکریم" — سب پر "لازم" ہے۔

(۱) توراۃ، زبور، انجیل، قرآن، گیتا، بدھا چاریتا (۵/۴۳-۴۵، ۵۷/۲۷، ۷/۵۲)؛

(۲) بیت المقدس، بیت الحرم اور اُن کے آئینہ دار مظاہر (۲/۱۴۴، ۷/۲۹)؛

(۳) بیت المقدس اور بیت الحرم کے مضافات و حدود (۷/۲۹)؛

(۴) اقتدارِ اعلیٰ کا مرکز (۵/۱۲۰، ۷/۱۵۸، ۵۴/۵۵)؛

(۵) طریقِ حج، مقامِ ابراہیمؑ، ایّام الحج، چار حرام مہینے، رسوم و مناسکِ حج، صفا و مروہ (۲/۱۵۸، ۱۸۹، ۱۹۷-۲۰۳)؛

(۶) اقامت الصلوٰۃ، اوقاتِ صلوٰۃ، ایتاءِ زکوٰۃ، مصارفِ زکوٰۃ (۲/۱۱۰، ۷۷)

(۷) تعلیماتِ انبیاء و مرسلین علیہم السلام (۴/۸۰، ۱۹/۴۲)؛

(۸) شہرِ رمضان، اوقاتِ رمضان (۲/۱۸۳، ۱۸۴)؛

(۹) صدقات و مصارفِ صدقات (۹/۶۰)؛

(۱۰) وقار و احترامِ امام (۲/۱۲۴، ۱۲۵، ۲۱/۷۳)؛

(۱۱) قومی و ملّی وحدت و یک نظری (۱۰/۱۹، ۶۱/۴)۔

اشتراکات Agreeable Values

(۱) ایمان بالبصیرت (۲/۱۷۷، ۲۵/۷۳)؛

Marfat.com

(۲) وَحدتِ فکر (۲/۱۶۳ ، ۳/۱۰۳)؛

(۳) یک نظری و یک جہتی (۳/۱۰۳،۱۰۵ ، ۸/۹۶)؛

(دُنیا میں عقلمندی کا ایک کام 'یک جائیت' ہے اور ہزار خرابی 'ہرجائیت')؛

(۴) بِرّ و تقویٰ میں تعاوُن (۵/۲ ، ۲/۱۷۷)؛

(۵) تصفیہ، تزکیہ اور اِصلاحِ خویش (۹۱/۹،۱۰ ، ۲/۴۴ ، ۶۱/۲)؛

(۶) اللہ، رسُول اور اُولی الامر کی اطاعت (۳/۱۳۲ ، ۴/۵۹)؛

(۷) وحی، امر اور اذن (۱۶/۷۶ ، ۷۹/۵ ، ۳۴/۵۰)

(۸) احترامِ والدین، اقرباء اور مومنین (۶/۱۵۲ ، ۴۹/۱۰)

(۹) احترامِ راسخون فی العلم (۵۸/۱۱)

(۱۰) قسط، عدل اور احسان (۴۹/۹ ، ۱۶/۹۰)

(۱۱) اختلافات پر خطِ تنسیخ (۳۰/۳۰-۳۲ ، ۴۲/۱۳-۱۵ ، ۴۳/۶۵)

(۱۲) اِسراف و بُخل اور اِکتناز و احتکار سے گُریز (۲۵/۶۷ ، ۹/۳۴،۳۵)؛

(گھر میں کوئی ضرورت ہو، تو بازار کو جا!
بازار میں جا کے نہ کر لے، ضرورت پیدا!)

(۱۳) اِتحادِ قوم غایت الغایات (۶۱/۴)؛

(نسل، مذہب، زبان اور جغرافیائی تعصّبات کو بالائے طاق رکھنا۔)

(۱۴) مُصیبت، سختی اور جہاد میں اِستقلال (۲/۱۷۷)؛

(۱۵) مساجد کے قریب زینت پکڑنا (۷/۳۱)؛

(۱۶) حاضر سے غیب، تکثّر سے وحدت اور تدبُّر سے تعقُّل میں اقدام (۱۱/۲۳ ، ۱۰۲/۱،۲ ، ۷۹/۵)

آدابِ معاشرت کی یکسانی

(مومنین سب بھائی ہیں ۴۹/۱۰)

اقوال: دوٹوک ، بیباکانہ ؛
افعال: عموم میں وضعدارانہ ، خصوص میں مخلصانہ ؛
احوال: (اطوار) ۔ شستہ و فرزانہ ، (انداز) ۔ باسلیقہ و شریفانہ ؛
تاثرات: تحفظانہ ، تعمیرانہ ، مربیانہ ، احسان مندانہ ۔

وقت کا ۔ شہسوار ؛
بیکاری سے ۔ بیزار ؛
قربتوں کا ۔ خریدار ؛
سرمایہ پہ ۔ نگہدار ۔

کلام میں ۔ برموقع و محل ؛
طعام میں ۔ برسرِ طلب ؛
لباس میں ۔ صاف و پاپرد ؛
رہائش میں ۔ ضرورت بحسب ؛

(ہر جا کہ رفت ، خیمہ زد و بارگاہ ساخت)

دادوستد میں ۔ بالقسط و میزان ؛
آمد و خرچ میں ۔ بالضرورت

(نہ بلاضرورت ، نہ زائد از ضرورت)

مدارِ عزم و عمل :- غضِ بصر اور حفظِ فروج ($\frac{24}{30}$ ، $\frac{23}{5}$)

پھولوں سے اُسکے سامنے مُرجھایا نہیں جاتا ؛
کانٹوں سے اُسکے سامنے کسکایا نہیں جاتا ؛
کسی تخویف پہ بھی اُسکو دھمکایا نہیں جاتا ؛
کسی تنقید پہ بھی اُسکو ڈگمگایا نہیں جاتا ؛
نسل ، مذہب ، زبان ، جغرافیے کا تعصّب ، اُسکے آڑے نہیں آتا ؛
وقت ، محنت ، فاصلے ، سرمایے کا گھاٹا ، اُسکو ہارے نہیں جاتا ؛

(اُصولوں پر پُختہ) { You see him, as you saw him.
You meet him, as you met him. }

یکسانیّت کی اقسام :-

(ا) ہم و باہم یکسانی
(ب) غیر ہم و ناہم یکسانی

ہم و باہم یکسانی :-

مومن :- (ا) بالقصد :-	(ب) بالتنفّر :-
(۱) اللہ آخر کی عبادت $\frac{25}{98}$	(۱) کُفر باللہ و بالطاغوت ایمان ($\frac{2}{256}$)
(۲) پیشِ والدین نیاز } ($\frac{6}{151}$)	(۲) شرک بالرّب و دوئی پسندی ($\frac{31}{13}$ ، $\frac{16}{75}$)
(۳) تعلیم و تربیتِ والدین	(۳) اِفتراء و کذب علی اللہ ($\frac{7}{37}$)

مومن :-

(ا) بالقصد :-

(۴) بالاقرباء، مساکین، یتامیٰ احسان (۴/۳۶)

(۵) بالقسط کیل و میزان

(۶) انصاف، عدل اور احسان

(۷) بعہد اللہ وفاء

(۵ تا ۷: ۶/۱۵۲)

(۸) صفائی و پاکیزگی (۹/۱۰۸)

(۹) بِرّ و تقویٰ (۵/۲)

(۱۰) غضِّ بصر و حفظِ فروج (۲۴/۳۰)

(۱۱) اقامت الصلوٰۃ و تحفظِ صلوٰۃ (۲۳/۲، ۹)

(۱۲) تزکیۂ خویش و ایتاءِ زکوٰۃ (۹۱/۹، ۱۰)

(۱۳) رفتار میں اقتصاد (محموداً)

آواز میں جھکاؤ (ارادۃً)

(۱۳: ۳۱/۱۹)

(۱۴) سیدھا، صاف اور دو ٹوک قول (۳۳/۷۰)

(۱۵) حدود استیذان کا پاس (۲۴/۲۷ - ۲۹)

(۱۶) تنگی، مصیبت اور جہاد میں استقامت (۲/۱۷۷)

(۱۷) اللہ، صبر اور صلوٰۃ سے استعانت (۲/۴۵، ۱/۴)

(۱۸) پسند و ناپسند خدا سے مطابقت و ہم آہنگی (۴۹/۷)

(ب) بالتنفر :-

(۴) فواحش ظاہری و باطنی (۷/۳۳)

(۵) قتل النفس الا بالحق (۶/۱۵۱)

(۶) کتمانِ حق و شہادت (۲/۱۴۰، ۴۵)

(۷) جانبداری و تعصب (۶/۱۵۲)

(۸) اموالِ غیر (بالخصوص مالِ یتیم) پر آزانہ نگاہ۔ (۴/۲۹، ۶/۱۵۲)

(۹) اثم، عدوان، جھوٹ (۵/۲، ۱۶/۷۲)

(۱۰) لغو و لہو (۲۵/۷۲، ۴۷/۳۶، ۳۷)

(۱۱) فسق و عصیان (۴۹/۷)

(۱۲) بغاوت بغیر الحق (۷/۳۳)

(۱۳) جاہل اور جاہلیت (۲۵/۶۳)

(۱۴) بیجا صرف اور اندازِ مناسب خرچ (۲۵/۶۷)

(۱۵) دنیا کو آخرت پر ترجیح - (۴/۷۷)

(۱۶) تمسخر، تنابز، تجسس، غیبت، بدظنی (۴۹/۱۱، ۱۲)

(۱۷) اترا کر چلنا اور تفاخر (۳۱/۱۸)

(۱۸) مفاداتِ عاجلہ پر لپکنا (۱۷/۱۸)

(۱۹) تقدم : (افضل سے سبقت لیجانے کی کوشش (۴۹/۱)

Marfat.com

مومن:- (ا) بالقصد	(ب) بالتنفر
(۱۹) امانات و معاہدات کی رعایت (۲۳/۸)	(۲۰) تجبر: دانا کی رائے پر اپنے فیصلے کو غالب کرنا (۴۹/۲)
(۲۰) علم، حکمت، موعظت اور غفر (۲۲/۷۰، ۱۶/۱۲۵، ۱۰/۵۷، ۲/۲۶۸)	(۲۱) ترفع: بلند آواز میں اظہار رعب (۴۹/۲) (ہر طرح کا۔ قول، فعل، حال و تاثر میں)
(۲۱) ازواج و ذریات سے قرۃ اعین (۲۵/۷۴)	(۲۲) بلاوجہ تنقید و محاکمہ (۱۱۳/۵)
(۲۲) اللہ، رسول اور اولی الامر کی اطاعت۔ (۴/۵۹)	(۲۳) شر، بالشر مٹانا۔ (۱۳/۲۲، ۲۸/۵۴) سے احتراز کرتا ہے۔
(۲۳) نفوذ نیابت الٰہیہ میں راتوں کو فکر (۲۵/۶۴) کو اختیار کرتا ہے۔	

انسان:-

نقص بدامن عادات	فائق ترجیحات
جلد باز (۱۷/۱۱)، جھگڑالو (۱۸/۵۴)	بالبصیرت ایمان (۲۵/۷۳)، بالبرہان ایمان (۴/۱۷۵)
ناشکرا (۱۷/۶۷)، ناعاقبت اندیش (۷۶/۲۷)	تعلیم و تعلم (۲/۱۱۴)، تحقیق (۱۷/۳۶)
حاسد (۱۱۳/۵)، خائن (۳۳/۷۲)	صداقت (۳۹/۳۳)، حکمت (۲/۲۶۹)
سرکش (۹۶/۶)، بے صبرا (۷۰/۱۹)	خیر و حسنات (۲/۱۴۸، ۱۷/۷)، ہدایت فی وقار (۲۵/۶۳، ۱۷/۱۳)
تنگدل (۱۷/۱۰۰)، وسوسہ انداز (۱۱۴/۵، ۶)	حلال و طیب (۵/۸۸)، لا تخف (۴۱/۳۰)
ظالم (۱۴/۳۴)، جاہل (۱۴/۳۴)	تسخیر فطرت (۳۱/۲۱)، سیر فی الارض (۲۹/۲۰)

Marfat.com

(• جاہل کے ساتھ، دانائی سے؛ اور
دولتمند کے ساتھ اِستغناء سے پیش آؤ۔

• جب تک تُو غُصیلا و فخُور ہے۔
حُسنِ عمل تجھ سے، تُو حُسنِ عمل سے دُور ہے۔

• اُونچی آواز میں تفوّق کا پندار، انسان کی حسنات کو کھا جاتا ہے۔

• شَر شَر کو۔ نہیں مٹاتا، بلکہ۔
خیر۔ شَر کو مٹاتا ہے، جس طرح پانی آگ کو۔)

مومن:۔
نہ دُوسروں کو پستیوں میں دھکیلتا ہے، اور نہ خُود پستیوں میں گرتا ہے۔

مومن:۔ نہ صرف:۔

اِحترازوں میں مُحترز؛
پرہیزوں مُحتاط؛
گُریزوں میں گُریزاں ہے، بلکہ۔
گھٹیا تشابہوں، اَدھی حرکتوں،
بَدنام تعلقّوں، بیکار مُشاغِلوں؛
غیر صحتمند اُصولوں، مُضمَحِل کرتی عادتوں،
لَغویات میں اُلجھی مجلسوں اور
جمُود طاری کرتے اِنجمادوں سے بھی۔
— اپنا پہلُو تہی رکھتا ہے۔

Marfat.com

غیر ہم و ناہم یکسانی :-

(۶/۱۵۱) الرّبّ کا اپنے کسی کو ، نہ ہمسرِ وصفت بنانا !
(۲۸/۸۸) اِلٰہِ اُخر کے اپنے ، نہ برابر کسے بٹھانا !
(۲/۱۷۰) تقلید میں عزّت اپنی ، نہ گھائل کبھی گرانا !
(۲/۴۴) تقوٰی کا بَن ناصح ، نہ خُود کو کبھی بُھلانا !
(۳۱/۱۵ ، ۲۹/۸) تابیدِ آبائی پر بھی ، کبھی دُوئی میں در نہ آنا !
(۲۱/۵ ، ۱۲/۴۴) نصُوصِ قرآن نہ کوئی ، اَحلام اَضغاث بنانا !
(۲/۱۷۳) حُرمات اللہ کے قصداً ، اِضطراراً پاس نہ جانا !
(۶/۱۵۲) مَال بےکَس پہ ہو طامع ، نہ نظرِ حَریص ٹکانا !
(۲/۴۲، ۱۴۰) کِتمانِ حق و شہادت شر ، اِخفاء یہ فسد زمانہ !
(۲۴/۲۳) مُحصَن کسی پہ تُہمت دھر ، نہ بغاء کے قصد بنانا !
(۱۹/۵۹) حوالے خُود شہوت کے ہو ، حَسنات نہ حبط کرانا !
(۱۸/۵۴) بے علم و فہم جدل میں ، نہ ہمت جُرأت دِکھانا !
(۴۹/۱۱) نہ کسی تمسخر سے بھی ، کسی فریب کا جال بچھانا !
(۴۹/۱۱) نہ کمانِ طعن وطنز سے ، کوئی چبھتا تیر چلانا !
(۴۹/۱۱) تنابز سے ہے تنفّر پھیلا ، تنفّر سے نہ چین چرانا !
(۴۹/۱۲) تجسّس ہے تشہیرِ عیب ، نہ چاہ باطل نشر کرانا !
(۴۹/۶) خبرِ عدو پہ بلا تامّل ، نقدِ عمل نہیں فرزانہ !
(۲/۲۶۴) پس رِیاء نہ نام خرید ، ایسی شُہرت شان کمانہ !
(۱۷/۳۳) خُون گرانا فتنہ گِراں ، تو خُون ناحق گرا ۔ نہ !
(۱۷/۲۷) اِسراف سے کر صرفِ نظر ، اِسراف کا دَور چلانہ !
(۱۷/۱۴) تسبیحِ روز و شب کا اپنے ، تو گنتا رہ دانہ دانہ !

Marfat.com

مُومن

(یا الاَنفُس)

مُثبت اقدار :-

(۱)

مومن کی دُنیا :-

کُفر، شِرک یا اِلحاد کی دُنیا نہیں۔ اُولُوالعلم، حَنیف اور سلیم کی دُنیا ہے؛
اِبنیت یا اَبُوّیت کی دُنیا نہیں۔ "لَم یَلِد وَلَم یُولَد" کی دُنیا ہے؛
شیوخیت یا رہبانیت کی دُنیا نہیں۔ "بے ہمہ و باہمہ، ہم و باہم" کی دُنیا ہے؛
ثنویت یا تثلیت کی دُنیا نہیں۔ "الاَحَد" اور "الواحِد" کی دُنیا ہے؛
— "توحید" کی دُنیا ہے، "وَحدت" کی دُنیا ہے۔

اُسکے :-

"نظریہ و عمل" کی بُنیاد۔ "تصوّرِ الٰہ"؛
"تربیت" کی بُنیاد۔ "قرآنی محکمات"؛
"تفہیم" کی بُنیاد۔ انفس و آفاق میں پیدا آیات اور آیات میں جاری افعال و اثرات؛
"تفکّر" کی بُنیاد۔ باطل نظام کے پیدا کردہ تاثرات سے تحفّظات،

— اور —

یقین و حفظ کی وادیوں میں تردیدِ عجمی، روایتی و مسرفانہ تخیلات؛

Marfat.com

"تدبُّر" کی بُنیاد ـ لاتؔ و مناتؔ و خُرافات سے گُریزاں دستورِ حیات؛

"دادؔ و ستدؔ" کی بُنیاد ـ بالعدل و حسب آمد و اخراجات؛

"تعمُّل" کی بُنیاد ـ ایمان، عمل صالح اور بغیرِ ایذاء احسانات' ـ ہے۔

مُومن :ـ

"نظری" طور پر ـ امانتدار؛ $(\frac{40}{19})$

"سمعی" طور پر ـ اِستماع کے لئے باعثِ قرار؛ $(\frac{52}{25})$

"جذباتی"، طور پر ـ وَقار طلب و پُر وقار؛ $(\frac{7}{14})$ اور

"تقویتی طور پر ـ بالعزت صُلح جُو و صُلح شعار ہے ـ $(\frac{7}{17})$

"زخودرفتگی کسی طور بھی مُومن کی شان نہیں"

(۲)

مُومن ـ

شعُور کی "سُلطانی سطح" پر فائز وہ ہستی ہے، جسے اگر دیکھنے کی تمنّا ہو تو اُسکے :ـ

بظاہر؛ حُسنِ گُفتار و کردار، حُسنِ اِستیذان و استماع،

حُسنِ بصارت و بصیرت، حُسنِ جذبات و تاثرات،

حُسنِ احساس، ادراک، قیاس؛

حُسنِ نظر، عزم، عمل؛

حُسنِ تعقُّل، تفکُّر، تدبُّر ـ میں،

بباطن؛ حُسنِ ایصال و اخذ، حُسنِ انتقال و تغیُّر،

Marfat.com

حسنِ دوران وبدل، حسنِ نکاس واِخراج

— میں دیکھو۔

شر کی بجائے خیر، کفر کی بجائے ایمان، خبیث کی بجائے طیب، ضلالت کی بجائے ہدایت، سیئات کی بجائے حسنات، حرام کی بجائے حلال، لوجہ اللہ، مومن کی "ترجیحات" ہیں۔

مومن:-

اپنے خدا سے صراطِ مستقیم کا، اپنے صبر سے حلمِ حلیم کا، (۱/۵، ۲/۴۵)
اپنی صلوٰۃ سے قلبِ سلیم کا، اپنے تقوٰی سے حفظِ عظیم کا، (۱۰۷/۴،۵، ۲۷/۵۲)
خیر، غفر، حکمت میں باشرف تقدیم کا، عائلی زندگی میں سکینت وتسلیم کا۔
(۲/۱۴۸، ۵۷/۲۱، ۲/۲۶۹، ۲۵/۷۳)
دنیا وآخرت میں حسنات کا، (۱۶/۳۰)
اپنے علم میں مزید تحقیقات کا، (۲/۲۸۰، ۸۸)
سلوک وتعلق میں مدارت کا، (۱۷/۱۶۱)
عزت وغلبہ میں اضافہ جات کا، (۳/۱۳۹، ۷۱/۱۳)
علم الاشیاء میں وقوفِ آیات کا، (۲/۳۱، ۳۲)
قوائے فطرت سے مزید فیضان وافادات کا، (۳۱/۲۰، ۴۵/۱۳)
— طالب وطلبگار رہتا ہے۔

مومن:-

اپنے ہونے میں "بالحق"؛ اپنے کرنے میں "بالعمل"؛

Marfat.com

اپنے بننے میں "بالیقین"، اپنے سنورنے میں "بالتعمیر" ہے۔
اختلاف کی بجائے "اشتراک"؛ نفاق کی بجائے "اتحاد"؛
تخالف کی بجائے "تطبیق"؛ جمود کی بجائے "تحرّک"؛ میں کشاد دیکھتا ہے۔
تخصیص سے "تعمیم" کو؛ تکثّر سے "وحدت" کو۔ بڑھتا ہے۔

مومن۔

اعلائے کلمۃ الحق، شرف انسانیت کی بحالی، اختلافات مٹانے، (٨/٩٧، ٢٢/٣١، ١٦/٩٢)
زندگی کو انبیاء کے مشن کے لئے وقف رکھنے، (٢/١٤٥)
صدیقین، صالحین، اخیار اور شہداء کی معیت چاہنے، (٤/٦٩)
نعمتوں اور آسائشوں کو احکام خداوندی کے مطابق صرف کرے، (٢١/١٣)
علمی وجسمانی توانائی کے لئے کوشاں رہنے، (٢/٢٤٧)
مرض کی حالت میں صحت کے اصول اپنانے، (٤/٤٣، ٥/٦)
خوراک میں متوازن، رفتار میں مقتصد اور معزز و باوقار رہنے، (٧/٣١، ٢٥/٣٢، ٤١/١٣)
اپنے آپ کو اپنے اعمال کے لئے جوابدہ ٹھہرانے، (٥٢/٢١)
— پر "صاد" کرتا ہے۔

(٣٧)

مومن۔

- صراط مستقیم، صراط سویّا اور صراط اقوم اپناتا ہے (٦/١٥١-١٥٢، ١٩/٤٣، ١٧/٩)
- خدا کی پسند و ناپسند سے اپنی پسند و ناپسند۔ مطابق و ہم آہنگ رکھتا ہے۔ (٩٢/٢٠)
- حیات آور قالبوں میں ڈھل کر، باکردار رہ کر۔ "نعرۂ لاتخف"۔
بلند کرتے ہوئے "خوشیاں بکھیرنا" اُسکی رضا ہے۔ (١٠/٩٢)

- شرّ کی بجائے خیر ($\frac{۲۰}{۴۲}$)؛
کفر کی بجائے ایمان ($\frac{۵۹}{۲۴}$)؛
خبیث کی بجائے طیّب ($\frac{۲۴}{۲۶}$)؛
ضلالت کی بجائے ہدایت ($\frac{۲۵}{۲۱}$)؛
سیّات کی بجائے حسنات ($\frac{۱۳}{۲۲}$)؛
حرام کی بجائے حلال ($\frac{۶}{۱۴۱ - ۱۴۵}$)

— لوجہ اللہ اُسکی "ترجیحات" ہیں۔

مومن۔

- اپنی ہر خبر، ہر طلب اور ہر انشاء پہ چشم واء رکھے ہے؛
- اپنے ہر بیان، ہر نہی، ہر استفہام، ہر امر، ہر ندا، ہر تمنّا، ہر ترجّی ہر قسم، ہر تعجّب، ہر عرض کے۔ "بداء، اعادہ اور تاخّر"۔ پر جاگ رہا ہے۔
- اپنی ذات، صفات، افعال، تاثرات پر ہر لمحہ نگران ہے۔ اپنے ہر قدم کے۔ "اوّل، آخر، ظاہر، باطن" کے لئے متعین راہِ عمل رکھتا ہے۔
- نرم دمِ گفتگو اور گرم دمِ جستجو ہے۔
دمِ گفتگو — "بے من و ما و تو"؛
دمِ جستجو — "با ہمہ و بے ہمہ سُو" — رُو بہ رُو ہے۔
- عقل، فکر، تفقّہ اور تدبّر سے کام لیتا ہے۔ ($\frac{۱۲}{۲}$، $\frac{۱۶}{۴۴}$، $\frac{۴۸}{۱۵}$، $\frac{۲۷}{۲۴}$)
- صدقِ مقال اور اکلِ حلال کا پابند ہے۔

Marfat.com

اپنے رزق واموال میں مساکین، یتامیٰ، سائلین کا حق جانتا ہے۔

(۳۹/۴۹-۵۲، ۶۹/۲۴، ۹۲/۹)

• فکری صلاحیت اور تحقیق کا جذبہ بیدار رکھنے کے لئے۔

پھیلتی غلاظتوں اور پھولتی کثافتوں سے۔

قدرتی و طبیعی مناظر، فطری و جذبی کیفیات کی

— روانیوں، وسعتوں، نشیب و فراز، زاویوں، گولائیوں میں۔

— "محظوظ ہونیکے لئے"۔ کھلے آفاق میں نکل جاتا ہے۔

• اپنے فارغ وقت کو۔ "خوب سے خوب تر" کی تلاش میں صرف کرتا ہے۔

• اپنی آپ تعمیر کو اپنے خالق کی عبادت سمجھتا ہے۔

• کانٹوں میں۔ پھول کو دیکھتا ہے، اپنے میسّر پر خدا کا شکر گزار ہے

• اُسکے نزدیک۔ اپنے اور بیگانے کا معیار:۔

— "عمل میں اشتراک" ہے۔

• کسی چیز میں "غایت" کو لینا۔

اُس میں "معانی" کو تقبیل و تردید کی منازل سے گزارنا اور

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کا مقصد "اخلاق" جاننا۔ اُسکا شعار ہے۔

• اپنی "مثبتوں" میں مثبت ہوکر، ثابت رہ کر،

قدم اُٹھانے سے پہلے راہِ اقدام کی مشکلات کو خاطر میں لاکر۔

اپنی "منفیوں" میں منفی ہوکر، چپ رہ کر، (۳۲/۳۵، ۱۳/۱۹)

زبان کو دوڑانے سے پہلے ٹھہراکر، شستہ بنا کر۔

Marfat.com

اپنی خُوشیوں کا، آپ مُستقبل ہے۔ (۴۹/۱۲، ۱۱)

مُومن۔

اپنے وقت پر آپ حاکم ہے؛
اپنے خُود کی سلطنت پر غالب ہے؛
اپنے میں حیوانیّت کو کچلتا ہے؛
اپنے سرکش جذبات کو رگیدتا ہے؛
محنت میں مشقّت کا عادی ہے۔
اپنے فاصلوں کو سمیٹتا اور لپیٹتا ہے۔
اپنے سرمایے میں اسراف و بخل کا ٹینٹوا دباتے ہوئے۔
سرمایے کو "مزید تعمیر" کے لئے استعمال کرتا ہے۔
اپنے مقام، درجہ، حیثیت کو۔ "فقرِ غیُور کا مرآۃ" بناتا ہے۔
اپنے:۔
مغلُوب کرتے احساسات، (لَاغَالِبَ اِلَّا اللّٰہ ۴۵/۴۷)
محکُوم بنتے اِدراکات، (لَاحَاکِمَ اِلَّا اللّٰہ ۶/۵۷)
بُزدل ہوتے قیاسات اور (۲۲/۴۲)
فِتنہ پھیلاتے اقدامات کو۔ (۲/۲۱۷)
"سلامِ رُخصت۔ اے دُشمنانِ من!"
۔ کہہ کر، اُن سے قطعِ تعلّق کرتا ہے۔

Marfat.com

مومن ۔

تعلیم و تحصیل کی تمنا لئے ۔

بے لگام خواہشوں، ضرورتوں، احتیاجوں کو لگام دیئے ۔

تخریب، ضیاع، اِتلاف، فتنہ، فساد کی اصلاح و تدارک کے سامان کئے؛

توازن، تربیّت، توحید، تنزیہہ کے دیئے جلائے ۔

حلال، طیّب، عُلو، خودداری، اِستقامت اپنائے ۔

تحقیق، تقویّت، تسخیر کی دُنیا بسائے ۔

حیات، شفاء، حفظ، تعمیر کے علم لہرائے ۔

بُزدلی، بے ہمتی اور موت سے آنکھیں لڑائے ۔

بُڑھاپے کے خلاف تا دمِ آخر ۔ اعلانِ جنگ کا عزم بنائے ۔

ایمان، تقویٰ، بصیرت، عدل، احسان پہ قدم بڑھائے ۔

بداء و اِعادہ کے نظام سے "تعمیر و اِفادہ و فیضان و تجلّی" پہ نظریں جمائے ۔

• "اندازِ اِستغناء" میں — خود جاگتا اور — اَوروں کو جگائے ۔

— چلا جا رہا ہے ۔

مومن ۔

بجائی مقام مسجد، وقارِ امام، عزتِ بزرگان، تعلیم و تعلُّم قرآن،

اِحترامِ اِنسانیّت، توقیرِ اخلاق اور قدرِ زن ۔

— کا منتظر ہے ۔

Marfat.com

مومن ۔

چہرے کو شگفتگی سے، گھر کو پھولوں سے،
دل کو اطمینان سے، کردار کو اوصاف حمیدہ سے اور
اخلاق کو "الہدیٰ" سے ـــ آراستہ کرتا ہے۔

مومن

- حق کی طرف منہ کر کے چلتا ہے، باطل کے اندھیرے اُسکے سامنے آنے کی جُرأت نہیں پاتے۔
- وہ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی دوسرے کے لیے پسند کرتا ہے۔
- دوسرے کی بات توجہ سے سنتا ہے (۵۲/۲۵)

There is no gratifying tribute one can give to another than absolute, undivided and sympathetic attention

نوٹ۔ {شریف کو شریف تر، مُتکبر کو خوددار، جاہل کو دانا، دولتمند کو مُستغنی، بن بُلائے ناصح کو صاحبِ الرائے، ازخود جج کو باخود منصف ہو کر ملیئے}

Marfat.com

(۴)

مومن۔

ایک ایسا تخلّق، تحقّق اور تحکّم ہے جس کے لئے "سُلطان"
(قُوائے فطرت کو بَاحسن استعمال کرنا) پانے اور عزّت و غَلبہ میں
رہنے کے لئے — "لَا انتہاء کُشادہ میدانِ ہائے عمل" — موجُود ہیں۔

وہ زندگی لیتا نہیں — "دیتا ہے"؛
اِضمحلال بڑھاتا نہیں — "گھٹاتا ہے"؛
بار بنتا نہیں — بٹاتا ہے"

اُسکی راہیں دوری نہیں — بلکہ، مُستقیم، مُثبت اُفقی وعَمودی ہیں؛
اُسکا مُقدّر محرُومی نہیں — بلکہ، تسخیر، تقویّت، تقدیم اور کشاد ہے؛
اُسکا مقام خوف نہیں — بلکہ، لاخوفی، بیباکی، امن اور سلامتی ہے۔

وہ۔

"مُدخلَ صِدقٍ اور مُخرَجَ صِدقٍ (بالوقار ملاقات اور بالوقار ودع) ($\frac{۸۰}{۱۷}$)
کا آئینہ بدست — قومی، ملکی اور ملّی — " وحدتِ فکرو نظروعمل"
کا خریدار؛ اپنے معاہدات اور امانتوں کا راعی ($\frac{۸}{۲۳}$)

اور

امانات کو اہل کے سُپرد کرتا ہے۔

وہ۔

تعلیم وحکمت، تربیّت وبَاعملی کو پَسند کرتا ہے؛

Marfat.com

ہر چیز کو "کیا، کب، کہاں، کیوں، کیسے" کے پیمانوں پر جانچتا ہے۔
بصیرت، سخت کوشی، تدبر، ترتیب اور پاکیزگیٔ اخلاق کی سپر سے۔
— ہر نظرِ بد اور ہر نظرِ حسد —
کے لئے، ڈھال مہیا کئے ہے۔
نسل، مذہب، زبان اور جغرافیہ کی تقسیموں پر خطِ تنسیخ کھینچتا ہے۔

وہ۔ قوم کو صف در صف ؛
خود کو باضمیر لاتخف ؛
ملک کو آباد ہر طرف ؛
علماء کو یک نظر و یک جہت ؛
حکام کو خیر خواہ و باوصف ؛
عوام کو نیک حال و خوش بخت ؛
— دیکھنا چاہتا ہے۔

وہ۔
احساسِ ذمہ داری سے سرشار۔
ذلتوں کی زردیوں کو۔ عزتوں کی سرخیوں میں بدلنے کا خواہاں ہے۔
ایمان و عمل صالح کو محور مان کر "زندہ سے زندہ تر" ہو جانے کی راہوں پر گامزن ہے۔
سب سے بڑا انسان اُسے سمجھتا ہے جس کی تعظیم اُسکے شر کے خوف سے کی جائے۔

وہ۔
حصولِ قوت و تقویت کو اِستحقاق،

تشبیہ سے تنزیہہ کی طرف بڑھنے کو تمام کمالات،
علم و حکمت، صلاحیت و تعمیر کو قلبی مفرحات،
"خوش رہو اور خوشیاں بکھیرو" کو غایتِ حیات،
اور سجدہ پیشِ آئین مکافات ـ جانتا ہے۔

وحدت انسانیت کا قائل،
احسان کرنے پر مائل،
لغو و لہو سے گھائل،
فضول خرچی اور آلودگی میں حائل
ــــ روزِ شعور سے ہی ہے۔

وہ ۔

اپنی سماعتوں کو ــــ حسنِ سماعت کے لئے؛
اپنی بصارتوں کو ــــ تسکینِ نظر اور بصیرت افروزی کے لئے؛
اپنے جذبوں کو ــــ زندہ ہونے، زندہ کرنے اور زندہ بننے کے لئے؛
اپنی وارفتگیوں ــــ تعلیم و تعلّم اور ربوبیّت کے لئے؛
ــــ کھلا رکھتا ہے ۔ (۲/۲۸۵، ۱۳۶، ۳/۸۴)

وہ ۔

ہزاروں آدمیوں میں مختلف نظر آنے یا نگاہوں اور اشاروں کا نشانہ بننے کو
ــــ پسند نہیں کرتا۔

وہ ۔ اپنا "اظہار" ایسا رکھتا ہے کہ جس سے۔

ـ دُوسرے میں دُھوکہ دینے ،

ـ حَسَد کی نِگاہ سے دیکھنے ، یا

ـ اُس سے کچھ چِھیننے کی ترغیب نہ ملے ۔

وہ ۔

رَبّ الفَلَق کی پناہ میں ہے ، شَرِّ خَلَق کا تدارک کرتا ہے ۔
شب کی تاریکیوں کی ظُلمات اُس سے مُنہ چھُپاتی ہیں ،
کوئی عُقدہ اُسکے لیئے لاینحل نہیں ، اُس سے حسد کرنے والے
ہر حاسد نے ہمیشہ مُنہ کی کھائی ۔

وہ ۔

رَبّ النَّاس ، مَلِکِ النَّاس ، اِلٰہِ النَّاس کی پناہ میں ہے ۔
وَسوسوں کے شَر اور خنّاس کی پیدا کردہ حسرتیں اُس پر مُؤثر نہیں ،
(خواہ وہ ناس سے ہوں یا جِنّات سے)

(۵)

مومن ۔

تعقّل ، تفکّر ، تدبّر اور تعمّل کے دیئے جلاتا ہے اور
خُود گرو خُود نگر رہتے ہُوتے ۔ " گِردِ خُودِ گردندہ چُوں پرکار" ہے ۔
" باہمہ و بے ہمہ " رہتے ہُوئے ۔ اپنی خلق کردہ اور پیدا کردہ ۔
جنّتوں میں سَیر کناں و سَیر چشم رہتا ہے ۔

مومن ۔

زِندگی کو زندہ رہنے کا سبق سکھلاتے ہوئے ؛

Marfat.com

اَجَل (بےحسّی) سے آنکھیں لڑاتے ہوئے ؛
زیرِ زمیں نہریں بہاتے ہوئے ؛
خُوشیوں میں ضرب ؛
غموں میں تقسیم ؛
رَاحتوں میں جمع ؛
کُلفتوں میں منفی ؛
عَمل و نمُونہ میں۔ ___ مُعلّم ؛
حَاصل و اِیصَال میں۔ ___ سعید ؛
ہَضم و جذب میں۔ ___ رَاحت زَا ؛
حِفظ و یقین میں۔ ___ ثبت خُواہ ؛
اِسراف و بخل میں۔ ___ توَازُن بدُوش ؛
ہو کر۔ ___ زندہ زندگی گزُارتا ہے۔

وہ۔
مُنکرِ خُود ہوکر، عقیدتوں میں ڈُوبی ہوئی لاش بن کر زِندہ رہنا ،
اُصولوں کی بجائے ، مثالوں کو اپنے عمل کے لئے جَوَاز ٹھہرانا ،
صداقتِ وحی کے بالمقابل ، تجربہ و مشاہدہ پر انحصار کرنا ،
___ خیالاتِ خام جانتا ہے۔

وہ۔
اُداسیوں ، ناکامیوں ، بےبسیوں ، بےکسیوں ، اِسرافوں ، اِتلافوں۔

Marfat.com

کا مقام۔ "قبرستان" گردانتا ہے۔

وہ۔

کارِ مومن، جوڑنا۔ جنہیں جوڑنے کا حکم دیا گیا ـــ میں مطابق (۳/۱۱۰، ۲/۱۴۳)
اور کارِ کافر، توڑنا۔ تفریق پیدا کرنا، متفرق ہونا، فرقہ فرقہ بننا میں مخالف (۳۰/۳۲-۳۰)
ـــ بن کر سامنے آتا ہے۔

وہ۔

غلامی، غربت، غیظ، غلاظت، غبار؛
گرانی، گندگی، گریہ، گرد اور گزشتہ؛
ـــ پر تاسّف سے گریز کرتا ہے۔ اچھے معنوں میں ثابت قدمی کا مظہر ہے۔
(برے معنوں میں ثابت قدمی کو ضد کہتے ہیں۔)

وہ۔

رقابتوں، حسدوں اور خوشامدوں کو سلام کرتے ہوئے؛
جھگڑوں، نزاعوں اور کلفتوں کو 'دفعان' کہتے ہوئے؛
آزادرویوں، بے وفائیوں اور بے سامانیوں کے شکوے، مٹاتا؛
اپنے خالق و خلق و خلقت کے۔ ہر نظر و فکر و عمل سے۔ "تنبیہہ و عبرت پکڑتا؛
"تنبیہہ و عبرت" پکڑتا
۔ اپنی سرمستی و سرور میں "باخود و بے خود" ہو کر تیر رہا ہے۔

وہ۔

پہنائے فضا سے بے نیاز، شعور کی اُن بلندیوں پر پر کُشا ہے، (۲/۱۷۷)

جن بلندیوں پر دُشمن کے خیال وارادہ، ادراک وعزم وقیاس کی رسائی،
— بھی ناممکنات میں سے ہے۔

وہ۔
ناانصافی، بے عدلی اور احسان ناشناسی کا تارِک ہے؛
انصاف، عدل اور احسان کا پرچارک ہے؛
اور حرام و حلال، سیئات وحسنات، خبیث وطیب، ضلالت وہدایت۔
اور خیر وشر میں فارِق ہے

وہ۔
غصّہ کو تسکین میں "ہمہ وقت" بدلنے پر قادِر؛ (۳/۱۳۴)
تنگدستی، مصیبت اور جہاد میں صابر؛
نظامِ قدرت وحکمت خداوندی پر اعتراض برے استدلال کا جواب؛
خوشامد و خودستائی، مذمت پر جابر؛
کاہلی، جاہلی، خود بینی، محاکمہ، تنقید، مذہبی پیشوائیت کے ٹیکس بھرنے سے قاصر
اظہارِ اِمارت، عزبت، تقدّس، کمتری، برتری، تاسّف، اَلملائیت اور عادت کی غلامی پر قاصر
{اَلملائیت؛۔ جرموں سے پیدا کردہ دولت پر گمان}
— بن کر برستا ہے۔
وہ۔ خُلق واَخلاق، سِراً و اِعلانیہ اِنفاق کے ذریعے۔ "مُعلّم"
اور بہتر خُلق واَخلاق کے تعلّم کے لئے۔ "مُتعلّم" ہے۔
• گر کسی کا میت ہے تو۔ میت ہے، خفاء ہے تو خفاء ہے؛

Marfat.com

گر ہنستا ہے تو ہنستا ہے ، کسی سے جُدا ہے تو جُدا ہے۔

• پالنے کو پلنے پر فوقیت دیتا ہے۔

اپنے " نظر و عمل و عزم " میں۔

عزّتِ نفس ، غیرتِ ایمانی ، تصفیہ و تزکیۂ خویش ، خوش خوئی و نیک اخلاق ، اور ۔ اَمن و سلامتی کا پیامبر ہے۔

• تحسین کو برداشت کرنے کے لئے ظرف رکھتا ہے ، نفرین پیدا کرنے اور دشمنوں کی تعداد میں اضافہ کرنے سے ۔ باز رہتا ہے۔

• اپنے عیوب کو ۔ کم سے کم تر ۔ کرتا چلا جاتا ہے۔

مومن ۔

(٦)

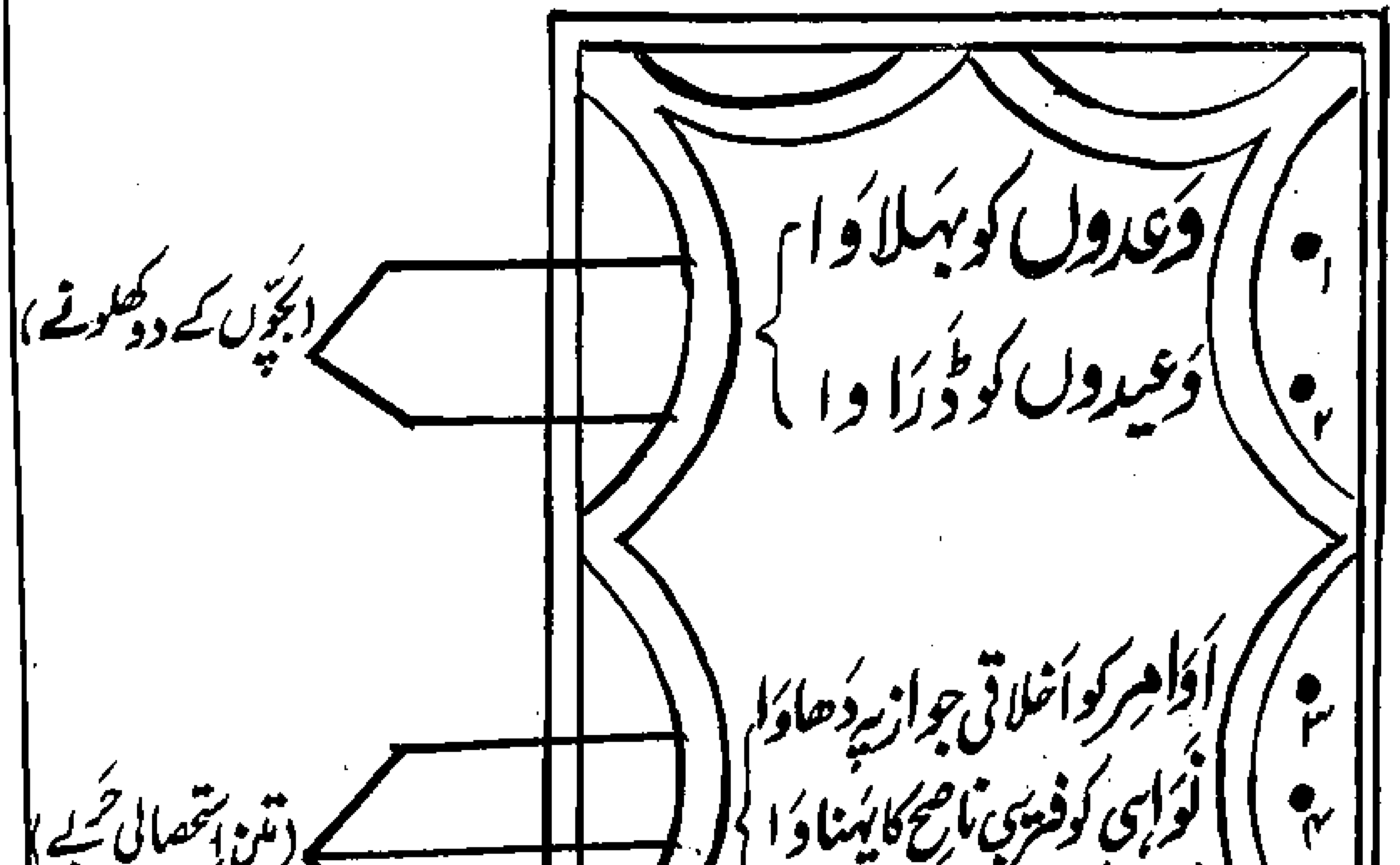

اور

Marfat.com

قصّوں میں کھونے کو تضیعِ اوقات
پابندیٔ حُرمات کو احترازِ نقصانات
تعظیمِ شعائر کو مظہراتِ اتحادات
سبحۂ زبانی کو برقعۂ خیانات
تفرقہ کو بے ترتیبی کے اعلانات
تمدّن میں چمک کو خرافات
تصنّع اور خوشامد کو اوچھے ترادفات

(اساس برحق نکات)

— کہتا ہے۔

وہ۔

- انزل اللہ کے مطابق حکم کرتا ہے۔ ($\frac{5}{44, 45, 47}$)
- اپنی دعاؤں میں محسنین کو یاد رکھتا ہے۔
- دُنیا پر تیرتا ہے اس میں غوطہ نہیں لگاتا۔
- اُمید کا دامن کسی حال میں ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔
- گھاتوں کو گھات لگاتا ہے، صیّاد خود یہاں صید بنتے ہیں۔
- اپنے شکار کو تیغ سے نہیں، تعلیم و دلیل سے زیر کرتا ہے۔
- چال ایسی چلتا ہے کہ مخالفت خود بخود دم توڑ جاتی ہے۔
- اشیاء کے مزاج، ان کے نفع وضرر اور اُن کے خوب و ناخوب سے آشنا ہے۔
- ابعاد، امراض، موافق و مخالف حالات، کیفیتی شدّتوں اور جذباتی گمراہیوں کو بطور چیلنج لیتا ہے۔

Marfat.com

(۷)

مومن سے جبریلؑ نے کہا :-

خدا دیکھتا ہے ، تُو بھی دیکھ !

ذرہ ذرہ میں تنفّر، نفس نفس میں کشمکش ، قدم قدم پر منافقت ،
بعض بعض میں عداوت، چیز چیز میں مِلاوٹ ، وَلد وَلد میں شراکت ،
بنت بنت میں مُفارقت،

تُو بھی دیکھ !

بات بات میں دھوکوں کے طُرفہ جال ؛
ناپ تول میں ترازوئی ٹیڑھ کے کمال ؛
مالِ یتیم پر حریصانہ نظر کے مآل ؛
بیگناہ کی آزار پہ خوشی سے دھمال ؛
کلالہ کی جائیداد پہ زعمِ اِمارت کے جنجال ؛

تُو بھی دیکھ !

تعصّب ، سفاہت ، دُرشتی ، اِشتعال ، تنگدلی اور تفوّق خواہی کی اِجارہ داری ؛
تناؤ ، کھچاؤ ، بے بسی ، درد ، ضرب ، حسرت اور جدل سے پیدا تنفّر کی کارفرمائی ؛
جلد بازی ، دوئی ، ضلالت ، اِحسان ناشناسی ، لوٹ ، قتل ، ناعاقبت اندیشی
کا تسلّط ؛

تُو بھی دیکھ !

تنگ ہوتی پہنائیوں ، بھروسوں کے فقدانوں ، پھیلتی غلاظتوں ، پھولتی کثافتوں ،
سُکڑتے تعلقوں ، پھیلتی دوریوں ، بکھرتے خاندانوں ، بڑھتے اِختلافوں ،

Marfat.com

گھٹتے اِتحادوں، مُسرفانہ اِسرافوں، مُتواتر اِتلافوں، اِحساسِ زیاں سے عاری ضیاعوں،
کے زہر۔ —— **تُو بھی دیکھ!**

عدمِ تدبّر، یقین میں تزلزل، خیر میں تذبذب، عمل میں آزادروی؛
تعلیم میں تجارت، تربیت میں تشنگی، تُو تُو مَیں مَیں کی تکرار، مَیں مَیں پہ اِصرار؛
کے قہر۔ —— **تُو بھی دیکھ!**

- خُدا کو مُقتدرِ اعلیٰ جاننے کی بجائے۔ فہمِ انسانی اور تجربہ پہ اِنحصار؛ (۶/۵۷)
- انبیاءؑ کے ذریعے لائے گئے "اَلذِّکر" کو عُضو عُضو کرنا؛ (۱۵/۹۱)
- انسان کا فطری طور پہ **کنُود** (تنہا خور) ہونا؛ (۱۰۰/۶)
- مُوہباتِ خُداوندی کی ناشکری؛ (۸/۲۶)
- انبیاءؑ اور نابغۂ روزگاران کا قتل؛ (۲/۶۱)
- دُنیا کو آخرۃ پہ ترجیح دینا؛ (۱۴/۳)
- فرقہ فرقہ ہونا اور پھر فرقہ فرقہ ہونے پہ فخر؛ (۳/۱۰۲)
- قانون بقاءِ انفع اور محو و ثبات کو نظر انداز کرنا؛ (۱۳/۱۷، ۴۲/۲۴)
- باطل لانا، باطل کی تصدیق کرنا اور باطل کا ساتھ دینا؛ (۳۹/۳۳)
- اپنی بدقسمتی کی وجہ اپنی کرتُوتوں کو گردانتے کی بجائے۔ خُدا کی رضا گردانا (۴۲/۴۲)

رات کے اندھیروں میں۔
ٹارچوں کی روشنیوں میں۔ کیے جانے والے کاموں میں بھی
" آئینِ مکافاتِ عمل" کی بربادی۔ (۲/۲۸۱)

تُو بھی دیکھ!

Marfat.com

مومن

(باالانفس)

منفی اقدار :-

(۱)

خوش خود نیک اخلاق ہے "بدخلق و بدکردار نہیں" ؛
نیک بخت و خوش اوصاف ہے "بدقماش و بد اطوار نہیں" ؛
کم گفتار و نرم رفتار ہے "بارِ طبع و بد آثار نہیں" ؛
باسلیقہ و بامروّت ہے "بدعہد و باعثِ عار نہیں" ؛
نہ بدزبانی اسکی زبان ہے "نہ جاہلانہ اُس کا کلام ہے" ؛
نہ کسی زنخے کا وہ غلام ہے "نہ کوئی زنکہ اُس پہ مہربان ہے" ؛
نہ خود نمائی کا ثنا خوان ہے "نہ خود ستائی پہ رطب اللسان ہے" ؛
نہ کج ادائی کا مارا انسان ہے "نہ سرکشی اُس کی جانان ہے" ؛
نہ گستاخی اُسکا انداز ہے
— نہ ۔ احساس کے اندھے، اُسکے امام ہیں ۔
نہ کسی شیطان سے وہ ملاقی ہے
نہ کوئی ابلیس اُس کا ساتھی ہے
شحِ نفس سے اُس کا خدا اُسے بچاتا ہے ۔ ($\frac{۳}{۱۵۲}$)

نزاعی مسئلوں میں اُلجھتا نہیں، معمولی معمولی باتوں پر جھگڑتا نہیں ؛
نِتّے جھگڑے کھڑے کرتا نہیں، دوسرے کو ادنٰی اپنے کو اعلیٰ سمجھتا نہیں ؛
ناقدروں کا قدر دان نہیں، موعودِ ذہنی سے پریشان نہیں ؛
— تقدیر کو اپنی بے عملی کا بہانہ نہیں بناتا۔ ($\frac{36}{47}$)

یہاں :-

جھوٹ نہیں، جھوٹ کی شُنید نہیں ؛
دھوکا نہیں، لغو نہیں، اَسلاف کی اَندھی تقلید نہیں ؛
فریب کار نہیں، فریب کا آسان مُرید نہیں ؛
بَرعہد بر خلاف نہیں، تنابز بالالقاب نہیں ؛
مانِعات کا سوال نہیں، بَدظنی پر ایجاب نہیں ؛
کسی پر بار نہیں، کسی بار سے بیتاب نہیں ؛
سُلجھ کر اُلجھتا نہیں — سُلجھ کر مزید سُلجھتے چلے جانا۔
اُسکی " راہِ عمل" ہے۔

(۲)

طبیعت کی تلخی کا۔ "بیمار" نہیں ؛
اَنا کی بندشوں سے اُسے۔ "سروکار" نہیں ؛
جذبات کے بھنور میں ڈبکیاں لگانا اُسکی۔ "کار" نہیں ؛
سکون اُسکے لئے موت ہے، جمود سے اُسے۔ "پیار" نہیں ؛
اِیذاءدہ نہیں، دِل آزار نہیں، تجسّس کا۔ "روادار" نہیں ؛

Marfat.com

تمدّنوں کی چماچم، تصوّفوں کے پیچ وخم، تکلّموں کے زیر و بم، شریعتوں کے بیش و کم کا۔ "شہکار" نہیں۔

کھائے پر کھاتا نہیں، بِن بُلائے جاتا نہیں؛

طعن وطنز کے تیر۔ چلاتا نہیں؛

ٹانگ اڑا کر کسے۔ گِراتا نہیں؛

زندگی کی بتی، دونوں سروں پر۔ جلاتا نہیں؛

ضحک سے کسی کے آڑے۔ آتا نہیں؛

اِحسان کر کے اِحسان۔ جتلاتا نہیں۔

مُصیبت کو راہ میں نہیں لیتا؛

Never trouble trouble till trouble troubles you

اپنا حق کسی کو نہیں دیتا؛

مفادات عاجلہ پر نہیں لپکتا؛

اِجتہاد سے ہٹ کر نہیں چلتا؛

حیاتِ دُنی کو بس نہیں جانتا؛

کسی کی عزتِ نفس مجرُوح نہیں کرتا؛

پتنگ بازی، مُرغ بازی، یا دوسری بازیوں میں نہیں پڑتا۔

کانوں کا کچّا نہیں، بصارتوں کا اَندھا نہیں، بصیرتوں میں خُفتہ نہیں،

— جذبوں میں بے لگام نہیں؛

— بلکہ، وقت کے سَرکش گھوڑے کی باگ پر ہاتھ رکھتا ہے۔

Marfat.com

کسی اِزم سے وابستہ نہیں ؛
بننے سنورنے کا شوقین نہیں ؛
نمائشی مُسکراہٹ سے عاری ہے ؛
کم لفظوں میں بڑی بات کہہ جاتا ہے ؛
خلقت کی تعریف یا مُذمّت کو اہمیت نہیں دیتا ؛
کوئی تعریف کرنے پر آئے ، تو اَن سُنی کر دیتا ہے ؛
کسی کے قریب جانے یا کسی کو قریب لانے میں تأمُّل کرتا ہے ؛
انداز میں اِستغناء ۔ خُوشامد کرنے یا سُننے کا گُونگا و بہرہ ہے ؛
دمِ گُفتگو نسلی ایڑیاں نہیں اُٹھاتا ، اِترا کر نہیں چلتا ؛
بَاوَقار انداز میں خُوش خُلق ہے ، بداخلاق نہیں ؛
وَسیعُ القلب ہے ۔ تنگ ظرف نہیں ؛
صاف گُو ہے ۔ مُبہم و ذُومعنی نہیں ؛
باہمہ و بے ہمہ ہے ۔ جانبدار و مَصلَحت پسند نہیں ۔
مومن کی نظر میں ۔

دُنیا کی کوئی جاذِبیّت ۔

اللہ ، رَسُول اور جہاد ۔

— سے زیادہ ، عزیز نہیں ۔

وہ ۔ توراۃ ، زبُور ، اِنجیل ، قرآن — اور

سیرۃِ انبیاءؑ علیہم السّلام ۔ میں دِلشاد ہے ؛

ابوجہل کی دنیا اُس کا اَلم آباد ہے۔

(۴)

مومن۔

• شہنشاہِ بزمِ خیالی نہیں، نہ شیر قالی؛
• اپنی ذات سے بلند ہو کر۔ غور کرنے کا عادی رہ کر۔ اجنبیوں کی طرح
— زندگی گزارنے کو بہتر سمجھتا ہے۔
• وہ کسی جُوع و خوف میں اُلجھا نہیں، بلکہ "طعم و امن میں سُلجھا ہوا ہے۔
• کسی بھی نزاع میں اُسکی خاموشی۔ دُوسرے کو اُسکی رضاء پہ لے آتی ہے۔
• کسی سے خُوشامد نہیں چاہتا، کسی کی داد کا طالب نہیں، کسی کا مقروض نہیں۔
• کسی مَلامت گر کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتا، اپنے دوستوں سے اُسے گلہ نہیں۔
• اَوروں کی پسند پر موقُوف خُوشیوں کو سب سے بدتر اور قابلِ نفرت گردانتا ہے۔
• اُسکے دیکھنے والے کے ذہن میں اُسکے مضحک یا جاہل ہونے کا خیال نہیں گُزرتا۔

Mix work with pleasure and you will go never mad.

کام اور تفریح میں نسبت رکھ، اور۔
— "پاگل ای اُوئے" کا آوازہ نہ سُن! }

• داہیہَ حوادِث، اُسکی شگفتگی اور سکونِ خاطر کو متاثر نہیں کرتے۔
• اُسکے غم۔ موعُوداتِ ذہنی اور مفرُوضاتِ خیالی نہیں۔
• دو اچھوں میں سے، بُرتر اچھے کی "زیادہ" تعظیم کرتا ہے۔
سہاروں کی جُستجُو میں مجھُول نہیں،

Marfat.com

فضُول بحثوں میں نامقبُول نہیں ؛
اِحسان جتلا کرنا معقُول نہیں ؛
ناممکن و ناقابلِ بدل پر تاسّف کے لئے فضُول نہیں ۔
• اَنہونی پر یقین کر کے مردُود نہیں ؛
حسرتوں کی تخلیق کر کے محسُود نہیں
قرض کی لعنت تلے محمُود نہیں ۔
باطل کا ساتھ دے کر، مذمُوم نہیں ؛
بڑے منصوبے بنا کر، محرُوم نہیں ؛
کھائے پر کھا کر ۔ دو ہضم بنا کر ۔ تبخیر کا شکار نہیں ؛
بن بلائے جا کر ۔ اِستقبال گرا کر ۔ اِستقبال کا بیمار نہیں ؛
زُباں کو سوچنے سے پہلے دوڑا کر ۔ مُتاسّف و اشکبار نہیں ؛
کافرانہ، مُشرکانہ، مُسرفانہ، لغویانہ، مُترفانہ ۔ راہوں کا رہوار نہیں ۔
جلد بازی اُس کی کار نہیں ؛
تخیلات کا شیخ طرحدار نہیں ؛
مجہُول اعمال کو اپنی ضرورت ۔ وہ نہیں بناتا ؛
زائد از ضرُورت اور بلا ضرُورت خرچ ۔ وہ نہیں اُٹھاتا ؛
محنت کو گھٹیا اور رذیل ۔ وہ نہیں ٹھہراتا ؛
ظرف کا چھُوٹا نہیں، دِل کا کھوٹا نہیں ۔
اپنے دشمنوں کی تعداد میں اضافہ ۔ وہ نہیں کرتا ؛

طبقاتی ناہمواریوں کا **دَم** ۔ وہ نہیں بھرتا ؛
نا کردہ کاموں کی تعریف پر **کان** ۔ وہ نہیں دھرتا ؛
دولت کو معیارِ تکریم نہیں ٹھہراتا ؛
راتوں رات امارت کے خواب نہیں سجاتا ؛
مالِ یتیم کے اِلّا استحسان قریب نہیں جاتا ؛
اموالِ غیر بالباطل، نہیں اُڑاتا ۔

Every man for himself and the devil take the hind most.

نفسا نفسی کا دَوران ۔ ضعیف حوالۂ شیطان
(ہر ایک ۔" اپنے لیئے ۔ **کا نظریہ**)
دو بُروں میں سے، کمتر بُرے کو ۔ **منتخب** کرنے نہیں نکلتا ۔

Of two evils choose the lesser.

(۴)

مومن کو ۔

- ہر روز، کچھ نہ کچھ لگانا ضرور ہے کیونکہ اُسے ۔
  " **ایک نہ ایک دن**" باغ لگا ہُوا پانا ضرور ہے ۔
- وہ نہ اتنا " **اُجلا**" رہتا ہے کہ دُوسرے اُسے" **مَیلا**" دکھائی دیں اور نہ
  نہ اتنا "مَیلا" کہ دوسرے اپنے آپ کو" **اُجلا**" سمجھیں ۔
- وہ نہ اپنا گھونسلا اتنا " **اُونچا**" بناتا ہے کہ دوسرے اسے" **بالشتیئے**" دکھائی دیں اور

نہ اتنا "نیچا" کہ دُوسرے اُسے "بالشتیہ" سمجھیں۔

- وہ چور نہیں، چور کا ساتھی نہیں؛ تخریب کار نہیں، خراب شُدہ میں سے بھی۔ بیکار کو کار میں لاتا ہے۔
- وہ یقینی، محفوظ اور رواں راہوں کے ماسواء، متفرق راہوں کا خریدار نہیں اور اپنی طبع پہ بار نہیں۔
- وہ آزادروی، آوارگی، جھوٹ کہنے یا جھوٹ سُننے کا روادار نہیں؛ زُودرنج نہیں، — نہ کوئی اُس سے تنگ ہے نہ وہ کسی سے تنگ ہے۔
- وہ تنابز بالالقاب، سوال سے قبل جواب؛
تمسخر میں طنز، تملز میں لمز؛
اِشاروں میں بات، حرکات میں مذاق؛
لغو، لہو اور خرافات — سے منع کرتا ہے۔
- وہ نیکی میں تعجیل، بدی میں تاخیر اور انداز میں تعمیم کا ثناء خوان ہے۔ — بدی کا تدارک بدی سے نہیں کرتا۔
- اُس کے ہاں:۔
شیخی نہیں، تنگ نظری نہیں، کم ظرفی نہیں، پست خیالی نہیں،
غلط بیانی نہیں، بدتمیزی نہیں، بہتان تراشی نہیں، فحاشی نہیں،
غبن نہیں، حماقت نہیں، حسد نہیں، عدوان نہیں۔
- وہ طاغی، باغی، سرکش یا گستاخ نہیں۔ مشتعل ہو کر دہشت نہیں پھیلاتا۔ — بلکہ، اپنے آپے میں رہ کر حفظ کی ترغیب دلاتا ہے۔

Marfat.com

• وہ تنقید و محاکمہ کے لئے پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ، توجہ، اِفہام اور تفہیم کی شمع جلاتا ہے

مومن کے :۔

بند ہائے ضبط، نا قابلِ شکست ہیں۔ وہ :۔
بد کو نیک پر، ناخوب کو خوب پر،
فضول کو بالمقصد پر — "ترجیح" نہیں دیتا۔

وہ :۔
مصیبت کی شکایت سے گریز؛
بیہودہ گوئی، عیب جوئی اور مشتبہات سے پرہیز؛ اور :۔
نسبی فضیلت، حرص، بخل، بددلی اور شتاب کاری سے دریغ کرتا ہے۔

• جس چیز کا علم نہیں :۔ وہ کہتا نہیں؛
جس چیز کی ضرورت نہیں :۔ وہ خریدتا نہیں؛
جلوتوں کے نقصانات پر، خلوتوں کے فوائد پر سوتا نہیں؛
دشمنوں سے ہی نہیں، دوستوں کی دوستی میں پوشیدہ دشمنی اور
اُن کے اظہارِ سلوک سے :۔
پیدا، ظاہر اور اخذ ہوتی۔ بداثری پر بھی جاگتا ہے۔
کوئی شک نہیں کہ :۔
اُسکے کپڑے پھٹے ہیں :۔ لیکن؛ یہ اُسکے اپنے ہیں۔

• اپنا راز چھپانے سے عاجز نہیں؛

Marfat.com

قولِ و فعل میں تضاد کا حامل نہیں ؛
وہ بدخواہ یگانوں میں نہیں ۔ خیر خواہ بیگانوں میں رہتا ہے ؛
عیب جوئی نہیں، عیب دری نہیں ۔ عیب پوشی اُسکا لباس ہے ؛
اُفتادوں کو اپنی بدعملیوں اور بے اعتدالیوں کا نتیجہ جانتا ہے ۔

۵۵ ۔

اُلوہیت و نبوت کے ڈانڈے نہیں ملاتا، خدا کو خدا اور ۔
نبی کو بعد از خدا بزرگ کہتا ہے۔
خدا کا کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، مشرک سے کوئی تعلق نہیں بناتا ؛
والدین کا گستاخ نہیں، اِحسان کرکے ایذاء نہیں پہنچاتا ؛

اُسکے نزدیک :۔

صحت خواہی، صحت چاہی اور صحت سے بڑھیا ۔
صحت سے بڑی دولت اور اِستغناء سے برتر ۔
اللہ، رسول اور جہاد سے زیادہ عزیز ۔
تنگی، مصیبت اور جہاد میں ثابت قدمی سے اَحسن ۔
توراۃ، زبور، انجیل، قرآن سے بڑھیا "الذکر" ۔
صراطِ مستقیم، راہِ تسلیم سے ہٹ کر متفرق راہوں پر چلنا ۔
اَنزل اللہ کے مطابق حکم کرنے سے افضل ۔
صِدق لانے، صِدق کی تصدیق کرنے اور صادقین کی رفاقت سے اعلیٰ
انبیاءؑ، صدیقین، صالحین اور شہداء سے اچھی معیت

} کچھ نہیں ؛

• اُسکے نزدیک :-

زہرخندانی میں زندگی، معذرت خواہی میں بسر، رُوکھے سُوکھے پر گزر،
عقیدتوں میں شادگی، مبالغوں میں ذرحانی، فرقوں میں تشیّع
بے سروسامانی پر قناعت، بے وقری میں رُسوائی؛ کھوکھلی نعرہ بازی،
مساجد سے گدائی، ارباباً من دُون اللّٰہ سے استعانت، ماحصل پر ناشکری،
گزشتہ پر غم، مالایحتاج پر خرچ، ماوجب سے اعراض، مجبُور سے مفاد،
ضرورتمند سے بے رُخی، ناقابلِ بدل پر بحث، ناممکن کی تمنا، ناگزیر پر چیں بہ چیں

—— کچھ نہیں۔

(۵)

کوئی خوف، کوئی غم، کوئی حُزن، کوئی تلبیس، کوئی تعصّب، کوئی فخر،
کوئی مصلحت، کوئی نقل، کوئی روایت، کوئی عُذر — مؤمن کے آڑے نہیں آتا۔
کوئی جنّت اُس سے دُور نہیں۔ وہ جنّت میں بہنے والی نہروں کو
—— جب، جہاں، جدھر چاہے، بہالے جاتا ہے۔
بھُوک، خُوف، غم، معاشی بدحالی، معاشرتی تباہی، تعلیمی پستی،
صحتی کمزوری، صنعتی جمُود، تجارتی خُسران،
تربیتی تشنگی، سیاسی ناکامی، بے عملی و بدعملی،
اور فرقہ بندی — کو اپنی نالائقی اور عذاب جانتا ہے۔
نہ وہ گزشتہ زندگی کے سائے اپنے مُستقبل پر پڑنے دے؛
نہ رزق کی زیادتی کو اپنی ہُنرمندی پہ محمُول کرنے دے؛

Marfat.com

نہ لوگوں کو احمق و پاگل کہے، نہ محکوم بنائے،

نہ بے فائدہ رسم اُسے باندھے، نہ مغموم بنائے۔

وہ، آنکھوں کو بند، کانوں کو چھلنی اور جذبوں کو بے لگام نہیں رکھتا۔

اُسکے تسلیم و تردید، اِستثناء و اِستدراک، اِستفہام و اِنبساط

بیان و تاکید، تحقیق و تشبیہہ، جزاو شرط، نِداء و ندبہ

تحسین و نفرین ــــ کے لئے فطرت اور اپنے انفس۔

کی ہدایت کافی ہے۔

اِحسان کرکے، احسان کی توقّع رکھتا ہے۔ نااِحسان شناسی کی نہیں۔

زندگی کو۔ زندہ رہنے کے تصوّر میں دیکھتا ہے، موت کی مُردنیوں میں نہیں۔

کم کم ملنے میں عافیت جانتا ہے، کم کم خورش میں صحتمند رہتا ہے۔

افراط و تفریط کو تغافل کہتا ہے، ترادفات میں راہِ اعتدال اپناتا ہے۔

گرتے کو گرانا اُسکا شعار نہیں،

لڑکھڑاتے اُسکے پاس آئے، ہنستے ہنساتے وِدع ہوئے۔

وہ۔

ہمہ بازیوں کا تارک رہتا ہے، طیّب و خبیث میں فارق رہتا ہے۔

اُس نے۔ لوگوں کو نصیحتوں کے ڈول لنڈھاتے دیکھا، لیکن بغیر "معلوم تاثیر"

نصیحت کرنے کو۔ بھینس کے آگے بین بجانا" سمجھا کیا۔

وہ۔

کسی بات کا خوگر نہیں، اپنے طلب و رسد میں توازن بگڑنے نہیں دیتا۔

Marfat.com

علاج سے قبل پرہیز کی اہمیت کا منکر نہیں۔

بات کہہ کر بدلتا نہیں، عزم باندھ کر ٹلتا نہیں۔

بغیر اِذن بات چیت کو "رفت گزشت" مانتا ہے۔

ہر چیز، ہر بات، ہر معاملہ سے متاثر ہوتا ہے لیکن کسی مؤثر سے مسخر نہیں۔

حوالۂ تقدیر ہو کر چلنا اُسے گوارا نہیں، تقدیر کی ستم ظریفی کا مارا نہیں۔

فریب دِہ نہیں، فریب خوردہ نہیں۔

اپنی زبان کو دوسروں کی مذمّت سے بچاتا ہے۔

مایوسی نہیں پھیلاتا، کسی کو غلام نہیں بناتا۔

کلام کو طول نہیں دیتا۔

کوشش کرتا ہے کہ کوئی اُس سے شاکی نہ ہو۔

پوشاک میں آرائش کو نہیں۔ آسائش کو دیکھتا ہے۔

کسی چیز کو اپنے مقام سے نہیں ہٹاتا،

— وہ آنکھ سے آنکھ کا اور زبان سے زبان کا کام لیتا ہے۔

وہ۔

آہستگی کو رحمٰن سے اور جلدی کو شیطان سے مانتا ہے۔

دوسروں کو حقارت سے نہیں دیکھتا۔

وہ۔ "کل، معافی اور چلو دیکھا جائے گا" کا روادار نہیں۔

وقت ضائع کرتے وقت نہیں بھلاتا کہ۔ وقت اُسے ضائع کر رہا ہے۔

Marfat.com

نہ نغز

Nine Main Points

طاغوت کا گھے بھی کر اتباع ، حیاۃ دُنیا نہ اپنی تاریک بنا!
کسب حلال کا نہ کبھی مذاق اُڑا ، نہ طاغی کا قشقہ ماتھے سجا!
انتظار کے بار بھی بارِ طبع ، مقامِ رُشد نہ کبھی کر ریکتاء!
کرنا ہو نا بر ثانی بر عمل رکھ ، دُجاؤں کی ظلمات ارزاں اُڑا!
تحرک سے ہے زندگی حرکت میں رہ ، حرکت کے ہیں آثار خود بخود پیدا!
قوائے فطرت کے دوراں دور دورا ، قویٰ مُسخر سے اپنی قوت بڑھا!
ان مواہب کی گرداں گیرائیوں میں ، اپنے منفی لے سارے مثبت بنا!
سہاروں پہ نہ جس نے مدار رکھا ، آپ جنتوں میں اپنی آن بسا!
ففرّوا الی اللہ حسبی اللہ ، الکافی ہے وکیل "اللہ" بڑا!

(٦٥/٢ ، ٩/١٢٩ ، ٥١/٥٠)

Marfat.com

مومن

(بالآفاق)

بے شک اُن اُولی الالباب کے لئے۔

جو تخلیقِ ارض و سمٰوات میں۔ (یعنی۔ ارض و سمٰوات کے:۔

"کیا، کب، کہاں، کیوں، کیسے میں؛

کون، کِسقدر، کس کے، کس کے لئے، کتنے میں)

اختلافِ لیل و نہار میں۔ (یعنی۔ رات اور دن کے اختلاف کے:۔

"کیا، کب، کیوں، کہاں، کیسے ... میں)

غور کرتے ہیں دلائل و بُراہین ہیں ہیں ہ وہ زندگی کی تگ و دو میں،

اپنے قیام وقعود و جنوب پر، تخلیقاتِ الٰہی (میں جاری رنگِ الٰہ)

کا تذکرہ کرتے ہیں اور (دل کی گہرائیوں سے بے اختیار طور پر)

پُکار اُٹھتے ہیں:۔

اے ہمارے رَبّ! تُو نے کارگہِ ہستی کو باطل (عبث، بے کار، بے اثر)

خلق نہیں کیا۔

تُو پاک ہے (یعنی۔ تیری ذات سے بعید ہے کہ تُو کسی شے کو

بے مقصد و بلا غایت یا تخریب اور نتائج کے لئے

خلق کرے ___ یہ انسان ہے۔ جو کائنات کے

نفع بخش اور تجمّلی عطا کرتے پہلوؤں اور

Marfat.com

مُحرّک اشیاء کو بھرپور طور پر استعمال نہیں کر پاتا۔)

ہمیں الم انگیز اور کسک آور نتائج سے تحفّظ کی روشنی عطا کر ہ

(۲/۱۹۱-۱۹۰)

مُومن کو۔ شش جہات نہیں، لاتحصٰی ولا تعد جہات وابعاد، امکانات وتعینات،

__ محصور کرنے کو دوڑتے ہیں۔ لیکن یہ۔ "جہات سے بالا ہو کر"

ابعادوں کو نزدیکیوں میں بدلتے ہوئے، امکانات کو ممکنات میں ڈھالتے ہوئے،

تعیُّنات میں طبقً عن طبقً فطر اور فطرت کو۔

نئے رُخ، نئے زاویے، نئے رنگ،

نئے ادوار، نئے ڈھنگ، نئے آہنگ:۔ دیتا؛

فطر اور فطرت کے۔

افادی وجمالی پہلوؤں کو مُوثّر تر اور حسین تر۔ بناتا؛

فطر اور فطرت کی۔

قوتوں کو مُسخّر کر کے۔ (۱۶/۸۱-۷۹)

نئے تطابقوں، نئے تخالفوں، نئے اِشتراکوں،

نئی سمتوں، نئی پہنائیوں، نئی گیرائیوں،

__ میں ڈھالتا۔

فجاجِ سُبل میں کُشادہ تر ہو جانے کو،

__ عُلُوّ سے عُلُوّ تر کی طرف۔ محوِ پرواز رہتا ہے۔ (۲۱/۳۱)

"سب جہات"۔ مومن کے مُسخّر کرنے کی مُنتظر ہیں؛

Marfat.com

"سب اَبعاد" ـــــ نزدیکیوں میں بدلنے کو بیتاب ہیں ؛
"سب مُمکنات" ـــــ مُطابِق و موافق ہونے کو بیقرار ہیں ؛
"سب تعیُّنات" ـــــ کھُلنے کیلئے ۔مُومن کی صلاحیتوں ، استعدادوں اور
قابلیّتوں کے محتاج ہیں ۔
زمین کے دفینے ، پہاڑوں کے خزینے ،
فلک کی زینتیں ۔ سب ۔ اِسکے لئے اپنا دامن وا کئے ہیں ۔
"یہ" ۔ کبھی مُوافِقوں سے مُطابِق ہو کر، کبھی نامساعِد کے مُقابِل آکر ،
کبھی مُخالِف سے تخالُف کرکے ، کبھی مُحرِّف سے اعراض کرکے
کبھی مُنغض سے اغماض کرکے ۔
ـــ مادّی ، کیفیّتی ، جذباتی اور تعقّلی شدّتوں میں ۔ "تحفُّظ" کے پہلو اپنائے ۔
کبھی کسی سمت کو رواں ہے ، کبھی کسی پہلو پہ پرافشاں ہے ، کبھی کسی طرف میں خیزاں ہے ۔
کبھی "دوستی و دُشمنی" کے ردِّ عمل میں ۔
کبھی "درپیش چیلنجوں" کا سامنا کرنے کی استعداد سے ۔
کبھی ضرر سے دامن بچاکر، کبھی نفع میں اضافہ بڑھاکر ۔
کبھی جذبات پہ غالب آکر، کبھی بُزدل ۔ نہ کہلاکر ۔
کبھی ہمّت و جُرآت دکھاکر ـــ
کبھی لپکتا ہے ، کبھی جھپٹتا ہے ؛
کبھی مُدبّر بن اُبھرتا ہے ؛
کبھی پیکرِ قہر ہو گرجتا ہے ۔

Marfat.com

کون و مکاں میں " بداء و اعادہ کا نظام"۔ (۱/۴)
اپنے اوّل، آخر، ظاہر اور باطن کی۔
"پیداواری تحریکات"۔ خودکار تحلیلات، تسکینات اور
— تحدیرات پر شہادتوں کے ساتھ
تعمیر و تحسین اور افادہ و فیضان کے عوالم پیدا کئے۔
— الٰہ واحد کی واحدانیّت، خالقیت اور ربوبیّت پر شاہد بنے۔
— مومن کے جذبوں کو " اور" اُبھار رہے ہیں۔
آیات میں اظلال و اعکاس، انعکاس و انعطاف۔ (۱۶/۸۱)، (۲۵/۴۶)
اپنی تمام تر منازلی، تدریجی، آناتی، قدری، اثری جہتوں میں۔
سکیڑتی، پھیلتی، پھوٹتی، جمتی اور منسوخ ہوتی حالتوں میں۔ (۲/۲۴۵)
ذاتی، صفاتی، افعالی اور تاثراتی تقدیریں لئے۔ (۳۴/۲)
"بالبدل و بالضد" سامان کرنے کے اسباب، مواقع اور عواقب
— چھوڑتے ہوئے ——— مومن کو جھنجھوڑ رہے ہیں کہ۔
" خود میں آ!
باہمہ و بے ہمہ ہو کر۔
— جدھر چاہے نکل جا! (۲۶/۶)

روشنی کی طرف مُنہ کر کے بڑھو، سایہ پیچھے چلا جائے گا۔
ہدایت کی طرف قدم بڑھاؤ، مصائب ٹل جائیں گی (۵۱/۲۰، ۲۱)

Marfat.com

تم خُدا کی مدد کرو، خُدا تمہاری مدد کریگا۔ (۴۷/۷)
بڑھ کر اُسکے :۔
عملِ :۔ خالقیّت، ربُوبیّت، ہدایت، صمدیّت، تعمیر و تحسین،
اِفادہ و فیضان، رَحم و کرم، عدل و اِحسان،
بالحق اور بالاَثر میں۔
اِیمان و عمل صالح کی دولت سے مالا مال ہو کر۔
وَصیٰ بِالحق اور وَصیٰ بالصّبر پر فرخندہ بالحال ہو کر۔
— نظری، فکری، قلبی اور عملی طور پر شاہد ہو جاؤ!
یہ زمین اپنی پیداواروں میں؛ (۲۶/۷، ۶/۹۹)
یہ اَجرام اپنے مداروں میں؛ (۱۵/۱۶)
یہ اَرض و سماء اپنے قراروں میں؛ (۲/۱۶۴) (۱۲/۱۰۵)
یہ لیل و نہار اپنے اَدواروں میں؛ (۲/۱۶۴)
یہ بیداری و نیند اپنے اطواروں میں؛ (۷۸/۱۰، ۹)
یہ اَنفُس و آفاق اپنی آیات میں؛ (۴۱/۵۴)
یہ رَنگ و زبان اپنی صفات میں؛ (۳۰/۲۲)
یہ نَبات و زرع اپنی آنات میں؛ (۵۶/۴۴)
یہ قبض و بسط اپنی افراط میں؛ (۲/۲۴۵)
یہ اُڑاتے پھرتی بادل ہوائیں، اپنے اَوقات میں؛ (۲/۱۶۴)
یہ شمس و قمر اپنے طلوع و غروب میں؛ (۵۰/۴۹)

Marfat.com

یہ سمندر سے تازہ رِزق بَحرۂ مطلوب میں؛ (۱۶/۱۴)
یہ نمکین میٹھے آب، اپنی لذتِ مرغوب میں؛ (۵۶/۶۸-۷۰)
یہ انعام مویشی اپنے شیریں دُودھ میں؛ (۱۶/۶۶)
یہ رِیاح و مگس اپنے اطوارِ خوب میں؛ (۱۶/۶۸)
یہ کھڑے، بہتے، گرتے، مُتلاطم آب؛ (۵۶/۶۹)
یہ جلتی، جلاتی، مٹی و راکھ بناتی آگ؛ (۵۶/۷۱)
یہ "اَلقَدِیر" کا علت و معلول سے ہٹ کر قدرت دکھانا؛ (۲/۲۸)
سَبَب و مُسَبَّب میں ظاہر ہو، اِستقلال پہ شہادت لانا؛ (۳۰/۳۰)
یہ ایک ہی زمیں سے مختلف نبات و شجر و ثمر کا نکلنا؛ (۱۳/۴)
یہ کائنات اور نظامِ فطرت میں نظم و ضبطِ باہمی؛
یہ نظامِ قدرت کے مُتنوّع گوشوں میں ہما ہمی؛
یہ تخلیق و ربُوبیت، یہ نظامِ شمس و قمر و نجُوم، یہ نظامِ ابر و باد و باراں؛
یہ نظامِ لیل و نہار، یہ طلُوع و غرُوب، یہ خاروں میں پھول پھولوں میں خاراں؛
یہ عالمِ خلق و امر کا خُدا کے لئے سرگرم رہنا؛ (۷/۵۴)
یہ عملِ تخلیق میں "طعنِ سُقم" نہ سہنا؛ (۶۷/۳،۴)
یہ آسمانِ و طارق کی کارفرمائی؛ (۲۱/۳۰-۳۲)
یہ سَقفِ مرفُوع، بحُور کی گہرائی؛ (۲۱/۳۲)
یہ مواقع النجُوم میں شہابِ ثاقب؛ (۵۶/۷۵-۷۶)
نظامِ کائنات سے یوم الفصل پہ شہادت؛ (۱۶/۴۸)

Marfat.com

یہ بروقت شمس و قمر و نجم کی نظامت؛ (۲۱/۳۳)
یہ بہار و خزاں اور گرمی و سردی کی آمد۔

اے زیرِ آسمان؛۔ نائبِ خُدا! — بخُدا دیکھ!
یہ سب کچھ۔ انسان کے لئے ہے اور اس لئے ہے کہ:۔
"قانونِ مکافاتِ عمل" جاری رہے اور ہر شخص کو اُسکے کئے کا بدلہ ملے؛
انسان سب "اُمّتِ واحدہ" بن کر رہیں اور اختلاف نہ کریں۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ (۵۵/۷۷)
سو تم اپنے رَبّ کی کون کون سی نعمتوں کی تکذیب کرو گے۔

پیشِ آئینِ مکافاتِ عمل سجدہ گزار! (۱۶/۹۷)
ذی رُوح جو ڈُوبتا دیکھے، اُسے پار اُتار! (۵/۳۲)
حق پر جو ثابت و قائم ہو، اُسے اَور اُبھار! (۴۱/۳۰)
مُسلِم، مُومِن، مُخلِص کو "ہمرہی خاص" پُکار! (۴/۶۹)
سب نمازیں تیری ہونگی، سب سجدے تیرے ہونگے، سب تزکیے تجھ پہ فدا ہوں گے۔
تیرا خُدا تجھ سے راضی۔۔ اور۔ تو اپنے خُدا سے راضی۔ (۹۸/۸)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ (۵۵/۷۷)
مُرسلین کے "اِتبّاع" میں زندگی ہے؛ (۳/۳۱)
وحی کے "بغور سماع" میں زندگی ہے؛ (۲/۱۲۰)
اَنزل اللہ کے "اِجراء" میں زندگی ہے؛ (۵/۴۴،۴۵،۴۷)
صراطِ مُستقیم کی "راہ" میں زندگی ہے؛ (۱۱/۵۶)

Marfat.com

دل سے خُدا کی "چاہ" میں زندگی ہے ؛ (۲/۱۶۵)

تُم خُدا کی قدر کرو، خُدا تمہاری قدر کریگا ؛ (۲/۷۴)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن (۵۵/۷۷)

یہ پستیوں میں دھکیلتے آثاث ؛

یہ مُشکِلات دَرمُشکِلاث ؛

یہ زیرِ بار کرتے اَوقاث ؛

یہ مُتَواتر ریلوں میں آتے آفَاث ؛

یہ گِن گِن کر گُزرتے لمحاث ؛ (۱۰/۲۶، ۲۷)

اسلیئے ہیں کہ تو۔ "شیدائی خُرافات" ہے

تعمیر کو اپنا معمُول بنا کر مچل جا ! (۵۳/۳۹)

لغو کو فضُول ٹھہرا کر گزر جا ! (۲۵/۷۲)

عادات پر قابو پا کر "سُلطانْ" بنْ ! (۴۱/۲۴، ۲۵)

سب پر مہربان ہو کر "مہربانْ" بنْ ! (۴۰/۷)

جھُوٹ کی آنکھوں میں۔ آنکھیں ڈال کر جی ! (۴۰/۲۸)

مُصیبت و مُشکل میں۔ زُبان پر نہ آئے سی ! (۲/۱۷۷)

Marfat.com

بَاطِل والا یہ قہر بن کر گرج ! (۲۱/۱۸)
زمینِ مُردہ پہ مینہ بن کر برس ! (۶/۹۵)
تمہاری رضاء۔ "رضائے الٰہی" ہوجائے گی۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن (۵۵/۱۳)

آتش بن کر۔ منسوخوں کو جلا؛ زوائد ہٹا۔!
بَاد ہوکر۔ خلاؤں کو چل' پیغام پھیلا !
آب ہوکر۔ نشیبوں کو بہہ، طراوت لا ! (۱۶/۲-۱۶)
خاک بن کر۔ گرتوں کو تھام، مستقر کہلا !
نہار ہوکر۔ دُجاؤں کو پھاڑ، ظلمات اُٹھا!
لیال بن کر۔ ماندوں کو سُلا، سکینت پہنچا !
تنہائیوں کے احساس تم سے محترز ہونگے۔
عزتیں تمہارا دامن تھامیں گی ۔
تمہارا ہر "دن" عید۔ اور۔ ہر "رات" شب برآت ہوجائیگی۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن (۵۵/۷۷)

آفاق میں پیدا

یہ :۔ اَجسام، اَجرام، اَنواع ، اَقسام۔
رَنگینیاں، بُوقلمُونیاں، عطر بیزیاں ؛
شادابیاں، آبادیاں، نغمہ ریزیاں ؛
بُلندیاں، پستیاں، زاویے، گُولائیاں ؛
رَنگ، ڈھَنگ، آہنگ اور فرہَنگ ؛
مُردہ سے زندہ کا خارج ہونا، زندہ سے مُردہ کا نکلنا۔
اَرض میں فلق اور فلق سے نشو۔ (۶۷/۲)
رَات سے دِن کا طلُوع، رَات میں دِن کا غُروب۔
مَشارق و مَغارِب میں، رَبُوبیّت کی کارفرمائی۔
حق سے بَاطل کا ٹکرانا اور بَاطِل کا پاش پاش ہونا۔
نُور و ظُلمات کی آنکھ مچولی اور ایک دوسرے کو آنکھیں دِکھانا۔
— سب انسان میں حُسنِ عمل دیکھنے کے لئے ہیں۔
حلال کو اپنا کر۔ حرام کو ٹھکرا کر
حَسَنات کو اُجلا کر۔ سیئات کو دَبا کر۔
ضرُوریات کو گھٹا کر۔ اِحتیاجات کو منہاء کر۔
ہدایت سے رشتہ جُوڑ کر۔ ضلالت سے مُنہ مُوڑ کر۔
طیبّ کے طالب ہو کر۔ خبائث سے تائب ہو کر۔

Marfat.com

حق سے اتفاق کر کے ۔ ظاہر و باطن اتفاق کر کے ۔
تضادِ قول و فعل سے اِغماض کر کے ؛
فتنہ، فساد، ضرر سے اِعراض کر کے ۔
— قرآنی صداقتوں پہ مُصدِق ہو جاؤ !
لوح و قلم تمہارے ہوں گے، جمال و کمال سجدہ کریں گے ۔
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن (55/77)
یہ پپیہے کی پی پی ؛ ۔ یہ کوئل کی کُو کُو ۔ یہ پھولوں میں خوشبو ۔ یہ تقدّس ہر سُو ؛
یہ عالَم کا حال ۔ یہ تقدیری و اعادی چال ۔ یہ بر باد جاری تدریج و اِمہال ؛
یہ سبزے سے نکلتے :۔ نیلے، پیلے، سُرخ، اُودے، ہلکے گہرے رنگ ؛
یہ زباں پر بنتے :۔ نمکیں، کڑوے، تلخ، چرپرے ۔ ذائقے شیریں قند ؛
یہ دِل میں اُترتے :۔ نقش، صُورت، شکل، ساخت، پُر فن و دِلبند ؛
— کا صرف ایک ہی "پیغام" ہے کہ تُو :۔
سوچ میں تعمیرانہ، کار میں حُسن کارانہ، سلُوک میں مُحسنانہ اور تعلّق میں مُربّیانہ رہے ۔
اے، یہ پیغام لانے والے ! (السیّد مدنی) ؛
اے، یہ دعوت قبول کرنے والے ! (پیکرِ صدق)
تجھ پہ ہزاروں سلام !
تُم خدا کا ذکر کرو، خُدا تمہارا ذکر کریگا (2/152)
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن (55/77)

Marfat.com

یہ مُسخّر شمس، قمر، آفاق ؛
یہ مغلوب زمیں فضا، اشفاق ؛ (اعماق)
یہ مُتحرّک کرنے تحرّکات ؛
یہ مُتاثّر کرتے تاثّرات ؛ (مُؤثّر ظاہر)
یہ ہضم میں آتے نباتات ؛ ($\frac{4}{17}$)
یہ اعادوں میں رہتی آیات ؛ ($\frac{85}{12}$)
یہ منسوخ ہوتے بیگارات ؛ ($\frac{2}{106}$)
— کس لئے ہیں، کہ تُو —
"برضاء پیکرِ تسلیم" ہوجائے
سلیم ہوجاؤ! سب تیرے حضور "تسلیمات" ہوجائیں گے۔
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن

- انعام و بہائم سے فیض رسائی میں ؛ $\frac{16}{5}$
- جمال و نفع سے عزّت افزائی میں ؛ $\frac{16}{6}$
- سامانِ رزق کی رسد رسائی میں ؛ $\frac{16}{7}$
- ابر سے باراں برسائی میں ؛ $\frac{16}{10}$
- زمیں سے نبات اُگائی میں ؛ $\frac{16}{11}$
- شمس و قمر مسخّر کرائی میں ؛ $\frac{16}{12}$
- ارض پہ کوہ و جبل ٹکائی میں ؛ $\frac{16}{15}$
- جہد و محنت سے رزق پیدائی میں ؛ $\frac{16}{17}$

Marfat.com

— کسبِ حلال معاش کر ! (۲/۲۸۶)

• نظامِ فطرت کی کارفرمائی میں !	۳/۱۹۰ ؛
• بغیر عمد سماء تھمائی میں !	۱۳/۲ ؛
• سبع طرائق کی اثر آفرائی میں !	۲۳/۱۷ ؛
• ارض و سمٰوات کی بندش کشائی میں !	۲۱/۳۰ ؛
• حق و باطل کی ضرب ضربائی میں !	۲۱/۱۸ ؛
• سماوی کرّے فضاء پھیلائی میں !	۶۵/۱۲ ؛
• لیل و نہر سلسل دورائی میں !	۳۹/۵ ؛
• متلاطم بحورِ ذخار گہرائی میں !	۴۵/۱۲ ؛

— الہدیٰ طرزِ حیات کر ! (۲/۱۲۰)

• بروج کی زینتِ بے نظیر کو !	۱۵/۱۶ ؛
• فضاء کی وسعتِ لا آخیر کو !	۴۵/۱۳ ؛
• اشیاء کی بہترین تقدیر کو !	۳۲/۷ ؛
• شمسی فیضانِ ہمہ گیر کو !	۷/۵۴ ؛
• بحور سے اٹھتی تبخیر کو !	۲/۱۶۴ ؛
• باراں سے زرع کی تطہیر کو !	۲/۱۶۴ ؛
• زمیں سے فلق کی تاثیر کو !	۶/۹۶
• علو سے مینہ کی تدبیر کو !	۲۵/۴۸

— محسوس بالحسیات کر !

- جَبل و اَرض کے دفینوں پیداواروں میں! | ۷۹/۳۰-۳۲
- اَجرام و سَیّار کی گردشوں مداروں میں! | ۸۶/۱۱، ۱۲
- لیال و نہار کے دَوری ادواروں میں! | ۷۸/۱۰، ۱۱
- نیند و بیداری کے اثروں آثاروں میں! | ۷۸/۹، ۱۰
- آب کی رَواں رَوانیوں رَفتاروں میں! | ۵۰/۹، ۱۰
- فرازِ کوہ سے گِرتی آبشاروں میں! | ۱۵/۱۹-۲۲

— نشانِ آیات تلاش کر (۴۱/۵۳)

- ۱۳/۲ ، ۴۱/۵۳ | اَنفُس وآفاق، اَرض و اَفلاک۔ قوانینِ خُدا، جاری اِجراء دیکھ!
- ۲/۱۰۶ ، ۲۷/۸۶ | لیال و نہار، خزاں و بہار۔ دَور جاری، باری بار ہا دیکھ!
- ۲۵/۶۱ ، ۲۳/۱۷ | مدار طرائق، سَیّار، بُروج۔ حیراں فہم علم، تفہیمؒ نارَسا دیکھ!
- ۶۷/۵ ، ۷۷/۲۵ | سَماء مُزیّن، اَرض کِفات۔ بالحق ہمہ، سَقف بے چُوبا دیکھ!
- ۷۱/۱۶ ، ۱۰/۵ | مِہر رَوشن گرم، ماہ رَواں نرم۔ اَفزاء بہم، خُود گرداں راہ نُماء دیکھ!
- ۳۱/۲۹ ، ۳۶/۴۰ | تقویم اَحسن بہم، دَور غیر نا ہم۔ ہر کہیں بَرپا، ہر لمحہ ہر ہر جاء دیکھ!
- ۳۶/۳۹، ۴۰ | لازم اوّل آخر، لابُد داخل خارج۔ ہر یک غیر حارج، بےشُل لااِحصاء دیکھ!

— فرض کا اپنے اِحساس کر! (۲۸/۸۵)

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

شِرک از اَزل ذِلّتِ شَرَف، شِرک تا اَبد شُعلہ دِہکا!
جَب جَب دُوئی میں قدم رکھا، تَب تَب مُشرک رہا ہی رہا!

۲۲/۳۱ — ۳۰/۳۱،۳۲

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ!

کبھی بَلَدُ النَّبی میں پہنچ دیکھ، کیا ہے تَقَدُّس تَحمیدزاء!
جُوانِب کو کہہ دے اَلوِدَاع، جہتوں سے نِکل اب بَاہر آ!

۹۵/۴ — ۶/۱۵۲

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ!

اِحسَان سے پیشِ اُمّ وَابُو، جُھک بَارہا بَار شَانے جُھکا!
وُالدین ہیں تیرے لختِ جگر، رہن نقد نظر نَسل بقاء!

۱۷/۲۳،۲۴ — ۶/۱۵۱

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ!

تکثُّر سے بڑھ وَحدَت کو، ڈگمگائے گا نہیں قدم ترا!
رُخصت سے لَوٹ کام پہ آ، رُخصت نہ کہیں بَرپاء بپا!

۱۷/۷۰ — ۷۸/۱۱

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ!

(۲/۳ — ۵۳/۲۲)
حاضر سے لیک غائب کو، مشکل جو چاہے حل کیا
تخصیص سے چل تعمیم کو، رہے گا خوش خوش سدا
لا الٰہ الا اللہ، لا الٰہ الا اللہ!

(۲۳/۹۶ — ۳/۱۳۹)
نفی اپنی کو تو منہا کر، جب چپ بھلی ہو چپ ہو جا
اثبات میں تیرا غلبہ بر حق، جو ثابت و سالم دائم رہا
لا الٰہ الا اللہ، لا الٰہ الا اللہ!

(۲/۴۴ — ۲۵/۷۲)
نصیحتوں کے نہ ڈول لنڈھا، نصیحت زباں سے منصوح کہلا
تقلید نہیں ہے شیوۂ خوب، عقل و فہم کے علم لہرا
لا الٰہ الا اللہ، لا الٰہ الا اللہ!

(۱۱/۷۵ — ۲۵/۶۷)
بالطبع حلیم، نیک و سلیم، مستحق تعظیم، فیض اٹھا
اسراف و بخل میں بین بھلا، احتیاج سے اپنا ہاتھ اٹھا
لا الٰہ الا اللہ، لا الٰہ الا اللہ!

(۶/۱۵۲ — ۲۵/۶۷)
داد و ستد میں نصف انصاف، عدل سے چاہ قرب خدا
مقروض ہو نہ محکوم بن، جتنی ہو چادر پاؤں پھیلا
لا الٰہ الا اللہ، لا الٰہ الا اللہ!

(۱۶/۱۱،۱۲ — ۵/۴۲)
بصارتوں میں رکھ حسن نظر، بصیرت کا دیا پھر پھر جلا
سماعتوں میں اپنی محدود ہو، مخدوش ہو ہو شرف دکھا
لا الٰہ الا اللہ، لا الٰہ الا اللہ!

Marfat.com

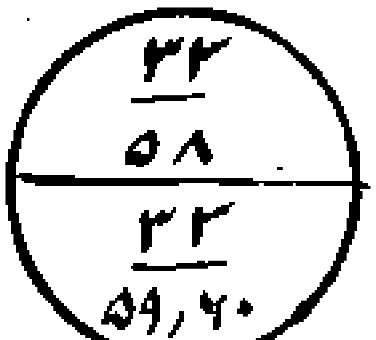

اِیذا دِہی پہ اپنی رکھ نظر ، یہ بعدِ کُفر ہے گُناہ بڑا!
دُختران ِ اِیمان تری ہمشیر، گِرا نہ کہنا حَرف گِرا!

لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ، لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ!

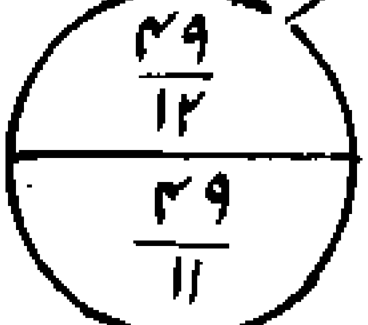

غیبَت کی لَت نے بھَلی ہرگز، کرگَس کا جہاں بُرا چَسکا!
تَلَمز کے رَنگ میں جو بھی رَنگا ، شِبہ میں رُو بہ سے مِل مِل گیا!

لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ، لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ!

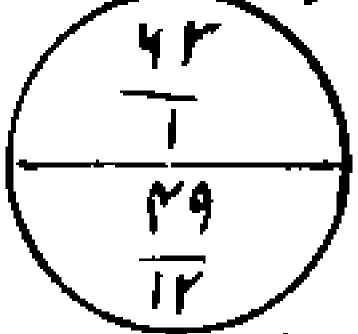

جُھوٹ جب اک بار بُول لیا ، تو بارہا حفظ بُلانا پڑا!
بَدظنی کا اِیماء جس نے دِیا ، پھر مَفاد اُس سے کَٹ کَٹ گیا!

لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ، لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ!

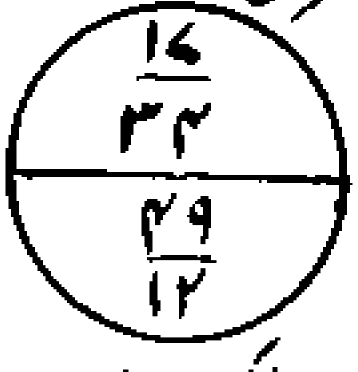

جو خلافِ عہد بَر عہد کیا ، تو اِعتماد تیرا گیا ہی گیا!
نابِغ سُوال جو دَاغا کیا، گھَڑا جُھوٹ اُسے سُننا پڑا!

لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ، لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ!

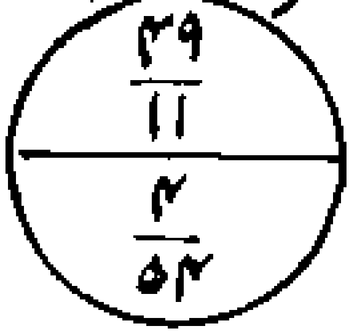

اِدھر لَقَب بِگاڑا خُوش ہُوا ، خُوشی چھِنی اُدھر حَسَد بڑھا!
اِظہار کر صاف حَسَد مِٹا ، حَسَد سے کبھی نہ گھر بنا!

لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ، لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ!

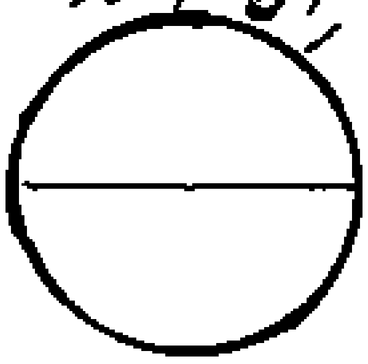

طَعام میں جب جب دو ہَضم بنے ، تو صیہٖ تَبخیر ہُوا ہی ہُوا!
بار بار جو کسی کے گھر دَوڑا ، اِستقبال تیرا گِرا ہی گِرا!

لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ، لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ!

Marfat.com

اے ختمُ الرُسل، اے رسُولِ خُدا

ہادی ہے تُو ٹھہرا، راہِ اُفقِ الاعلیٰ کا۔ اے ختمُ الرُسل، اے رسُولِ خُدا!
عَدُو بنے جو بھی ترے، بَدذات گئے ابتر۔ تجھ کو کوثر ملا، اے مرے دلرُبا!

علم وحکمت سِکھلا، پڑھ کے آیات۔ اے رحمتِ عالم، اے امین مُصطفیٰ!
دَاعی وشاہد ہے تُو، اے خاتمُ النبیؐ۔ بَاوفی بھرِ، راہ صدق وصفا!

اے ختمُ الرُسل، اے رسُولِ خُدا!

بنا کر بھیجا تجھے، رَحم وامن وسَلَم۔ سِکھلائے خُلق وادب، باحلم وفہم!
دِکھلایا راہِ حق، کرا اِعجاز رَقم۔ تُوڑا زورِ باطل، لگا ضربِ پیہم!

تھا ماگر توں کو، کیا کرم پہ کرم۔ بَرسا ابرِ رحم، گیا زورِ ظُلم!
عشقِ جہل پھٹا، چمکا نورِ علم۔ لغو ولعب بھاگے، بھاگے سَرپٹ قدم!

اے ختمُ الرُسل، اے رسُولِ خُدا!

چھائی تھی جہالت، سُو بہ سُو در ہمہ۔ حق تھا قطعی مُبہم، مُطلق واضح نہ تھا!
باطل ناچے ظاہر، طرف ہر ہم ہما۔ قلب تھا گرد گد، ذہن تھا رہن ابا!

Marfat.com

زہرِ خنداں شرف، جاں کنی دم گرا، وقارِ غلطاں بیجاں، پریشاں دبا دبا!
شر نکتہ چیں خیر، غیظ و غضب دکھا، لَاوَالَّا کا تو نے، جب آوازہ دیا!
اے ختمُ الرُّسل، اے رسولِ خدا!

ضلالت میں خفتہ، خفتہ بے خبر۔ اعلائے کلمۃ الحق، برحق برحق کیا!
جگانے پر بھی جب، وہ جاگے ہی نہ۔ تو تھام شمشیر، شمشیر بکف کیا!

حقِ رسالت نبھا، راہِ خلافت دکھا۔ اجل کو لبیک، لبیک لپک کیا!
تو امت کا ابوؐ، یا سیدِ مزمل۔ پیامِ وحی تو نے، بصرو ربر وقت دیا!
اے ختمُ الرُّسل، اے رسولِ خدا!

Marfat.com

مراکزِ فکر

آغاز و انجام	آفل و الآن	ارض و سماء	اسراف و اکتناز
اشتراک و اختلاف	اصلح و انفع	اظلال و انعکاس	انفس و آفاق
اوّل و آخر	ایصال و اخراج	ایمان و کفر	بداء و اعاده
تحریک و تحلیل	تحکّم و تسخیر	تحقیق و تسلیم	تخلیق و ربوبیت
تدریج و امہال	تسویہ و تکویر	تعقّل و تفکّر	تعلیم و تعلّم
تعمیل و تاثّر	ترتیب و تسلسل	تدبّر و تحمّل	تقدیم و تاخیر
تنزیہ و تشبیہ	تواتر و تعطّل	جذب و دوران	جہد و عمل
حفظ و تعمیر	حلال و حرام	خبر و انشاء	خلق و اخلاق
داد و ستد	شفاء و تنقیہ	صعود و نزول	طرف و ظرف
طلوع و غروب	ظاہر و باطن	غذا و دواء	لازم و متعدّی
لیال و نہار	محو و ثبات	مرض و صحت	ناگزیر و محال

Marfat.com

سَیرِفی الاَرض

سَیرِفی الاَرض، انسان کی بیداری کا پیغام ہے۔ کہ انسان اپنے ماضی کی تاریخ اخلاق کو۔ حال کی تاریخِ اخلاق سے مربُوط کرے اور اپنے مستقبل کی تعمیر میں تنبیہوں اور عبرتوں سے سبق لیتا ہُوا، بہتر تر راہوں پر گامزن ہو۔ کائنات میں بَرپا۔ توَافق، نظم اور ضبط اِس بات کے آئینہ دار ہیں کہ :

تعمیر۔ توَافق ، نظم اور ضبط میں ہے ؛

تحفظ۔ تطابُق واِشتراک میں ہے، تخالُف واختلاف میں نہیں

"ایسا لائحہ عمل اختیار کرو، جس میں اِختلافات خُود بخُود دم توڑتے چلے جائیں اور اِتحاد واِشتراک کی برَکات اَضعاف در اَضعاف ہوتی جائیں"

خُدا کسی قوم پر ظلم وزیادتی نہیں کرتا، قومیں خُود اپنے آپ پر ظلم کرتی ہیں (89/102)

جب تک کوئی قوم اپنے اندر نفسیاتی تبدیلی پیدا نہیں کرتی، اُسکی زندگی میں تبدیلی نہیں آتی (13/11)،

قوموں کی تباہی کے لئے آسمان سے لشکر نہیں اُترا کرتے۔ باہمی تصادُم و تزاحُم، خانہ جنگی و شورش یا کسی ظالم قوم کا دُوسری قوم پر چڑھ دوڑنا سبب بن جاتا ہے۔

"پہلے تنبیہہ کرنے والا بھیجا جاتا ہے پھر تباہی آتی ہے۔ (26/208)

سیرواِفی الارض میں یہ نُقطہ بھی پوشیدہ ہے کہ زمین کی سیر میں تاریخِ اخلاق مُرتّب کرتے ہوئے، اِس بات کو ہرگز نہ بھُولو کہ۔

مُکَذِّبِین ۔ مُرسلین علیہم السلام ؛
مُجرِمِین ۔ مُصلِحِین کرام ؛
اِستہزاء کُنندگان ۔ مُجتہدین عُظَّام ؛
خندہ زنانِ نابغۂ روزگاران ۔ کا "بالآخر" کیا انجام ہُوا ؟

اگر عبرت پکڑو تو ۔
خُوگر پیکرِ تسلیم ہوکر ۔ عادات وخواہشات اور مفادِ عاجلہ پہ لپکنے کی بجائے "بہی خواہانِ ملک وملت" کا احترام کرنا سیکھو ۔
مُسلمان، اگر اپنی تاریخ پر نظر ڈالیں تو یہ اَظہر من الشمس ہے کہ انہوں نے ہمیشہ اِمامینِ وقت اور راہبرانِ "وقتاً فوقتاً" کو یا تو قتل کیا، یا انہیں بدعتی، گمراہ اور خبیث قرار دیا ۔
جس حُسنِ نظر وفکر وعمل کے حامل نے ان کی خیر خواہی چاہی ۔
یہ اُسی کے مُنہ آتے ؛
جو بھی ان کی تعمیر کے درپے ہُوا، یہ اُسی کے دُشمن بنے ؛
جس نے انہیں حفاظتوں کی طرف بُلایا، یہ اُسی کی جان کے لاگو ہوتے ؛
جس نے اِسراف و اکتناز سے بچنے کا درس دیا ۔ یہ اپنی تفوّق خواہی کے زُعم میں اُسی کے حاسد بنے ۔

خُدارا، اپنی تعمیر کی طرف لوٹو !

سِیرُوا فی الارض میں غایت الغایات ۔
جذبۂ تحمید اُبھارنا، علم وخبر میں وسعت اور بصر میں بصیرت کو جلا دینا ہی ہے

Marfat.com

خلق و خلقت کی ہما ہمی میں وحدت و ربوبیت پہ شہادت لانا بھی ہے؛
بو قلمونیوں، عطر بیزیوں اور رنگینیوں میں۔
تجمل اور افادی و فیضانی پہلوؤں کی کارفرمائی سے۔
— خیال و فکر و عمل میں تحسین و جمال پیدا کرنا بھی ہے۔

خالق کے۔
اُٹھائے جاتے بادلوں، گرائی جاتی آبشاروں،
بہائی جاتی روانیوں، چلائی جاتی نسیموں اور
لُٹائی جاتی تسکینوں کو۔
"عطائیہ انداز" میں لینے کی بجائے، محسن و منعم کے احسانات پر
جذبۂ تشکر اُبھارنا بھی ہے۔
خُدا تعالےٰ کے علم، رحمانیت، رحیمیت، ربوبیت کی ہمہ گیریت، وسعت،
احاطہ اور غلبہ کا تغلب دیکھ کر بھی اگر زبان بے اختیار اُسکی عظمتوں کے ذکر پر گویا
نہ ہوئی، تو سمجھ لو کہ۔
قصور، نظر کی کجی، سمع کی لاپروائی اور جذبہ کی مُردنی کا ہے۔
تو:۔
خالق کا نظامِ "تخلیق" دیکھ!
نظامِ بداء و اعادہ میں "تقویم" دیکھ!
مُکذبین و مجرمین کی "شکستِ عظیم" دیکھ!
"قومِ ثمود و نوح" کے کاٹنے "پیوندِ زمین" دیکھ!

اجارۂ مُترفین پر اِنسانیت کی "توہین" دیکھ!
کبھی فرصت ہو، تو انجام "ظالمین و لعین" دیکھ!
بے ربطی، بے ضبطی، بے ترتیبی سے نکل کر "آئین" تک پہنچو!
امن و سلامتی کے طریقہ ہائے "مُرسلینؑ" تک پہنچو!
بذریعہ وَحی بتلائے گئے "صراطِ مُستقیم" تک پہنچو!
جہاں مین محو و ثبات کے "اَطوارِ مُبین" تک پہنچو!
قوموں کی حیات و ہلاکت کے "اَٹل قوانین" تک پہنچو!

قوانینِ ہلاکتِ اُمم

اسباب:-

(۱) نظامِ الٰہیہ کی مخالفت (۷/۶۰-۹۴)؛
(۲) رزق کی غلط تقسیم (۳۴/۱۵-۱۷)؛
(۳) طبقاتی ناہمواریاں (۳۵/۴۲)
(۴) قارُونی ذِہنیت (۲۸/۷۶-۸۴)
(۵) اِکتناز و اِحتکار (〃)
(۶) محنت و دستکاری کی تذلیل (۷/۵۹-۶۵)
(۷) فرض شناسی کی بجائے دولت معیارِ تکریم (۴۹/۱۳)
(۸) فساد کا عدمِ تدارک (۱۱/۱۱۶)
(۹) اُصولوں کی بجائے اہوٰی کی پیروی (۲۹/۲۸)

Marfat.com

(۱۰) بلا جواز تنقید و محاکمہ (۲۲/۴۷) ؛

(۱۱) بعث بعد الموت سے انکار (۲۳/۳۵-۴۱)

(قانونِ مکافاتِ عمل سے انکار)

(۱۲) اِسراف و تبذیر (۳۶/۱۹ ، ۸۹/۲۰) ؛

(۱۳) ضیاع و اِتلاف (۱۷/۲۷) ؛

(۱۴) تعقّل ، تفکّر اور تدبّر کی کمی (۲۵/۴۴) ؛

(۱۵) اَندھی تقلید (۳۸/۷،۸) ، (۲۵/۲۳) ؛

(۱۶) تاریخی شواہد کی نظر اندازی (۴۶/۱۷،۱۸)

(۱۷) اشتراک نظریہ کی بجائے ۔ اشتراکِ نسل (۲۶/۱۰۶-۱۲۰) ؛

(۱۸) سلب و نہب (۱۱/۵۰-۵۸) ؛

(۱۹) مذہبی معاملات میں ثنویّت (۱۱/۸۴-۸۷) ؛

ناپ تول میں کمی (۱۱/۸۵) ؛

(۲۰) مُستقل اقدار کا اِستہزاء (۴۳/۶-۸) ؛

(۲۱) مُستقل مَفاد پر مَفادِ عاجلہ کو ترجیح ۔ (۱۷/۱۸) ؛

(۲۲) حیوانی سطح پر زندگی (۴۷/۱۲) ؛

(۲۳) مسکینوں ، محرُوموں کا غصبِ حق (۶۸/۱۶-۳۱) ؛

(۲۴) فریبِ مذہبی پیشوائیّت (۷۹/۱۴ ، ۱۰/۸۸) ؛

(۲۵) جنسی بدنہادی ، خانہ جنگی اور اَندرُونی شورِش (۷/۸۰،۸۱)

Marfat.com

مومن

(باالنّاس)

مومن .- مومنین کا ساتھی اور غیر مومنین کا باغی ہے۔

بچپن، لڑکپن، جوانی اور بڑھاپا۔ سب پر آتے ہیں۔ لیکن۔

مومن کے بچپنے کی پھبن،

لڑکپن کے کھیل،

جوانی کی جولانیاں:-

بڑھاپے کی طبع رانیاں، تکلّم زبانیاں، تسبیح خوانیاں اور تربیّت خواہانیاں،

— دوسروں کی ہرزہ سرائیوں اور بلا مقصد و غایت کج ادائیوں سے —

قدرے ہی نہیں :- بلکہ، تاحدِ اِنفصال و اِنفعال "جدا" ہوتی ہیں۔

اُسکے 'اِنفصال' ایسے نہیں ہوتے، جن پر اُسے پچھتانا پڑے؛

اُسکے 'اِنفعال' ایسے نہیں ہوتے، جن پر اُسے ندامت اٹھانا پڑے۔

(Remorse is godd, if it is not morbid.)

بغیر نقصان .- اِنفصال (جدائی، بچھڑنا)؛

بغیر ندامت .- اِنفعال (اثر پذیری)؛

بغیر بار .- احوال (زندگی کی جمعی کیفیّات)؛

بغیر خسران .- افعال (عمل و تعمیل)؛

بغیر ناممکن .- اکمال (حصولِ کمال)؛

Marfat.com

بغیرِ ضعف ۔ اِندمال ؛ (تدارک، اِصلاح)
بغیرِ تاثّر ۔ اَبدال ؛ (تبدیلیٔ پہلو)
بغیرِ آزردہ خاطری ۔ پیمان ؛ (وعدہ، قصد)
بغیرِ ایذاء ۔ اِحسان ؛ (حُسنِ عمل)
بغیرِ طعن وطنز ۔ فیضان ؛ (فائدہ، بخشش)
بغیرِ استطاعت ۔ نا پُرسان ؛ (عدمِ اِستفسار)
بغیرِ تاخیر ۔ اِتمام ؛ (کمالِ تکمیل)
بغیرِ دُشنام ۔ کلام ؛ (سُخن، قول)
بغیرِ لاف ۔ اِکرام ؛ (عطاء، تعظیم)

—"بہتر" ہے۔

مُومن ۔ آفل سے گُریز میں ؛
اَلآن سے باہم آمیز میں ؛
اَرض وسماء میں پیدا سکون بخش نامُردا ویز میں ؛
سُخنہائے ناگفتنی وتفرقۂ خیر سے پرہیز میں ؛
ناممکن ، ناگزیر ، ناقابلِ بدل اور مُحال سے سُتیز میں ؛
تحقیق وتسلیم، تعقّل وتدبُّر، تحمُّل وتاثر کے مثبت ومنفی پہ ۔ نگہ بُرّاق تیز میں ؛
اِشتراک وتطابُق کی تقدیرات کے سامنے جبینِ نیاز میں ؛
زُباں پر اَخلاقِ الٰہی کی تاثیرات پہ حدیثہائے دِل گُداز میں ؛
اصلح وانفع کے علم لہرائے خلیل[ع] وکلیم[ع] کے انداز میں ؛

اپنی دنیا میں، آپ بساتا ہے۔

وہ۔ بہتر سے بہترین کی پسندوں میں؛
نئے اُجلائے جاتے رنگوں، ڈھنگوں، آہنگوں اور فرہنگوں میں؛
تنگناریوں کو کشادگیاں عطا کرتے، معروف و حمد آور رنگوں میں؛
— رحم و لطف و رافت کے نئے عوالم آباد کرتا ہے۔

وہ۔ ہر آغاز کو نیا آغاز عطاء کرتا؛
ہر انجام کو، نئے انجام سے دوچار کرتا؛
ہر بداء، اعادہ اور عقب کو، نئی نہج میں صورت پذیر کرتا؛
ہر اوّل میں نیا اوّل، ہر آخر میں نیا آخر، ہر ظاہر میں نیا ظاہر، ہر باطن میں نیا باطن تلاش کرتا؛
نئے آفاق کھلنے کی تمنائیں لیے، غور و فکر و تحمّل کے بعد اقدام کرتا ہے

وہ۔ انفس و آفاق میں آیاتِ الٰہی پہ نظریں ٹکائے؛
اوّل و آخر، ظاہر و باطن میں جاری عوامل و تاثرات پہ جاگتا اور جگاتے؛
ایصال و اخراج میں حلال و طیّب راہوں میں راہیں اپناتے؛
درجہ، حیثیت، نصیب اور مہلتوں سے فیضان اٹھاتے؛
تحریکات، تحلیلات، تحقیقات اور تسلیمات کے لیے عزم باندھے اور عزم و عمل کے مینار متشکل کرائے؛
راہِ ارشاد کی کٹھن منازل طے کرتا زندگی کی کشتی تیراتے جا رہا ہے۔

Marfat.com

۵۵۔ اوّل کو سلامتی و بشارت اور آخر کو اصلح و انفع پہ تشہّد ٹھہرائے؛
ظاہر و باطن میں قوائے فطرت سے تطابق و تماثل کے دیئے جلائے؛
طلوع و غروب کی برکات پہ اُمیدوں اور نحوستوں پہ عدم چاہتوں کو اُجلائے؛
ظرف و ظرف میں باطل نظام کے بداثرات کو تا قدر مٹائے؛
نہار کے بدمعایش اور لیال کے شرِ غسق ہونے میں بدذاتوں کو بے لگام ہونے سے بچائے؛
صعود و نزول کے دوری ادوار کی دورانیوں میں، مثبت وائق وعمود کو عنا بنائے؛
لازم کے لزوم میں اپنے متعدی پہ براہیمی نظر کے قدغن لگائے؛
گرم و سرد، تر و خشک میں توازن، تناسب، تعدیل پیمائے؛
محو و ثبات کے قانون پہ ایقان میں تذبذب و تزلزل کو ٹھکرائے؛
جمود و تعطّل کے اثرات و مابعد تاثرات کو آنکھیں دکھائے؛
خبر و طلب و انشاء کی قباحتوں اور نامساعدتوں کو درخورِ اعتناء لائے؛
صحت و مرض کے اصولہائے حفظان اور شرورہائے خسران کی تسبیح پہ انگلیاں دوڑائے؛
غذاء و دواء کے نیک و بد اثرات اور افراط و تفریط پہ بصیرتوں کے پہرے بٹھائے؛
شفاء و تنقیہ کے اصولوں اور تصفیہ و تزکیہ میں صفاء کفاء کو درلائے؛
تغیّر و جذب و دوران کے بالحق ہونے پہ شاہد ہو زندگی بتائے؛
معروف و ناگزیر و محال کے اعتبارات کو گزیر و تسخیر کی راہ دکھائے؛
خلق و اخلاق کو مصدقہ و مستند رمزِ دینِ مصطفوی ٹھہرائے؛
حرماتِ اللہ اور شعائر اللہ کی تعظیم کو جزِ جسم و ذہن و جان بنائے؛

Marfat.com

جہد و عمل کے پیمان باندھے اور عاملانِ جہد و عمل سے قدم مِلاتے؛
داد و ستد میں نصف انصاف اور سلوک میں عدل و احسان کو گلے لگاتے؛
کتمانِ حق و شہادت کے استقام میں "جو چیز جیسی ہے ویسی دِکھائے؛
تقدیم و تاخیر کے محاسن و معائب پر کڑی نظر رکھّے اور رکھاتے؛
نیکی میں تعجیل اور بدی میں تاخیر کو محورِ فکر و نظر و عزم و عمل بناتے؛
اِدغام، اِظہار، اِخفاء، اقلاب میں وحی کی فانوس جگمگاتے؛
تضحیک و محزونی میں شگفتہ خاطری کو خاطر پسندی کی بنا ٹھیراتے؛
تنزیہہ و تشبیہہ کے تطابق و تخالف میں مصطفوی پیمانوں کو معیار بناتے؛
سب سے کٹ کر، سب سے جُڑ، بالمقصد و بالغایت رہتے ہوئے، معذرت خواہانہ رویہ پسِ پشت گراتے:
— زندہ زندگی کو "زندہ تر" بناتے جارہا ہے؛

وہ:. تخصیصوں پہ فریفتہ ہو کر، جھوٹی شان نہیں دِکھلاتا؛
تعمیموں میں بے قابو ہو کر، وقار و شرف نہیں گراتا؛
تعطیلوں میں معطّل ہو کر، ربط میں کٹتا نہیں جاتا؛
منفیوں میں ناحسب ہو کر، ضدّی و مجنوں نہیں کہلاتا؛
مثبتوں میں منسوخ ہو کر، اثبات پہ داغ نہیں لگاتا؛
ضربوں میں مضروب ہو کر، بدل میں ضربیں نہیں بنواتا؛
تقسیموں میں متفرّق ہو کر، فصلوں میں فرق نہیں بڑھاتا؛
تنہا تحرر اور نالاں ہو کر چلنا اُسے گوارہ نہیں،
وہ خُدا کا ہے کسی کا نہیں، کوئی اُس کا ہمارا نہیں۔

وہ ۔ رزق کی غلط تقسیموں پر صاد نہیں کرتا؛
خیالی موہومی خانوں میں خود کو آباد نہیں کرتا؛
قارونی ذہنیت رکھنے والوں کا کاسہ لیس نہیں؛
اکتناز و احتکار اُسکے مدِ نظر و درِ پیش نہیں؛
محنت و دستکاری کی تذلیل اُسکی نا پسند ہے؛
اَنزَل اللہ کو بطور لائحۂ حیات اور آئینِ ملّت جاری و نافذ دیکھنا چاہتا ہے؛
دَولت کو معیارِ تکریم قرار دینے کی بجائے ۔ فرض شناسی کو معیارِ تکریم سمجھتا ہے؛

Honour and shame from no condition rise.
Act well thy part, there all the honour lies.

(وقار و غیرت کو اُجاگر کرنے کا راز ۔ اپنے فرضِ منصبی کی بہترین ادائیگی اور اپنے فرضِ موقّت پر پورا اترنے میں پوشیدہ ہے)

وہ اپنے آپ سے بولا:۔
فتنہ و فساد کا تدارک نہ کرنا ۔ غضبِ الٰہی کو دعوت ہے؛
اصولوں کو چھوڑ کر مصلحتوں اور اَھوٰی کی پیروی ۔ ذلّت میں گرنا ہے؛
مُستقل اقتدار کا استہزاء ۔ حوادث کا استقبال ہے؛
حیوانی سطح پر زندگی ۔ انسانیت کی توہین ہے؛
تعقّل، تفکّر اور تدبّر سے ہٹنا ۔ تبرّج جاہلیہ سے مُصافحہ ہے؛
اندھی تقلید ۔ کم عقلی، کج فہمی اور تنگ نگہی سے مُعانقہ ہے؛

Marfat.com

سَلب و نہب ۔ دعوتِ مُرسلینؑ کو پسِ پُشت ڈالنا ہے ؛
بلا جواز تنقید و مُحاکمہ ۔ کارِ شیطاں اور تخریب پسندی ہے ؛
بعث بعد الموت سے اِنکار ۔ متاعِ قلیل پر دِلبندی ہے ؛
مکافاتِ عمل کی تصدیق سے مُنہ مُوڑنا ۔ شہوات میں خورسندی ہے ؛
اِسراف و تبذیر کیا ہے؟ ۔ برادرانِ شیطان سے بھائی بندی ہے ؛
ضیاع و اِتلاف کیا ہے؟ ۔ ماندہ و راندہ ہونے پر رضامندی ہے ؛
مفاداتِ عاجلہ کو ترجیح؟ ۔ زندگی کے دوام پر حرف گیری ہے ؛
نسلی اِشتراکوں میں بسر؟ ۔ جانبداریوں کو پُکار رہے ؛
فریبِ مذہبی پیشوائیت؟ ۔ بے خبری اور جہالت پر قناعت ہے ؛
تاریخی شواہد کی نظر اندازی؟ ۔ حقیقت سے شوریدہ سری ہے ؛
مُعاملات میں ثنویت؟ ۔ شحِ نفس کی آئینہ داری ہے ؛
مِسکینوں اور محرُوموں سے لاپرواہی؟ ۔ حقوق العباد پر ڈاکہ ہے ۔
جنسی بدنہادی، تفرقہ خیزی، اِتراف؟ ۔
۔ اپنے آپ کو بے دین ظاہر کرنا ہے ۔

باز آ، باز آ، ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بُت پرستی باز آ
ایں درگاہِ ما درگاہِ نومیدی نیست
گر صد بار توبہ شکستی باز آ

Marfat.com

قرآن کا مؤمن ۔

دُنیا میں سلامتی کا اِجارہ اور عالم کو اَمن کا گہوارہ دیکھنا چاہتا ہے
لیکن آج اسلام کے نام کا ۔ **نام لیوا مُسلِم :۔**

دُنیا میں ہر ایک کے سامنے دست پھیلا، اور عالم میں ہر ایک سے قرض چاہ بنا ہُوا ہے ۔

یہ ۔ حیاتِ دُنیا پہ فریفتہ ہے اور حیاتِ دُنیا کو ہی اپنی دُنیا بنائے بیٹھا ہے ۔

یہ ۔ شحِ نفس کا بیمار، ذِلتوں میں خوار، اِختلافات میں برسرپیکار اور اِنسانیت پہ بار ہے

یہ ۔ حیاتِ دُنیا میں لعب، لہو، زینت، باہم اِفتخار اور اَموال و اَولاد میں تکاثر تک محدود رہا

اِس نے خدا کے "اَرض و سموات" کو (بالحق لینے کی بجائے، عطائیہ انداز میں لیتے ہوئے)
غلاظتوں، آلودگیوں اور کثافتوں کی آماجگاہ بنایا،

اِس نے قدم قدم پر حسرت زائیاں، وسوسہ خیزیاں، تفرقہ انگیزیاں، توہم پیدائیاں
یاس پھیلائیاں اور مُردنی چھائیاں تخلیق کیں اور پھر حسرتوں، وسوسوں،
فرقوں، توہموں، یاسوں اور مُردنیوں میں مرتا رہا اور دم توڑتا رہا ۔

یہ ۔ جاذبیتہائے دُنیا، دوراِنیہائے عالم اور رقابتہائے حیات میں ایسا اُلجھا کہ
سب اُلجھنوں کو مات دے گیا، سب بھٹکنے اس پر قربان ہو ہو جاتے ہیں،
سب جھکنے اور لپکنے ۔ دُور دُوریوں میں ۔ دُور رہتے ہوتے اس پر ملامت بھیجتے ہیں ۔

ایسے مُعاشرے میں ۔ مومنِ بالنّاس کا کردار کیا ہوگا، خود ہی متصوّر کر لیں ۔

جہاں ۔ ہر ایک کی دُوسرے کی جیت پر نظر ہے ۔ رونا اِدھر ہے، رونا اُدھر ہے؛
زیاں سے عار جھکی کمر ہے ۔ تنگ بشر ہے، تنگ گذر ہے؛
نہ کسی کی پروا، نہ اپنی خبر ہے ۔ مرضوں میں پھنسا ہر اک بشر ہے؛

Marfat.com

کنُود میں دھنسا، ہر زن و مرد ہے؛
ہر گھر میں فرد فرد، بچہ فرد فرد ہے۔

جہاں۔ "بھیڑیئے"۔ خدا کے توکّل پر دندناتے پھر رہے ہیں اور؛
"بھیڑیں"۔ خدا کے بھروسے پر چرنے کو تک رہی ہیں۔

جہاں۔ ہر لمحہ "پیٹ تپاں" کی آگ بجھانے کے لئے۔
ماپ تول میں لیتے ہوئے۔ زیادہ کی تمنّا کرتے ہیں؛ اور
دیتے ہوئے۔ کم دینے کی خواہش رکھتے ہیں۔

جہاں۔ کروڑوں۔ انسان برائیوں اور بدعتوں پر زندہ ہیں؛
لاکھوں۔ لوگ کذب و اِثم پر پلتے ہیں؛
سینکڑوں۔ محکمے جرائم کی بدولت چلتے ہیں؛
دین کے اِجارہ داروں (خدا کے رابطہ افسروں) کا روزگار بھی گنہگار مہیّا کرتے ہیں۔

جہاں۔ لوگوں کی کثرت۔ ہاتھوں میں کاسۂ گدائی لئے،
چمٹے ڈھول کھڑکائی کئے،
پیٹ آتش کی دہائی دیئے،
سکینتوں پہ قہرِ خدا بن کر۔ شرفاء پر صف در صف حملہ آور ہیں۔

جہاں۔ ہر شخص کی زندگی ایک "ننھے محور" پر گھوم رہی ہے۔

Marfat.com

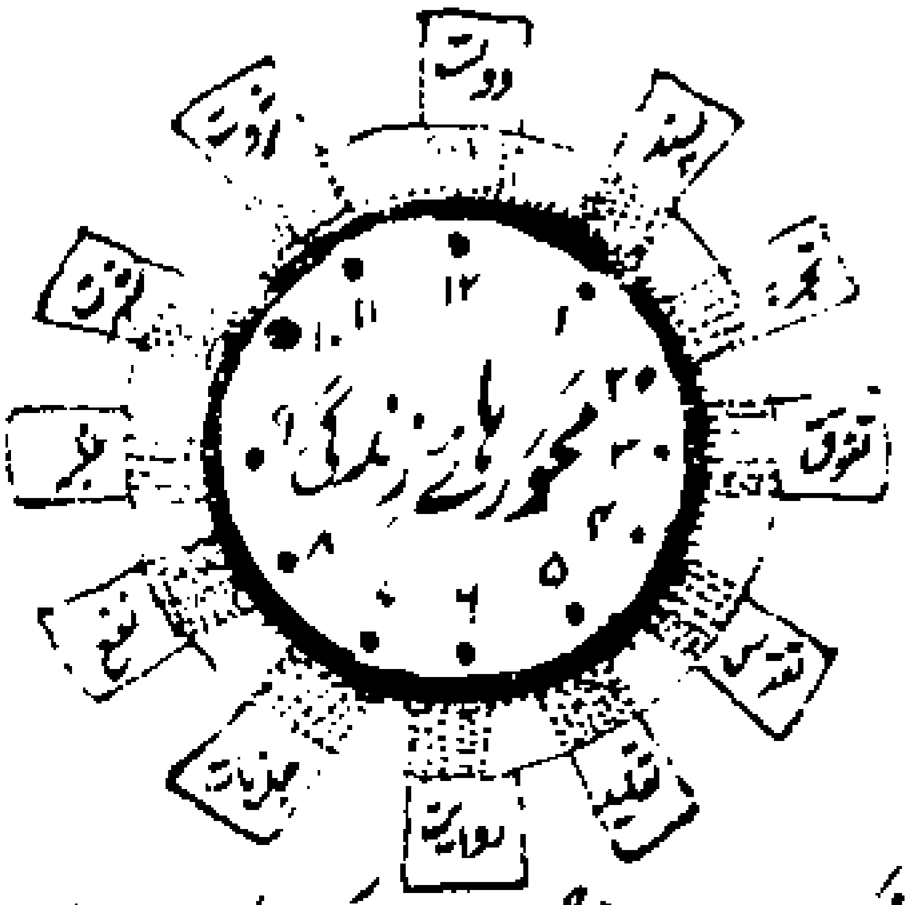

دَولت و ثروَت، شہرت و غلبہ پسند و ناپسند، تجربہ و مشاہدہ
تماشا و تماشائی، اِتراف و اِسراف، علمی تفوّق، اظہارِ تقدّس
مصلحت کوشی، سوء ظنی، تقلید و روایت، بِدار د اعادہ
اوامر و نواہی، کوئی زن مرید، کوئی جذبات مرید، خیر و شر
اُفق و عمود، نفع و نقصان، لینا و دینا، کھونا و پانا
جبکہ۔ دُنیا ہمیشہ عمل اور ردِّ عمل، دوستی اور دُشمنی یا پھر چیلنج اور درپیش چیلنج سے
عہدہ برآ ہونے کی صلاحیت، اِستعداد اور قابلیت کے حوالے سے چلتی ہے۔
ان لوگوں نے خدائے رحمٰن کی حسین و جمیل دُنیا کو۔
بحرِ عمیق و پُر نہنگ؛
چوروں کی کمین گاہ؛
عیبوں کی جاسوس؛
ایک خس پوش کنواں؛
اور ایک صید گاہ بنا رکھا ہے۔

Marfat.com

ہر ایک کے لئے۔ دُنیا کا غم اور عقبیٰ کا خوف، باعث پریشانی ہے۔

"آں را کہ عقل بیش غمِ روزگار بیش"

"شب تاریک و بیم موج و گرد ابے چنیں حائل؛
چہ دانند حالِ ما سبکسارانِ سا حلہا؛

زندگی اک "دور" بنی ہے، جس میں افراد ٹمٹماتی قندیلیں لئے
غمِ روزگار کے محور پہ دیوانہ وار گھوم رہے ہیں۔ اسمیں "اب":

چاہے بہتا ہوا تنکا بن جاؤ!
چاہے احساسِ کمتری سے نکلنے اور احساسِ گناہ کو معطل کرنے اور
متوقع خطرات سے مقابلہ کرنے کی ٹھان لو!

گھرے ہوئے کبوتر کے لئے عقاب سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہوتا ہے کہ۔
مڑکر عقاب پر جھپٹتا ہے اور یہ بھول جاتا ہے کہ وہ۔
"ایک کبوتر ہے"

واہ، کیا رنگِ جہاں ہے!

شرک فرزاں، علی الاعلان ہے؛
ولد گریزاں، از احساں ہے؛
قتلِ اولاد، تنگ عنواں ہے؛
فحش عیاں، فحش نہاں ہے؛
قتلِ نفس، خیلے ارزاں ہے؛

Marfat.com

جیب بجیں ، لُوٹ سماں ہے !
کیل و قسط ، کج میزاں ہے !
ظلم رواں ، ستم کشاں ہے !
وفاء و عزم ، نہی نشاں ہے !
مذہب ہمہ ، چنیں چناں ہے !
روز و شب ، شکم تپاں ہے !
سر گر سایہ ، تن عریاں ہے !
واہ ، کیا رنگ جہاں ہے !

قول معروف ، گرنکراں ہے !
شکر ناپید ، گلہ ارزاں ہے !
شئے مطلوب ، گراں گراں ہے !
آزاد روش ، رواں دواں ہے !
حسد تعصب ، ہر ہر کہاں ہے !
بدظنی شک ، دل ساماں ہے !
واجب فرض ، گزشت نسیاں ہے !
یقیں گریاں ، حفظ نالاں ہے !
بہاراں کہیں ، کہیں خزاں ہے !
بیش تر دانا ، بسے حیراں ہے !
واہ ، کیا رنگ جہاں ہے !

سائنس :-

سائنسی زاویۂ نگاہ ۔ انسان کو شکی بناتا ہے،
"کیوں ؟ ، کس لئے ؟" قسم کے بیسیوں سوال، ذہن میں
کیڑوں کی طرح رینگنے لگتے ہیں ۔ بزرگوں کے خیالات،
فائدہ بخش اور عزت آور رسم و رواج، داناؤں کے اقوال
— سب جھوٹے مفروضے بن کر رہ جاتے ہیں۔

مذہب نے انسان کو **سبع سمٰوٰت** (سات آسمانوں) کا تصوّر دیا
سائنس کہتی ہے :-

"یہ سات آسمانوں کا چکّر کیا ہے ؟ — یہاں تو کروڑوں سورج
اور اربوں زمینیں ہیں۔ نہ جانے اِس کائنات کی وُسعت کیا ہے ؟
پھر یہ بھی تو پتہ نہیں، کتنی کائناتیں ہیں ؟ اِسے آسمانوں اور زمین
تک محدود نہ کرو" (جیمز جین)

"دن ۔ دن تو ایک بے معنی سا لفظ ہے جو زمین پر
رہنے والوں نے اپنی آسائش کے لئے بنا رکھا ہے" (ڈارون)

فلسفہ :-

(۱) "یہ جو کچھ تمہیں دِکھتا ہے، کیا ایسا ہی ہے جیسا دِکھتا ہے،
— **سوچنے کی بات ہے !**"

(۲) "ہم تو حواسِ خمسہ کے قیدی ہیں، ہمیں کیا پتہ !
— ظاہر اور حقیقت میں کیا فرق ہے ؟"

Marfat.com

(iii) ہاہا ہاہا ! ۔ اللہ میاں ! ۔ اللہ میاں کی بات کرتے ہو،
اللہ میاں کو کس نے دیکھا ہے؟ کس نے جانا ہے؟
۔ ہاں، ایک بات یقینی ہے، وہ وجود رکھتے ہیں یا نہیں،
۔ مگر ہیں بڑے کام کی چیز ۔ اگر وہ نہ بھی ہوتے،
تو بھی اپنی آسائش کے لئے ہم اُنہیں تخلیق کر لیتے ۔"

عوام کالانعام :۔

(۱) قائلِ اقوالِ بیہودہ :۔

(i) جس رُوح نے آنا ہے، اُس نے تو آنا ہی ہے؛
(ii) قسمت کے لکھّے کو کون مٹا سکتا ہے! ؛
۔ قسمت کو یہی منظور تھا، اللہ کو جو منظور تھا، وہی ہُوا ۔؛
(iii) بے پیرا ہے ۔ بزرگوں کو نہیں مانتا، قابلِ توجّہ نہیں ۔؛
(iv) ماننا تو پڑتا ہے، جی! ۔ مجبور ہیں، رسم ہے ۔ قبول تو کرنا ہی ہوگی؛
(v) دُنیا کیا کہے گی؟ ۔ خرچ تو کرنا ہی پڑے گا ۔؛
(vi) "تب کیا ہے!"

(۲) فاعلِ افعالِ شنیع :۔

(i) خاندانی حالات و نسب پر فخر؛
(ii) حلال و حرام، راست و کج میں تمیز کئے بغیر ۔
زندگی کی غیر یقینی راہوں کے راہی؛

Marfat.com

(iiii)، ماحول کو آلودہ کرنے میں پیش پیش، صفائی کی اہمیت سے لاپروا، احساسِ غلاظت و آلودگی سے عاری؛

(iv)، حصولِ تعلیم میں سعی و کوشش اور کاوشِ پیہم سے گریزاں؛ (تحصیلِ علم برائے منصب و جاہ اور حصولِ دولت)

(v)، دلآزاری و ایذاء رسانی ــــ اِن کی قابلِ فخر و مباہات کاروائی؛

(vi)، عیب جوئی اور بدظنی ــــ اِن کی دیانت پہ مُہر؛

(۳)، رَوِش قابلِ تنفر:-

(i)، اظہار۔ بھڑکیلا، شوخ اور حسد خیز؛

(ii)، افعال۔ تمام تر مخالفِ اقوال؛

(iii)، مَفادِ عاجلہ پر حریص و طامع؛

(iv)، سراپا حسد و عجب کے شکار؛

(v)، نقائص چینِ دھر، خود اصلاحِ لقمہ کے محتاج؛

(vi)، دخل در معقولات اور پردہ دری رسم و آئین؛

(vii)، مواعظ و نصائح میں لقمانِ زماں؛

(viii)، عمل و نمونہ میں زہر خندان و اُفتاں؛

(ix)، مال کے لئے ذِلّت و خواری برداشت؛

(x)، دروغ گو، ایذاء جو۔ بیچارے بن جائیں جب کوئی چارہ نہ چلے۔

(۴)، ظاہر موافقانہ، باطن مخاصمانہ

دغا پیشہ۔ دو دِلوں میں آتشِ کدورت بھڑکانے والے؛

Marfat.com

بھیڑوں کے لباس میں بھیڑیئے؛

اِن کی یاری بمنزلہ جُدائی، اِن کی ہمراہی بمنزلہ بیکسی؛

جب کسی کو مطلب اور حصول غرض مقصود ہوتی ہے تو ملنے کیلئے اقدام کیا جاتا ہے؛

سُوئے ظن با فراط، حُسنِ ظن کلیتہً معدوم؛

آج۔ کون ہے جو کسی کو بوتل بغل میں

دبائے جاتے دیکھے اور اُس پر شراب کا گمان نہ کرے؛

جو کسی مَرد و زن کو یکجا دیکھے اور اُن پر بدظنی نہ کرے۔

مُقلّدوں اور روایت پرستوں کا زور؛

عقیدتوں اور مُبالغوں کی بھرمار؛

حیثیّت کا ناجائز استعمال؛

سوال، طمع، غرض میں مُنہ پھٹ۔ اور پھر اِصرار و تکرار۔

(۵) آج کے وضیع و شریف:-

حق پوش و ناحق کوش اور اظہارِ حق سے خاموش؛

مُنافقت و شقاوت۔ اِن کا قول و فعل، اِختلاف و تخالُف،

اِرتباط و اِحتراز۔ "مصلحت" کے تحت ہوتا ہے۔

بُوڑھے۔ بے انصاف؛

جوان۔ بے حیا، ولافِ زن؛

لڑکے۔ آوازے کس؛

برخوردار۔ ننگِ والدین، گستاخ۔

Marfat.com

آج :-

حرام ۔ حلال پہ خندہ زن ؛
گناہ ۔ نیکی پہ خوردہ گیر ؛
جہل ۔ علم پہ فوقیت کا خواہاں ؛
مصیبت ۔ عافیت پر غالب ہے ۔

گزر گیا وہ دَور ۔

جب بچے "بھگوان کا روپ" ہوا کرتے تھے ؛
اب بچے "چڑھتی ہوئی دھوپ" ہوا کرتے ہیں ؛

گزر گیا وہ دَور ۔

جب بچے ، باپ کے دشمن کو روکاں ہوتے تھے ؛
اب بچے ، باپ کی قسمت کو جوکاں ہوتے ہیں ۔

گزر گیا وہ دور ۔

جب مائیں "جنت کی چھاؤں" ہوتی تھیں ؛
اب بچے شہر اور مائیں گاؤں ہوتی ہیں ۔

گزر گیا وہ دَور ۔

جب مائیں ، مجاہد اور شیر جنتی تھیں ؛
اب مائیں ، بزدل اور پھیپھیر جنتی ہیں ۔

Marfat.com

گزر گیا وہ دَور :-

جب باپ، مُربّی اور تربیت خواہ ہوتے تھے ؛

اب باپ ، مُسرف اور سدِّراہ ہوتے ہیں ۔

گُزر گیا وہ دَور :-

جب باپ ، بچّے میں "دِلرُبائی" چاہتے تھے ؛

اب باپ، بچّے سے "نقد کمائی" چاہتے ہیں ۔

ایک وقت تھا کہ :-

عورتیں ، مرد کو دیکھ کر شرما جایا کرتی تھیں ،

شرم وحیاء کو اپنا زیور سمجھتی تھیں ۔

آج وہ وقت ہے جب :-

عورتیں ، راستوں کے درمیان کھڑی ہو کر کلکلیاں کرتی ہیں ، اٹھکیلیاں کرتی ہیں ۔

شریف ، راہ بچا کر گزرنے کی کوشش کرتا ہے ۔

یہ ناز دِکھلا کر ، تبسّم فرما کر ، دعوتِ مُبارزت دیتی ہیں ۔

روشنی

چند حرُوفِ ثابت

- کلام :- بغیر علم (بغیر رسُوخ دَر علم) ؛
- بات :- محزُون (ندامت آدر) ؛

Marfat.com

- شخص ۔ مغضُوب (جسے دیکھ کر غصّہ آئے)؛
- مقام ۔ بلاجواز (بلاطور)؛
- حیثیّت ۔ بلا استحقاق (بغیرِ اہلیّت)؛
- شئے ۔ مُشتَبہ (جس کے نقصان دہ ہونے کا خیال گزرے)؛
- فعل ۔ مشکوک (جو دوسروں کی نظر میں گرائے)؛
- صفت ۔ جُہلاء (جاہل اور ضال لوگوں کی عادت)؛
- وقت ۔ ناموزوں (ناسازگار)؛
- سبب ۔ نامعلُوم (بر بنائے قیاس فیصلہ)؛
- مَشابہت ۔ مذمُوم (گھٹیا اور ادنیٰ)؛
- طریق ۔ ملعُون (جو استقبال گرائے)؛
- جدل ۔ بلانتیجہ (بے فائدہ بحث)؛
- مانگنا ۔ قرض رہن اسراف (قرض جو بے فائدہ خرچ ہو)؛
- کرنا ۔ خوشامد بہرِ غرض (تعریف برائے حصولِ مطلب)؛
- غذاء ۔ بے طلب (بغیر بھوک)؛
- دواء ۔ بے کرب (بغیر تکلیف، بلا شناسائی مزاج)؛
- گزشتہ ۔ تلخ و پُر ملال (تلخ یادوں سے وابستگی)؛
- حال ۔ پست و پُر تکلف (ادنیٰ اور بناوٹی)؛
- مستقبل ۔ مبہم و موہوم (غیر یقینی وغیر محفوظ)؛

— سے پرہیز ۔ بہتر ہے ۔

Marfat.com

اَلقُرآن کی مُتصوّرہ مُومنہ

جہاں مُومن۔ ایک افادہ وفیضان برساتا سُورج ہے؛ (۴/۲۴)
وہاں مُومنہ۔ ایک سکینت وطمانیت بخشتا چاند ہے۔ (۷/۱۸۹)

خُدائے اَلسّلام کی مومنہ، سراپا سلامتی، امن، ربُوبیّت اور تسکینِ نظر ہے۔ یہ مُربّیانہ صفات سے مُتصف قدرت کی وہ تخلیق ہے، جس نے عالمِ خلق میں بیٹی، بہن، بیوی اور ماں کا رُوپ دھار رکھا ہے۔

یہ مرد کی طرح "تحکّم" میں نہیں، بلکہ "تسلیم" میں زندہ رہتی ہے۔

(ہر "تحکّم"۔ اپنے ردِّ عمل میں تنفّر خریدتا ہے، جب کہ ہر "تسلیم"۔ کے لئے جذبۂ ایثار اُبھرتا ہے۔)

یہ "مرد" ہے۔ جو اِسے اپنی ذِمّہ داریوں سے گُریز کی بنا پر بازار میں لایا۔

یہ بازار میں بیٹھی ہے۔ قصُور، "مَرد" کا ہے؛
یہ ناچ سے دل بہلاتی ہے۔ قصور، مرد کا ہے۔

مرد کی طرف سے اِسے وہ نظر نہ ملی، جس نظر کا یہ مُربّیانہ پیکر مستحق تھا۔

یہ "محبُوبہ" ہے اگر کوئی اپنی بُرتری ثابت کرکے اِس کا سہارا بنے؛
یہ "آغوشِ مَادر" ہے جب کوئی اِس سے سہارا مانگے۔

وہ خُدا ہے۔ جسے کسی وَلی کی ضرورت نہیں۔ انسان کے روز وشب کسی ولی کی رَفاقت کے بغیر تاریک رہتے ہیں۔

Marfat.com

کچھ لوگ سفر کے لیئے موزوں نہیں ہوتے
کچھ سفر کٹتے نہیں تنہا، اُن سے کہنا

عورت کا دِلی چاہنا۔ اسکی کمزوری نہیں۔
یہ ہنساتی ہے، جب اِسکی ناتوانیوں میں کوئی باعثِ توانائی بنتا ہے۔
یہ رُلاتی ہے، جب اِسکی ضرُوریات اور اِحتیاجات تِشنہ اور اِسکی بے کسیاں بے کس رہیں۔
یہ ہنستی ہے، جب کوئی اِسے ہنسانے والا ہو، جب کوئی زندگی میں "اپنے اندرُونی حسُنِ نظر" کو معاشرے میں منعکس کرنا چاہے۔
یہ رُوتی ہے، جب کوئی اِسے رُونے پہ مجبُور کردے، یا جب اِسکی رضاء۔ جبر کے بوُجھ تلے دَم توُڑتی ہو۔

کہتے ہیں کہ۔
"تعریف" عورت کی کمزوری ہے، لیکن۔
کون ہے، جو اپنی تعریف سُن کر خوُش نہیں ہوتا؟

کہتے ہیں کہ۔
"زیور" عورت کی کمزوری ہے، لیکن
کون ہے، جو نمایاں اور ممُتاز ہونے کی تمنّا نہیں کرتا؟

اگر مرد کو۔ بیٹا۔ بھائی، شوہر اور باپ ہونے پر فخر ہے تو،
عورت کو۔ بیٹی، بہن، بیوی اور ماں ہونے پہ ناز ہے۔
طَویل قِصّوں میں جانے سے گریزاں رہتے ہوتے، کہ۔

Marfat.com

عورت کیا تھی ؟ کیا ہے ؟ یا کیا ہوگی ؟ ۔ یہاں عورت کے
بحیثیت بیٹی ، بہن ، بیوی ، ماں ۔ فرائض و واجبات گنوانا مقصود نہیں ،
اور نہ ہی بیٹی ، بہن ، بیوی ، ماں کے حقوق سے بحث کرنا مطلوب ہے ۔
دیکھنا صرف یہ ہے کہ عورت ۔

فی ذاتہٖ کیا ہے ؟ اور اسے کیا ہونا چاہیئے ؟

عورت فی ذاتہٖ :-

ایک ایسا تخلّق (سراپا) ہے ، جو آرائشوں ، زیبائشوں ،
صفائیوں ، قرینوں اور سلیقوں کو تھامے ہوئے ہے ؛
ایک ایسا تجمّل (حسن وجمال) ہے ، جو انسان کی
نظر کے لئے تسکین اور اپنے ہر حسنِ خیال و نظر و عمل پہ
تعریف ، تحسین اور ثناء کا خواہاں ہے ۔
ایک ایسا تصدّق (ایثار) ہے جو ربوبیّت کا پیکر
بن کر سب صدقات کو مات دے گیا ۔ جس پر سب صدقات قرباں ہیں ؛
ایک ایسا ترحّم (رحم وشفقت) ہے ، جو بقاءِ نسلِ انسانی کا ذریعہ
ہونے کے ساتھ ساتھ حقِ رفاقت ادا کرنے پہ فائز ہے ؛
ایک ایسی ذاتِ الجنُوب (جانبداریاں لیئے ہوئے جانبداریوں میں
وابستہ ذات) ہے ، جو کسی حرفِ کٹ کی کاٹ کے کاٹنے پر بھی نہیں کٹتی ۔

آج عورت ! ۔ انسانوں کے جنگل میں ، جنگل کے قانون کی زد میں ہے ۔
اِسے انسانوں سے بجائی جانیوالی بین سے نکلتے ہوئے سُروں کا سامنا ہے ؛

اِسے انسانوں کی نظری خیانتوں، سمعی خُرافاتوں، زبانی اِلزام تراشیوں
اور جذباتی بیباکیوں سے اُچھالے گئے کیچڑ میں اپنی عصمت اور
اپنے وَقار کو داغدار ہونے سے بچانا ہے۔

"کسی دائی (L.H.V) سے پُوچھا گیا کہ بطور دائی اپنا فرض مَنصبی نبھانے
گاؤں میں کیوں نہیں جاتیں؟ پُوچھنے والے کو "ایل، ایچ، وی" کے اِس مسکت
جواب نے خاموش کر دیا۔
پہلے گاؤں میں ہماری سیکیورٹی کا بَندوبَست کرو"

عورت کے لئے بُرقعہ ضروری ہے۔ مرد کے لئے **غضِ بصر اور حفظِ فروج**
کیوں ضروری نہیں! (۲۴/۳۰)

مرد نے نگاہوں میں خیانتوں کی چمک لئے۔ دُنیا میں عورت کی زندگی کو دُوبھر بنا دیا ہے۔
اگر عورت کو راز دار، امین اور حیاء کا مُجسّمہ ہونا چاہیئے، تو۔
مرد کو بھی راز رکھنے پر قادر، اَمین اور حیادار ہونا چاہیئے۔

نِسوانیتِ زن کا نگہبان فقط مرد نہیں
جذبِ باہم کا سامان فقط زن نہیں

اسکے لئے دونوں **لَازِم و مَلزُوم** ہیں۔

عورت، مرد کے حُکم کی رہن نہیں؛ اور نہ ہی **مرد**، عورت کے حُکم کا رہن ہے (۵۲/۲۱)
عورت اور مرد انسانی زندگی کی گاڑی کے دو پہیئے ہیں۔ اِنہیں افہام و تفہیم سے
زندگی کی دوڑ میں چلنا ہوگا۔ ایک دوسرے کے لئے **نظرِ اِستحسان** سے کام لینا ہوگا۔

Marfat.com

جس طرح ہر مرد ۔ اپنا ایک جُداگانہ تشخُّص رکھنے کی وجہ سے ۔
۔۔ اپنا ایک انفُس اور ایک آفاق رکھتا ہے ؛
اِسی طرح **ہر عورت** ۔ اپنا ایک جُداگانہ تشخّص بھی رکھتی ہے اور ۔
جُداگانہ اَنفسُ و آفاق بھی ۔

ایمان و عمل ، خُلق و اخلاق ، قبض و بسط ، ضرُورتوں ، اِحتیاجوں ،
جوابدہیوں اور اِحتیاطوں کے جو تقاضے مرد سے مَطلوب ہیں ۔ اُن ہی
تقاضوں میں یہ تَنفسُّ بھی جکڑا ہُوا ہے ۔

فقط مرد ۔ نِسوانیّت زن کی نگہبانی کا اِجارہ دار نہیں ؛
عورت خُود ۔ اپنی جان ، اپنے اموال اور اپنی آبرُو کی نگہدار و مُحافظ ہے ۔

جس طرح مرد ، عورت کی معیّت کا ۔ اپنی طمانیّت و سکینیت کے لیے مُحتاج ہے ؛
اسی طرح عورت ، مرد کی معیّت کی ۔ اپنی نگہداری و پاسبانی کے لیے مُحتاج ہے ۔
دونوں مِل کر چلیں ۔ تو ایک ایک ، گیارہ بن کر ایک طاقت ٹھہرتے ہیں ۔

عورت کے متعلق دو پڑھے لکھّے مردوں سے تبادلۂ خیال ؛۔

{مرد ؛۔ مُحمّد علی ، علی مُحمّد (دو فرضی نام)}

مُحمّد علی ؛۔ عورت خُوبصورت ہو ؛
مرد کو مَجازی خدُا سمجھے ؛
گھر اور بچّوں کو سنبھالے ؛

بچّوں کو وقت دے، خاوند کو وقت دے؛
پڑھی لکھی ہو، خرچ اخراجات میں خاوند کا ہاتھ بٹاتے؛
بشرطیکہ خاوند کو راضی رکھ سکے؛
صاف ستھرا رہتی ہو، بچّوں کو صاف ستھرا رکھ سکے؛
ماحول کو صاف ستھرا رکھے، کھانا پکانا جانتی ہو۔

علی محمّد:۔

(ا) عورت فی ذاتہ:۔

(i) خوبصورت؛
(ii) باسلیقہ و باقرینہ؛
(iii) صفائی، آراستگیٔ خانہ؛
(iv) آرائش، زیبائش اور آسائش پر توجّہ؛
(v) غضِّ بصر، حفظِ فروج اور جلباب بطور اوڑھنی۔

(ب) بحیثیّت ماں:۔

اولاد کی پرورش، تعلیم و تربیّت، کردار سازی اور تشخصاتی ابھار میں، عورت کا نمائندہ ہونا تسلیم ہے۔

(ج) بحیثیّت ربط و تعلق:۔

سُسر کی حیثیّت اسکی نظر میں "باپ" کی ہو؛
خاوند کی ماں کو اپنی 'ماں' سمجھے؛

Marfat.com

خاوند کی ہمشیرہ کو، اپنی بہن، کے رُوپ میں دیکھے؛
خاوند کے بھائی کو، خاوند کے معاون، کے طور پر لے۔

(د) بحیثیّت رفیقۂ حیات۔

عورت کو سُسر، خاوند کی ماں، خاوند کے بھائیوں، خاوند کی بہنوں اور اُسکے رشتہ داروں کی نظر میں مشکوک و مُشتبہ ہونے سے بچتے ہوئے۔ اپنے تشخّص کا تحفظ کرنا ہے۔ اُسکے لئے ضرُوری ہوگا کہ۔
محرموں سے مرلُوبط رہتے ہوئے۔ دین میں اِذن دادہ حدُود سے تجاوز نہ کرے اور غیر محرموں سے خاوند کے تعلقاتِ خاطر تک محدُود رہے۔

(ر) انضرام۔

عورت گھر کے بجٹ میں توازُن رکھے۔ آمدن کے بحسب گھر کو اُس مقام پر لیجائے، جہاں مومن اپنے گھر کو اپنا گھر سمجھے۔ اُس کا دل یہ پُکارے کہ

ے میرا گھر، میری جنّت ہے؛
ے میرا گھر، میرے ہونے، کرنے اور بننے کے لئے روشن ہے؛
ے یہاں، میرا وقت۔ میرے بُوجھ اور ثِقل گھٹاتا اور ہٹاتا ہے؛
ے یہاں؛۔ میرا ایجاب، میری تصدیق، میری سکینت، میری تردید، میرا آرام اور میری تحریک بنتے ہیں؛

Marfat.com

ہ یہاں میرا اپنا آپ ۔ آسانیوں اور راحتوں کے جواز پالیتا ہے؛
ہ یہاں میرا اپنا آپ ۔ احساس کمتری کو دبانے؛
احساسِ گُناہ کو مُعطّل کرنے، اور
مُتوقّع درپیش خطرات کے بالمقابل آجانیکے
طریقوں پر کمربستہ ہوتا ہے؛
ہ یہاں میرے ۔ وقت و محنت کے صحیح و غلط مُصرف سے حاصل ثمرات
کا مذاق نہیں اُڑایا جاتا؛
ہ یہاں مجھے اپنا مقصد حاصل کرنے اور اپنا وَقار بڑھانے میں
کوئی دُشواری نہیں؛
ہ یہاں میرے فاصلے ۔ میری قُربتوں میں بدلتے ہیں؛
ہ یہاں میری بشری مُقتضیات میں رکاوٹوں کی دیواریں حائل نہیں؛
ہ یہاں میرے جسم و ذہن و جذبوں کی دُنیا ۔
میری صلاحیتوں، میری استعدادوں، میری قابلیتوں ا
میری اُمیدوں ۔ کے بل بُوتے پر سُکڑتی، پھیلتی اور
پھُولتی ہے؛
ہ یہاں ۔ دن کی روشنیاں اور رات کے اَندھیرے میرے ہیں؛
ہ یہاں ۔ شس جہات اپنی اَطراف و جَوانب مجھ پہ واء کئے ہیں
ہ یہاں ۔ میرے گرم و سرد، تر و خشک میں "زندہ زِندگی" بستی ہے؛
ہ یہاں ۔ مجھ پہ تقاضوں کی بھرمار نہیں؛

ج

ء یہاں ۔ ہمہ پہلوؤں میں ، میرا اپنا آپ ،
تخریبوں سے بچنے کے لئے ،
اصلاح ، حفظ ، تدارک اور تعمیر کے اسلحہ سے مُسلّح ہوتا ہے ؛
ء یہاں مجھے ۔ مادی ، کیفیتی اور جذباتی افراط و تفریط میں استغفار (ڈھال) میسّر ہے ؛
ء یہاں مجھے ۔ جسمانی راحت ، نظری تلذّذ ، ذہنی سکینت ، نفسیاتی اطمینان اور
رُوحانی تقویّت حاصل ہے ۔
ء یہاں مجھے ۔ اپنی آلودگیاں جھٹکنے کے ذرائع و وسائل مہیّا ہیں ؛
ء یہاں مجھے ۔ دُنیا کی فتنہ سامانیوں سے پیدا کردہ ، خس پوش کنوؤں سے ۔
احتراز ، پرہیز اور گریز کی راہیں تلاش کرنے کے لئے فرصت حاصل ہے ؛
ء یہاں ، عیبوں کی جاسوس دُنیا ، کے لئے ۔
میرا ہر حصار ، ناقابلِ شکست مانع اور
ہر تسخیر کے لئے بند ہے ؛
ء یہاں " میری تنگیاں " ۔ میری وُسعتوں اور کُشادگیوں میں بدلنے کی تدبیروں کی
زد میں ہیں ؛
ء یہاں ، میری محنتوں کی بُوقلموں رنگینیاں ۔
میری تفریح کا سامان بنتی ہیں ؛
ء یہاں میرے ' سرمائے ' کی آمد و خرچ میں مجھے تیسّر حاصل ہے ؛
ء یہاں ۔ چوروں کی کمین گاہوں ، سے ۔
چلائے گئے تیروں سے مجھے سِپر حاصل ہے ؛

Marfat.com

ہ یہاں ۔ تاک لگائے، گھات میں بیٹھے صیّادوں کے جال، پھندے اور کس بندیاں
— ڈھیلے پڑ جاتے ہیں؛

ہ یہاں ۔ خُودغرض پیٹوؤں کے پیٹ کی بھُوک،
مُنہ کھولے، رَال ٹپکاتے، لپک کر نگل جانے والے نہنگوں کے تھُوک،
— چُوک چُوک اور سُوکھ جاتے ہیں۔

ہ یہاں مجھے، ایسی زندگی ۔
حاصل کرنے میں کچھ سدِّراہ نہیں ۔
جس زندگی میں تغیُّر نہ ہو؛
(یہ زندگی صِراطِ مُستقیم میں ہے، دَور میں نہیں)

ہ یہاں مجھے وہ غِناء ۔
حاصل کرنے میں کوئی دِقّت نہیں ۔
جس میں فناء نہ ہو ۔
(یہ غناء ۔ وحدت فکر و نظر و عمل میں ہے، شرک اور دُوئی میں نہیں ۔)
انداز ہائے تکلّم کے اثرات و مابعد اثرات اور
سلوک کے ہمہ گیر و یک گیر مراحل سے واسطہ:۔

عورت کو زیادہ پڑتا ہے :۔
اُدھر ماں ہے، باپ ہے، بہن ہے، بھائی ہے؛
اِدھر ہر یک سے انداز جُداگانہ و مُوافقانہ اپنائی ہے؛
اُدھر سُسر ہے، ساس ہے، نند ہے، دِیورانی ہے؛

Marfat.com

اِدھر محرم سے باقدر بیباکی، نامحرم سے اِستغنائی ہے۔
اُدھر خاوند ہے، قریبی ہیں اور خاوند کی شناسائی ہے۔
اِدھر ہر یک سے بارضاءِ شوہر توافُق بنائی ہے۔
اُدھر داد ہے، سند ہے، آمد ہے، خرچ ہے، خاوند کی کمائی ہے؛
اِدھر ضرورت ہے، اِحتیاج ہے، طلب ہے اور کس کس سے خُوش ادائی ہے۔
اُدھر خیالِ حفظانِ صحت اور ولدین کی تعلیم و تربیت سرآئی ہے؛
اِدھر پُورا بھی اُترنا ہے، وضعداری بھی ہے اور رکھ رکھائی ہے۔

البعادوں کو نزدیکیوں میں بدلنے کا طریقہ "عورت" سے سیکھ!
اشتراکوں میں دَر آنا، تخالفوں سے گُزر جانا "عورت" سے سیکھ!
منفی چاہ کر بھی مُثبت انداز اپنانا۔ "عورت" سے سیکھ!

ایک کا ہو کر چلنا۔
دُوسرے تنفس کی چاہتوں سے مُطابق ہونا۔
اُبلتے شکووں پر بھی زبان سے کچھ نہ کہنا،
— "عورت" سے سیکھ!

پردہ دار رہائے راز۔
افشاء سے رہنا باز۔
گریز و اِحتراز سے کرنا اِغماض،
— "عورت" سے سیکھ!

زباں پر پہرے بٹھانا ؛
مُربّی بن بچّے کو اُنگلی تھمانا ؛
بسُورتے بچّے کو راحت پہنچانا ؛
گرتے کو بارہا تھام اُٹھانا ؛
خُود بھیگ جانا، تمہیں خُشک لِٹانا ؛
بیماری میں تھپک تھپک لوریاں سُنانا ؛
شوہر گھر آئے قربان ہو ہو جانا ؛
راتوں کو طمانیّت و سکینت پہنچانا ؛
گر بار بھی گزرے، گھر کا بار اُٹھانا ؛
— ذرا، اِس پیکرِ تصوّر کو تصوّر میں لا کے دیکھ !
تُو "حاکم" کا زُعم اُٹھائے ؛
اور "بات بات" پہ اِترائے ؛
کبھی یُوں کبھی ووں کے "قدغن" لگائے ؛
وہ بار بار "جی جی" زُباں پہ لائے ؛
اَنا پہ نہ اپنی اِصرارِ جتلائے ؛
عجز کی دُنیا، دَرونِ دِل بسائے ؛
— تیری رَفاقتوں کا حق نبھائے جاتی ہے ۔
عورت کھانا پکاتی ہے، کپڑے دُھوتی ہے، روزانہ مکان صاف کرتی ہے؛
اپنی صفائی سے ہٹ کر بچّوں کا مُنہ دُھلاتی ہے، انہیں نہلاتی ہے ؛

Marfat.com

صاف ستھرے کپڑے پہنا اُنہیں سکول جانے کے لئے تیار کرتی ہے؛

بچّے کے ایذاء وہ چیز کی طرف بڑھنے میں خود مانع بن آتی ہے؛

بچّہ سہاروں کا جب محتاج ہوتا ہے، تو اُسے انگلی تھما اُٹھاتی ہے؛

گرتے کو تھامتی ہے، اُسے انگلی پکڑ چلنا سکھاتی ہے؛

آپ گیلے پہ لیٹ، بچّے کو خشک لٹاتی ہے؛

نسلِ بقاء کے دیئے جلا، گلِ سرسبز کھلاتی ہے؛

آمد کے توازن میں، گھر کا بجٹ بناتی ہے؛

بچے بہکے گا ہے گاہ، یہ بہک کو آنکھ دکھاتی ہے؛

پاؤں خُود پہ کھڑنا سکھا، نوخیز کو خُود میں لاتی ہے؛

گرہستی کا احساس دلا، احساس کے دیئے جلاتی ہے؛

حفظی پہلو پیش در آ، حفظ میں در در آتی ہے؛

گھر میں ترتیب و نظم لا، ترتیب نظم ایمان بناتی ہے؛

مرد کسب سے تھک کر آئے، تبسّم آراء تھکن مٹاتی ہے؛

تُو گران گرانِ طبع رہا، وہ خراماں فرض نبھاتی ہے -

مرد "پیکرِ تحکّم" بن زندہ رہا؛

عورت مُربّی بن "مجسمۂ ربوبیّت" رہی؛

عورت نے انسان کو "خُود میں آ!" کا درس پڑھایا؛

سہاروں میں "نیاز سے ہٹ کر" چلنا سکھایا -

"باہمہ و بے ہمہ" رہتے ہوئے۔ مرد کے لئے راہوں کو کشادہ کیا اور

Marfat.com

کشادگیوں کی پیغام بر بنی رہی۔

عورت، انسان کی جذباتی بے راہ رویوں کے لئے سکینت آوردائی" ہے؛

گندگیاں پھیلاتے انسان کو "جھاڑو ہاتھ میں تھام"۔ راہ نمائے صفائی ہے؛

انسان کسب حلال سے ہٹ کر؛

اَموالِ غیر بالباطل کھانے کی راہوں پہ ڈٹ کر؛

خُلق و اَخلاق کی مستقل و عارضی اقدار سے کٹ کر؛

شُحِّ نفس کا بیمار بنا۔ سرگرداں "وحوالۂ گدائی" ہے؛

مرد "حکم" چلاتے۔

اپنے تفوّق و خود رائی کو مستقر ٹھہراتے۔

جھوٹی عزّت وشان پہ قدم ٹکاتے۔

ہرجائی تخیلات کے عالم سجاتے۔

— سرگشتہ خمارِ رسوم وقیود میں "سراپا کج ادائی" ہے؛

عورت، ستم کش اور منّت کش رہتے ہوئے؛

مرد کے نظری تلذّذ اور جذباتی سکینتوں کا بار اُٹھائے؛

احترازوں، پرہیزوں اور گریزوں کے مسلک اُجالے؛

فرحتوں، تبسّموں اور مسکراہٹوں کو بالحال بناتے؛

— "محوِ دلرُبائی" ہے؛

عورت، "جذبۂ ترحّم" کا آئینہ بنی؛

نقوشِ رحمت للعالمین کو، دنیا کی لوح پہ۔

Marfat.com

نقش گر کی حیثیت میں نقش کرتی ہوئی۔
—"راہرو روشِ مصطفائیؐ" ہے۔
انسان اگر صدق لانے اور صدق کی تصدیق کرنے پر صاد کرے؛
عورت کو اُسکا حق لوٹاتے ہوئے، خود بامراد رہنے کے لئے عورت کو بامُراد کرے،
— تو اس سے کچھ دُور نہیں ہوگا، کہ یہ اپنی جنّتوں میں اپنے آپ کو آباد کرے۔

عورت کیا نہ بنی!

عورت۔ جو ذریعۂ بقاءِ نسلِ انسانی ہے؛
عورت۔ مرد کے لئے مُوجبِ پاک دامانی ہے؛
عورت۔ جو رُبُوبیّت عامہ کی پیکر اور رحمت و شفقت کی مظہر ہے؛
عورت۔ جو عدل و امانت کی امین ہے؛
عورت۔ جو استغناء و استقامت کی تصویر ہے؛
عورت۔ جو ہدایت و جانثاری کی تنویر ہے۔
اُن خصُوصی وظائفِ حیات کے علاوہ، جو طبقۂ اناث سے مختص ہیں۔
عورت زندگی کے ہر شعبہ میں ساتھ ساتھ رہی۔ قرآن مرد و عورت کو دُوش بدُوش چلتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہے۔

جہاں تک فرائض و واجبات کا تعلّق ہے، مردوں اور عورتوں کی بعض صلاحیتوں میں فرق ہے۔ کسی میں مردوں کو برتری حاصل ہے، اور کسی میں عورتوں کو .... یہ ان فرائض و واجبات پر پُورا اُترنے کا نتیجہ ہے کہ

Marfat.com

عورت ۔ بلشتر وقت کے لئے کسبِ معاش سے معذور ہو جاتی ہے ۔
اور اُسکی ضرورتوں کا کفیل مرد بنتا ہے لیکن اِس کا یہ مطلب نہیں کہ ۔

"مرد عورتوں پر حاکم ہیں"

عورت اور مرد، دونوں اپنے فرائض و واجبات و حقوق کے لحاظ سے برابر ہیں۔
خُداوند تعالےٰ کی نظر میں ۔ عورت اور مرد قطعی طور پر مُساوی ہیں۔
نیکو کاری کے مُعاملہ میں بھی اور جزاو سزا پانے میں بھی ۔

"جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت،
بشرطیکہ مومن ہو، اُس شخص کو اُن کے اچھے کاموں کے
عوض میں اُن کا اجر دیں گے" ($\frac{16}{97}$ ، $\frac{32}{25}$)

"مرد" اسلئے مرد ہے کہ عورت ۔ ماں ہے ، بیوی ہے، بیٹی ہے، بہن ہے اور
"عورت" اس لئے عورت ہے کہ مرد ۔ باپ ہے، خاوند ہے، بیٹا ہے، بھائی ہے
آج کے معاشرہ میں۔

مردوں کی طرف سے عورت کیلئے پیدا کردہ
احساسِ کمتری کی وجہ سے، عورت کے دل میں یہ خیال راسخ
ہو چکا ہے کہ اُس کی تخلیق کا مقصد :-

"مرد کیلئے سامانِ جاذبیت مہیا کرنا ہے"

اِسلئے ، اُسکی ہمیشہ یہ خواہش رہتی ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح
مرد کے لئے "وجہِ کشش" رہے ۔
قرآن ، عورت کے دل سے اِس احساسِ کمتری کو دُور کرنا چاہتا ہے ۔

Marfat.com

اور واضح طور پر بتاتا ہے کہ وہ مرد کے حصولِ مقصد کا ذریعہ نہیں، بلکہ :-

اُسکی ہستی (مرد کی طرح) **"مقصود بالذات"** ہے اور امرِ واقع ہے۔

- **بنی آدم** (عورت و مرد) سب واجب التکریم ہیں۔ (۷۰/۱۷)؛
- پیدائش کے لحاظ سے لڑکے اور لڑکی میں کوئی فرق نہیں۔ (۱/۴)؛
- مردوں اور عورتوں کی یکساں صفات کا بیان (۳۳/۳۵)؛
- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اہم فریضہ میں عورت اور مرد دونوں شریک ہیں (۹/۷۱)؛
- سرقہ اور زنا کے جرائم میں مرد اور عورت دونوں کو سزا یکساں ہے۔ (۵/۳۸، ۲۴/۲)

نہ مرد کے دل میں احساسِ برتری ہونا چاہیئے،

نہ عورت کے دل میں احساسِ کمتری۔

(احساسِ برتری اور کمتری۔ دونوں **تغافل** ہیں)۔

"نسوانیتِ زن کا نگہبان فقط مرد" کہنے والوں نے یہ بھی کہا :-

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ
اِسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں

اگر مذہب کی طرف سے عاید کردہ۔ **"عورت کی معاشی کفالت"** کے فریضہ کے احساس نے ۔ مردوں کے کسی خانۂ قلب میں یہ آواز پیدا کی ہے کہ :-

نے پردہ، نہ تعلیم نئی ہو کہ پرانی
نسوانیتِ زن کا نگہباں ہے فقط مرد

تو عورت کے لئے بھی ۔ "ہر لحظہ وا **آغوشِ مادر**" کی ذمہ داری نبھاتے ہوئے اِس آواز میں یہ گنگنانا، ہرگز ناجائز نہ ہوگا کہ :-

نے تغلب، نہ میراث ملی ہو کہ غصب کی
اِنسانیتِ اِنس کی پاسباں ہے فقط زن
زندہ باد ۔ اے دُختران محمدّ (صلّی اللہ علیہ وسلّم)
نسوانیتِ زن کا نگہباں ہے فقط مرد
عورت کا تشخص ۔ اِس بات کو ایک "دعویٰ" قرار دے گا۔
اِس دعویٰ میں مرد کی "تسکین اَنا" کا سامان تو موجود ہے لیکن عورت کے ۔
مقصود بالذات تشخص کے لئے اس میں
کوئی "دمِ راحت" نہیں ۔
" دعویٰ"۔ جس کی تصدیق اور تکذیب؛
دونوں ممکن ہوتی ہیں ۔
اِس کے لئے تصدیق کے طور پر دلیل اور کیا لائی جاسکتی ہے؛ کہ ۔
نظری وعملی طور پر ۔
آج عورت کو سماجی، معاشی، تعلیمی اور دیگر میدانہائے عمل ودخل میں۔
اپنی صلاحیتیں، اِستعدادیں اور قابلیتیں دکھلانے اور
ظاہر کرنے کے "وہ" مواقع حاصل نہیں جو مرد کو
مشاہدات، تجربات، اِختراعات اور مُقتدر رہنے کی
وجہ سے حاصل ہیں ۔
عورتوں کو اپنی معاشی حیثیت میں پنپنے کے بہتر ذرائع ووسائل مُیسّر نہیں ۔

مرد کی بے پنیدہ تفوّق قراری کا کچّا چٹھّا

(بمعہ جوازات و نقدِ نظر)

۱؎ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ ... (۴/۳۴)

— کا ترجمہ یہ کیا گیا کہ "مرد حاکم ہیں عورتوں پر ..."
یہاں "قوّامون" کا مطلب "حاکم" لیا گیا۔ لیکن اگر مفسّرین کے
اِس اَخذِ معانی پر یہ چند الفاظ کہدیئے جائیں تو اِس نصِّ قرآنی کی یہ
تاویل بے معنی ہوجائے گی کہ :-

"قوّامون" کا مجرّد ثلاثی 'ق و ی' نہیں، بلکہ 'ق و م' ہے۔
جس کے معنی — سامانِ رسد مہیا کرنے والا، یا ذِمّہ دار ہیں،
— نہ کہ حاکم۔

اِس آیت میں مردوں کو عورتوں کے حقوق پامال کرنیکی بجائے
ایک 'ذِمّہ داری' سونپی گئی ہے۔ اِن پہ فرض عائد کیا گیا ہے کہ وہ
عورتوں کے حقوق کے محافظ رہیں تاکہ عورتوں کو انصاف کی ضمانت
مُیَسّر رہے۔

۲؎ ... وَلِلرِّجَالِ عَلَیْہِنَّ دَرَجَۃٌ ط وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ (۲/۲۲۸)

(... اور مردوں کے لئے اُن پر ایک درجہ ہے اور اللہ عزیز وحکیم ہے۔)

یہ پوری کی پوری آیت عورتوں کی "عدّت" کے بارے میں ہے۔
جس میں اِس سے پہلے یہ کہا گیا ہے کہ :-

Marfat.com

"... اور اُن کے حقوق ہیں جیسے مردوں کے حقوق ہیں معروف طور پر اور مردوں کو اُن کے مقابلہ میں ایک درجہ ترجیح کا ہے۔ (یعنی عورت کے لئے عِدّت ہے اور مرد کے لئے عِدّت نہیں) اور اللہ عزیز و حکیم ہے۔ (۲/۲۲۸)"

اِس آیت سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ مرد کو عورت پر "تفوّق" حاصل ہے یا مرد عورتوں پر "حاکم" ہے۔

عِدّت کا مرد کے لئے نہ ہونا۔ مرد کو کسی قسم کی فوقیت نہیں دیتا۔ یہ تو ذمہ داریوں اور فرضیوں کی تقسیم ہے۔ جتنا کوئی درجات میں بلند ہوگا، اُتنا ہی اُس پر فرائض کا بوجھ زیادہ ہوگا۔

۳۔ وراثت

اسلامی قانونِ حصہ داری میں، وراثت کے بارے میں، ___ عورتوں کے لئے جو عدمِ مساوات نظر آتی ہے۔ علامہ اقبالؒ نے اپنے خطبات "تشکیل جدید الٰہیاتِ اسلامیہ" کے خطبہ "الاجتہاد فی الاسلام" میں اِسکی وضاحت اِن الفاظ کی کہ:-

"بیٹی کا حصہ اُسکی کسی فطری کمی کی بناء پر کم نہیں، بلکہ اِس کے (عورت کے) "معاشی مواقع" کے پیشِ نظر ہے۔ اور اُس مقام کی وجہ سے ہے جو اِسکو اپنے خاندان میں حاصل ہے۔ بیٹی اسلامی قانون کے مطابق اُس جائیداد کی پوری طرح مالک تصوّر کی گئی

Marfat.com

جو اُسکی شادی کے وقت باپ یا خاوند کی طرف سے اُسے ملتی ہے۔ وہ مہر کی مکمل طور پر مالک ہے جسے اُسکی مرضی کے مطابق **مؤجّل یا غیر مؤجّل** (مہلت دیا گیا یا بلا تاخیر) ٹھہرایا جاسکتا ہے۔ جس کی ادائیگی تک وہ خاوند کی ساری جائیداد **مکفول** (رہن) رکھ سکتی ہے۔ اُسکے **کفاف** (نان ونفقہ، روزی) کی ذمہ داری بھی تاحین حیات خاوند پر ہی رہتی ہے۔

اب اگر "**معاشی مواقع**" کے نقطہ نظر سے قانونِ وراثت کا جائزہ لیں تو صاف ظاہر ہو جائے گا کہ اسلام نے لڑکوں اور لڑکیوں کی معاشی حیثیت میں کوئی فرق نہیں کیا۔ برعکس اسکے، اُن کے حصے میں جو عدمِ مساوات نظر آتی ہے وہی **مطلوب مساوات** کا ذریعہ ہے۔"

(**دراصل** قرآن مجید کے قانونِ وراثت کی تہہ میں جو اُصول کام کر رہے ہیں، اُن پر مسلم ماہرینِ قانون نے ابھی تک کما حقہٗ توجہ نہیں کی۔

"جب **تک** وراثت میں عورت کو مرد کا نصف اور رواج میں (خاوند کی موت کی صُورت میں جبکہ اولاد نہ ہو) چوتھائی قرار دیا جاتا ہے۔ عائلہ (خاندان، بیوی) کا درجہ بلند نہیں ہوگا۔ اور نہ ملک وقوم کو عظمت نصیب ہوگی۔"

عجب منطق ہے کہ مردوں نے دوسرے حقوق کے لئے عدالتیں کھول رکھی ہیں لیکن عائلہ کی زمام مذاہبِ فقہ کے ہاتھوں میں دے رکھی ہے)

۴ شہادت

(".. پھر اگر دو مرد گواہ نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں، ایسے گواہوں
میں سے، جن کو تم پسند کرتے ہو۔ تاکہ اِن دونوں عورتوں میں سے
کوئی ایک بھول جائے تو اُن میں کی ایک دوسری کو یاد دلا دے۔" $\frac{2}{282}$)

شہادت کے ضمن میں دو عورتوں کو ایک مرد کے برابر حیثیت دی گئی ہے۔

زمانہ قبل از اسلام :۔ عورت کو اِس حالت میں رکھا جاتا تھا،
کہ وہ اپنے معاملات کو بھی وضاحت سے بیان نہ کر سکتی تھی۔

" کیا جو آرائش میں نشو ونما پائے اور مباحثہ میں قوتِ بیان نہ
رکھے۔ ($\frac{43}{18}$)

اِس لیے شہادت کے سلسلے میں کہا گیا تھا کہ ایک عورت کے ساتھ دوسری عورت
بھی مقرر کر لینی چاہیے، کہ اگر ایک بھول جائے تو :۔ "دوسری" اُسے بات یاد دلا دے۔
یہاں، شرط و جزا، ہے :۔ اگر ایک ہی سے بھولنے کا احتمال نہ ہو اور
وہ مباحثہ میں بھی قوتِ بیان رکھتے تو دو عورتوں کی بجائے، ایک ہی عورت گواہ
کے طور پر :۔ مرد کی طرح کافی ہے۔

نسوانیتِ زن کی نگہبانی :۔ "قرآنی اقدار" کرتی ہیں۔

(اخلاق :۔ بہت بڑا مانع ہے۔)

۱۔ پردہ

پردہ جس کا مقصود تبرّجِ جاہلیہ (جاہلوں کی طرح بناؤ سنگار) سے روکنا ہے۔
اگر مرد، دُنیا و آخرت میں حسنات کے حصول کے پیشِ نظر :۔

Marfat.com

غضِّ بصر (نظریں جھکا کر چلو) اور
حفظِ فروج (شرمگاہوں کی حفاظت کرو) کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو، اور
عورت۔
حصولِ حسنات و پاسداریٔ حیاء کی بنا پر۔
غضِّ بصر، حفظِ فروج، اخفاءِ زینت اور جلباب (چادر)
کی پاسبان و نگہبان و نگہدار۔ باوصف حسنِ نظر و فکر و عمل رہے تو۔
بوالہوس اشتہاء، بالشہوات تناظر اور خیانتوں میں دو ان نظروں
کے لیے۔ "نومیدی" کی کنڈیاں چڑھ جاتی ہیں۔
اے نسوانیّت زن کا نگہبان۔ فقط مرد کو قرار دینے والے مردو!
تم نے قرآنی اخلاق کی قدرِ پردہ کو۔
ے تاریخ کے کس دور میں؛
ے کس محل و وقوع میں؛
ے کن اسباب و علل میں؛
ے کن اطوار و نہجوں میں؛
۔ اسے آزمایا، یا جاری و نافذ کیا۔ کہ اس ناکام تجربہ کے بعد اسکے
غلط و بے اثر ہونے کا فتویٰ صادر کر کے، خود نسوانیّتِ زن کے واحد
نگہبان اجارہ دار بن بیٹھے!
مردوں کی بھوکی شہوانی نظروں نے جو گُل کھلائے ہیں اور جس طرح معاشرہ
کو نوخیز و نوجوان دوشیزاؤں کی زندگی کے لیے۔

Marfat.com

"جہنم زار" اور "بھڑکتا ہوا شعلہ فشاں بازار" بنا رکھا ہے ؛
جس طرح زیورِ تعلیم سے آراستگی کی شائق اور حسنِ عمل سے پیوستگی کی شیدا،
بچیوں کے لیے، راہوں کو اُن پہ تنگ کرنے کے لئے۔
اپنے اظہارِ بدکرداری، بدخوئی و بداخلاقی پہ مُہرِ ثبت کرنے کے لئے۔
جو طریقہ ہائے ننگ و عار اختیار کر رکھے ہیں،
وہ کیسے معاشرہ کی نشاندہی کرتے ہیں؛
مرد۔ اپنے ظرف و مضاف و زماں و مکاں میں ؛
اپنے چلنے، پھرنے، اُٹھنے، بیٹھنے کے طرز ہائے گرداں میں ؛
اپنے گرد پھیلائے ماحول کی کشاں کشاں میں ؛
اپنی سمعی سماعی صداؤں کے رنگ، ڈھنگ اور طرزِ فغاں میں ؛
اپنے بصری تناظر کی دورانیہائے دوراں میں ؛
اپنے اُبلتے جذبوں کے اظہار و نہاں میں ؛
اپنے تقدس نما تکلم کے اندرون و بیاں میں ؛
— قائم کردہ تنگیاں پیدا کرتے حصاروں کے نتیجہ میں —
جیسا صاف، شُستہ اور پاکیزہ معاشرہ دیکھنے کی توقع رکھتا ہے،
۔ اگر کبھی اپنے خُلق و اخلاق کو بنظرِ غائر دیکھے تو اِس کا سر ندامت سے
از خود جُھک جائے ۔
مردنے۔ کبھی یہ سوچنے کی زحمت ہی گوارا نہیں کی کہ :۔
میں کتنا مادی و اخلاقی "گند" پھیلاتا ہوں اور کتنا سمیٹتا ہوں ؛

Marfat.com

کتنی تلخ یادیں بکھیرتا ہوں، کتنی دُشنامیں کھاتا ہوں؛
کتنی اِیذار دہ اِیذائیں پہنچاتا ہوں کتنے تکلّفات سے دوسروں کو
مکلّف کرتا ہوں؛
کتنی وَسوسوں، یاسوں اور حسرتوں کی دنیائیں۔
دُوسروں میں اُبھارتا ہوں اور پھر اُنہیں،
۔ اُن دُنیاؤں میں جا آباد ہونے کی تشنگیوں
میں چھوڑ کر، خود علیحدہ ہوتے ہوئے، تنہا
تڑپتے رہنے کے لئے چھوڑ دیتا ہوں؛
کتنے نزاعوں، نَومیدیوں اور چاہتوں کے لئے مَرہم ہوں۔
اے گند پھیلانے والے، تلخیاں بکھیرنے والے، اِیذائیں پہنچانے والے!
اے وَسوسوں، حسرتوں، نَومیدیوں اور یاسوں کی دُنیائیں اُبھارنے والے!
اے تعصّبوں، حسدوں، کَربوں اور مرضوں کے عالم آباد کرنے والے!
کبھی مُستحِق ہو کر اِستحقاق کی تمنّا کر!
(Deserve and desire)

مردکی۔ اس گرسنہ شہوت اور نظری خیانتوں پہ۔
لعنت بھیجنے کے لئے؛
تُف کرنے کے لئے؛
حیف۔ بزبانِ کہنے کے لئے؛
اگر مردوں میں **غیرت** کی قلیل ترین رمق بھی ہے۔

Marfat.com

اگر ایمان کے شائبے کا سایہ بھی اِن پر پڑا ہے۔ تو،

اِنہیں جھنجھوڑنے کے لئے۔

اِنہیں سر سے پاؤں تک ہلا دینے کے لئے۔

"روزنامہ پاکستان ۱۴ رمضان، ۳۱ مارچ ۱۹۹۱ء" کی یہ خبر کافی ہے۔

"دُنیا میں زندہ رہنا ممکن نہیں"۔ لیڈی ڈاکٹر نے خُودکشی کر لی۔

"میں اپنی موت کی خود ذِمّہ دار ہُوں، میری لاش کا پوسٹمارٹم نہ کیا جائے"۔

(مِس فِضّہ کی آخری تحریر، ہوسٹل کے کمرہ میں زہر پی لیا۔)

شام کو جب کمرے سے باہر نہ نکلی تو ساتھی لیڈی ڈاکٹروں نے دروازہ توڑ دیا۔

وہ اندر بے ہوش پڑی تھی، جان بچانے کی کوششیں ناکام ہوگئیں۔

میری بیٹی کا پوسٹمارٹم نہ کیا جائے، کھاریاں کے سیّد وضاحت حسین کی درخواست۔

اسکی والدہ السر کے مرض میں ہسپتال میں ہے، بیٹی کے مرنے کی اطلاع نہیں دی گئی۔

لاہور (اپنے نیوز رپورٹر سے)

"میں اپنی خودکشی کی خود ذمّہ دار ہُوں۔ میری نعش کا پوسٹمارٹم نہ کیا جائے۔
میرے لئے اب اِس دنیا میں زندہ رہنا ممکن نہیں، لہذا میں نے واپس جانے
کا فیصلہ کیا ہے"۔

— یہ الفاظ لیڈی ڈاکٹر مِس فِضّہ نے خُودکشی کرنے سے قبل تحریر کئے۔
وہ کھاریاں کے سیّد وضاحت حسین کی صاحبزادی تھی۔ اُس نے تین سال قبل
سروسز ہسپتال میں بطور لیڈی ڈاکٹر ملازمت اختیار کی۔ علامہ اقبال میڈیکل کالج میں
بطور ڈیمانسٹریٹر آجکل کام کر رہی تھی۔ مُتوَفّیہ کی ساتھی ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ۔

Marfat.com

مس فضہ ایک ہنس مکھ اور ملنسار لڑکی تھی۔ تین روز قبل اُس نے ہسپتال کی تمام دوست ڈاکٹروں کو لیڈی ڈاکٹرز ہوسٹل میں اپنی رہائش گاہ پر افطار پارٹی دی۔ وہ اِس موقع پر نہایت خُوش وخرّم دکھائی دے رہی تھی۔ گزشتہ روز اُسے ایک دوست ڈاکٹر کی افطار پارٹی میں شرکت کرنا تھی۔ جب وہ شام کے وقت اپنے کمرہ سے باہر نہ نکلی تو اُس کی ساتھی ڈاکٹروں کو تشویش لاحق ہوئی اور اُنہوں نے اُسکے کمرہ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ جب کافی دیر تک کوئی جواب نہیں ملا تو اُنہوں نے دروازہ توڑکر دیکھا کہ ڈاکٹر فضہ اپنے بستر پر بے ہوش پڑی ہے اور قریب ہی اُس کی ایک تحریر بھی پڑی ہے۔ لیڈی ڈاکٹروں نے مس فضہ کو فوری طور پر ایمرجنسی وارڈ میں پہنچایا۔ تو معلوم ہوا کہ لیڈی ڈاکٹر فضہ نے کوئی زہریلی دوائی کھا کر اپنی زندگی کا خاتمہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ ڈاکٹروں نے بیہوش ڈاکٹر کی جان بچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ مگر اُن کی کوششیں بارآور ثابت نہ ہوئیں اور وہ زندگی کی بازی ہار گئی۔

مس فضہ کی ساتھی لیڈی ڈاکٹر اپنی پیاری دوست کی اَلمناک موت پر دھاڑیں مار کر رو رہی تھیں۔ اطلاع ملنے پر مقامی پولیس بھی موقع پر پہنچ گئی اور مس فضہ کے کمرے سے مختلف اشیاء قبضہ میں لے لیں۔ معلوم ہُوا ہے کہ مس فضہ نے زہریلی دوائی کھانے کے بعد قے بھی کی تھی۔ متوفیہ کے والد سیّد وضاحت حسین بھی اپنی بیٹی کی اطلاع ملنے پر سروسز ہسپتال پہنچ گئے۔ اُنہوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اِستدعا کی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کی نعش کا پوسٹمارٹم نہیں کرنا چاہتے۔ بعد ازاں مس فضہ کی نعش ضروری قانونی کاروائی کے بعد اُن کے والد کے سپرد کر دی جائیگی۔

Marfat.com

"زِندگی گندگی ہے"

لاہور (نیوز ڈیسک)

علاّمہ اقبال میڈیکل کالج کے لیڈی ڈاکٹرز ہوسٹل میں خودکشی کرنے والی ڈاکٹر رِفعت کے بستر پر طب کی کتابیں، ایک ڈائجسٹ اور مبیّنہ طور پر خودکشی سے پہلے تحریر کیا جانیوالا خط پڑا تھا۔ جب کہ اسکے کمرے میں ہاتھ سے بنایا گیا ایک پوسٹر بھی لگا تھا۔ جس میں "زِندگی گندگی ہے" کے الفاظ تحریر تھے۔

Pl. Record!

I am wholly
responsible for This
Pl. do not do any
Postmartum.
It is too hard
for me to live
in this world,
So I have decided
To go back.

6XA, st II
colony
Kharian cantt.

لیڈی ڈاکٹر کا آخری خط

Marfat.com

۔ دُنیا میں زِندہ رہنا مُمکن نہیں،
زِندگی گندگی ہے۔ } کے الفاظ۔ شہیدِ اخلاق مِس ڈاکٹر فضّہ
کی زبان پر کیوں آتے؟ جبکہ،
زندگی تو خدا نے بالحق بنائی ہے، زندگی تو پاکیزگی ہے۔

زِندہ باد — شہیدِ اخلاق۔ ڈاکٹر مِس فضّہ!
خُدا، باپوں کو۔ تیرے جیسی "خُود دار" بیٹیاں دے!
شریف بھائیوں کو، تیرے جیسی پاکیزہ بہنیں دے!

زِندہ باد۔ "مُعلّمِ اَخلاق"۔ ڈاکٹر مِس فضّہ!
جس نے معاشرے کی گندی خیانتوں اور شہوانیّت بھری نظروں کے خلاف
جنگ میں۔ اپنی جان ہار دی، لیکن اپنی خُود داری پر آنچ نہ آنے دی۔
"جو قیصر کا تھا، قیصر کو واپس لوٹا دیا"
شاباش نِسوانیّتِ زن پہ نگہبان مَردو!

۲۔ فیضانِ نظر
یہ فیضانِ نظر تھا، کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اِسمعیلؑ کو آدابِ فرزندی!
نِسوانیتِ زن کا نگہبان۔ وہ فیضانِ نظر ہے جو۔
بیٹی کو ماں باپ کی نظر؛

Marfat.com

بہن کو بھائیوں کی نظر ؛
بیویوں کو خاوند اور بیٹوں کی نظر بخشتی ہے
اُن محبّت بھری نظروں میں نگہداریوں کے پَر تو دیکھو۔ !
اُن پُرخلوص آوازوں میں تعلیم و حکمت کے اسباق پڑھو!
— جو ماں، باپ، بہنوں بھائیوں کی نظریں بخشتی ہیں۔
اُن پیار و کشش بھرے الفاظ میں :- افادہ و فیضان کے سایوں کی ٹھنڈک محسوس کرو جو:
میری ماں، میری بہن، میری بیٹی، میری بیوی کے الفاظ میں سے اُبلا پڑتا ہے۔

۳۔ عورت بذاتہٖ

Man is the architect of his own fate.

(انسان (زن و مرد) اپنی قسمت کا آپ معمار ہے)
اگر کوئی خود ہی (خواہ مرد ہو یا زن) اپنے کردار و اخلاق کو داغدار کرنا چاہے۔
تو کوئی نظر، کوئی قدغن، کوئی روک :- اُسکا قافیہ تنگ نہیں کر سکتی۔
عورت :- جو اپنی ذات، صفت، فعل اور اثر میں متمیّز ہے یہ اپنی تعلیم و حقوق کے حصول کے لئے میدان میں آ چکی ہے۔ اِس سے پہلے کہ اِسکے ہاتھ کی "سوئی" — سنگین میں بدلے اور وہ انقلاب برپا کر کے اپنے حقوق مرد سے چھین لے، اِسے اِس کے حقوق واپس لوٹا دو۔ تاکہ یہ برضا قوم و ملک و ملّت کی خدمت کر سکے۔

۴۔ تعلیم

وہ تعلیم ۔ جو صحابیاتؓ نے "اُمّہات المؤمنینؓ" کے قول و فعل و حال و تاثر سے حاصل کی ۔ خُدا اور اُسکے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اُمّہات المؤمنینؓ" کا شرف ہی اسلئے بخشا کہ وہ مومنات کے لئے مطلوب و مقصود ہدایت و روشنی کا مینار بنی رہیں ۔

وہ تعلیم ۔ جسے آج بھی حضرت فاطمۃ الزہرا بتولؓ کے فرزند اور اُن کے پیروکار و نام لیوا مُلکوں مُلکوں، شہروں شہروں اور قریوں قریوں پھیل کر اور پھُول کر پھیلا رہے ہیں ۔

بَلَغَ العُلےٰ بِکَمالِہٖ ۔ کَشَفَ الدُّجےٰ بِجَمالِہٖ

(پہنچ گیا عُلےٰ کو وہ اپنے کمال کے ساتھ ۔ پھاڑ دیا اندھیروں کو اپنے جمال کے ساتھ)

حَسُنَت جَمِیعُ خِصالِہٖ ۔ صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ

(جمیع حسنات اُسکے خصائل ہیں ۔ صلوٰۃ ہو آپؐ پر اور آپؐ کی آل پر)

وہ تعلیم ۔ جس نے حَرم کو ایک مامن بنایا ۔ حَرم، اسلامی قانُون کے مطابق ایک معاشرتی و مدنی عقد و بندھن ہے ۔ اِس میں بیوی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بوقتِ نِکاح ، شوہر کا حقِ طلاق ۔ بعض شرائط کی بنا پر محدُود کر دے ۔

حَرم، جہاں غیر محرموں کو آنے کی ممانعت ہوتی ہے ۔ جس کا استیذان کی مناہیوں نے حِصار کر رکھا ہے ۔ یہ مناہیاں اسلئے نہیں کہ عورتیں قابلِ اعتماد نہیں، بلکہ اِس لئے ہیں کہ یہ اسلام کے خدا اور

Marfat.com

رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک محترم ہیں۔

ـ میاں بیوی کا رشتہ جسم و لباس کا رشتہ ہے۔ (۲/۱۸۷)

ـ میاں بیوی کا رشتہ باہمی تسکین، مودّت اور رحمت کے لئے ہے۔ (۳۰/۲۱)

ـ ایک سے زیادہ بیویاں صرف اُس صورت میں ممکن ہیں جب بیوہ عورتیں، یتیم بچیاں اور نوجوان لڑکیاں اس کثرت سے ہوجائیں کہ اُن کی حفاظت کا کوئی اور انتظام نہ ہوسکے۔ اس صورت میں بھی بیویوں سے عدل کرنا ضروری ہے۔ (۴/۳)

وہ تعلیم۔ جس میں **حفاظت عصمت** کی تاکید کی گئی ہے۔

قرآن حفاظت و عصمت کا طریقہ یہ نہیں بتاتا کہ عورتوں کو گھر کے اندر محبوس و مقید رکھا جائے۔ وہ باہر نکلیں تو لپٹی لپٹائی ہوں۔ اس اندازِ معاشرت سے جو خرابیاں جنم لیتی ہیں اور پیدا ہیں وہ ظاہر ہیں۔ اِس سے:۔

ایک طرف۔ عورت احساسِ کمتری کا شکار ہوتی ہے اور

دُوسری طرف۔ معاشرے کی نصف آبادی نہ صرف "عضوِ معطل" ہوجاتی ہے بلکہ دُوسرے نصف مردوں کے لئے بوجھ بن جاتی ہے۔

حفاظت و عصمت کا تقاضا عورت و مرد سے یکساں ہے۔ (۲۴/۳۰،۳۱)

عورت کو گھر کی چار دیواری میں محبوس رکھنا صرف سزا کے طور پر ہوسکتا ہے۔ (۴/۱۵)

نمایاں طور پر شریعتِ اسلامیہ کو پانچ چیزوں کی حفاظت منظور ہے:۔

Marfat.com

(۱) دین ، (۲) نفس ، (۳) عقل ، (۴) مال ، (۵) نسل

ذرا "تدبّر" سے کام لیں ، تو ان پانچوں چیزوں کے تحفظ میں عورت زیادہ حصّہ بٹا رہی ہے۔

عورت کا مطلوبہ مرد

میاں بیوی کے رشتہ میں کمالِ گہرائی کے لئے ، جن اقدار کا مردوں میں پایا جانا ضروری ہے۔ وہ اقدار ہمارے معاشرے میں بہت کم ہیں۔

میاں بیوی کو۔

اپنے تعلّقات میں مُتعلّق رہنے کے لئے ؛
اپنے عقدوں کو مُستحکم رکھنے کے لئے ؛
اپنے مَوعُودات ذہنی کی تکمیل کے لئے ؛
اپنے احساسات میں رفاقت کے لئے ؛
اپنے جذبوں کی سکینت کے لئے ؛
اپنی ضرُورتوں میں اِستعانت کے لئے
اپنی اِحتیاجوں میں حصُولِ تقوِیّت کے لئے

۔ لازمی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے تعلّقاتِ خاطر کو "عطائیہ انداز" میں نہ لیں۔ کسی چیز کو عطائیہ انداز میں لینا ہی نعمت اور عطار کا کفران ہے۔

خُداوند تعالےٰ نے۔ انسان کو "آنکھوں کا نُور (بینائی)" عطا کیا۔

Marfat.com

یہ اِس نُور کی بے قدری کرتے ہُوئے، اِسکی حفاظتوں سے غفلتوں میں سویا جاگا۔ بجائے اِسکے کہ :-

اِن سے ظالمین اور مجرِمین کو اپنے انجام بد سے دوچار ہوتے دیکھ کر عبرت پکڑتا، درجہ بندی کے احترام کے لیے اِن میں شرم کا پہلو لیے رہتا، آنکھیں کھول کر چلتا اور اپنی بیداریوں میں بیدار تر ہوتا چلا جاتا — یہ نظری خیانتوں، بصری خفتگیوں اور بصیرتی تاریکیوں میں بھٹکا کیا۔

خُدا نے انسان کو "قوّتِ سمع" سے نوازا۔ اس نے سماعتوں کو :- تکذیبوں پر بند اور صداقتوں پر کھلا رکھنا تھا۔ اس نے اِن سے بڑے کذب سُنے اور لغویات میں دل بہلانے کا کام لیا۔

خُدا نے انسان کو "فُواد (دل)" دیا :-

- جو ہر لمحہ تڑپ تارہ کر، دُوسروں کی کلفتوں پر تڑپ جانے کا سبق دیتا ہے؛
- جو خُود دھڑکتا رہ کر، دُوسروں کی دھڑکنوں پہ کان لگانا سکھلاتا ہے؛

— لیکن مرد نے اس میں اُٹھنے والے، بیباک ہر جائی جذبات کو اپنا اِلٰہ بنا لیا۔

نعمتوں پر شکر کی حالت میں رہنا یہ ہے کہ نعمتوں کو برِ وقت و مقام رکھتے ہُوئے، اِن کو بالمقصد و بالغایت استعمال کیا جائے۔

بیوی، خُدا کی طرف سے عطا کردہ :- وہ نعمت ہے جو :-

- بصارتوں اور سماعتوں کو یکجا رکھ کر "یک جائیت" کی اہمیت کا

Marfat.com

احساس دلاتی ہے ؛

- اعمال کی بے راہ رویوں میں بھٹک جانے سے انسان کو بارہا بار بچاتی ہے ؛
- گھر کو " اپنا گھر ' اپنی جنّت بنا کر ' انسان میں گھر کے لئے جذب و کشش پیدا کرتی ہے ؛
- انسان کی بقاءِ نسل کا ذریعہ بن کر ' معاشرے کو معاشرتی بقاء بخشتی ہے ؛
- جذبات کی گرمیوں اور سردیوں میں سکینیت پہنچاتی ہے ۔

مرد نے ، بصر و سمع و دل کو عطائیہ انداز میں لینے کی طرح ۔
" بیوی سے رابطوں " کو بھی عطائیہ رنگ دیا ۔

دو عورتوں سے رائے :۔

(عورتیں : بشریٰ بیگم اور ملکہ رانی ۔ دو فرضی نام)

بشریٰ بیگم :۔

(۱) مرد خوبصورت ہو ؛
(۲) پڑھا لکھا ہو ' با اخلاق ہو ' باصلاحیت ہو ' سلیقہ مند ہو ' باکردار ہو ؛
(۳) گھر کے کھانے پہننے اور رہنے کی ضروریات میں کفالت سے بڑھ کر ؛
- گھر کی آسائش ، زیبائش اور آرائش کی حدّ تک ۔
- اہالیانِ خانہ کے جذبات و احساسات کو پورا کرنے کی حدّ تک ۔

Marfat.com

ء بچوں کی تعلیم و تربیت اور اہلِ خانہ کو درپیش آنے والے امراض و آفات
کی حد تک ۔

_ کما کر لا سکے ؛

(۴) تنومند، غلبہ آور اور صاحب الرّائے ہو۔ تاکہ احساسِ تحفظ مجروح نہ ہو اور
گھر میں درپیش دوست دشمن چیلنجوں اور عمل و ردِّ عمل میں حائل موانعوں کا
بخوبی مقابلہ کر سکے ۔

(۵) امرِ واقع میں رفیقِ حیات ثابت ہونے کی اہلیت رکھتا ہو؛
احتیاجات ، بے کسیوں اور بے لبسیوں میں مدد گار ثابت ہو؛
احتیاجات و ضروریات کے لئے غیروں کی طرف نہ تکنا پڑے ؛
غیروں کا منّت کش نہ ہونا پڑے ؛
غیروں کے آگے ہاتھ پھیلانا نہ پڑے ؛
دوسروں کی خوشامد نہ کرنا پڑے ؛

(۶) خود دار ہو ، پُریقین ہو، قابلِ بھروسہ ہو؛

(۷) راز کو راز رکھنے سے عاجز نہ ہو ؛

(۸) وہ ۔ خدا ، مرسلین علیہم السّلام اور ازل اللہ سے وابستگیوں میں
اپنے آپ سے مُخلص ہونے کی طرح مُخلص ہو ؛

(۹) خُدا کے خُدا ہونے اور مُرسلینؑ علیہم السّلام کے راہنما ہونے پر ایمان رکھتا ہو؛

(۱۰) اپنی امانات اور اپنے معاہدات کا راعی ہو ؛

(۱۱) اخیار، صدیقین ، صالحین اور صابرین کو اپنا رفیق بنائے ؛

Marfat.com

(۱۲) شرک سے باز رہے، مشرکین، مجرمین، مسرفین، مترفین اور ظالمین کا دم نہ بھرے؛

(۱۳) اُسکے دوستوں، رشتہ داروں اور اقرباء کا، اُسکے متعلق خیال نیک ہو؛

(۱۴) مسکینوں، یتیموں، بیواؤں اور محرُوموں سے بالاحسان پیش آئے؛

(۱۵) اپنے جذبات کی تسکین اپنی رفیقۂ حیات کے علاوہ کسی اور سے نہ چاہے؛

(۱۶) وہ خوش خلق، نیک و پاکیزہ اخلاق، برسرِ روزگار اور صحیح العقیدہ ہو، اُسکی خلوتیں، اُسکی جلوتوں سے متضاد و مختلف نہ ہوں۔

ملکہ رانی

٭ مرد، اپنی نظری وعملی خیانتوں میں بے باک و بے لگام رہتے ہوئے۔ بطور رفیقۂ حیات، عورت کو اپنی دیانتوں، ذمّہ داریوں اور نگہداریوں میں صادق دیکھنا چاہتا ہے۔ لیکن اس نے بیرونِ در معاشرہ میں اپنی خیانتوں کی وجہ سے عورت کی زندگی کو "جہنم زار" بنا رکھا ہے۔

٭ بچّی کی تربیّت میں ماں باپ اتنی رغبت نہیں لیتے، جتنی بیٹے کی تربیّت کو اہمیت دیتے ہیں۔

اگر لڑکے کی تربیّت پر زور، گھر کی مالی حالت کی بہتری اور عزّتِ خاندان کے لئے ضروری ہے تو۔

بچّی کی تربیّت پر زور، معاشری بہبُود اور رَبُوبیّتِ الٰہی میں

Marfat.com

مُرَبّی بن اُبھرنے کے لئے لازمی ہے۔

ے خاوند کے مرنے کے بعد۔

بیوہ اپنے سہاروں اور ذمہ داریوں میں یکہ و تنہا رہ جاتی ہے۔ مرد کی موت کے چالیس دلوں بعد تک، مختلف رشتہ دار اقرباء اور محرم لوگ زُبانی ہمدردیوں کے پُل باندھتے ہیں لیکن کوئی کرتا کچھ نہیں۔ پھر چھوٹی چھوٹی باتیں نزاعی صُورت اختیار کر لیتی ہیں۔ عورت اپنے آپ کو بے سہارا پا کر گھر تک چھوڑنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ اُسکے ماں باپ اپنی گھریلو اُلجھنوں میں ایسے اُلجھے ہوتے ہیں کہ وہ بیٹی کے سابقات و لاحقات سنبھالنے سے قاصر رہتے ہیں۔

یتیم و لاوارث بچّے معاشرے پر بوجھ بنتے ہیں ان میں سے اکثر کو شیطان اُچک لے جاتے ہیں۔

مَردوں سے اِلتماس ہے کہ:-

ے آپ ذرا اپنی اداؤں پہ خُود ہی غور کریں
ہم اگر کچھ کہیں گے تو شکایت ہوگی

عورت، جن اقدار کو اپنے محبُوب مرد میں نمایاں دیکھنا چاہتی ہے اُن کی جسقدر بھی تحسین کی جائے۔ کم ہے۔

(۱) **اِحساس جمال** (Tenderness)

ہر روز کی خانہ صفائی، لباس دُھلائی، آرائش، زیبائش، ترتیب پیدائی اور کھانوں میں ترکیبی تناسُب کے لحاظ نے، عورت میں احساسِ جمال اُجاگر کیا۔

Marfat.com

چنانچہ یہ اپنے مُتصوّرہ محبُوب مرد میں جمالیاتی احساس (Aesthetic sense) بیدار دیکھنے کی تمنا رکھتی ہے۔ اِحساسِ تحسین، شک و شُبہ سے بالادہ کیفیّت و ماہیّت ہے جس کی مرد میں پائے جانے کی عورتیں بجا طور پر تحسین کرتی ہیں۔ اِسکے ساتھ یہ بات بھی ایک حقیقت ہے کہ یہ کمال، مَردوں میں قلیل ترین حالت میں پایا جاتا ہے۔

"اگر مرد دِھیمی زبان سے بھی وقتاً فوقتاً اِس بات کا اظہار کرتا رہے کہ وہ اپنی بیوی سے محبّت کرتا ہے تو بیوی ہر لمحہ، اپنے شوہر پر جان نثار کرنے کے لئے تیار رہے"۔

"احساسِ جمال ہر رشتہ کو گہرا کرتا ہے"۔

شوہروں کا بیویوں کے اُظہارِ زینتوں کی گاہے گاہے تعریف کرنا؛ کبھی بیوی کے تیار کردہ کھانوں کے لذیذ ہونے پر دو تعریفی کلمات کہہ دینا؛ بچّوں کی تربیّت میں اُسکے حُسنِ عمل پیدا کرنے کی کوششوں کے احساس کا مَعلُوم ہونا بتادینا؛ ۔ بیوی کو شوہر کے قریب کرتا جائے گا۔

"ذکی الحسّ انسان تخلیقی صلاحیتوں اور ادراکی قُوتوں سے مُتصّف ہوتے ہیں"۔

اکثر اوقات حسّاس انسان کو ایک چھوٹے سے چھوٹا کِھلنے والا پھُول، ایسے خیالات سے نواز جاتا ہے جن پر دل کی گہرائیوں سے آنسُو بے اختیار چھلک پڑتے ہیں۔

To me the meanest flower that blows can give,
Thoughts that do often lie too deep for tears.

کہنے والے تو یہ بھی کہہ اُٹھے۔

Marfat.com

احساس تحسین صداقت ہے اور صداقت احساسِ تحسین،
ارض پر یہی انسان کی کل کائنات ہے اور اسی حقیقت کا ذوق
مقصودِ حیات ہے۔

Beauty is truth, truth beauty __ that is all
Ye know on earth, and all ye need to know.

کہتے ہیں کہ انسان میں پانچ قسم کے حواس ہیں جنہیں حواسِ خمسہ کا نام دیا
جاتا ہے۔

(۱) باصرہ (دیکھنے کی حس) (۲) شامّہ (سونگھنے کی حس)
(۳) لامسہ (چھونے کی حس) (۴) ذائقہ (چکھنے کی حس)
(۵) سامعہ (سننے کی حس)

لیکن یہاں تو انسان کے اندر، احساسات کی ایک دنیا آباد دکھائی دیتی ہے۔
ان ہی میں بھوک کا احساس، پیاس کا احساس، درد و ضرب کا احساس،
غم و راحت کا احساس، قبض و بسط کا احساس، غیظ و غضب کا احساس،
حرکت، سکون، توقف کا احساس، احساسِ جمال و افادہ،
احساسِ کمال و فیضان ۔۔ سب شامل ہیں۔

وہ کونسی حس ہے، جو بھوک اور پیاس محسوس کرتی ہے؟
وہ کونسا شعور ہے، جو ظلم پہ بلبلا اٹھا اور رحم پہ کروٹ کھا اٹھا؟
وہ کونسا احساس ہے، جس نے بیدار کو سُلا دیا اور سوتے کو جگا دیا؟
وہ کونسا جذبہ ہے، جو اپنوں کی تکلیف پہ تڑپ تڑپ گیا، اور

Marfat.com

غیروں پر گرج چمک کر برس برس گیا ۔

جس طرح عورت بقاءِ نسل کے لیے ربُوبیّت میں بازی لے گئی ۔ اسی طرح، یہ پیکرِ رحم ،۔ احساسِ جمال میں نمائندہ بن کر اُبھرا ہے ۔

(۲) خوُش اخلاقی ((Courtesy))

عورتوں کو اکثر یہ شکایت رہتی ہے کہ شادی کے ایک دو سال بعد ہی، مرد بداطواری کی نذر ہو جاتے ہیں ۔ وہ اپنی بیوی کے لیے ایک اجنبی کا رُوپ دھار لیتے ہیں ۔

میاں بیوی جب اکیلے ہوتے ہیں تو میاں ہر قسم کی تہذیب و شائستگی بھُول جاتا ہے ۔ خاوند کی اپنی بیوی کے لیے یہ بداطواریاں اور بدتمیزیاں :۔ بلاوجہ ہوتی ہیں ۔ بیوی سے علیحدہ ہوتے ہی میاں صاحب ،۔ "عجیب دلچسپ تہذیبی تضاد" میں آن ٹپکتے ہیں ۔ شوہر کا یہ رُوپ، بیوی کی نظرِ استحسان سے، شوہر کو گرا دیتا ہے ۔ وُہ اِس بات کا زُبان پر شکوہ تو نہیں لاتی، لیکن دل ہی دل میں خاوند کی قدر، اُسکی نظروں میں گرتی چلی جاتی ہے ۔

" مردوں کو اپنے حسُنِ عمل میں ،۔ اپنا ظاہر و باطن ایک رکھنا ہوگا "

عورت جس مرد سے مُحبّت کرتی ہے، اُسمیں خوش اخلاقی کی قدر کو نمایاں دیکھنا چاہتی ہے کہ اُس کا محبُوب مرد ،۔ اندرُونِ خانہ اور بیرونِ در تعلّق میں شریف اور خوُش مزاج ہو ۔

(۳) مَدنیّت طبع ((Sociability))

مردوں کی کمزور رفاقت، عورتوں کی مدنیّت طبع پر بار ہے ۔ ان

Marfat.com

کی زبان اِس بات کے شکوہ پہ لرز لرز جاتی ہے کہ۔

مَرد کام سے گھر واپس لوٹتے ہی خاموشی میں ڈُوب جاتے ہیں پھر کھانا ختم ہوتے ہی، دوسرے مَردوں کی رَفاقت ڈھونڈنے نکل کھڑے ہوتے ہیں یا عورت کو توجہّ دینے کی بجائے کسی اور شغل میں مصرُوف ہو جاتے ہیں۔

انتہائی سخت قسم کے الفاظ میں یہ شکایت سامنے آتی ہے کہ۔

شوہر جب دوسرے لوگوں کے ساتھ ہوتے ہیں تو بہت خُوش ہوتے ہیں۔ لیکن گھر پہ اِن سے ظاہر ہونے والا "کُند قسم کا رَویّہ" تکلیف دِہ احساس اُبھارتا ہے۔

مَرد۔ گھر پر اپنی مدنی شان کی صَلاحیّت، قلمزن کیوں کرتے ہیں؟ یہ بات عورتوں کے حُسنِ خیال پر ہمیشہ غیر واضح رہی۔

(۴) افہام وتفہیم (Understanding)

عورتوں کے نزدیک، وہ عورت انتہائی خوش نصیب ہے جس کا شوہر اُسکی ضرُوریات کا خیال رکھتا ہے۔ عورت کو ہر وقت وہ چیز لاکر دیتا ہے جس کی اُسے ضرورت ہے عورت جانتی ہے کہ۔

اوّل تا آخر اُسکا بنیادی کردار "**حَسّاس رَدِّعَمل**" ہے۔

جب تک وہ اِس بات کو پیشِ نظر نہ رکھے وہ نِسوانیّتِ زن کا وظیفہ بَخُوبی ادا ہی نہیں کرسکتی۔ وہ یقین دہانی چاہتی ہے کہ۔

"مرد اُسکی نِسوانیّت کو تسلیم کرتا ہو" اور

Marfat.com

اُس کی طبع کی خصُوصیات اور مزاج کو سمجھتا ہو۔

مَرد گاہے گاہے عورت کی طبعی طلب کی مُوافقت میں اگر کسی تحفہ کی صُورت میں عورت کے لیے کچھ خرید کر لاتا رہے تو یہ بات مرد کے گھر کو آباد اور شاداں رکھنے کا مُوجب ٹھہرے گی۔

(۵) انصاف (Fairness)

خاوند بیویوں کو غیر شعُوری طور پر گھٹیا مخلُوق تصوُّر کرتے ہیں۔ گھر کے سَربَراہ ہونے کی حیثیّت سے اپنا کردار غیر منصفانہ طور پر نبھاتے ہیں۔ وہ اپنی خُوشیوں کے لیے آمدن کا زیادہ حِصّہ وقف رکھتے ہیں جبکہ بیوی کی خُوشیوں کو بھی اُتنی ہی اَہمیّت ملنا چاہیئے جس قدر کہ خاوند اپنی خُوشیوں کو مُقدّم سمجھتا ہے پھر ہر کام و عمل میں عیب نکالتے رہنا خاوند اپنا شعار ٹھہرا لیتے ہیں۔

کھانے میں نمک کم ہے، میرے کپڑے صاف نہیں دُھلے،

مکان صحیح طور پر صاف نہیں کیا گیا۔ گھر کا فرنیچر، سامان اور کراکری مناسب مقام پر نہیں رکھے گئے۔ میرے ماں باپ سے تمہارا سلوک ٹھیک نہیں تم اُنہیں وہ اہمیّت نہیں دیتیں، جس اہمیّت کے وہ حقدار ہیں۔ بچّوں کی تعلیم و تربیّت کے فریضہ سے تم غفلت برت رہی ہو۔ حالانکہ بیوی اپنی اجازت کی حُدود میں رہ کر وہ سب کچھ کر رہی ہوتی ہے جو وہ کر سکتی ہے۔

اِن نزاعوں کو سُلجھانے کی بہترین صُورت یہ ہے کہ بیوی کے کام و عمل میں ہاتھ بٹایا جائے۔ بیوی کے رشتہ داروں کو بھی اپنے رشتہ داروں کے برابر اہم سمجھا جائے۔

(۶) وفاداری (Loyalty)

اَندرُون خانہ یا بیرُون خانہ بیوی کا مذاق اُڑانا ؛
اُسے نشانۂ طعن وطنز بنانا ؛
— اُسے کسی طور بھی بے عزّت کرنا ۔
اُسکی مار پیٹ پر اُترنا ،
بچّوں کے سامنے بیوی کے کسی عمل پر تنقید کرنا ،
— خاوند کے لئے کسی طور بھی رواء نہیں

خاوند کو اِس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ بیوی ۔
خاوند کے اَقرباء و مُتعلّقین میں اپنے آپ کو غیر محفُوظ اور تنہا خیال نہ کرے
خصوصاً ۔ جسمانی لحاظ سے تنوُمند، مُعاشی اور مُعاشرتی لحاظ سے مضبُوط ۔
— خاوند کو بیوی کی توہین ہرگز نہ کرنا چاہیئے ۔

(۷) دیانتداری (Honesty)

بیوی جب یہ محسُوس کرتی ہے کہ اُس کا خاوند اُس سے سچّی بات چھُپاتا ہے
— تو اپنے آپ کو غیر محفُوظ تصوُّر کرنے لگتی ہے اگر وہ جانتی ہے کہ خاوند جھُوٹ
بُول رہا ہے تو جلد ہی اِس قسم کے سوالات سے اپنی حیرانیوں کا اظہار کردیگی کہ ۔
وہ کیا کر رہا ہے ؟ وہ کہاں جا رہا ہے ؟
اُسے کس کی تلاش رہتی ہے ۔ جب وہ گھر سے باہر ہوتا ہے ؟

بیوی کا اصل خطرہ یہ ہے کہ ۔
اُسکی اَزدواجی زندگی میں کوئی دُوسری عورت نہ آن دھمکے ۔

شادی جیسا مقدّس رشتہ قطعاً برقرار نہیں رہتا، اگر یہ دیانت اور بیباک تعلّق کی بنیادوں پہ اُستوار نہ ہو۔

مردوزن کا رشتہ ۔

میاں بیوی سے ۔

اِس اَمر کا تقاضا کرتا ہے کہ وہ ۔

حالات و واقعات، دَرپیش چیلنجوں اور دوست دشمن ردِّ عملوں کا واقعیّت پسندی سے جائزہ لے کر اقدام کریں ۔ اور وقتی و جذباتی ردِّ عمل کا شکار نہ ہوں۔

بچے بچیوں کی تربیّت کو ایک توازُن دیں ۔

لڑکے اور لڑکی میں کوئی فرق نہیں ۔ جس طرح، ذِمّہ داریوں کی تقسیم میں لڑکے پہ ذِمّہ داریاں ڈالی گئی ہیں، اسی طرح لڑکی پر بھی ذمّہ داریاں عاید ہیں ۔ ($\frac{۲}{۲۲۸}$)

اولاد کی پرورش یا اُن کی تعلیم و تربیّت کا صحیح انتظام نہ کرنا۔

اَولاد کو قتل کرنے کے مترادف ہے ۔ ($\frac{۱۷}{۳۱}$)

ذمّہ داری سے "جی" نہ خود چراو، نہ بیوی اپنے فرائض سے تساہُل برتے ۔

میاں بیوی سچائی کو قبول کریں ۔ ($\frac{۳۹}{۳۳}$)

— وہ سُقراط ہے ۔ جو سچّائی کا زہر پی سکتا ہے۔

ذِمّہ داریوں سے تغافُل ایک ایسی غلطی ہے جو بغیر اپنا اَثر چھوڑے رائیگاں نہیں جاتی ۔

غلطی کو اگر ایک نقطہ (۰) سے تشبیہہ دُوں! ہ نُقطہ اُوپر آتے ہی ۔ عُلُوّ، غُلُوّ ہو جاتا ہے؛

ہ نُقطہ نیچے جاتے ہی ۔ مَحرَم، مُجرِم ٹھہرتا ہے؛

ہ نُقطہ دائیں پڑتے ہی ۔ ایک، دس بنتا ہے؛ ہ نُقطہ بائیں جائے تو ۔ ایک، دس میں تقسیم ہو؛

نُقطہ آگے آتے تو ۔ حرکت پہ رُکنا، وارد ہو؛ ہ نُقطہ پیچھے رہ جائے تو ۔ زِندگی ۔ اَلَم آباد، بنے ۔

نقطہ ۔ بڑی شے ہے، یہ :-

Marfat.com

احتیاج، حیثیت، مقام اور احاطہ کے تقیید میں ہے۔

نقطہ کو۔

اپنی بُود میں آنے کے لئے۔ کسی صاحب اِرادہ کا منشاء درکار ہے؛
اپنے وُجُود میں آنے کے لئے۔ یہ نوکِ قلم، گرفتِ دست اور حرکتِ بازُو کا محتاج ہے؛
اپنی نمُود میں آنے کے لئے۔ یہ مقام، لوح اور سیاہی کی ضرورت رکھتا ہے؛

صرف "بُعد"۔ اِسکی لمبائی، چوڑائی اور موٹائی کو مدّھم کرتے ہیں۔
میاں بیوی۔ اپنے تعلقاتِ خاطِر پر اثر انداز ہونے والی غلطی کرنے
سے پہلے ــ "بار ہا بار" سوچیں۔
نہ عورت۔ مرد کے حُکم کی رہین ہے، نہ مرد۔ عورت کے حُکم کا محتاج
ــ ہر اَمر اپنے کسب کا رَہین ہے۔ (۵۲/۲۱)
میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہیں۔ (۲/۱۸۷)
ان کے تعلقات مؤدّت اور سکینت کے ہیں۔ (۳۰/۲۱)
اہل و عیال کی کفالت کی ذمّہ داری مرد پر ہے۔ (۴/۳۴)
تم عورتوں کے جبراً مالک نہ بن جاؤ۔ (۴/۱۹)
عورت و مرد جب۔ برضاء، ایک دوسرے کو بطور رفیقِ حیات اپنانے کا قصد
کرلیں تو اِس قصد کو پُورا کرنے کے لئے اقدام کریں۔
انسان مجسّم اَخلاقِ خُدائی ہے
عورت پیکرِ خُلقِ مصطفائی ہے

Marfat.com

کسی محتاجِ علم عالم کے تفوّق خواہانہ خطبات نے؛
کسی بخود فاضل کے فضل نما، تفضلات نے؛
کسی شاعر شاطر کے بہکے خیالات نے؛
کسی آپے آپ ادیب کی آلودہ خرافات نے؛
کسی نقیض مبلغ کے تشنیعی فرمودات نے؛
کسی بزعم فقیہ کے ظلمی اجتہادات نے؛
کسی پیر ناقص کے پیچاں کلمات نے؛
کسی نیم قاضی کے غضبی احکامات نے؛
کسی زاہد جاہل کے بوسیدہ تقدسات نے؛
کسی عبدِ مفتخر کی فاخرانہ مباہات نے؛
کسی فقیرِ ضال کے عیارانہ ارشادات نے؛

Marfat.com

کسی راہزنِ راہ کی مکّارانہ گھات نے
کسی منکرِ خود مفسّر کی جاہلانہ تاویلات نے

جب:- کوئی "اپیل" نہ کی؛
کوئی "راستہ" نہ چھوڑا؛ - تو:-
اپنے نظریاتی معیاروں میں مختلف ہونے کی بناء پر تنہائیوں میں جاگزین ہوا۔
ایسی تنہائیاں کہ:-
جلوتیں، اب اِن تنہائیوں پہ حسد کھاتی ہیں؛
خلوتوں:- کو ان پر رشک آتا ہے۔

تنہائیوں کو:-

علم کا ایک ایسا "ذریعہ" پایا جس سے
علم کے دُرہائے ناب ٹپکتے ہیں۔

تنہائی:- شرِ خلق اور شرِ غسق سے بچاتی ہے؛
تنہائی:- انسان کو اپنے آپ میں لاتی اور محترم بناتی ہے؛
تنہائی:- سہاروں کو ٹھکراتی اور منّت کشی بھلاتی ہے؛

Marfat.com

تنہائی ۔ لغو و لعب کا جنازہ اُٹھا ۔ حق گوئی و بیباکی لاتی ہے ؛
تنہائی ۔ جانبداری پہ دو حرف بھجواتی ہے اور راحت طلبی بھگاتی ہے ؛
تنہائی ۔ انحصار گھٹاتی ہے ، بھُولے سبق یاد دلاتی ہے ؛
تنہائی ۔ ہرزہ گردی اُڑا ۔ تعقّل ، تفکّر ، تدبّر اور تحمّل سکھاتی ہے ۔

اِقْرَأْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝
(پڑھ کتاب اپنی ، کافی ہے آج کے دن تیرا ہی نفس تجھ پر حسابی) } (۱۷/۱۴)

پڑھا تو ۔

ہمہ جوانب و ہمہ جہات سے کٹ کر بھی ، ہمہ جوانب و ہمہ جہتی سے جُڑ کر بھی ،
۔۔ یہ پڑھتا ہُوا ، اپنے آپ میں آن داخل ہوا :۔

مُنکرِ حق نزدِ مُلّا کافراست
مُنکرِ خود نزدِ من کافر تراست

" شُنیدہ کے بَود مانندِ دیدہ " ۔ سُنا ، تو ۔
شُنیدہ کو سلام کیا ۔

دیکھ ! اپنے آپ میں آ ۔ سب کچھ ملے گا ، جس کی تجھے تلاش ہے ؛
خالق ہے اللہ ۔ رازق ہے خُدا ، جسے فکر ہمہ اطراف ہے ۔
؎ تُو حاصل پہ شکر کر ، فہم کا ذکر کر ، راستی کی فکر کر ۔

کہتے ہیں کہ ۔

" زمین کو ذرا چھیڑو ، تو یہ ہنس کر موتی بکھیر دیتی ہے "

(Tickle the earth and it laughs in harvest.)

Marfat.com

گندم کی کٹائی، کھیتوں کی صفائی اور رزق کے انبار لگائی کا زمانہ تھا۔کسان گندم کو بھوسہ سے جدا کرنے کے لئے، تھریشر کے مالکوں سے رابطہ جوڑے تھے۔ تھریشر چل رہے تھے اور تھریشروں کے ایک کونے میں سنہری رزق کے ڈھیر سج رہے تھے۔ اِن ہی دنوں ایک نصِ قرانی پیشِ نظر تھی۔

مَالَکُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰہِ وَقَارًا ○ (۱۳/۷۱) (لِلّٰہِ، مِنَ اللہ)

(تم کو کیا ہُوا کہ تم خُدا اسے وقار کے طالب نہیں ہوتے!)

وقار؟ :- پستیوں سے بُلندی کو اُبھرنا۔

گندم کا ڈھیر بھی "پستیوں سے بُلندی کو" از خُود اپنے ابعاد میں اُبھر رہا تھا۔

{ابعاد؟ :- لمبائی، چوڑائی، موٹائی، گہرائی، حجم، رقبہ، پیمائش، وزن وغیرہ}

ذہن میں "مُشابہت" پیدا ہوئی ادراک فکری طور پر، ڈھیر میں جاری عوامل کی دُنیا میں سیر کناں ہُوا۔

{عوامل؟ :- جمع، منفی، ضرب، تقسیم، اِشتراک، اِختلاف، اِعراض وغیرہ}

دانے اُبھرتے ہوئے، بُلندیوں میں جمع ہو کر :- 'اُوپر' اُٹھ رہے تھے؛

دانے گرتے ہوئے، بُلندیوں سے منہا ہو کر :- 'نیچے' پھیل رہے تھے؛

ڈھیر مخروطی شکل میں ایک اُبھرتا ہُوا "مخروط" تھا۔

اُوپر کی طرف دانے جسقدر پھیلاؤ میں کم تھے، اُتنے ہی وہ مخروط میں "بُلند جگہ" پر قائم تھے۔

Marfat.com

تصوّر نے نتائج کی ایک دُنیا بسالی :-

"فطرت کی طرف سے وَقار اُسے حاصل ہوتا ہے جو پھیلاؤ میں کم سے کم جگہ پر ہو۔"

بات واضح تھی کہ اگر 'وَقار' چاہتے ہو تو۔

"اپنے عوامل میں پھیلاؤ کم کرو۔"

- اپنی 'جمعوں' میں اتنے جمع نہ ہو جاؤ کہ۔

اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ میں کھو کر ← حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ تک پہنچو۔ (۱۰۲/۱-۲)

(کھو گئے تم کثرت طلبی میں) ← (حتیٰ کہ جا دیکھیں قبریں)

- اپنی 'منفیوں' (عزتِ نفس مجروح کرنے) میں اتنے منہمک نہ ہو جاؤ، کہ اندھی تقلید تمہیں نگل جائے۔ (۲۵/۴۲)
- اپنی 'ضربوں' (ٹھوکریں کھانے) میں اتنے مضروب (ٹھوکر کھایا ہوا) نہ بنو کہ شبنم کا مُقدّر (گرنا) تمہارا مُقدّر ٹھہرے۔ (۲۲/۳۱)
- اپنی "تقسیموں" (نزاعوں، فرقہ بندی) میں اتنے مُنقسم نہ ہو جاؤ کہ تمہاری ہوا اُکھڑ جائے۔ (۸/۴۶)
- اپنے 'اِشتراکوں' (گھل مل جانے) میں اتنے مُشترک نہ ہو، کہ تمہاری رائے اپنی اہمیّت کھو دے (۸/۱۱، ۳/۲۰)
- اپنے 'اِختلافوں' (تنہا رہ جانے) میں اتنے مُختلف نہ ہو، کہ اِختلافات ذلیل کر دیں اور تم جانبر نہ ہو سکو۔ (۲/۲۱۳)
- اپنے 'اِعراضوں' (گریزوں) میں اتنے نظر انداز نہ ہو کہ کوئی بھی تمہارا رَوا دار نہ رہے۔ (۴۸/۲۹)

Marfat.com

- اپنی ضرورتوں (لوازم) کو اتنا نہ بڑھاؤ کہ ضرورتوں کے لئے کسی کی خوشامد کرنا پڑے۔ (۱۳)
- اپنی احتیاجوں (چاہتوں) میں اتنے محتاج نہ بنو کہ تمہارا شرف قصہ پارینہ بنے۔ ۲۱

Self respect, self knowledge, self-control.
lead life to sovereign power

خود اعتمادی، خود شناسی اور ضبط نفس۔
یہی ایسی اقدار ہیں جو انسان کو باوقار بناتی ہیں۔

Honour and shame from no condition rise.
Act well, thy part. there all the honour lies.

وقار و غیرت۔ بر بناء دگر وجوہ نہیں، سوائے اس کے کہ
اپنا فرض منصبی و موقتی بخوبی ادا کرو، وقار کا راز اسی میں پنہاں ہے۔

برا ہے یہ کہ سہاروں کی جستجو ہو تجھے۔ ستون بن کہ سہارے تجھے تلاش کریں
نشیمن پر نشیمن اسطرح تعمیر کرتا جا کہ گرتے گرتے بجلی خود بیزار ہو جائے۔

انسان۔ اختیار کے نشہ یئے کا ایک ایسا تجسّم ہے جسے،
اپنی صلاحیتوں، قابلیتوں اور استعدادوں پر بھروسہ رکھنا ہوگا۔

Marfat.com

انسان ۔ پیدل چلنے والوں میں گھرا ہے، اسکے :۔
دائیں، جسم سے پیدل ؛ بائیں، ذہن سے پیدل ؛
آگے، درد سے پیدل ؛ پیچھے، رُوشنی سے پیدل ؛ !
اُوپر، نظر سے پیدل ؛ نیچے، اِحساس سے پیدل ؛
ہی پیدل ، پیدا ہیں ___

آج ۔

سوچ ۔ عقیدت و مُبالغے میں دواں ؛
ذہن ۔ مفاد و اِستحصال میں رواں ؛
مُیسّر و تصرّف بہ عیّاشی محکمراں ؛
جو نہ "کیا ؟ کب؟ سُنئے ، نہ دیکھئے "کہاں"؟
ہر تنفّس پہ "کیسے ؟ ، کیوں ؟ ، کون ؟ گراں ؛
حفظ ، ترتیب ، ربط ہے نہی نشاں .

ہر یک ہے "اپنے لئے" کی نظر لئے عزم باندھے ؛

طرح در طرح ہر طرح ، عزم بالجزم باندھے ؛
ستم کیش بھی مظلوم ، بے خیال ستم باندھے ؛
ظالم ظلم میں دواں ، بے شعورِ رحم باندھے ؛ !
عالِم بنا اَعلم العلم ، بے افاضۂ علم باندھے ؛
حاکم اَرذل صفات ، رہنِ رِبا حکم باندھے ۔

Marfat.com

دَروِیش فَرض و وَاجِب کو، لَازِم سمجھتا رہا،
تھام اَوّل رہِ مُستَقِیم ، مُستَقِیم چلتا رہا،
تضادِ قول وفعل سے ہَٹ، صَادِق کہتا رہا،
شُحُّ نفس کے گرُز گِراں، چُپ ہو سہتا رہا،
قُرآنی قَالبوں میں ڈھل، ڈھل ڈھل ڈھلتا رہا،
اَنزَل اللہ پہ بھیج صلوٰۃ ، صلوٰۃ پڑھتا رہا۔

نہ کوئی صاحبِ علم ہوں، نہ اَدیب — نہ فَاضِل، نہ شَاعِر۔
بلکہ، ایک — "تنہائیوں کا خریدار"

جو۔ تحقیق کی دُنیا میں جاگ کر تحقُّق کے دیئے جلاتا ہے؛
جو۔ تضادات نمائیوں کے دُھوکوں میں نہیں آتا؛
جو۔ باہمہ وبے ہمہ رہتے ہوئے، کثرت میں وَحدَت دیکھتا ہے؛
پھر وَحدَت سے اُٹھ کر " لَازماں ولَامکاں" کا نعرہ لگاتا ہے۔
جو۔ ہر فصل میں وَصل، نار میں نُور، سُو میں بے سُوئی اور کانٹوں میں پھُول دیکھتا ہے
جو۔ ہر احساسِ کمتری و کہتری کو ایک تغافُل، ایک کہالت اور ایک بھُول دیکھتا ہے
جو۔ کل بندِشوں کو توڑتا رہا، حائل خندِقوں کو پھلانگتا رہا۔
جو۔ ستائشوں میں نہ کھویا گیا؛
جو۔ خُوشامدوں کو در خورِ اعتناء نہ لایا؛
جو۔ "زندہ زندگی" کی راہوں میں۔
— تحقیق کے روشن دیئے کو تھامے،
— تمنّا کو اِسے گُل کرنے سے بَاز رکھتا رہا۔

Marfat.com

جو ۔ اپنی زندگی کی "چونسٹھ بہاریں"، گزارنے کے بعد ۔
اب بھی ۔ اپنے سفید بالوں کے ساتھ،
متحیّر نگاہوں میں گھرا،
— اپنی شامیں —
پانیوں کے کنارے،
راہوں سے ہٹ کر،
جوانب سے کٹ کر، !
کسی درخت کی چھاؤں میں یا
کھیتوں کے چوکونوں پر، ۔ کسی نہ کسی کتاب پر نظریں جمائے بیٹھا ہوگا۔
— یا —
قدرّت کی ہمہ گیرائیوں اور بوقلمونیوں میں کھویا، دم بہ دم، قدم بہ قدم ۔
— کسی عقدہ کی عقدہ کشائیوں میں منہمک ہوگا۔
جو ۔ خود سے مخاطب ہوئے،
کسی بات پہ "واہ"! کرکے،
— ہنس دیتا ہے؛
کسی بات پر "آہ!" بھر کے،
— رو دیتا ہے ۔
پاؤں تلے زمین ۔ مستقر ہے،
سر پہ آسماں ۔ حباب آسا پیالہ ۔
نا معلوم وسعتیں اور دوریاں ہیں؛

Marfat.com

اِردگرد کتابوں کے انبار ہیں۔ جن میں سے کچھ ڈھونڈ رہا ہوں؛
یہ بھی پتہ نہیں۔ کیا ڈھونڈ رہا ہوں!

جس کی۔ مُتحیّر نگاہوں میں گھرے گزری۔
گزرتی رہی، گزر رہی ہے اور مُقدّر معلوم ہے۔

جس کی۔ پسند ہے تو۔ صفائی، تنہائی؛
طلب ہے تو۔ تہہِ سخن مقصد کی کارفرمائی؛
چاہت ہے تو۔ وَجہ اللہ میں دَورڑ۔ علم کے لئے "اور اور"۔

جو۔ قماش و نُقرہ و فرزند و زن۔ میں کوئی کشش نہیں دیکھتا؛
گر کسی نے بُلا لیا، تو۔ "بول پڑا"۔
ورنہ نظریں جھکائے ۔ پاس سے گزر گیا۔

جس کے مُضطرب دل نے۔
مادّی کیفیّت، جذباتی اور قیاسی شدّتوں کے سامنے ہتھیار نہ ڈالے۔

جس کے ہم نشین اُسے سمجھ نہ پانے کی وجہ سے۔
— اُس سے پہلو تہی کرتے رہے؛

جس نے۔ زندگی کی رات ڈھلے بھی۔
— زندگی ہی کو پکارا، زندگی ہی کو آواز دی؛

جو۔ کبھی اُونگھ گیا — چونک جانے کے لئے؛
کبھی سو گیا — تازہ دم ہونے کے لئے؛
کبھی رو گیا — ہنسیوں کی قدر بڑھانے کے لئے۔

یہ طبیعی زندگی ۔ "اک دَور" میں ہے ۔
یہاں اپنا آپ ۔ "طور اَور" میں ہے ۔
طبیعی زندگی " مُتحرِک دور میں ہے ۔
اپنا جادہ ۔ مُستقیم، مُثبت اُفقی وعمودی ہے؛
یہ مُنتشر "فکرِ تضاد" میں ہے ۔
جب کہ فلاح وفوز ۔ یگانگت، تدریج اور اِتحاد میں ہے ۔
یہ مطابق ہونے میں "مُسخّر" ہے ۔
موجُودہ انسانی طبعی زندگی کا :۔
خُوردن، نوشیدن، خُفتن، قیام ۔
۔ اُصول و بنیاد سے ہٹا ہُوا ؛
۔ سُنے سُنائے، پڑھے پڑھائے، اِتّفاق وزٹل پہ ڈٹا ہُوا ۔
یہاں اپنا حال :۔
ماضی کو دفن کرتا، تلخیوں کو پسِ پُشت کراتا، اِستقبال کو موہُوم جانتا ؛
حُسن و قبح ونشر وکرہ کو زیرِ غور لاتا ؛
بے بَدل " الٰہی سُنتوں" سے باہم ہوتا ؛
بھر پوُر " زندہ زندگی ۔ کے لئے ہے ۔
خِلوتوں میں پیدا ذہنی چمک ۔ جلوتوں کے دردوں کی دوا بنی ؛
جو مرض اَقرِبا کے قُرب سے ملے ۔ خِلوتوں میں اِحتیاط اُن سے شفا بنی ۔

جو لُطف زخم چھُپانے میں ہے۔ وہ لُطف زخم دکھانے میں نہیں؛
جو لُطف آنسو پی جانے میں ہے۔ وہ لُطف آنسو بہانے میں نہیں؛
جو لُطف گِرتوں کو اُٹھانے میں ہے۔ وہ لُطف سنبھلتوں کو گِرانے میں نہیں۔
جس کی۔ تعلیم نے۔
رَٹے رٹائے ذرائع علم میں، پِلتے جانے کو کوئی کارِ خیر نہ سمجھا؛
جس نے چھوٹے، اوسط اور اعلیٰ آدمی میں فرق کیا؛
(چھوٹا آدمی **شخصیات** پر، اوسط آدمی **واقعات** پر اور اعلیٰ آدمی **نظریات** پر لڑتا ہے)
جس کی۔ تعلیم نے۔
اُسے "تجسّس" کا جذبہ دیا، نئے آفاق کی تلاش پر اُبھارا،
علم کے نئے ذرائع تلاش کرنے کے لئے مہمیز لگائی۔

Marfat.com

نئے ذرائع علم

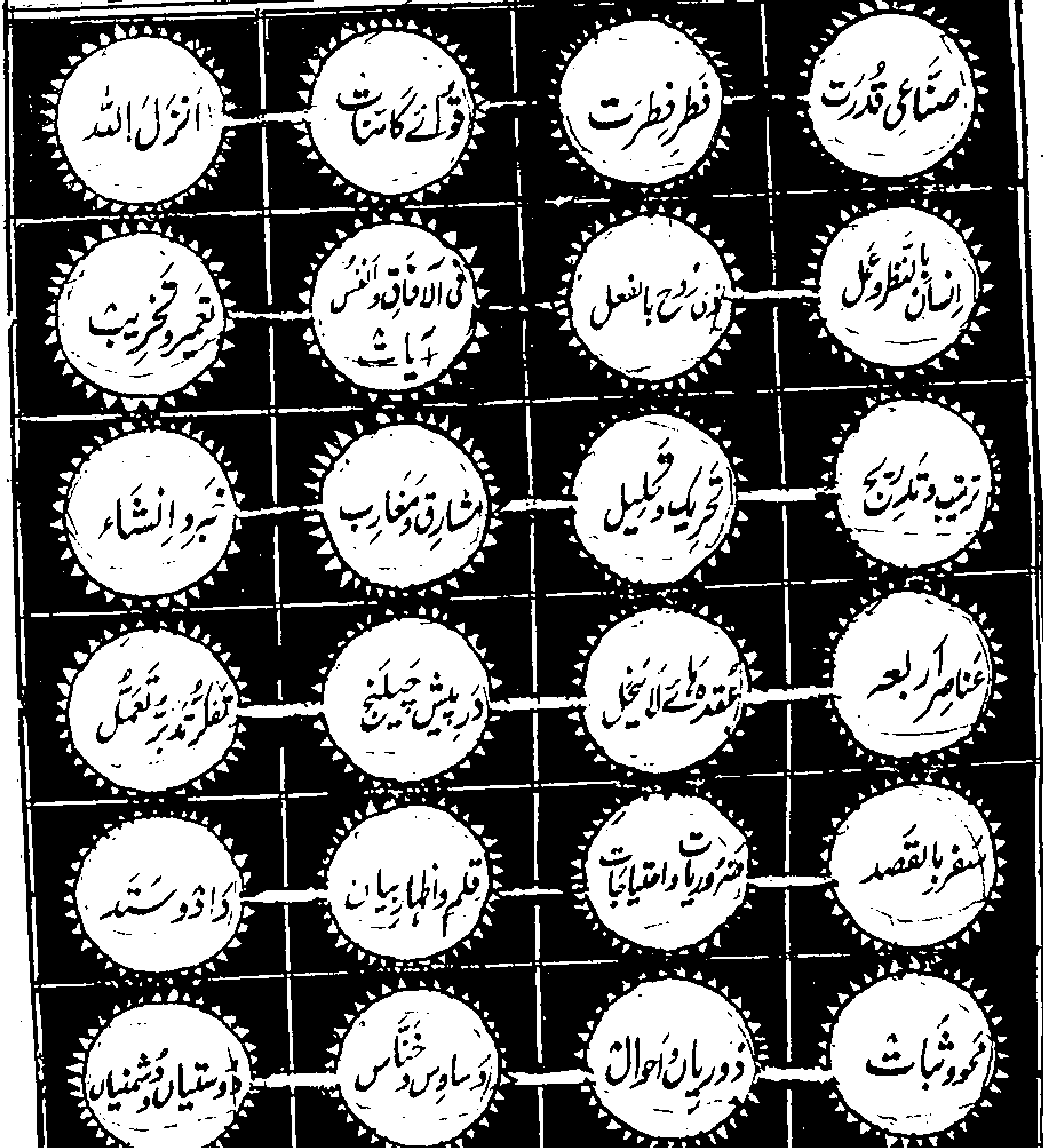

تنفّس نے دَم بدم آکر؛
جگر نے صُفراء پہنچا کر؛
قلب نے خُون دَوڑا کر؛

کیا "سبق" دوہرایا؟ کہ ۔
"زندگی حرکت میں ہے، حرکت میں رہ!"

شجروں نے شباہتوں میں سائے پیدا کر؛
ضیاء وحرارت کے مقابل صَف آراء کر؛
اَفادہ وفیضان میں حُسنِ اعجاز دِکھلا کر؛
نصف النّہار تک گھٹ گھٹ پھیلا وَ سمٹا کر؛

کن "حقائق" سے پردہ اُٹھایا؟ کہ

سایہ ۔ دو حیثیّتوں میں :۔

(۱) بطور "مُصیبت"؛
(۲) بطور "شِدّتوں کو جواب"؛

سائے (مَصائب) ۔ رُوشنی (ہدایت) کے بَرخلاف چلنے پر سامنے آتے ہیں۔
(مَصائب، ہدایت سے رُخ پھیرنے کی وجہ سے ہیں)۔
روشنی کی طرف رُخ کرکے چلو، سائے سامنے نہ ٹھہر پائیں گے۔
ہدایت کو نِصفُ النّہار پر لے آؤ، ضلالت نابُود ہوجائے گی ۔
جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ٥ (۱۷/۸۱)
(حق آیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل مٹنے والی ہی چیز ہے)۔

Marfat.com

سائے : شِدّتوں کو جواب :-

شدّتوں میں " بالتکبیر، بالتغیّر، بالبدَل، بالضد -
راہ عمل اختیار کر کے ۔ اضمحلالوں، جمودوں اور تعطّلوں
سے تحفّظ کے سامان کرو ۔

سایہ بن بن کر ۔ دُوسروں کو شدّتوں سے بچاؤ !
احسان بروقت رکھ ۔ محسنین کے انداز اپناؤ !
اَرض نے " ٹھہرنا " ٹھہرا کر ۔ " سمونا " دِکھلا کر ۔
— " ثبات وجذب " کے دَرس پڑھائے ہیں ؛
مرغوں نے " سر جھکا " دانہ پا کر ؛ ۔ شاخوں نے " پھل لا " ٹہنی جھکا کر ۔
— تجھے " تسلیم " کے آداب سکھلائے ہیں ؛
آب نے نشیبوں کو بہہ کر ۔ نشیبوں پہ کرم کمائے ہیں ؛
باد نے خلاؤں کو چل کر ۔ عدل کے اطوار بتلائے ہیں ؛
آتش نے منسوخ جلا کر ۔ تطہیر کے نغمے گائے ہیں ۔
یہ مستانہ اَدائے گلشن ؛
یہ جانانہ اَدائے گلبن ؛
یہ وادی وادیاں اَیمَن ؛
یہ سلسلہ ہائے کوہ و دمن ۔ " طویل و دراز "
یہ طائرانِ رنگیں نواء ۔ " محوِ پرواز "
— زبانِ بے زبانی میں کیا " گویا " ہیں ؛ کہ ۔

Marfat.com

زندگی ۔ بلند نگہی، ثبت استقامی اور محو پرواز رہنے میں ہے ؛
حسن ۔ زاویوں، گولائیوں اور تراشوں میں ہے ؛
عظمت ۔ ترتیب، تسلسل، تواتر، توازن اور تناسب میں ہے ؛
جمع خاطری ۔ تنگ دامانی، آہستہ خرامی، صدق زبانی اور وقار خواہانی مین ہے۔

بصر نے بصارت بصیرت پھیلا کر ؛
سمع نے صدا اذعاء کر ٹھکرا کر ؛
جذب نے برقرار ہو کفتا کر ؛
کیا سمجھایا ؟ کہ ۔
بصارتوں بصیرتوں کو پھیلاؤ ؛
قابل اذعاؤ، ناقابل ٹھکراؤ ؛
جذبوں میں قرار پکڑ، آپے میں آؤ۔
دانتوں نے کھانا چبا کر ؛
قابل ہضم و جذب بنا کر ؛
دروں نے فاضل ہٹا کر ؛
کیا "تلقین" کی ؟ کہ ۔

"قابل قبول کو قبول کرو، فاضل کو ہٹاؤ"

Marfat.com

پھولوں نے بہاروں میں بہاراں لاکر؛
کانٹوں نے پھولوں کا سہرا سجا کر؛
پھلوں نے نظاروں میں رنگ اُجلا کر؛
آبشاروں نے فرازوں سے پانی گرا کر؛
چشموں نے اُبل اُبل آب بہا کر؛
زمین نے کفات بن بد بو مٹا کر؛
شمس نے ضیاء و حرارت پہنچا کر؛
قمر نے نور و ٹھنڈک برسا کر؛
رسولوں نے اجر سے ہاتھ اُٹھا کر؛
تجھ سے "کیا" کہا؟ کہ
کنود (تنہا خور) نہ بن!

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝ ($\frac{100}{6}$)

{بے شک انسان تنہا خوری اور شکووں (اپنے رب کی نا قدر شناسی) کے شغل میں ہے۔}

پہاڑوں (پتھروں) سے چشمے اور دریا اُبلے؛
{ذرا، دیکھا کر۔
تیرے اپنے آپ (نائب خدا) سے کیا اُبل رہا ہے؟
(غلاظت، بدبو، پیشاب، پسینہ، قے)

Marfat.com

تیرے عمل سے کیا ٹپکتا ہے؟
(آزاد پسندی، عیب جوئی، حسد، بغض، کینہ، مکاری،
دھوکہ، فریب، چغلی، خودغرضی، شحِ نفس، دشنام طرازی،
الزام تراشی، بے سلیقہ شعاری، بے قرینہ پن، بے ترتیبی،
تلخ نوائی، میں میں۔ تو تو)

انڈوں سے بچے نکلے؛
رحم مادر سے نومولود وارد ہوا؛
شب کی تاریکی کو پھاڑ کر صبح نکلی؛
ہر چیز۔ کسی نہ کسی چیز کے اندر سے "الحفیظ" کے عطا کردہ خول کو
پھاڑ کر نکلتی ہے۔
گٹھلی سے پودا پھوٹا؛
بیج سے انکھوا نکلا؛
زمین سے نبات اگی؛

خدا فالِقُ الحبِّ والنوٰی اور فالِقُ الاِصباح ہے ($\frac{6}{95,96}$)

(زمین کو پھاڑ کر نکلنے والا ہرا انکھوا!

اپنے ہونے میں ہمیشہ سیدھا نکل کر۔

صراطِ مستقیم کے دلدادگان اور راہروان پر۔ درود بھیجتا ہے۔

Marfat.com

یہ فلق (پھاڑنا)، یہ شگافت (پھٹنا)؛

یہ نومولودوں کا وارد ہونا؛

یہ اعادوں کا برپا رہنا؛

یہ عواقب کا پیش پیش آنا؛

—کس "صداقت" کا غماز ہے اور کس "ہدایت" کی تصدیق ہے؟ کہ۔

اے پیکرِ رضا!' اے نشریۂ نشوونما!

فطرۃً مجبور کی۔۔"اعادوں" میں رہنا ادا رہے؛

تجھے اعادوں سے ہٹ کر۔ صرف "صراطِ مستقیم" پر چلنا روا رہے۔

کسی شئے کو ذرا غور سے دیکھ لو!

اِسمیں "تعمیر و ربوبیت کا پہلو" ہر لمحہ نمایاں ہے؛

جبکہ ہر اضمحلال پر "مہلتوں" کے قوانین تادمِ آخر غالب ہیں۔

کبھی۔۔چیونٹی، مکڑی، مگس۔ کو اُن کے اعمال میں مشاہدہ کریں کہ۔

—کیا کیا اسباق اور کیا کیا بصیرتوں کے اعجاز بخش رہے ہیں؟

بَیا۔ اپنا گھونسلا بنانے میں۔

انسان کو کن حیرتوں کے حوالے کرتا ہے!

Marfat.com

کبھی شیر کو اُسکی گھات میں؛
کبھی فیل کو اُس کے ساتھ میں؛
کبھی کوئل کو اُس کی صداؤں میں؛
کبھی کوّے کو اُس کی کاؤں میں؛
کبھی تیتر کو اُس کی اداؤں میں؛
کبھی عُقاب کو اُس کی فضاؤں میں
—"مُجسّم عمل" ٹھہرا کے دیکھ!

منزّل مِن اللہ کو لائحہ و آئین بنا کے دیکھ!
عقل و فہم پہ واجبات کے پہرے بٹھا کے دیکھ!
عزم و عمل کو وحی کا آئینہ دکھا کے دیکھ!
سطح نے نشیب و فراز سجا کر؛
دشت و صحرا و وادی پھیلا کر؛
پھولوں نے رنگ و خوشبو رچا کر؛
ہر فرد نے حُسنِ اخلاق دِکھلا کر؛
نوع نوع نے زندہ اطوار اُجلا کر؛
قِسم قِسم نے اپنی اقسام جُدا کر؛
تجھ سے کیا "طلب" کیا؛ کہ
تُو حسنات کُن فکائے، اِعجاز دِکھلائے، الطاف بن بن آئے۔

Marfat.com

یہ مہدوں میں تجھے جھلانا ؛
پھر کفاتوں کی راہ دِکھانا ؛
یہ فجاؤں سے اِصلاح لانا ؛
پھر مصائب میں رحم برسانا ؛
کیوں اور کس لئے ؟ کہ ۔
تُو کہیں اُکتا نہ جائے
کہیں نا اُمیدیاں تجھے نو اُمید نہ کر دیں ؛
کہہ اُٹھ ! ۔ اے شکوہ و شکایت ، الوداع !
کہہ اُٹھ !

اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ (٢/١٣١)
(میں نے اپنے ربّ (ربّ العالمین) کو تسلیم کر لیا ۔)
اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ (٦/١٦٢)
(بالیقین میری صلوٰۃ ، میرے نسک ، میری زندگی ، میری موت اللہ ربّ العالمین کے لئے ہے ۔)
جو راہِ تعمیر سے ہٹے ۔ وہ "خراب" ہوئے ؛
جو چلتے چلتے ٹھہرے رُکے ۔ وہ "برباد" ہوئے ۔

انسان نے ۔

رُخصتوں ، سُبکدوشیوں ، تعطّلیوں ، اِلتواؤں اور تاخیروں ۔
— میں پھنس کر کیا پایا ؟

Marfat.com

انسان ۔ کھانے سے رُخصت نہیں کرتا؛
پینے سے رُخصت نہیں کرتا؛
ایصال و اِخراج سے رُخصت نہیں کرتا؛
سُورج نے کبھی چڑھنے سے رُخصت نہ کی؛
چاند نے کبھی گھٹنے اور بڑھنے سے مُنہ نہ پھیرا؛
کائنات میں کسی ثابت و سیّار نے، اپنے محور و مدار سے ہٹ کر۔
کبھی اپنے کسی عمل سے رُخصت نہ کی۔
— پھر انسان پر رُخصتوں کا بھُوت کیوں سوار ہے؟
جنسِ رائیگاں کی طرح بیکار بیٹھے۔
تضیعِ محنت و سرمایہ و اوقات سے باز رہو؛
ایسا انداز اختیار نہ کرو، کہ تمہارے لئے صُبح سے شام کرنا۔
— جُوئے شیر لانے کے مُترادِف ہو۔
"تعمیر و تخریب" کا ہونے میں برپا ہونا۔ خُداوند تعالےٰ کے،
— "اَلبَاقِیُ وَالرَّشِیدُ" ہونے پہ گواہ ہے۔
انسان کو۔ اپنی ذات، صفات، افعال و آثار میں،
— تخریب و اضمحلال سے بچتے ہُوئے،
راہِ ارشاد و تعمیر کو اپنا کر،
تعمیر سے مزید تعمیر کے لئے،
— مُثبت تعمیری اقدار" اختیار کرنا ہیں۔

انسان کو ۔ اِضمحلالوں کے خلاف اعلان جنگ کی حالت میں رہتے ہوئے ۔
۔ "اَمن وسَلم" کے عوَالم آراستہ کرنا ہے ۔

انسان ۔

"تجربہ ومُشاہدہ" پر بھروسہ کئے ، غلط اور انتشار پیدا کرنے والے نظریات قائم کرکے ۔ اور اُن کے ردِّعمل میں پیدا ہونے والے نظریہ پر اِصرار کرکے ۔ اَنفُس وآفاق میں دِگر مخلوقات کے لئے عذاب بنا ہوا ہے ۔

جبکہ ، اِسکے تمام تر مُشاہدے اور تجربے ۔ ظاہری دُھوکوں ، باطنی جَانبداریوں اور اِفادی مَصلحتوں کی زد میں ہوتے ہیں ۔

انسان نے ۔ وحی کی ہدایت اور مُنزّل مِن اللہ پر اِستقامت پکڑتے ہوئے ۔

۔ خُودغرضی پہ مائل اور آلام انگیزیوں پہ آمادہ ،
نِظروں کی کجی کو صحیح سمت پر ڈالتے ہُوئے ۔
تَحفُّظات (استغفاروں) کے قالبوں میں ڈھلنا ہے ۔

اپنے خیال وفکر کو "تعمیر" کے لئے وقف رکھو !

وحی اَلعلم ہے ۔ (۲/۱۲۰)
انسان کو وحی کے مقابلے میں بہت تھوڑا عِلم دیا گیا ہے ۔ (۱۷/۸۵)

بہاریں انسان سے ہیں ، چمن انسان سے ہیں ۔
وہ مالی ہی کیا ! ۔ جس کے سامنے پھُول مُرجھا جائیں ۔
مایُوسیاں ، مایُوس دِل پھیلایا کرتے ہیں ۔

Marfat.com

اے مُحسن ! اِحسان سے تیرا پیوند نہ ٹُوٹے !
جھُوٹوں سے کیا مِلنا کھُوٹے ہیں سب جھُوٹے !

جنہوں نے برحق بات نہ سُنی، وہ ضلالتوں میں اپنی چل بسے،
جنہوں نے فارِق حق دِگر رکھا، وہ قباحتوں میں گم گم، گم بسے۔

جب بنانے کی ہمت ہو، بڑھ ہمت دکھایا کر؛
اُٹھنے کے لمحوں میں، تُو اُٹھ اُٹھ اُٹھایا کر؛
قرار سے بھٹکوں کو، تُو برقرار لایا کر؛
زخموں پہ مرہم رکھ، کسک زخم سہلایا کر!
وصلوں میں فصلوں کی، دُو جائی یکتا یا کر!
صِراط سے بھٹکوں پہ، صِراطِ ربّی کوندایا کر!

بھٹکنا۔ کھنڈروں میں ہے، تب بھی بھٹکنا ہے؛
محلوں کی غلام گردشوں میں ہے، تب بھی بھٹکنا ہے۔

آج۔ انسان نوعِ انسان کا شکاری ہے؛
انسان دَرِندوں ہی دَرِندوں میں گھرا ہے۔
انسان کی طبیعت میں بغاوت اور ظُلم بھرا ہے۔
دُنیا میں جو شخص ایک روپیہ چُرائے، وہ چُور ہے؛
جو ایک لاکھ چُرائے، وہ فنکار ہے !

Marfat.com

انسان دَم توڑ چکا :-

اب ہندو رہ گئے ہیں، یا مسلمان ۔

مُسلمان (عام تعریف) :-

جو نمازیں پڑھے، روزے رکھے، بزُرگوں کے مزاروں پر ماتھا ٹیکے۔

مُسلمان (خاص تعریف)

مسلمان ایک کردار ہے، ایک نقطۂ نگاہ ہے، ایک روّیہ ہے ۔
اخلاقِ الٰہی سے مُتخلّق ہونا مقصودِ زندگی ہے ۔
وہ "رَبّ" ہے ۔ پالتا ہے، تُم بھی پالنے کے عمل میں اُسکے مُعاوِن بن جاوٗ
وہ "اَلھَادِیُ" ہے ۔ ہدایتوں کی طرف مُنہ کرکے چلو ؛
اَندھیرے، سایوں کی مُشابہت میں، تمہارے قدموں کے نیچے رَوندے جانے سے بھی گُریزاں ہوں گے ۔ اندھیرے، تمہارے سامنے ٹھہرنے کی جُرأت نہ پائیں گے۔

Marfat.com

خود کلامی

(Soliloquy)

چل اے دلِ مہرباں!
وحی کی مُتابعت میں؛
تخویفوں اور مصلحتوں سے باہر؛
— اک دُنیا اپنی آباد کریں۔

جہاں :۔
"اِیجابات" تیرے اپنے ہوں؛ "اِمتناعات" تیرے اپنے ہوں؛
"گریزات" تیری اپنی ہوں؛ "اِعتراضات" تیرے اپنے ہوں؛
"تعیّنات" تیری اپنی ہوں؛ "اِعتبارات" تیرے اپنے ہوں؛
"معلومات" تیری اپنی ہوں؛ "معقولات" تیری اپنی ہوں؛
"مَشارِق" تیرے اپنے ہوں؛ "مَغارِب" تیرے اپنے ہوں؛
"مَطالع" تیرے اپنے ہوں؛ "مُقاطع" تیرے اپنے ہوں؛
اے رات کے راہی! تھک مت جانا، صُبح کی منزل دُور نہیں،

کر چکے آہِ سحر بھی، اور نالۂ شبگیر بھی!

ہم نے دیکھا چُوکتے۔ یہ تیر بھی وہ تیر بھی!

گُلشن کے طائروں نے کیا بے مروّتی کی!

اِک برگِ گُل قفس میں ہم تک نہ کوئی لایا۔

Marfat.com

خُدا :-

نہ جسم ہے نہ جسمانی ؛ نہ زبان ہے نہ زمانی ؛
نہ مکاں ہے نہ مکانی ؛ نہ علّت ہے نہ معلُول ؛
نہ سبب ہے نہ اثر ؛ نہ جُز ہے نہ کُل ؛
نہ بعض ہے نہ نوع ؛ نہ اَصل ہے نہ فرع ؛
نہ جنس ہے نہ قِسم ؛

— اُسکے تصوُّر کے لئے انسان کی بیچارگیوں پر۔ مُسکرایا کرو۔

اُسے، اپنے اَنفُس میں جاری عوامل کے مُحیطوں میں دیکھو!

اُسے، اپنے آفاق میں اُسکے اِحاطہ کردہ۔

اَبعادوں، پہنائیوں، توافقوں، تخالفوں، اِشتراکوں،
اِعراضوں، پسندوں، ناپسندوں ۔ میں ڈُھونڈو ۔

وہ صراطِ مُستقیم پر ہے۔ (11/56)

انبیاء علیہم السّلام صِراطِ مُستقیم پر تھے ۔ (6/87)

مُومنین صِراطِ مُستقیم کی ہدایت کی تمنا کرتے ہیں۔ (1/5)

مذہب، اپنے عقاید کے پہلو پر۔ "عمُومی صداقتوں" کا مجمُوعہ ہے ۔

دین، علم، اخلاق ۔ سب "رفعِ اضداد" کی کوششیں ہیں۔

اخلاقِ الٰہی سے متخلّق ہونا ۔ اسلام ہے ؛

حُرمات اللّٰہ اور شعائر اللّٰہ کی تعظیم کرنا ۔ اسلام ہے ؛

حسنات کو سیئات پر غالب رکھنا ۔ اسلام ہے ؛

سُننِ الٰہی کو بنیادِ نظر و عمل بنانا ۔ اسلام ہے ؛

Marfat.com

بِرّ و تقویٰ میں تعاون اور اِثم و عدوان میں عدم تعاون ۔ اسلام ہے؛
قرآنی قالبوں میں سے زیادہ سے زیادہ قالبوں میں ڈھلنا ۔ اسلام ہے۔

"جب تک جسم میں حرکت کی سکت ہے، متحرک رہتے ہوئے
تحرّک سے افادہ اٹھاؤ اور افاضات برساؤ۔ خدا کے پیدا کردہ
محرّکات میں تناسب برپا کر کے اپنی فلاح و فوز اور
اصلاح و تدارک کے سامان کرو"

- اپنے اچھے دنوں میں، بُرے دنوں کے لئے منصوبہ بندی کر لو۔
- اپنی استعداد و صلاحیت جمع کر کے، ایک مرکز، پر لگا دو۔
- حکمت عملی قوّتِ بازو سے زیادہ کام کرتی ہے۔
- آلائش سے پاک دل سے بڑھ کر کوئی دفاع نہیں۔

زندگی :- معروف، محفوظ اور یقینی راہوں پہ چلنے؛
اِنحصار کو کم سے کم تر اور پھر کمترین کرنے؛
سہارے ڈھونڈنے کی بجائے، سہاروں کا سہارا بننے؛
فاصلوں کو سمیٹنے؛
نقصوں کو گھٹانے؛
مایوسیاں ہٹانے؛
محنتوں میں مشقّت کو سہل بنانے؛
سرمایے کے اصراف میں بن بن چلنے، اور
انفس سے آگے انفس اور آفاق سے آگے آفاق میں،
—— قدم بڑھانے کا نام ہے۔

Marfat.com

زندگی کو تکرار کی خُو پسند نہیں۔
اِسے سُلجھ کر مزید سُلجھتے چلے جانے میں لذّت ہے۔
نئے نئے تعیُّنات اِسکے لئے باعثِ فرحت ہیں۔
جان لو! کہ تمہیں اپنے پس منظر کے لئے نزاع کھڑا نہیں کرنا ہے۔
(Learn, not to fight your background.)'

سیکھ لو!
کِن اشخاص پر بھرُوسہ کرنا ہے؟
کِن اشخاص کے قریب تک نہیں پھٹکنا؟
زندگی اَحسن طور پر کیسے گزُارنا ہے؟
مُتلوّن مزاجی اور بے اِستقلالی کے ظاہر عیب کا تدارُک کیا ہے؟
خُودگرو خُودنگر۔" زِندہ سے زِندہ تر" ہو جانیکی راہوں پر گامزن رہتے ہیں۔
خُدا نے ساری دُنیا کو ایک بنایا تھا؛۔
انسانوں نے اِس دُنیا میں مُلک بنالئے، تو گویا۔
جُغرافیہ انسانوں نے بنایا،
پُرانے انسانوں کو یہ جُغرافیہ بنانے کا حق تھا،
نئے انسانوں کو یہ جُغرافیہ مٹانے کا حق کیوں نہیں!

جواب نہ دو:
بیوقُوف کو؛
بُرا کلمہ کہنے والے کو؛
جس چیز کا علم نہ ہو؛
جب تمہیں کسی غلطی، زیادتی یا سُستی پر مَلامت کی جائے۔

Marfat.com

انسانوں میں بُرا وہ ہے، جس کی تعظیم اُسکے شر کے خوف سے کی جائے۔
بُلند ہونے کا تقاضا۔ پھیلاؤ کو سمیٹنا؛
وقار کا تقاضا۔ آہستہ روی، اظہارِ اطمینان اور استغناء۔
رفاقت میں مزاج رقت پر نظر رہے۔
جس سے تم کو نفرت ہو، اُس پر نظر رکھو۔
کسی کے غصّہ میں کہے ہوئے الفاظ فراموش نہ کرو۔
گفتگو میں۔ ٹھہراؤ اور متانت کا عنصر غالب رہے۔
نہ تیرِ الزام چلا، نہ سنگ دُشنام کھا!
گر رات اندھیری ہے، تو اپنی ہمتوں کی مشعل جلا
زمانے کے گرم و سرد میں کم ہمت انسان۔
اپنی عزّتِ نفس کھو بیٹھتے ہیں لیکن باہمت،
عزّت کے آبگینوں کو چُور چُور نہیں ہونے دیتے۔
بُلند بینی۔ بُلند کرداری کا پہلا زینہ ہے۔
مُصمّم ارادوں کو راستے پیدا رہتے ہیں۔
زندگی کی سہولتیں اور آسانیاں حاصل کرنا چاہتے ہو تو مُشکلات کا سامنا کرو۔ (۹۴/۵)
(آسانیاں دُوسروں کے لیے چھوڑ دو اور مُشکلات اپنے لیے چُن لو۔)
راہِ فرار پُرخار ہے، نمعلوم مقام پر پاؤں فگار ہو جاتے ہیں۔
پیٹ کے تقاضے۔ یقین و حفظ کے تقاضوں پر غالب نہ آنے پائیں۔
مخصوص اوقاتِ کار سے، مخصوص عادات جنم لیتی ہیں۔
ناکامی جرم نہیں، "گھٹیا مقصد" جرم ہے۔

Marfat.com

زندگی آرام اور خوشی کے لیے نہیں، بلکہ "حصول (Achievement) " کے لیے ہے۔
اصول اور روپے میں سے "اصول" اور
جھوٹ بولنے سے "چپ" بہتر ہے۔
اُن پھولوں سے لطف اندوز ہو، جو "آج" تمہاری کھڑکی سے باہر کھلے ہیں۔
پیشِ نظر تقابل کی بجائے "بر میں تعاون" رہے۔
دوسروں کی زندگی سے مقابلہ کیے بغیر، اپنی زندگی سے لطف اُٹھاؤ۔
کسی جگہ جانے سے پہلے "آنے" کا انتظام کرلو۔
عوام سے زیادہ اختلاط۔ کبھی احسن نتیجہ پر منتج نہیں ہوا۔
عوام کو اُن کی سطح پر اُتر کر ملو۔
کسی آدمی کو یہ محسوس کرانا، کہ وہ جاہلِ مطلق ہے، اپنے خلاف
ایک "شکایت کنندہ" کھڑا کرنے کے مترادف ہے۔
دُنیا میں کوئی چیز خاموش نہیں۔ اگر تمہاری رائے میں کوئی چیز
خاموش ہے، تو تم بہرے ہو۔
"بے زبان درختوں کی بھی زبان ہے، بہتی ندیوں کی خاموش
سطح قدرت کی کتاب ہے۔ پہاڑوں کے پتھر وعظ
سُناتے ہیں۔ کائنات کی ہر شے میں بھلائی ہی
بھلائی ہے۔"
اُس وقت تک بات نہ کرو، جب تک یہ نہ جان لو، کہ تمہارا بات کرنا۔
تمہاری خاموشی سے بہتر ہے۔

Marfat.com

گفتگو میں مختصر رہو، جب عقل کامل ہو جاتی ہے تو کلام کم ہو جاتا ہے۔
کلام باوقار، گفتگو باصواب، خاموشی طویل اور قول بلیغ رہے۔
لایعنی باتوں کو چھوڑ دو۔
استفہامیہ اندازِ تکلم "باب العلم" ہے۔
اپنے کانوں کو چھلنی نہ بناؤ کہ بھوسہ رکھ لیتی ہے اور آٹا گرا دیتی ہے۔
کمینوں کے جواب کے لیے "حلم" لشکر ہے۔
لوگ برائی سے نہیں، برائی کے بد اثرات سے بچنا چاہتے ہیں۔
ہماری اجتماعی اور انفرادی زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ
بیکاری نہیں، غلط کاری ہے۔
لذیذ کھانوں کے ساتھ ـــــ بدہضمی؛
عیاشی کے ساتھ ـــــ کمزوری؛
کاہلی کے ساتھ ـــــ مفلسی؛
ـــــ کی کنڈیاں اڑی ہیں۔
ایسی پالیسی اختیار کرو کہ "مخالفت" خود بخود دم توڑ دے۔
اپنے دشمن کو نظر انداز کرنے والے کا حشر "دیدنی" ہوتا ہے۔
دشمن کے ہر وار کو سنجیدگی سے بے اثر کرو۔
دشمن کے حسن سلوک پر بھروسہ نہ کرو۔
دشمن کو شک کو ٹالتے جاؤ۔

Marfat.com

کسی اہم منزل کی طرف سفر ۔ دو ۔ تین قسطوں میں کریں ،
دُشمن کو آپ تک پہنچنے میں دِقّت ہوگی ۔

وعدہ کرنے میں دیری اور پُورا کرنے میں جلدی کرو ، مُقدّم
یہ ہے کہ وعدہ کرو ہی نہیں ۔

اپنے کاموں پر برداشت ، راز داری اور حفظی و تعمیری اندازِ فکر
سے مدد چاہو ۔

ہلکے پیندے والے برتن ، ذرا سی آنچ نہیں سہ سکتے ۔

تنگ دل شخص ۔ جس چیز سے خُود محرُوم ہو ، اُس سے دُوسروں
کو لُطف اندوز ہوتے نہیں دیکھ سکتا ۔

دُوسروں کی جان ، مال اور آبرُو کی حفاظت " اَپنی حِفاظت " ہے ۔

عظمت مایُوس حالات کی گُود میں پرورش پاتی ہے ۔

ماضی سے لگاؤ ۔ صرف ہماری بے آسرگی اور عدمِ تحفُّظ کا نتیجہ ہے ۔

ہر اُبھرنے والا جذبہ ۔ اظہار کی راہ نہ پاکر ضِد بن جاتا ہے ۔

عدمِ اعتماد اور قوّتِ فیصلہ کی کمی کے شکار لوگ ۔
اپنے آپ سے باتیں کرتے ہیں ۔

خُوشی کا انحصار ۔ اچھّی صحت اور بُری یاد داشت پر ہے ۔

بے صبری و جلد بازی ۔ خام کاری کی دلیل ہے ۔

انسان ۔ طبقاً عن طبقاً حادِی آتی تدریج کا ایک منتہا ہے ۔
انسان کو زندہ رکھنا ۔ کائنات کی غایت ہے ۔

Marfat.com

انسان اُصولوں کے لئے ہے، نہ مثالوں کے لئے۔

انسان زندگی کے لئے ہے، زندگی انسان کے لئے۔

انسان **فرض و واجب** کا مقروض ہے۔

انسان کو حُسنِ خیال پر حُسنِ عمل کا دُھوکہ ہوتا ہے۔

انسان کے اِکتسابات و تصرّفات تحصیلِ حاصل نہیں ہوتے۔

انسان کے جھُوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ۔

"جو بات سُنے، اُسے بغیرِ تحقیق آگے پھیلا دے"

انسان اپنی بربادی کے اسباب خُود پیدا کرتا ہے۔

بچو!:۔ معاشی و معاشرتی مفاد کے لئے سرگرم بہرُوپیوں سے؛

عمامہ و جُبّہ پہنے بُوزنوں سے؛

رہبروں کے بھیس میں رہزنوں سے؛

دوستوں کے رُوپ میں دُشمنوں سے؛

ہمدردوں کے لباس میں رقیبوں سے؛

مُخلصوں کی شکل میں قاتلوں سے؛

مُحسنوں کو چھوڑ آنے والوں سے؛

تضادِ قول و فعل کے شکار مُنافقوں سے؛

بوقتِ ضرُورت آن" السّلام علیکم" لینے والوں سے؛

کاہلی، جاہلی اور خُود بینی کے ٹیکس بھرنے سے۔

Marfat.com

گریز کرو :-

کسی دعوت میں بن بُلائے جانے سے ؛

کسی مجلس میں اپنے مرتبہ سے بُلند ہو بیٹھنے سے ؛

مہمان بن کر میزبان پر حکم چلانے سے ؛

جو سُننے کے لئے تیار نہ ہوں، انہیں سُنانے سے ؛

بدچلن کو دوست بنانے سے ؛

تنگ دِل کے آگے ہاتھ پھیلانے سے ؛

ہُجوم میں کھڑے ہو کر نصیحت کرنے سے ؛

کسی کو جاہلِ مُطلق کہنے سے ؛

لنگڑے کے آگے لنگڑا کر چلنے سے ؛

کسی مُسلّمہ کو ثابت کرنے سے ۔

حیات اور **موت** کے اَٹل قانون ہیں، اِن سے کسی کو مُضر نہیں۔

موت :-

صرف انسان کے تَن کو چھُوتی ہے، تن کو نڈھال کرتی ہے،

انسان، موت کو ٹال تو نہیں سکتا، لیکن :-

تَن کی درستی کے لئے :-

نِڈھال پن کی رفتار کو سُست ترین رکھنے کیلئے

ـــــ ممکن و دستیاب چارہ ہائے کار تو اختیار کر سکتا ہے۔

Marfat.com

آؤ! وہ طریقہ ہائے کار سیکھ لیں،۔ جو تن کی مُضمحِل ہوتی صلاحیتوں،
اِستعدادوں اور قابلیتوں کے لئے بدلِ مایتحلل کا کام دیں۔

موت کو یاد رکھو! ــــ (قولِ دانایاں)

زندگی کو یاد رکھو! ــــ (قولِ فرزانہ)

موت ۔ ایک ساعت ہے، ایک نقاب ہے، ایک فجاء ہے۔
ــــ خلق جدید میں مُنتقِل ہونے کو "ایک اِنتقال" ہے۔

موت سے کیا ڈرنا! ۔ رُکنا نہیں "بڑھنا ہے بڑھنا"۔
ڈھلنے کو بھی بننے کی تقدیروں میں جکڑ کر بڑھنا ہے۔

آبِ حیات پی کر کوئی نہیں آیا۔ انسان زیادہ سے زیادہ دیر تک زندہ رہنا
چاہتا ہے۔ اور بُوڑھا کہلانا اور سُننا پَسند نہیں کرتا۔
اگر اس پَسند و ناپَسند پر فکر کے رہوار کو دوڑاؤں، تو جو لوازِم سامنے آتے ہیں،
اُن میں سب سے اہم لازِمہ یہ ہے کہ ۔
"تجھے بڑھاپے کے خلاف برسرِ پیکار رہنا ہے"
(بڑھاپے کے خلاف اعلانِ جنگ کئے رہو۔ تندُرست رہنا سیکھتے ہوئے،
بڑھاپوں اور اِضمحلالوں پر ضربیں لگاؤ۔)

موت کسی کے نام کو نہیں مٹا سکتی، اگر کوئی شخص ایسا کام کر جائے،
جو رہتی دُنیا تک باقی رہے۔ تو موت اُس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔
موت ۔ کسی کے باقیات الصالحات کے آثار، غیر مُؤثر نہیں کر سکتی؛
موت ۔ سابقون الاوّلون کی اوّلیات کی تقدیم پر ملنے والی تکریم کو ۔
کاٹنے سے قاصر ہے؛

Marfat.com

انسان ۔ جس نے انسان کو فضا میں اڑایا ؛

انسان ۔ جس نے رُوشنی کو ایجاد کیا ؛

انسان ۔ جس نے ہزاروں من وٹن لوہے اور لکڑی کو آب وخاک پر دوڑایا۔

" مارو !" اِن کے ناموں کو کون مار سکتا ہے ؟

موت میں یہ طاقت نہیں، کہ اِن کے ناموں کو دُنیا کے ذہن سے محو کر دے

انسان کے زندگی بخش اعمال کے اثرات تک موت کا ہاتھ نہیں پہنچتا ۔

افعال کے اثرات ۔ جو زمانے کی لوح پر کندہ اور مُرتسم کر دیے گئے موت اِن اثرات کو میلا بھی نہیں کر پاتی ۔

موت سے کہو، کہ ۔

یہ حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام کے نشانات سے پیدا آثار مٹائے ؛

موت سے کہو، کہ ۔

یہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی قربانی کی رُوح کو زائل کرے ؛

موت سے کہو، کہ

یہ حضرت مُحمّد مُصطفےٰ (صَلّی اللہ عَلیہ وَسَلّم) کی رَحمۃٌ لِلعَالمِین کے تذکروں کی تالا بندی کرے ؛

قائدِ اعظمؒ محمد علی جناح کے افعال اور اُن کے اثرات ، موت دُھو کر دکھائے ؛

عَلّامہ اقبالؒ کی خُود داری کے اسباق کو ۔

اِن اسباق کے اثرات کو ۔

۔ زہق کرنے کی موت میں صَلاحیت نہیں ؛

Marfat.com

رُوحِ کائنات میں جاری قوانین کا "بَدل" لانا، موت پر بھاری ہے؛
بَداء و اِعادہ کے نظام میں موت خلل ڈال کر دکھائے۔

قرآن!

— قرآن تو، ۔ اَلبَاقی" کا باقی رہنے والا کلام ہے۔
موت اس کلام کے اور اس کلام کے اثرات کے قریب نہیں پھٹک سکتی۔

موت سے کیا ڈرنا!

"اگر تُم میں ہمّت ہے تو بڑھ کر موت سے زندگی چھین لو!"

• وَقت، اَجل اور قضاء و قَدَر کی زد میں۔
خَلق و خِلقت ہے — خالق، اعجاز اور تَسبیق نہیں؛

• محو و ثبات کے قوانین، خَلق و خِلقت پہ وارد ہیں۔
ذاتِ اِلٰہ ان قوانین سے بُلند ہے۔

خُلق و اخلاق الٰہی میں جیو۔ موت تُم سے زندگی چھین نہ سکے گی۔

تَدرِیج و اَمہال کے درجات اور مُہلتوں کے توقّفات۔
بَعض بَعض، نوع نوع اور قِسم قِسم کی "تجسیم" پر لاگو ہیں۔
اَلاَحَد و اَلوَاحِد۔ درجوں اور توقّفوں سے وَراء ثُم وراء الوراء ہے۔
خُدا۔ اَلرَّشِید، ہے، تُو اِرشاد کے عوالم میں بسیرا کر؛
رُشدی تقالیب کے لئے وقف رہ؛
— موت کی تجھ تک رسائی نہ ہو گی۔

۳،۲،۱ .... لامتناہی
رہوارِ فکر کے دوڑ کے میدان
بصر سمع فواد
انتقال
دوران
کرنا ہونا بننا
تغیر
جذب
آسمان بلحاظ سقف، زینت، بلندی
میں بروج کی دورانیاں
نجوم و ثابت و سیارے
بغیر عمد تقویم و قرار
اٹھتے دوڑتے بادل
شمس
نظام
افلاک
اجرام کا اپنے محوروں اور مداروں سے عدم فرار
زماں
مطالع و ادوار
بعد مقاطع
رات کا دن پر لپیٹنا اور دن کا رات سے کھینچا جانا
چھوٹے سے بڑے اور بڑے سے چھوٹے کا برآمد ہونا
پھولوں میں رنگ، خوشبو، پھلوں میں ذائقے
گندی چیزوں سے صاف چیزوں کا نکلنا
صورت آرائیاں
شکل پیمائیاں
ساخت آرائیاں
زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ کا نکلنا
اختلاف رنگ و زبان
ذی روح بالفعل
آسائش پیمائیاں
ظرف
طرف
فضا
موسموں اور آب و ہوا کا تغیر
پانیوں کی روانیاں
نشیب و فراز، زاویے گولائیاں
کشش ثقل
مستقر و کفات
مدار ارضی
زمین
بداء و اعادہ کا نظام
ایصال
اخراج
اجل سابقات
قدر
نسخ
لاحقات
قضاء
امہال
تدریج

Marfat.com

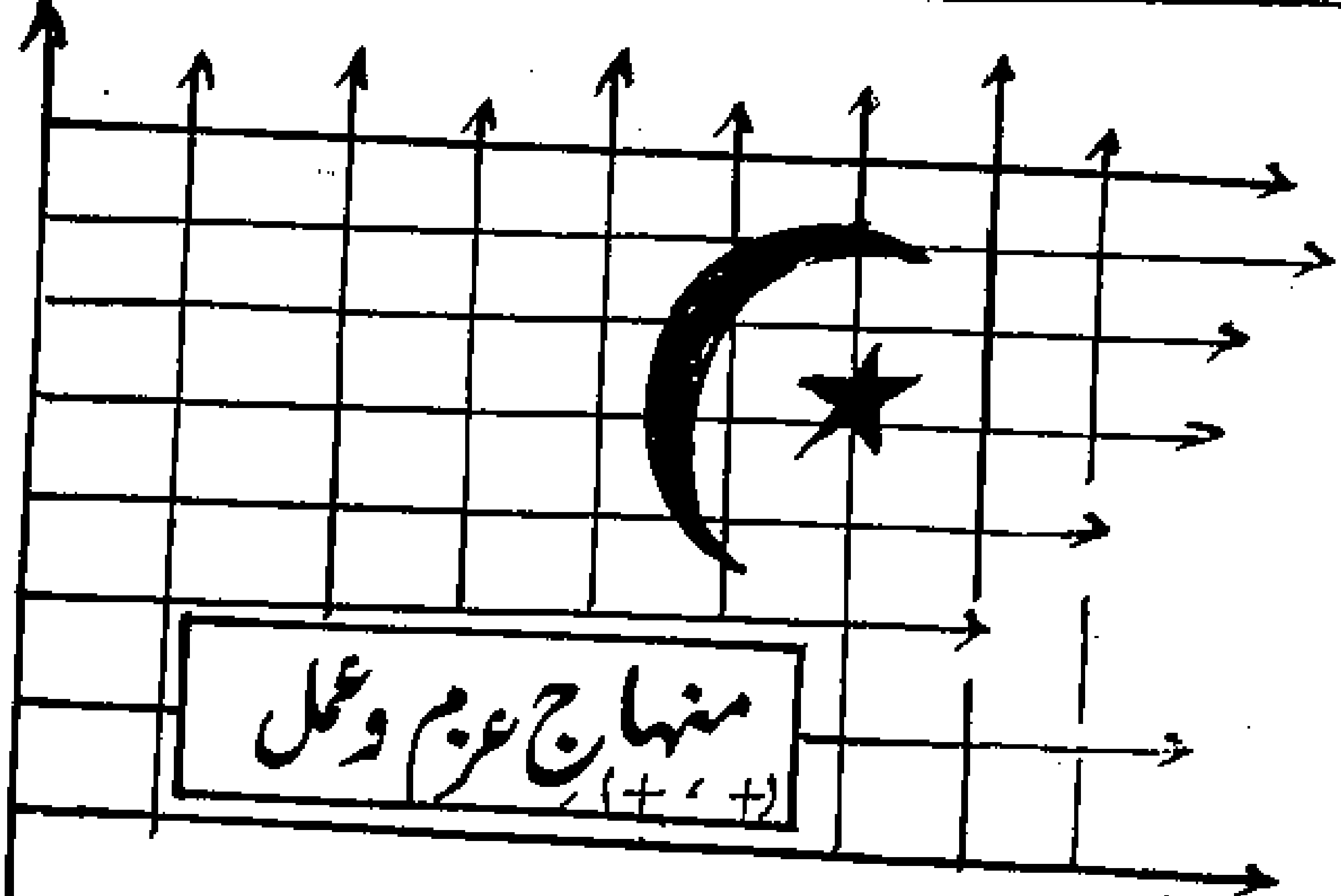

منہاج عزم و عمل
(+،+)

بڑھو:- حاضر سے غائب کو؛
زندہ سے زندہ تر کو؛
آلودگی سے پاکیزگی کو؛
تشبیہ سے تنزیہہ کو؛
تکلف سے سادگی کو؛
خوف سے بے خوفی کو؛
دور سے استقامت کو؛
جہالت سے علم کو؛
بغاوت سے تسلیم کو؛
خود بینی سے احسان کو؛
فرد سے ملت کو؛
غیر یقینی سے یقین کو؛
عدم تحفظ سے تحفظ کو؛
انتشار سے اتحاد کو؛

پالیسی:-
"تخریب میں عدم تعاون، تعمیر میں تعاون"
بنانا اور سنوارنا ۔ مسلک؛
بنے ہوئے اور بنتے ۔ پسند؛
گرے ہوئے اور گرتے ۔ حقدار؛
عہد شکنی اور کج میزانی ۔ حرام؛
محال، ناگزیر اور ناممکن ۔ برضا تسلیم
خوراک ۔ متوازن بحسب مزاج؛
لباس ۔ کیفیتی شدتوں کے لیے ڈھال؛
رہائش ۔ محفوظ و مامون

Marfat.com

بڑھو۔ حاضر سے غائب کو۔

اخلاق الٰہی کو اپنا کر۔
قوائے فطرد فطرت بروئے عمل لا کر۔
قویٰ سے مطابق ہونے کی قوتوں کو شکر بنا کر۔
اپنی تمام تر صلاحیتوں، استعدادوں اور قابلیتوں کو استعمال کرتے ہوئے
— اپنے ہم آہنگ ہونے سے ہم آہنگ ہو جاؤ۔

ایک تمثیل:۔

رات کی تاریکیوں میں، کسی شخص کا
ایک پہاڑ کی چوٹی سے پاؤں پھسلا۔ وہ نیچے گہری وادی میں گرتا چلا جا رہا تھا کہ وادی میں اُگے ہوئے ایک درخت کی ایک شاخ اُسکے ہاتھ آ گئی۔ شاخ کو آہنی پنجوں سے تھام، اِس درد و کرب و خوف میں ساری رات لٹکتا رہا کہ اگر ہاتھ سے شاخ نکل گئی تو ہزار ہا فٹ نیچے گہری وادی میں گر کر ختم ہو جائیگا۔ صبحدم، جو ذرا لو لگی، تو دیکھا کہ صرف دو فٹ نیچے مسطح زمین ہے۔ اپنے رات بھر کے درد و کرب و خوف پر افسوس کرنے لگا۔ کہ اگر اُسے معلوم ہوتا اور دکھائی دیتا تو رات بھر، یوں تکلیف میں نہ گزارتا۔

Marfat.com

اِس کرب و خوف کا امرِ واقع ہونا اس لئے ہُوا کہ وہ نفس کی لاتناہی دوسری قوتوں کو استعمال نہ کرسکا تھا۔ اگر سوچ کے رہوار کو، "ربط" کے میدان میں دوڑاتا، تو بہت جلد مُسَلّح زمین پر ہوتا۔

سوچ کی صحیح سمت۔ حاضر سے غائب کو بڑھنا تھی۔
صرف اتنا سوچ لیتا کہ شاخ کسی تنے سے مربوط ہے اور تنے کے ساتھ ساتھ محسوس اُترائی میں اُترنا، اُسے زمین پر لے جائے گا۔
تو اس خوف و تناؤ سے نکلنا محض "دو قدم" پر تھا۔

منہاجِ عزم و عمل ہے اپنا، حاضر سے غائب کو بڑھو!
قوائے فطرت سے ہو مُسَلّح، حوادث و آلام سے لڑو!
تسبیح خدائے عزیز خُدا کی، ہر ہر نفس دم بدم پڑھو!

Marfat.com

بڑھو۔ **زِندہ سے زِندہ تر ہونے، کرنے اور بننے کو۔**

انگریزی زبان ایک بین الاقوامی زبان ٹھہر چکی ہے۔
ثقافت و السنہ کی باہمی کشمکش اور
زبانوں کے ایک دوسرے پر تہذیبی و تمدنی اثرات،
—کی تاریخ کے مطالعہ کے دوران، ذہن اکثر اِس سوال کا
شافی و کافی جواب پانے میں کوشاں رہا کہ۔
" انگریز قوم نے اپنی زبان کو کیونکر بین الاقوامی اہمیت کی زبان بنا دیا؟"
دُنیا میں ہزارہا بولی جانیوالی زبانوں میں کوئی زبان بھی اتنی اہمیّت اختیار
نہ کرسکی، جتنی اہمیّت حاصل کرنے میں انگریزی زبان غالب رہی۔
آج دُنیا کے ہر خطّے کے لوگ اپنی داد و ستد اور اپنی تجارتی و صنعتی مجبوریوں
کی بناء پر انگریزی پڑھنے پر مجبور ہیں۔ اِس زبان میں ایسی کونسی امتیازی خصوصیت
ہے۔ جس نے زبانوں میں اِس زبان کو " اَلاُفق الاَعلیٰ" پر ممتاز کر رکھا ہے۔
اِس تشنہ طلب اور بر گشتہ تجسّس کا شافی و کافی جواب :-

ایک دن، اچانک،

A Dictionary of Modern English Usage

By
H. W. Fowler

دیکھتے ہوئے اُسوقت ملا جب ا/ا - لاحقہ کی وضاحت درکار تھی ۔ مصنّف رقمطراز ہے کہ۔

Marfat.com

There is an old joke about a drowning lady who when adjured by her rescuer to 'Hold Tight murmured say Tightly as she went down for the third time

ایک ڈوبتی ہوئی دوشیزہ کے بارے میں ایک بوسیدہ سی طنز

زبان زدِ عام ہے جس نے اپنے بچانے والے کے الفاظ Hold Tight

(مضبوطی سے تھامو) پر رُندھی اور مبہم آواز میں التجاءً کہا۔

Tightly کہو، جبکہ وہ تیسری ڈبکی کھانے کے لئے پانیوں میں نیچے ڈوب گئی۔

اس بوسیدہ طنز سے جو نتیجہ اخذ ہوتا ہے وہ۔

زِندہ سے زِندہ تر کو بڑھو یہ حرفِ آخر ہے۔

یعنی۔ انگریز قوم کے ہر فرد، ہر زن و مرد؛

ہر چھوٹے بڑے، ہر بیٹھے کھڑے؛

حتّٰی کہ عالمِ نزع میں ہر کس؛

کے ذہن پر صبح، دوپہر، شام، یہ خیال مسلّط رہا کہ۔

"اپنی زبان کو زِندہ سے زِندہ تر کرتے جاؤ"

یہ ہے زندہ رہنے کا وہ راز اور

اپنی محترم اقدار کو زندگی بخشنے کا وہ سلیقہ۔

جس سے صرف نظر کرنے کی وجہ سے ہماری قوم پستیوں میں اپنی خیمہ زدگی پہ قانع ہے۔ قوم کے ہر فرد کو، اپنی قومی و ملّی اقدار زندہ کرنے کے لئے اسی جذبہ سے کام کرنا ہوگا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ۔ (۸/۵۳، ۱۳/۱۱)

(خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم خود اپنی حالت نہیں بدلتی۔)

Marfat.com

بڑھو۔ **غلاظت و آلودگی سے صفائی و پاکیزگی کو**

لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝ (56/79)

(قرآنِ کریم کی صداقتوں تک اُن ہی لوگوں کی رسائی ہے۔
جن کا ظاہر و باطن پاکیزہ ہے۔)

مُطَهَّرِیْن کے علاوہ، دوسرے کلام اللہ کی صداقتوں تک رسائی نہیں پاتے۔ مومن، جو قرآنی اقدار کا سراپا ہوتا ہے؛ کیسے ممکن ہے، کہ وہ نظری و عملی یا تعلیمی و تعلمی طور پر غلیظ و آلودہ مقام و حال میں دم بھر کے لئے بھی رہنے پر قانع ہوگا؟

—اُسے اپنے ہر ناگوارا کو گوارا بنانا ہوتا ہے بلکہ گوارا سے قدم آگے بڑھا کر، اپنے ماحول کو فرحت بخش اور تسکینِ نظر کا باعث رکھنا ہوگا۔ وگرنہ

ـ ایمان کی خوشبو ماند پڑتی جائے گی؛
ـ حسنِ اخلاق کی اقدار کے رنگ پھیکے پڑتے جائیں گے۔

ایک تمثیلچہ:— ایک عیسائی اور ایک مسلمان کو دورانِ سفر، آپس میں گفتگو کا موقع ملا۔

مسلمان: (عیسائی سے)
آپ نے اسلام قبول نہ کرکے، آخرت میں اپنے لئے جہنم خرید رکھا ہے۔

Marfat.com

عیسائی :-
ہاں ، صفائی و پاکیزگی کی اہمیت کے احساس سے عاری مُسلم !
یہ حقیقت ہے کہ تم جنّت میں جاؤ گے ، اور ہمارا ٹھکانا جہنّم ہوگا۔
لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ تم صفائی و پاکیزگی کے ، مُقدّم
ہونے کے احساس سے بے شعور ہونے کی بناء پر۔
چند روز میں ، اپنی عطائیہ جنّت کو جہنّم بنادو گے اور
ہم احساسِ پاکیزگی کو **مُقدّم** رکھنے کی وجہ سے چند روز
میں اُس جہنّم کو جنّت میں بدل دیں گے ۔
اِس حقیقت کے بَرحق ہونے پر گواہ ، دُنیا میں ہمارا "مقام و حال" ہیں۔

وَمَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِیْلًا ۝ (17/72)
(اور جو شخص اس دُنیا کی زندگی میں اَندھا ہے وہ آخرت کی زندگی
میں بھی اَندھا ہوگا اور بالکل راہ گُم کردہ ۔)

جب تک :-

- ہر اصغر و اکبر:-

اپنا دیروز، امروز اور فردا:-

حفظ و تعمیر کے اصولوں کی تسبیح میں نہیں پروتا؛

- ہر نیک و بد:-

اپنی صبح، دوپہر اور شام:-

مُبین، مستقیم، مُثبت اُفقی و عمودی لائحہ عمل کے زیر نہیں لاتا؛

- ہر محسن و منت کش:-

مُصفّا، مُطہّر اور محزوش فکر و نظر و زبان و عمل پر:-

"تعلیم و تعلّم وحی" کے پہرے نہیں بٹھاتا؛

- ہر فرد و بشر:-

اپنے ایجاب، تصدیق اور تردید کو:-

آئینہ حق نما، نہیں دِکھلاتا؛

- ہر مرد و زن:-

تعلیم، تربیت اور احسان پر:-

بیدار نظر نہیں ٹکاتا؛

- ہر خیر کے خُدا کی طرف سے ہونے اور
ہر شر کے النفس کی طرف سے امر واقع ہونے پر ایمان نہیں؛

- اپنی پسند و ناپسند کو :- خُدا کی پسند و ناپسند کے مطابق و ہم آہنگ بنانے پر دھیان نہیں؛

Marfat.com

تب تک :-

قوم و ملت، وقار و عظمت اور اتحاد و جہاد کی برکتوں سے
آشنا اور فیض یاب نہ ہو سکے گی۔

ہر شخص کو:-

صبح اُٹھتے ہی فیصلہ کرنا ہوگا کہ :-
میں نے آج۔ "**اپنا آج**" کن خوب و محسنانہ اقدار کے لئے
گزارنا ہے ؟
مجھے آج اپنے مقام و مستقر سے آگے بڑھنے کے لئے کیا تدابیر
اختیار کرنا ہیں ؟
دن بھر کی خوشیاں خریدنے کے لئے کیا کرنا ہے ؟
گھر اور مضاف و اطراف کی صفائی درکار ہو گی ؛
جسم کی مادی و اصلاحی ضرورتوں پہ بحسب توازن و مزاج پورا اُترنا ہوگا ؛
کیفیتی شدتوں کا سامنا کرنے کے لئے راہِ استغفار (تحفظ) اختیار کرنا ہے ؛
جذباتی بے راہ رویوں کو ضبط میں رکھتے ہوئے۔
ان کے نکاسوں میں اذن وحی کو اپنانا ہے ؛
تقویتوں کے گھروندے آباد کرنا ہیں ؛
تخریبوں کے موانع قائم کرنا ہیں ؛
تحفظوں کے حفظ کی تجدید کرنا ہے ؛
ذہنوں کی حفاظت میں سرگرم رہنا ہے۔

دادوستد میں اِنصاف کو ؛ طَلَب ورَسد میں اِعتدال کو ؛
فِکر و رَوِش میں عدل کو ؛ خیال وعمل میں اِحسان کو ؛
مُحترَم کرنا ہے ۔)

قرآنی قابلوں کے دیئے جانے پر جشن مناؤ!

اِن کے حلقہ ہائے اثر قائم کرکے اِنہیں اُجاگر کرو۔

یہ ہے وہ اصغر!

جو آپ کو :۔

بَصارتوں میں بینا ؛ سَماعتوں میں مُتوَجّہ ؛
مُشابہتوں میں مُشرَّف ؛ اَعمال میں ذِمّہ دار ؛
اَطوار میں سَلیقہ شِعار ؛ اَنداز میں قرینہ جُو ؛
تَرتیبوں میں مُنضَبط ؛ عَادات میں پاکیزہ ؛
اِرشَادات میں وَسیعُ الظَّرف ؛ تَرکیبوں میں مُتنَاسِب ؛

— پانے کی تمناؤں اور اُمیدوں کے ساتھ ۔
— اپنا روز روز اور شَب شَب گِن گِن کر گزُار رہا ہے ۔

خُدا ، ہر فردو بَشر کے لیۓ (سب کے لیۓ) تعمیری اندازِ فکروعمل اختیار کرنے پر، آفاق در آفاق کُشادگی راہیں مَزید کُشادہ کرے!

آمین ثُمّ آمین

مُحَمّد اصغر

(۱۴-۹-۱۹۹۸)

عملِ خیر و شَر کا ذرّہ ذرّہ سامنے آجاتا ہے (جائیگا)

حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوَ ؕ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ہ

(مجھے اللہ کافی ہے اُسکے سِوا کوئی اِلٰہ نہیں، میں نے اُسی پر توکّل کیا اور وہ انتہائی بلُندیوں میں پالنے والا ہے۔

یہ:- کِتاب نہیں۔ پیغام ہے ؛
کلام نہیں۔ اَذان ہے ؛
اَفہام نہیں۔ تسلیم ہے ؛

یہ:-
جمُود کے لئے۔ تحریک ؛
علّت کے لئے۔ تشخیص ؛
سَبب کے لئے۔ تحلیل ؛
تحلیل کے لئے۔ تقویّت ؛
جہد کے لئے۔ ترغیب ؛
عمل کے لئے۔ مہمیز ؛
اَثر کے لئے۔ تنویر ؛

اور تنبیہ کا اِتمام ہے۔